UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224975

UNIVERSAL
LIBRARY

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

قرب مارٹین جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی نمبر ۸۵

ضیاء القلوب

مصنفہ حضرت حاجی شاہ امداد اللہ قدس سرہ

انوار القلوب

باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ لہما

مطبع ذوالسعید وفیع کانپور طبع گردید

جملہ علوم و فنون کی درسی و غیر درسی عمدہ و سستی کتابیں ملنے کا پتہ حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی نمبر ۸۵

Checked. 19
1952
Checked 19

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ خدا کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُس نے ہمکو صراط مستقیم کی ہدایت کی اور ہم کو دین حق کی تعلیم دی اور بیشک اگر ہمارے دل اسلام کی روشنی سے منور نہ ہو گئے ہوتے تو ہم کالانعام بل ھم اضل کے مصداق ہوتے اسی وجہ سے جناب باری نے اس نعمت ارشاد کا احسان رکھا ہے اور فرمایا ہے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم لیکن افسوس کہ آج ہم اندھے ہین اور کوئی نہین جو ہماری آنکھون کو نور ہدایت سے منور کردے ہم بہرے ہین لیکن کوئی حق کی آواز سنانے والا نہین ہمارے قلوب تاریک ہین لیکن کوئی ہمارے دلون کو اُس نور کا پرتو نہین بناتا جو تیرہ سو برس پہلے فاران کی چوٹیون پر بڑی آب وتاب کے ساتھ چمکا تھا۔ ہم گمراہی کے عمیق غار مین گرتے جاتے ہین لیکن کوئی نہین جو ہم کو آسمان ہدایت کی معراج کرائے، تو اب ایسے قحط الرجال مین ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ اکابر کے جمع کردہ ذخیرون سے فائدہ اُٹھائین اور حکم ومعارف کے بیش بہا خزانے جو اُنکی کتابون مین چھپے ہوے ہین اُنپر قابض ہونے کی کوشش کرین۔ عالیجناب حضرت حاجی شاہ امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ضیاء القلوب بیشک اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اسکو اپنا مقتدا بنائے اور اُس سے فائدہ اُٹھائے مین نے اس کتاب کی قدر اور قیمت کا احساس کرکے جد معظم ومکرم عالیجناب حضرت حاجی مولوی محمد تسرافت اللہ صاحب قبلہ کے ارشاد کی بناپر ترجمہ کیا اور اس ترجمہ کا نام انوار الغیوب رکھا یہ ترجمہ چونکہ حالت عجلت مین ہوا ہے اس لیے ممکن ہے کہ اس مین بہت سی غلطیان ہون لیکن مشفق ناظرین سے معافی کی امید ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

عاجز محمد صبغت اللہ شہید ایڈیٹر انظامیہ فرنگی محل لکھنؤ مترجم کتاب ہذا
ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمامی مراتب حمد مر ذات واحد را کہ وست معبود کل و موجود مطلق تعالیٰ شانہ و جمیع مدارج نعت خاص رسول اکرم را کہ اوست مظہر عالم و نائب حق صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد احقر ناچیز سراپا گناہ امداد اللہ فاروقی چشتی تھانوی کہ یکے از کمترین خدام و کمترین مریدان و خاکروب آستانہ حضرت ایشان اعنی جناب اقدس حقیقت آگاہ و کمالات دستگاہ صاحب الشریعۃ والطریقۃ بحر الحقیقۃ والمعرفۃ ہادی دین متین امام السالکین پیشوائے عارفین مکرم معظم حضرت نور الاسلام مولانا و مرشدنا و ہادینا میان جیو نور محمد جھنجھانوی چشتی قدس سرہ است عرض مینماید کہ بعضے از یاران طریقت خصوصاً عزیزم سعید کونین پسندیدہ اخلاق حافظ محمد یوسف فرزند رشید امام العاشقین عارف باللہ کامل مکمل حضرت حافظ محمد ضامن شہید فاروقی چشتی رحمۃ اللہ علیہ التماس شدند و باعث برین گردیدند کہ انچہ اذکار و اشغال و مراقبات خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ معمول اند برای مایان بتعلم آرند تا در مفارقت بعید و آرزوئے خدمت حرمین شریفین اختیار کردہ و مایان دور دراز در خاک ہندوستان افتادہ ایم بران عمل کردہ آید و آئندہ را

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعریف کے تمام مرتبے اُس کیتا کیواسطے مخصوص ہین جسکو تمام موجودات پوجتے ہین اور جو اپنے وجود ہین قیدون سے آزاد ہی اور بڑے مرتبہ والا ہے اور سب شان کی نعت اُن محترم رسول کیواسطے ہی جو دنیا کے وجود کا سبب اور خدا کے بھیجے قائم مقام ہین خدا اُنپر اور اُنکے تمام متعلقین اور دوستون پر باران رحمت کی بارش کرے اس مذہبی فرض کے ادا کرنے کے بعد جناب نقدس مآب مجمع الفضائل والمناقب صاحب الشریعۃ والطریقۃ مولانا و مرشدنا و ہادینا میان جیو نور محمد جھنجھانوی چشتی قدس سرہ کا ایک ادنی خادم اور اُن کی درگاہ اقدس کا ایک کمترین خاکروب امداد اللہ فاروقی چشتی بادب عرض کرتا ہے کہ میرے بعض مخلصین و یاران طریقت علی الخصوص میرے عزیز حافظ محمد یوسف نے (جو امام العاشقین عارف باللہ کامل مکمل حضرت حافظ محمد ضامن شہید فاروقی چشتی کے لخت جگر ہین) باصرار کہا اور تحریک کی کہ خاندان چشتیہ صابریہ قدوسیہ جن اشغال مین مشغول ہوئے تھے اور جو اذکار و مراقبات اُنکے معمول رہے تھے اُنکو ایک کتاب کی صورت مین جمع کر دیجئے جسپر عمل کیا جائے اور آئندہ کام آئے کیونکہ آپکے حرم محترم کی بار بار کشی کیوجہ سے ہمارے اور آپ کے درمیان جدائی کی ایک بہت وسیع خلیج ہو گئی ہے کجا آپ کہ حرمین شریفین کی خدمت حاصل کر رہے ہین اور کجا ہم کہ ہندوستان مین پڑے ہوے ہین اور ظاہر ہی کہ اسحالت مین تعلیم و تعلم بغیر کتابی صورت کے

ہم بکار آید چون این ہیچکارہ نالایق لیاقت و منزلت این امر ندارد کہ این مرتبہ شیخ کامل مکمل ست این کار را دشوار پنداشت لیکن از وفور التماس عزیزان چارہ ندیدہ ملتجی جناب قدس حق تعالے گردیدم پس بدل القا شد کہ بنویس زیرا کہ عادۃ اللہ جاریست کہ ہر انچہ از زبان و قلم شخصیکہ با و عقیدت و ارادت دارند می برآید موثر و مفید میشود اگرچہ ہمون در کتب موجود باشد لہذا انچہ از حضرت مرشد خود و از بزرگان خاندان رسید اذکار و اشغال ضروریہ چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ می نگارم شاید کہ دعا و ہمت سائلان و باعثان تحریر این رسالہ این مدبر را ہم بکار آید و شاہد مقصود رخ نماید بعید نیست وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اکنون باید دانست کہ اکثر اذکار و اشغال حضرات چشتیہ و قادریہ بسبب اتحاد و اتفاق نسبت بزرگان ہر دو خاندان عالیشان مخلوط گردیدہ اند و آن شغل کہ خاص چشتیہ را است قادریہ میکنند و آنکہ مختص بقادریہ است چشتیہ ہم بعمل می آرند و مآل ہر دو واحد ست لہذا این ناچیز نیز چندان تفریق نکردہ از اشغال ہر دو طریق چیزے می نگارد و خود را بری از سہو و خطا ندارد و ہر سالک تفریقش واضح خواہد شد و نام این رسالہ ضیاء القلوب نہادہ شد واللہ ولی التوفیق مقدمہ بدان اَیَّدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی طَرِیْقِ سُلُوْکِہٖ کہ سالک را چون خواہند کہ توفیق سلوک راہ حق تعالیٰ و ہند او دل نورے از انوار ہدایت یَھْدِیْ اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

نہین ہو سکتی ہے اگرچہ اس کمترین اور نالائق کی کم لیاقتی اس ارشاد کے پورا کرنے سے مانع ہوتی تھی لیکن اُن حضرات کے غیر معمولی اصرار سے روتابی کا کوئی موقع نہین دیکھا اور درگاہ احدیت سے اعانت کا خواستگار ہوا اور بحکم الٰہی اسکی کتابت پر مامور ہوا کیونکہ عادت الٰہی یون ہی ہے کہ جس شخص سے لوگون کو عقیدت ہوتی ہے اُسکے زبان و قلم سے اُن لوگون کو فائدہ ضرور پہونچتا ہے) اسوجہ سے مجکو اپنے خاندان کے اکابرین اور اپنے پیر و مرشد سے جو کچھ سلسلہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ کے اذکار و اشغال کے متعلق و اقفیتین حاصل ہوئی ہین اُن کو ایک کتاب کی صورت مین جمع کرتا ہون شاید میری یہ کوشش بار آور ہو اور جن حضرات کے اصرار نے مجکو مجبور کیا ہے اُنکو مستدبہ فائدہ اور جو مقصود اس اصرار کا تھا حاصل ہو وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اب معلوم کرنا چاہیے کہ چونکہ حضرات قادریہ مشائخ چشتیہ مین بہت بڑا نسبتی اتحاد ہے اسوجہ سے ان دونون کے اشغال و اذکار تقریباً ایک دوسرے سے مخلوط ہو گئے ہین اور امتیازی فرق فنا ہو گیا ہے یہان تک کہ ایک دوسرے کے مخصوص اشغال و اذکار مین مشغول ہوتا ہے اور چونکہ مقصود اور مراد دونون کا متحد ہے اسواسطے مین بھی دونون سلسلون کے اذکار مخلوط لکھتا ہون سالک درسمجھدار پر فرق اور امتیاز خود ظاہر ہو جائیگا اور اس کا نام ضیاء القلوب رکھا واللہ ولی التوفیق مقدمہ جان تو (خدا تیری طریقہ سلوک مین مدد کرے) کہ اگر کبھی مالک کو خدا کی راہ پر چلنے اور اُسکے صراط مستقیم پر گامزنی کی توفیق دیجاتی ہے تو اُس کا قلب انوار ہدایت سے منور کر دیا جاتا ہے اور ضلالت اور گمراہی سے صاف کر دیا جاتا ہے یَھْدِیْ اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔

لہ اور اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۱۲ سہ خدا جسکو چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت کرتا ہے ۱۲ نام تاریخی مرغوب سنہ ۱۲

نزول و فرود آید و زنگ ضلالت و گمراہی از سینہ او بزداید پس ہر آئینہ حطام دنیا بر دل او سرد شود و طلب آخرت در سینہ او گرم گردد و تلف دعنان توبہ بزند و قدم در رکاب ندامت آورده براسب استغفار سوار بوده عزم باجزم کند و جہل معاصی را پس پشت انداخته و بسوی قبلہ طاعات و عبادات حق تعالی آرد در آنوقت او را از مرشد کامل راہ دیده جامع شریعت و طریقت که مقتدای وقت باشد چاره نبود که خود را در ریاے سعادت خدمت او باندازد و دست در دامن دولت او بیاویزد تا از مکائد شیطانی و مکروہات نفسانی که راہزن سالک اند بمین توجہ او محفوظ ماند و در معالجہ امراض باطن خود بدرس ارشاد او مشغول شود که تا وقتیکہ ہمہ امراض معنوی که صفات ذمیمہ اند مثل حسد و بخل و کبر و کینہ و عجب و ریا و بغض وغیرہ رفع نشوند بجاے آنہا ہمہ اوصاف حمیدہ چون علم و حلم و سخا و تواضع و ذلت نفس و رضا و تسلیم وغیرہ کم خوردن و کم خفتن و کم گفتن و کم با خلق بودن حاصل نشوند استعداد وصول الی اللہ میسر نیاید لہذا صحبت مرشد و اتباع او ضرور و اُفتاد چنانکہ در قرآن شریف نیز می فرمایند قولہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ قولہ تعالیٰ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ہر دو جا امر است و امر مقتضی وجوب ست و پوشیدہ نیست کہ ایمان صادق و صادقان بیمین ہمین قوم اند و بیعت و صحبت سنت ست فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ

اس نور کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اُسکے دلمین دنیا کی طرف سے نفرت اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے معاصی کو یاد کر کے عنان استغفار ہاتھ مین لیکر غفور رحیم و قبلہ حاجات کی طرف رخ کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اُسوقت کامیابی اور فوز مرام بغیر کسی مرشد کامل کی درگاہ کی جبہہ سائی کے حاصل نہین ہو سکتا ہے تو اُسکو بھی چاہیئے کہ کسی جامع شریعت و طریقت کی غلامی کا فخر حاصل کرے تاکہ شیطانی وساوس و ہواے نفسانی سے اُسکے التفات اور توجہ سے محفوظ رہ سکے اور اپنے امراض باطنی کیلئے اُسی حکیم حاذق کے بتائے ہوئے نسخہ کو استعمال کرے کیونکہ جبتک کہ اندرونی امراض (حسد۔ بخل غرور۔ کینہ۔ ریا وغیرہ) کا انسداد نہ ہو جائیگا اور اُنکی جگہ اوصاف حمیدہ (علم حلم سخاوت۔ تواضع کسر نفس کم خوری۔ کم آرام طلبی۔ کم گفتگو وغیرہ) نہ پیدا ہونگے اسوقت تک وصول الی اللہ نہین ہو سکتا۔ انھین ضرور نون کو مدنظر رکھکر کسی مرشد کے سامنے زانوے ادب تہ کرنا ضروری کر دیا گیا ہے جناب باری ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ دوسری جگہ فرماتا ہے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ان دونون آیتون مین صیغہ امر مستعمل ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ایک وجوبی حکم ہے نیز بیعت کرنا اور کسی مرشد کامل کی غاشیہ برداری ایک ایسا فعل ہے جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف بھی منسوب ہے کلام اللہ مین ہے اِنَّ الَّذِیْنَ

---

۱۵ اے مسلمانو خدا سے ڈرو اور سچون کے ساتھ ہو ۱۲ ۵۲ جسکا میلان میری طرف ہو اُسکی اتباع کرو ۱۲ ۵۳ اے محمد جو تمھاری بیعت کرتے ہین وہ دراصل مین خدا کی بیعت کرتے ہین ۱۲

يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ ایضاً اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لہذا فرمودہ اند اَلشَّيْخُ فِي قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِي اُمَّتِهٖ نیز مقتدایان دین فرمودہ اند مَنْ اَرَادَ اَنْ يُجَالِسَ مَعَ اللّٰهِ فَلْيُجَالِسْ مَعَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ چنانچہ آنجا صحبت نبی ضرور ست آنجا نیز از آن شیخ بودن ضرور بود لاریب بلاشبہ پس اگر در نظر شیخ کامل بودہ کار بفرمان او کند و بگلی اختیار و ارادہ خود بدست اختیار مرشد دہد اُمید قوی ست کہ زود بمنزل مقصود برسد ان شاء اللہ تعالیٰ **تنبیہ** حالا طریق سلوک مجمل تحریر می آید مفصل و وقت سلوک واضح خواہد شد بدانکہ طرق سلوک بے نہایت اند زیرا کہ طبائع طالبان راہ حق مختلف می باشد و شیخ کہ طبیب دل ست موافق مرض مرید علاج میفرماید لہذا فرمودہ اند اَلطُّرُقُ اِلَى اللّٰهِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ اما **طریق** از ان طرق قریب اند **اول طریق اخیار** ست و آن بکثرت صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن شریف و حج و جہاد وغیرہ است و روندگان این راہ در زمان طویل بمقصود رسند **دوم اصحاب مجاہدات و ریاضیات** اند کہ جد در تبدیل اخلاق ذمیمہ بحمیدہ میکنند این طریق ابرار ست پس واصل میشوند ازین راہ اکثر از انہا **سوم اصحاب شطاریہ** اند کہ از ریاضت بگریزند و از صحبت خلق پرہیز ند کار ایشان جز ذوق و وجد و اشتیاق شوق و ذکر و فکر و شکر نباشد پس واصل اند ازین طریق اکثر از انہا بہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح مشغول باشند و کشف و کرامات ایجوی نخرند وغیر استقامت مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا نفور وقت ایشان نباشد

يُبَايِعُونَكَ الآیۃ دوسری جگہ ہے اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے اَلشَّيْخُ فِي قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِي اُمَّتِهٖ اور نیز پیشوایان اسلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص رب العالمین کی ہمنشینی کرنا چاہتا ہے اُسکو حضرات متصوفین کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے اور چونکہ شیوخ قوم نائبین رسول ہیں اس لیے اُنکی خدمت ضروری ہے بنابرین جو شخص اپنے تمام وقت کو خدمت میں شیخ کامل کے صرف کردیگا اور اپنے نفس کا اختیار کلی اُسکو دیدیگا اُسکے متعلق اُمید قوی ہے کہ ضرور مقصود حاصل ہو جائے **تنبیہ** اسوقت ہم طریق سلوک مجمل و مختصر تحریر کرتے ہیں چونکہ ہر مرض کا علاج جداگانہ ہے اسی وجہ سے امراض قلبی میں طبیب حاذق یعنی شیخ وقت ہر مریض کو علیحدہ علیحدہ تعلیم فرماتا ہے بنابرین سلوک کے طریقے لاتعداد ہوگئے ہیں ان سب میں تین راستے بہت قریب کے ہیں **پہلا طریقہ صلحا و اخیار کا** ہے جسمیں تمام شرعی فرائض و روزہ نماز تلاوت قرآن مجید جہاد حج کو پورا کرنا پڑتا ہے اس طریقہ میں منزل مقصود تک پہونچنے میں دیر ہوتی ہے **دوسرا طریقہ مجاہدات و ریاضات کرنیوالونکا** ہے اس میں تمام اخلاق غلطیوں کو اچھائیوں سے اور تمام کجیوں کو اخلاق حمیدہ سے بدلدینے ہیں اس راہ میں اکثر لوگ فائز المرام ہوتے ہیں **تیسرا طریقہ اصحاب شطاریہ کا** ہے یہ تمام علائق دنیا سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور انسانی صحبتوں سے جدا رہتے ہیں اُنکا مطمح نظر سوائے درد و اشتیاق ذکر و شکر کے کچھ نہیں ہے ان کے نقطۂ نظر سے کشف و کرامات مستحسن نہیں ہیں اور اپنے وقت کو مُوتُوا قبل ان تموتوا کی استقامت میں صرف کرتے ہیں

ف۱ جب درخت کے نیچے تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے ۱۲ شہید

ف۲ شیخ قبیلہ اپنی قوم میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں ۱۲ شہید ع۸ مرنے کے قبل اپنے کو مرا ہوا سمجھو ۱۲

و این طریق از ان دو طریق قرب الطرق الی اللہ است وصول این طریقہ شطاریہ بدہ چیز فرمودہ اند اول توبہ و آن برون آمدنست از ہر مطلوبات ماسوی اللہ چنانکہ وقت موت باشد دوم زہد و آن ترک کردن ست دنیا و مافیہا چنانکہ وقت موت باشد سوم توکل و آن ترک کردن ست اسباب ظاہری را چنانکہ وقت موت باشد چہارم قناعت و آن ترک کردنست شہوات و خواہشات نفسانیہ را چنانکہ وقت موت باشد پنجم عزلت و آن انقطاع و گریختن ست از خلق چنانکہ وقت موت بود ششم توجہ الی اللہ و اعراض از ماسوی اللہ ست چنانکہ وقت موت بود پس باقی نماند کدام مطلوب و محبوب و مقصود جز اللہ جل شانہ ہفتم صبر و آن ترک کردن ست خطوظ نفسانیہ را از مجاہدہ چنانکہ وقت موت بغیر مجاہدہ ترک میکنند ہشتم رضا و آن ترک کردن ست رضای نفس خود بدخول رضای حقتعالی و تسلیم کردن خود را بحکم ازلی حق تعالی چنانکہ وقت موت بود نہم ذکر و آن ترک کردن ست ذکر غیر اللہ چنانکہ بوقت موت دہم مراقبہ و آن ترک کردن ست حول و قوت خود چنانکہ وقت موت پس طالب را باید کہ اول بار شاد مرشد از صفات ذمیمہ بشریہ کہ از نواز مہ حیوانی و عنصری ست برآید و پرہیز و اوصاف حمیدہ پیدا سازد و دل را از کدورت غیر اللہ پاک و صاف نماید تا لیاقت وصول الی اللہ حاصل آید **فصل در بیان طریق بیعت** پیر شخصے را کہ ارادت بیعت دارد پیش خود دو زانو با ادب بنشاند اول خطبہ خواند یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

یہ طریقہ پہلے دو طریقون سے زائد جلد مقصد تک پہونچا دیتا ہے اس طریقہ مین کامیابی کے ذرائع دس ہین **اول** توبہ یعنے کوئی مطلوب سوائے خدا کے نہو جیسا کہ موت کے وقت ہوتا ہے **دوسرے** زہد یعنی دنیا و مافیہا سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا کہ موت کے وقت ہوجاتا ہے **تیسرے** توکل یعنی اسباب ظاہری کو ترک کردے جیسا کہ موت کے وقت کرتا ہے **چوتھے** قناعت یعنی جیسا کہ موت کے وقت نفسانی اور شہوانی خواہشون کو ترک کردیتا ہے ترک کردے **پانچوین** عزلت یعنی لوگون سے کنارہ کشی اور انقطاع کرے جیسا کہ موت کے وقت کرتا ہے **چھٹے** توجہ یعنی جطرح موت کے وقت خدا ہی کی طرف توجہ اور اسکے اغراض متعلق ہوتے ہین کرے **ساتوین** صبر یعنی تمام نفسانی لذات کو چھوڑ دے جیسا کہ موت کے وقت ہوتا ہے **آٹھوین** رضا یعنی اپنے نفس کی رضامندی چھوڑ دے اور اللہ کی رضا پر رضامند رہے اور اسکے ازلی احکام کا پابند ہوجائے جیسا کہ موت کے وقت ہوجاتا ہے **نوین** ذکر یعنی اللہ کے ذکر کے سوا تمام اذکار کو ترک کردے جیسا کہ موت کے وقت ہوتا ہے **دسوین** مراقبہ یعنی اپنی تمام قوت و اختیارات کو چھوڑ دے جیسا کہ موت کے وقت ہوتا ہے پس ہر طالب کو چاہیے کہ پہلے متبع شیخ سے تمام مہلکات یعنی اخلاق ذمیمہ سے کہ لوازم ہدایت سے ہین اپنے کو محفوظ رکھے اور اپنے کو کمالات و محاسن کا جامع بنائے اور مسلمین سوائے خدا کے کسیکے خیال کو جگہ نہ دے **فصل طریقہ بیعت مین** پیر کو چاہیے کہ جسوقت بیعت لینے لگے اپنے سامنے دو پیر کو ادب سے بٹھائے اور خطبہ ذیل پڑھنا شروع کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

لہ سب تعریفین خدا ہی کیلئے ہین ہم اُس سے مدد مانگتے ہین اور گناہون سے توبہ کرتے ہین ہم خدا کیواسطے سے پناہ مانگتے ہین اپنے نفسونکی شرارتون اور اپنے گناہون کی برائیون سے کیونکہ جسکو خدا ہدایت دیتا ہے اُسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو خدا گمراہ کرتا ہے اُسکا کوئی رہبر نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے وہ فرد ہے اور اُسکا کوئی شریک نہین ہے نیز اسکی گواہی دیتے ہین کہ محمد خدا کے رسول ہیں اور اسکے بندے ہین مسلمانو ایمان لاؤ خدا تک رسائی کے وسائل ہم پہونچاؤ اور جہاد کرو خدا کی راہ مین یقیناً تم فلاح پاؤ گے محمد تمھارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہین وہ خدا کی بیعت کرتے ہین ۱۲

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ خواندہ

دست خود بر دست مرید نہد و بخواند یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَنَفَعَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ واگر مرید عورت باشد گوشہ چادر یا عمامہ یا رومال بدست او دہد

و بگوید مرید آنکہ بگوید بیزارگشتم از ہمہ ادیان شرکیہ و کفریہ و آنچہ در آنہاست و ایمان آوردم بہ اللہ و رسول او و قبول کردم دین اسلام را و آنچہ در دست و توبہ کردم و برون آمدم از جملہ معاصی و داخل شدم در زمرہ مطیعان حق تعالیٰ و ترک کردم دنیا و ما فیہا

را برای رضای مولے و بگوید رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و بگوید اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ و بعدہ بگوید کہ بیعت کردم بر دست فلان و نام پیر خود

گیرد و اختیار کردم سلسلۂ فلان و دعا کند کہ خداوند فیض و برکت بزرگان این سلسلہ نصیب ما کند و در زمرۂ ایشان برانگیزد بعد ازان مرشد طریق ذکر بمناسبت استعداد و قابلیت تلقین فرماید و آداب سلوک اعلام نماید و توجہ بر حال او مرعی دارد

و بتحصیل مسائل فقہ ضروریہ و بہ تصحیح عقائد اہل سنت و جماعت تاکید کند و ترغیب و تحریص بر اتباع شرع شریف نماید کہ بے این وصول مطلوب مشکل ست و ارشاد فرماید کہ مکاشفات و ارادات خلاف شرع را اعتبار نسازد و بر اوامر شریعت

مستقیم باشد و از ممنوعات او بپرہیزد و از لقمۂ حرام و مشتبہ احتیاط کند و احکام شریعت را بر ہمہ امور مقدم دارد

نَحْمَدُهٗ سے اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ تک پڑھکر اپنا ہاتھ مرید کے ہاتھ پر رکھدے اور ید اللہ فوق ایدیہم سے بارک لنا و لکم تک پڑھے

اگر مرید ہونیوالی عورت ہو تو بجاے طریقہ مذکورہ کے رومال یا چادر یا پگڑی کا ایک گوشہ اسکے ہاتھ مین دیدے اور ہر مرتبہ یہ کہلانا چاہیے کہ مین تمام اُن دینون سے جو شرک و کفر کے حامل ہین اظہار بیزاری کرتا ہون اور اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاتا ہون اور

دین اسلام کو اپنا دستور العمل بناتا ہون اور اپنے تمام گناہون پر اظہار شرمندگی کرتا ہون اور اُنسے پرہیز کا عہد کرتا ہون اور محض خدا کی رضامندی کیلئے دنیا اور اُسکے لذات کو ترک کرتا ہون اُسکے بعد پڑھے رضیت باللہ الخ اسکے بعد کلمۂ شہادت پڑھے اور کہے کہ

مین نے فلان ابن فلان پیر کے ہاتھ پر فلان سلسلہ مین بیعت کی اور دعا کرے کہ بارالہا اس سلسلے کے مقدس حضرات سے مجھکو برکت اور فیض حاصل کرنے والے اور قیامت کے دن مجھکو انھین کے ساتھ اٹھانا اسکے بعد پیر کو مرید کی حیثیت دیکھکر طریقہ

ذکر تعلیم کرنا چاہیئے اور پیر کو چاہیئے کہ سلوک طریقت کے آداب اُسکو تعلیم کرے اور کبھی نظر التفات رکھے اور اُسکے گوشگذار کردے کہ اپنے مقصد

مین کامیابی بغیر پابندی شرع کے نہین ہوسکتی سو اسطے احکام شرع کی پابندی ضروری ہے اور اُسکے عقائد کی اصلاح کرے اور بتادے کہ

جو کاشفہ خلاف شرع ظاہر ہو وہ قابل اعتبار نہین ہے اور مہمات ہیئت پر کمال شفقت توجہ کرے اور بتادے کہ تمام شغلون کا حکم شرع مقدم ہے

ف۱ خدا کا ہاتھ اُنکے ہاتھ پر ہے جو شخص بیعت توڑیگا اسکا نقصان اسکو خود برداشت کرنا پڑیگا اور جو خدا سے وعدہ کرکے پورا کریگا اُسکو بڑا اجر دیا جائیگا اسلئے مسلمانون کو لازم ہے کہ بیعت توڑنے سے باز رہین

ف۲ بیعت کرنیکے بعد اُسکے پورا کرنے کا حکم ہے اور وہ کا مطلب یہ ہے کہ مین دین اسلام کو دین برحق ہونے اور محمد کو رسول ہونے کی وجہ سے پسند کرتا ہون ۱۲

باب اول در بیان اذکار و اشغال و مراقبات حضرات چشتیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

فصل اول در بیان ارشاد تلقین ذکر بعد آنکہ پیر بعد ادائے ختم و فاتحہ بارواح مشائخ طریقت مرید را حکم کند کہ سہ روز متواتر روزہ دارد و درین روز ہا کثرت کلمہ تہلیل و استغفار در کند اگر کم از ہزار الگان باز نگوید روز سوم مرید در آخر شب یا بعد نماز صبح و یا بعد نماز عصر لیکن اول اولی است پیش مرشد بیاید تا مرشد او را در خلوت کہ در انجا بجز پیر و مرید دیگر نباشد زیر اکہ تلقین مرشد اسرار حق ست و ہر طالب مخصوص باسراری نباشد پیش خود با ادب دو زانو بنشاند اول مرید را توجہ دہد تا تخم ذکر و جذب باطن در دل بنشیند و ذکر بحظ تمام قبول نماید۔

و طریقہ توجہ اینست کہ مرشد خود را از ہمہ خیال خالی کردہ دل خود را با دل مرید مقابل کند و ضرب اسم ذات بخیال بدل او زند و تصور نماید کہ کیفیت ذکر این اسم و جذب و شوق از دل من بدل مرید میرود و سرایت می کند باندازۂ صد و یکدم او را توجہ دہد تا حرارت ذکر و جذب در باطن او سرایت کند و دلش متحرک بذکر گردد بعد ازان ہر ذکرے کہ ملائم حال مرید و استعداد او باشد ارشاد فرماید و مرید بر ارشاد مرشد با ذکر مشغول شود و اظہار اسرار پر سیر و تا ثمر انوار و اسرار شود

طریقۂ دیگر اینست

کہ یکبار مرشد بگوید و مرید بشنود باز مرید بگوید و مرشد بشنود و ہمچنین سہ بار تکرار کند بعد ازان مرشد بگوید کہ انچہ ما را از پیران

پہلا باب حضرات چشتیہ کے اذکار و اشغال و مراقبات کے تفصیلی حالات کے بیان مین

پہلی فصل ذکر تلقین مین پیر کو چاہیے کہ ارواح مشائخ کے فاتحہ اور ادائے ختم کے بعد متواتر تین روز ون کا حکم دے اور کہے کہ ان ایام مین کلمہ طیبہ اور استغفار و درود شریف کی کثرت کرو اور تیسرے دن آخر شب یا نماز فجر یا نماز عصر کے بعد میرے پاس آؤ اور جب وہ حاضر ہو جائے تو اسکو خلوت مین لیجائے جہین اسکے اور مرید کے سوا کوئی نہو اور اسکو دو زانو مؤدب بٹھائے اور پہلے اسکی طرف توجہ کرے تاکہ اسکا ذہن بآسانی اذکار و اشغال کو قبول کر سکے

اور توجہ کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد پہلے خود تمام خیالات سے خالی ہو جائے اور پھر اپنے دل کو اسکے دل کے مقابل کرے اور خدا کے اسم ذات کی ضرب اسکے دل پر لگائے اور یہ خیال کرے کہ موجودہ ذکر کی کیفیت میری وجہ سے اسکو حاصل ہو رہی ہے اور یہ ذکر اس کے دل مین سرایت کر رہا ہے اور یہ ضرب اتنی بار ہونا چاہئیں تاکہ شوق اور ذکر کی حرارت اسکے قلب پر اثر کرے اور اسکا قلب ذکر سے حرکت کرنے لگے بعد ازین جو ذکر اسکی حیثیت کے مطابق ہو اسکو دینا چاہیے اور مرید کو مرشد کے بتائے ہوئے اشغال مین مشغول ہونا اور باطنی اسرار کو چھپانا چاہیے تاکہ انوار و اسرار اسکو حاصل ہو جائین۔

دوسرا طریقہ یہ ہے

کہ ہر دن اوراد اذکار کو ایکبار مرشد پڑھ جائے اور مرید ستتار ہ یہ عمل تین بار ہونا چاہیے اسکے بعد مرشد کہے کہ جو کچھ مجکو اپنے شیوخ سے

رسیدہ ترا دادیم و مرید گوید قبول کردیم بعد ازان حکم کند کہ در خلوت تنگ و تاریک کہ دران فقط قیام و قعود و غلطیدن تواند و از متاع خالی باشد و از شور و شغب دور شود باطہارت کامل چار زانو یعنے مربع بنشیند و پشت راست دارد و چشم بند نماید و سر در و دست بر زانو نہند و انگشتان کشادہ دارد تا نقش لفظ اللہ پدید آید و نرا انگشت پاے راست را بر رگ کیماس نہد و رگ کیماس رگے است کہ در باطن زانوی چپ است و مرتبہ الاباطن قلب است چون قوت دران رسد در باطن حرارت پیدا آید و خطرات دور شود زیرا کہ حرارت باطن موجب تصفیہ قلبست بعد ازان این دعا را سہ بار بخواند یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بحضور قلب و تصور یعنی بعد ازان بطریق محاسبہ و مجاہدہ بذکر با فکر و ملاحظہ و واسطہ با توجہ اتم و قوت و شدت جہریہ یا خفیہ بدانچہ ذوق و انبساط دست دہد و لذت ذکر او را بر باید مشغول شود و اگر خطرہ غیر در آید بمشاہدہ جمال مرشد آن خطرہ را دفع سازد و بدستور مشغول شود تا تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح حاصل آید و خطرات و وساوس ماسوای اللہ محو گردد و اثر خشوع و خضوع ذکر در قلب ذاکر ظاہر شود و اثر ذکر در تمام اعضا و رگہا و گوشت و پوست و خون و استخوان و مغز در آید و ذکر بہ تمامی گیر شود و ثمر مکاشفات و انوار و ارادات غیبی گردد و حقیقت اشیا بر و منکشف گردد و بعالم ارواح ملاقات شود و ذکر حقیقی و شہود حق درین مقام فتح گردد فائدہ بدانکہ چون دل بذکر اللہ متحرک گردد

حاصل ہوا ہو تجھکو دیدیا اور مرید کہے کہ میں نے قبول کیا اسکے بعد کسی ایسے تنگ و تاریک حجرے میں رہنے کی تعلیم دے جسکی وسعت صرف بیٹھنے اور کھڑے ہونیکو کافی ہو اور شور و غل کی اُس میں آواز نہ آتی ہو۔ مرید کو چاہیے کہ اُس حجرے میں پاک و صاف ہو کر داخل ہو اور چار زانو اس طرح بیٹھے کہ اُسکی پیٹھ میں کوئی کجی نہ ہو اور آنکھیں بند کرے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے اور اُنگلیاں کھلی رکھے تاکہ اللہ کے نام کا نقش پیدا ہو جائے اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے رگ کیماس (ایک رگ ہے جو بائیں گھٹنے کے اندر ہے اور قلب سے تعلق رکھتی ہے اور اُسکی تحریک و حرارت قلب پر اثر کرتی ہے) کو دبائے اسکے بعد خشوع و خضوع و حضور قلب سے یا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ آخر تک پڑھے اس کے بعد محاسبہ اور مجاہدہ کے طریقہ سے ذکر میں فکر اور ملاحظہ اور واسطہ کے ساتھ بہت توجہ اور قوت و شدت جہریہ یا خفیہ سے (جس سے اُسکو ذوق و انبساط پیدا ہوا ہو اور لذت ذکر سے بیخودی ہو) مشغول ہونا چاہیے اور اگر کبھی غیر خدا کا خیال آئے تو دیدار شیخ سے اُسکا انسداد کرے اور بدستور شغل میں مشغول ہو جائے تاکہ خطرات اور وساوس جو انسانیت کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں دفع ہو جائیں اور قلب کی صفائی اور تزکیہ نفس حاصل ہو جائے تاکہ اس ذکر کا اثر اُس کے تمام اعضاء اور رگوں میں ظاہر ہو جائے اور مکاشفات انوار غیبی کا مظہر بنے اور حقائق اشیا اُسپر منکشف ہو جائیں اور عالم ارواح سے ملاقات اور ذکر حقیقی و شہود حق حاصل ہو جائے فائدہ جب ذکر کرنے والا ذکر میں ایسا کمال حاصل کرلے کہ اُس کے قلبی حرکت کا احساس

مذکر از زبان دل مسموع نمود آن حرکت از دل در جسم پراگندہ گردد و صورت انتشار او آن بود کہ اول حرکت در عضوے چنانکہ حرکت در قلب او بود ازان عضو معلوم گردد پس باید کہ بآن متوجہ نشود و توجہ بقلب وارد گاہ دست گاہ پاے گاہ مرہے آنکہ قصد کند متحرک گردد بلکہ تمام عالم را در حرکت یابد و چون نور ذکر منتشر گردد و در ادرک زمانہ تمام اطراف بدن را محیط شود و از سر تا ناخن یابد ذکر معمور گردد و احوالہاے مختلف روی نماید گاہ گریان و گاہ خندان و گاہ افسردہ گاہ حیران گاہ پریشان ابا ہیچ ملتفت نشود مشغول بذکر باشد فکر کہ مقصود اصل ست باشد بامداد الٰہی چنان شود کہ بیک مرتبہ از تمام بدن ذکر اللہ بشنود و ہمہ اعضا با دل موافقت نمایند و بیک صورت و آواز در نیحال غلبۂ ذکر در بعضے اعضا زیادہ و در بعضے کم بود و گاہ غلبہ در جمیع اجزا متساوی باشد درین وقت لذت بیشتر یابد و این کیفیت را در اصطلاح قوم سلطان الاذکار میگویند و ذاکر آواز ذکر بگوش خود استماع نماید و آنچہ مشہور ست کہ چون ذکر غلبہ کند آواز ذکر آن غیر ہم می شنود غلط عامست پس ذکر دل ذاکر ہم سالک تواند شنید و بس دگرو ہے کہ برآنند کہ آواز ذکر غیر او از دور و نزدیک حسب مراتب ذاکرین سامعین تواند شنید اصلی ندارد۔

در بیان ذکر

بدانکہ ذکر آنرا گویند کہ بیاد الٰہی جمیع غیر اللہ را فراموش سازد و بحضوریت قلب قرب و معیت حق تعالے چنانکہ فرمود

اُسکے دل کی زبان سے ہو سکے تو وہ حرکت قلبی تمام جسم مین پھیل جاتی ہے اور اُسکی ابتدا یون ہوتی ہے کہ پہلے کوئی عضو ایسی حرکت کرنے لگتا ہے جو قلب کے لیے مخصوص ہے اور اُسکے بعد کبھی کبھی ہاتھ اور کبھی پاؤن کبھی سر بلا تحریک حرکت کرنے لگتے ہین یہانتک کہ اُسکو تمام دنیا متحرک نظر آنے لگتی ذاکر کا نور جب حرکت کرتا ہے تو تمام جسم مین پھیل جاتا ہے اور تھوڑی مدت مین تمام جسم کو گھیر لیتا ہے اور اس ذکر کی وجہ سے اُسپر مختلف انکشافات ہوتے ہین اور عجیب عجیب قسم کے واقعات رونما ہوتے ہین وہ کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے اور کبھی متحیر و پریشان ہو جاتا ہے مرید کو چاہیے ایسی حالت مین کسی طرف متوجہ نہو بلکہ ذکر و فکر مین مشغول رہے اور اگر خدا کی مدد شامل ہوئی تو کبھی اپنے تمام جسم کو ذاکر پائیگا اور تمام اعضا قلب کے ہمسر ہو جائینگے اس ذکر مین ذاکر خود تمام اعضا کا ذکر سنتا ہے۔ ایک فرقہ کا یہ خیال ہے کہ ذکر کی کثرت کی صورت مین ذاکر خود اور دوسری لوگ بھی ذکر کی آواز سنتے ہین بالکل بے بنیاد اور لاأصل ہے کیونکہ ہر ذاکر بھی ذکر کی آواز کو نہین سن سکتا ہے بلکہ اُسی ذاکر مین سُننے کی طاقت ہے جو سالک ہو اس ذکر کو اصطلاح صوفیہ مین سلطان الاذکار کہتے ہین۔

ذکر کا بیان

ابتداے کتاب سے اسوقت تک متعدد مرتبہ لفظ ذکر استعمال کیا جا چکا ہے لیکن ابتک یہ نہین بتایا گیا کہ ذکر کیا ہے ذکر اصطلاح صوفیہ مین اُسکو کہتے ہین کہ انسان خدا کی یاد مین تمام غیر خدا کو بھول جاے و حضور قلب سے خدا کی نزدیکی و معیت حاصل کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے

لہ ذاکر کو چاہیے اس غیر اختیاری حرکت پر متوجہ نہو بلکہ اپنے التفات کو قلب ہی کی طرف رکھے۔

آنا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ و انا جلیس من ذکرنی و شب و روز بحکم سبحوہ بکرۃ و اصیلا باتوجہ و فکر تمام چندان مشغول و مستغرق بذکر گردد کہ از خود بے ہوش بود و در زمرۂ الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم داخل شود و ذکر حیات گردد۔ و بدانکہ ذکر بر اقسام ست و مقصود از حصول مذکور ست بحضور قلب پس ہر عملی و فعلی کہ ازان حصول مطلوب ست ہم ذکر ست کلمہ باشد یا نماز یا تلاوت قرآن یا درود یا ادعیہ کہ مطابق قرآن و حدیث باشد و یا دیگر عبادات و یا عبارات دیگر کہ بلا حظہ منتہی آن یافت مذکور و مطلوب ست آن ہم جملہ ذکر است و آن حصول مذکور فنا ے ذاکر حاصل نمی شود پس طالب را باید کہ در ذکر اللہ سبحانہ چنان مستغرق شود کہ غیر حق و خود را ہم فراموش سازد کہ وصول الی اللہ بدون نفی ماسوی اللہ ممکن نیست چون باین مرتبہ رسد زہد و تقوی و توکل و عزلت و قناعت و صبر و تسلیم و رضا وغیرہ بے قصد حاصل آید و از نتیجۂ این ذکر بر قلب ذاکر انوار تجلیات ظاہر شود کہ در ظہور آن حواس خمسۂ سالک مستور گردد نہ ذاکر ماند نہ ذکر و نہ مذکور گردد و ذکر ذکر حق شود شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو فائدہ پس باید دانست کہ اکثر مشائخ اول مرید را بحکم افضل الذکر لا الہ الا اللہ ذکر نفی و اثبات تلقین فرمایند و این ذکر را مراتب اند کہ بقلم می آیند۔

آنا مع عبدی اذا اور بحکم سبحوہ بکرۃ و اصیلا پوری توجہ سے یاد الٰہی مین اسطرح منہمک ہو جائے کہ اپنے نفس سے بالکل بے خبر ہو جائے اور الذین یذکرون الخ کے زمرہ مین داخل ہو جائے اور ذکر اُس کی زندگی ہو جائے جاننا چاہیئے کہ ذکر کی بہت سی قسمین ہین لیکن مقصود ذکر سے مطلوب کا حاصل ہو جانا ہے تو جس عمل سے یہ فائدہ حاصل ہو جائے وہی ذکر کہا جا سکتا ہے خواہ وہ نماز روزہ ہو یا درود شریف اور دعائین ہون لیکن یہ مقصد اُس وقت تک نہین حاصل ہو سکتا ہے جب تک کہ ذاکر اپنے کو مٹا نہ دے تو طالب خدا اُسکے ذکر مین اسطرح منہمک ہو جائے کہ اپنے کو اور تمام غیر اللہ کو بھول جائے جب طالب اس درجہ تک پہونچ جائے گا تو اخلاق حسنہ یعنی زہد۔ توکل۔ گوشہ نشینی۔ قناعت۔ صبر۔ تسلیم و رضا خود بخود حاصل ہو جائینگے اور اُسپر انوار الٰہیہ کی اسقدر تجلیان ہونگی کہ اُسکے حواس خمسہ مغلوب اور مستور ہو جائینگے اور ذکر و ذاکر دونون فنا ہو جائینگے اور صرف مذکور یعنی اللہ ہی رہجائیگا شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو چونکہ حدیث مین افضل الذکر لا الہ الا اللہ آیا ہے اس واسطے اکثر مشائخ بھی اسی ذکر کی تعلیم دیتے ہین اب ہم ذکر کے چند مراتب لکھتے ہین۔

۱؎ جب میرا بندہ مجھکو یاد کرتا ہو اور میرے نام سے اُسکے ہونٹھ حرکت کرتے ہین مین اُسکے ساتھ ہو جاتا ہون اور جو مجھکو یاد کرتا ہے مین اس کا ہمنشین اور جلیس ہون ۱۲ ۲؎ خدا کی صبح و شام تسبیح کرو ۱۲ ۳؎ جو خدا کو اُٹھتے بیٹھتے یاد کرتے ہین ۱۲ ۴؎ خدا نے گواہی دی ہے کہ معبود سوائے اُسکے کوئی نہین چونکہ حدیث مین ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ (سب ذکرون مین لا الہ الا اللہ کا ذکر افضل ہے)۔

در بیان مراتب ذکر

بدانکہ ذکر چہار نوعست ذکر ناسوتی چون لا الٰہ الا اللہ و ذکر ملکوتی چون الا اللہ و ذکر جبروتی چون لفظ اسم ذات یعنی اَللّٰہُ و ذکر لاہوتی ھُو ھُو و نیز ذکر زبان را ناسوتی و دل را ملکوتی و ذکر روح را جبروتی و ذکر سر را لاہوتی میگویند و نیز ذکر زبان را ذکر اسمے و فکر را ذکر نفسے و مراقبہ را ذکر ولی و مشاہدہ را ذکر روحی و معاینہ را ذکر سری میگویند

فائدہ یعنے ذکر را باید کہ درین ذکر از نفی لا الٰہ ہمہ موجودات را از نظر بردارد و بر اثبات الا اللہ تمام اجزاء بدن خود را معمور سازد و بعد کمال این ذکر اثبات را ہم محو کند کہ اثبات نیز نفی شود و نفی در نفی اثبات ذات ست

فصل در بیان ذکر جہر نفی و اثبات و اسم ذات مع دوازدہ تسبیح کہ معمول حضرات چشتیہ است طریق ذکر دوازدہ تسبیح اینست بدانکہ بعد نماز تہجد کہ دوازدہ رکعت بشش سلام اند و در ہر رکعت بعد فاتحہ سہ سہ بار سورۂ اخلاص میخوانند و عجز و زاری دست برداشتہ این دعا را اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بحضور قلب سہ بار یا پنج بار یا ہفت بار تکرار نماید و توبہ و استغفار و کلمہ ہیچ بطور عمدہ بخواند و بست و یک بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بگوید بعد این سہ درود را بر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بفرستد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ سہ بار بطریق عروج و نزول بخواند و جلسہ مربع بنشیند

مراتب ذکر کے بیان مین

ذکر کی چار قسمین ہین اول ناسوتی جیسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے ملکوتی جیسے اِلَّا اللّٰہُ تیسرے جبروتی جیسے اَللّٰہُ چوتھے لاہوتی جیسے ھُو ھُو اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ زبان کے ذکر کو ناسوتی اور دل کے ذکر کو ملکوتی اور روح کے ذکر کو جبروتی اور ذکر سر کو لاہوتی اور ذکر زبان کو جسمی اور فکر کے ذکر کو نفسی اور مراقبہ کو ذکر ولی اور مشاہدہ کو ذکر روحی اور معائنہ کو ذکر سری کہتے ہین فائدہ ذاکر کو چاہیے کہ اس ذکر مین لَا اِلٰہ کہتے وقت تمام چیزون کی نفی کردے اور اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت تمام اعضاے جسم کو قائم کردے **فصل** ذکر جہر نفی و اثبات اور اسم ذات کے بیان مین مع اُن بارہ تسبیحون کے جو حضرات چشتیہ کے معمول ہین ان بارہ تسبیحون کے ذکر کا یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی بارہ رکعتین چھ سلامون سے پڑھی جائین اور ہر رکعت مین تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع و خضوع سے تین یا پانچ یا سات بار ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ الخ پڑھے اور توبہ و استغفار کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور اکیس بار پڑھکر درود اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الخ تین بار عروج و نزول کے طریقہ پر پڑھے اور چار زانو بیٹھ جائے

لہ اے اللہ اپنے غیر سے میرا دل پاک کردے اور اپنی معرفت کے نور سے میرا قلب روشن کردے ۱۲ سہ اپنے گناہونکی بخشش مانگتا ہون اُس خدا سے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور وہ ثابت اور زندہ ہے ۱۲ ۵ صلوٰۃ و سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول خدا کے دوست اور اُسکے نبی ۱۲

واز زانگشت پائے راست و دوم انگشت کہ متصل آنست رگ کیماس را کہ در باطن زانوے چپ است بحکم بگیرد و پشت راست دارد و در مقابلہ آرد و ہر دو دست بر رانہا نہد و انگشتان را در حالت نفی بردارد کہ اشارت بر فنای غیر ست و در اثبات فرد آرد کہ اشارت بثبوت ہستی مطلوب حقیقی است و خاطر را بہم کند و حاضر رود و ذکر را با حرمت و ہیبت و تعظیم شروع کند با حسن صوت و الحان خوش بعد از اعوذ بسم اللہ یا اخلاص تمام سہ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و یکبار کلمۂ شہادت بگوید بعد ازان سر را بر زانوے چپ بردہ بحدے نگون سازد کہ پیشانی قریب زانوی چپ برسد و از انجا لفظ لَآ اِلٰہَ را آغاز کند و سر را بر زانوی راست آورده دوره تمام بر کتف راست برساند و ہم آنقدر و را دراز کند کہ ضربات ثلاثہ در یکدم در آیند و سر و پشت و کمر برابر شود و اندک سر را بجانب پشت کج کردہ تصور کند کہ ہمہ خطرات ماسوی اللہ را پس پشت انداختم و بگذاردم و او را و لفظ اِلَّا اللّٰہُ بزور و قوت بر فضاء دل کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت واقع ست مانند گل صنوبر ضرب کند و تصور کند کہ عشق و نور الٰہی را بدل آوردم و در حالت نفی چشم را کشادہ دارد و در حالت اثبات بند نماید و این نفی و اثبات را با فکر ملاحظہ و واسطہ باین طریق مذکور صد بار بگوید و این ذکر را چہار ضربی نامند و درین ذکر نہ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دہم بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہم بگوید بعد ازان بطریق سابق سہ بار کلمۂ طیب و یکبار کلمۂ شہادت بگوید اما مبتدی در کلمۂ لَآ اِلٰہَ لَا مَعْبُوْدٌ و متوسط لَا مَقْصُوْدٌ و یا لَا مَطْلُوْبَ و منتہی لَا مَوْجُوْدَ و ہمہ اوست ملاحظہ کند بعدہ لحہ دو لحہ مراقب شود

اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اسکے پاس والی انگلی سے رگ کیماس کو مطلوب پکڑے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھدے اور قبلہ رو ہو جائے اور لَآ کہتے وقت کلمۂ شہادت کی انگلی اٹھادے اور اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت انگلی رکھدے اور اپنے کو ساکن و مطمئن رکھے اور خلوص نیت اور خوش الحانی سے اعوذ اور بسم اللہ کہکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تین بار اور کلمۂ شہادت ایک بار پڑھے اس کے بعد سر کو اتنا جھکائے کہ پیشانی بائیں گھٹنے سے بالکل قریب ہو جائے اور وہاں پہونچنے کے بعد لَآ اِلٰہَ کہتا ہوا سر کو داہنے گھٹنے کے قریب لائے اور تین ضربیں ایک ہی سانس میں لگائے اور سر کو بیچ کی طرف یہ خیال کرکے جھکائے کہ میں نے راسوائے اللہ کو پس پشت ڈالدیا اور سانس توڑکر اِلَّا اللّٰہ کی ضرب پوری طاقت سے دل پر لگائے اور خیال کرے کہ میرا دل خدا کے عشق و محبت سے لبریز ہو گیا اور موقع نفی میں آنکھیں کھلی اور موقع اثبات میں بند رکھنا چاہئیں اسیطرح دو سو بار کرے اور اسکو چہار ضربی کہتے ہیں اور ہر دس کے بعد محمد رسول اللہ کہے لیکن مبتدی کو لَآ اِلٰہَ کہتے وقت لَا معبود اور متوسط کو لَا مقصود یا لَا مطلوب اور کامل کو لَا موجود اور ہمہ اوست کا تصور کرنا چاہیے اسکے بعد تھوڑی دیر مراقب

لہ جو گھٹنے کے اندر کی طرف ہے ۱۲ سے کوئی معبود سوا خدا کے نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں ۱۲

وتصور کند کہ فیضان سرش بسینۂ مومن می آید لیکن باید دانست کہ زانوے چپ مقام خطرۂ شیطانی است و زانوے راست مقام خطرۂ نفسانی وکتف راست مقام خطرۂ ملکی ست وقلب مقام خطرۂ رحمانی ست بر زانوے چپ از لا الٰہ نفی خطرۂ شیطانی تصور کند وتا رسانید نش بر زانوے راست نفی خطرۂ نفسانی وتا رسید نش بر کتف راست نفی خطرۂ ملکی تصور کند و بلفظ الا اللہ اثبات خطرۂ رحمانی نماید واین مراتب را اگر مرید عجمی باشد بہر زبان کہ او داشتہ باشد تلقین فرماید

طریق دیگر نفی واثبات

بدانکہ در نفی خطرات جداگانہ نگونہ تفرقہ باطن ست ومقصود کلی حضوری وجمعیت ست پس مرشد را باید کہ نفی کلی تلقین فرماید تا نفی خطرات یکبارگی حاصل آید چنانکہ متاخرین ہمین را اختیار کردہ اند یعنی کلمۂ لا را از ناف دون دل باشدت وقوت تمام برکشیدہ والٰہ را بکتف راست رسانیدہ وسر انامل بپشت کردہ تصور کند کہ غیر اللہ را از دل بیرون آوردہ پس پشت انداختم ودم را اگر داشتہ لفظ الا اللہ بزور بر دل ضرب کند ولماحظات اینجا ہمانست کہ بیان کردہ شد وذکر نفی واثبات بہر طور کہ باشد خواہ بدون حبس یا بحبس وخواہ در ذکر جارب خواہ در ذکر ارہ وغیرہ بجز ذکر حدادے مربع می نشیند ودر باقی اذکار دو زانو نشستن اولی ست۔

خیال کرے کہ فیوضات آلہیہ مومن کے قلب مین ہر وقت حاصل ہوتے رہتے ہین جاننا چاہیے کہ بائین گھٹنے مین شیطانی خطرہ اور داہنے مین نفسانی خطرہ اور داہنے شانے مین ملکی خطرہ اور دل مین رحمانی خطرہ ہے پس بائین گھٹنے پر لا الٰہ سے خطرۂ شیطانی کی اور داہنے گھٹنے پر پہونچنے تک نفسانی خطرہ کی اور شانے پر پہونچنے تک ملکی خطرہ کی نفی کرے اور لا الٰہ سے خطرۂ رحمانی کا اثبات کرے اور مرید کے غیر عربی ہونے کی صورت مین اُسکو اذکار واد عیہ اُس زبان مین تعلیم دینا چاہیے جسکو وہ سمجھ سکتا ہو۔

نفی واثبات کا دوسرا طریقہ

ہر خطرہ اور ہر خیال کے علیحدہ علیحدہ نفی کرنے سے ایک گونہ باطنی تفرقہ پیدا ہوجاتا ہے اسواسطے مرشد کو نفی کلی کی تعلیم دینا چاہیے تاکہ تمام خطرات کی بالکلیہ نفی ہوجائے چنانچہ متاخرین اسی پر عمل پیرا ہین کہ لا الٰہ مین لا کو پوری طاقت سے کھینچکر اور لفظ الٰہ کو داہنے بازو تک لیجاکر سر کو پیٹھ کی طرف تھوڑا سا جھکا کر یہ خیال کرے کہ مین نے غیر سے اپنے دل کو پاک کرکے اُسکو پس پشت ڈالدیا اور پھر الا اللہ کی ضرب بہت زور سے دل پر لگائے اور جو ملاحظات ذکر نفی واثبات مین پہلے بیان کیے گئے ہین وہی یہان بھی ملحوظ رکھے اور ذکر حدادی کے سوا اور تمام ذکرون (ذکر حبس بغیر حبس ذکر جارب ذکر ارہ) مین جاز انو بیٹھتے ہین اور ان ذکرون کے علاوہ اور ذکرون مین دو زانو بیٹھنا اولیٰ ہے

طریقہ ذکر اثبات مجرد

چنانکہ پشت را راست کردہ و سر دو دست بر زانو نہادہ جلسہ دوزانو بنشیند و سر را بجانب کتف راست بردہ لفظ لا الٰہ را بشدت و قوت بر دل ضرب کند و در کلمہ لا الٰہ ملاحظہ مفہوم و معنی لا موجود الا موجود دلیس معہ غیری میکند کہ مقصود نفی غیر در ملاحظہ است این را چہار صد بار و مادم بگوید و این ذکر را یک ضربی میگویند بعد ازاں بطور سابق سہ بار کلمہ طیب و یکبار کلمہ شہادت بگوید و لحہ دو لحہ بطور سابق مراقب باشد۔

طریق ذکر اسم ذات

بعد ازاں بحکم قل اللہ ثم ذرھم ذکر اسم ذات دو الفی یعنے اللہ اللہ باین روش کہ اول حرف ہائے لفظ اللہ را ضمہ و ثانی ہائے لفظ اللہ را ساکن کند یعنے جزم دہد پس ہر دو چشم بستہ و سر را بجانب کتف راست آوردہ با ملاحظہ اسماء و صفات امہات لفظ اللہ جہراً اول ضرب بر لطیفہ روح کہ زیر پستان راست واقع ست زند و دیگر ضرب لفظ اللہ بر فضائے دل بزند بطریق دیگر آنکہ ہر دو ضرب بر دل زند این ذکر اسم ذات دو ضربی را شصد مرتبہ بگوید لیکن نہ بار اللہ اللہ دہم مرتبہ یک اسم از ین اسما یعنی اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی بخواند باینطور کہ در عشرۂ اول اللہ حاضری در دوم عشرہ اللہ ناظری در سوم عشرہ اللہ معی بگوید باز اللہ معی

اثبات مجرد کے ذکر کا طریقہ

ذاکر کو چاہیے کہ اپنی کمر سیدھی کرکے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھکر دوزانو بیٹھے اور اپنے سر کو داہنے شانے کی طرف لیجاکر لا الٰہ اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور لا الٰہ کہتے وقت لا موجود و الیس معہ غیری کا تصور کرے اسی طرح چار سو بار متواتر ضربیں لگائے پھر مثل سابق ایک بار کلمہ شہادت اور تین بار کلمہ طیبہ پڑھکر تھوڑی دیر مراقبہ کرے اس ضرب کو اصطلاح صوفیہ میں یک ضربی کہتے ہیں۔

اسم ذات کے ذکر کا طریقہ

اسکے بعد قل اللہ ثم ذرھم کے مطابق اسطرح ذکر کرے کہ پہلے حرف لفظ اللہ کی (ہ) کو پیش اور اسکے بعد لفظ اللہ کی (ہ) کو جزم دے پھر دونوں آنکھیں بند کرکے سر داہنے شانے کی طرف لیجاکر اسماء صفات امہات کا یقین کرے اور پہلے لفظ اللہ کی ضرب لطیفہ روح پر لگائے اور دوسری لفظ اللہ کی ضرب فضائے دل پر لگائے اور اس ذکر کو جسے اصطلاح میں ذکر اسم ذات دو ضربی کہتے ہیں چھ سو بار کرے مگر نو دفعہ اللہ اللہ اور دسویں مرتبہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی میں سے کوئی اسم کہے مگر اسطرح کہ پہلے دس کے بعد اللہ حاضری اور دوسری میں اللہ ناظری اور تیسری کے بعد اللہ معی اور پھر ہر دس کے بعد

لہ یعنی سوا خدا کے پاس کوئی نہیں ہے ۱۲ سہ اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم ۱۲ سہ جو داہنے پستان کے نیچے ہے ۱۲ سہ اللہ میرے پاس ہے اللہ مجھکو دیکھتا ہے اللہ میرے ساتھ ہے

اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ باز اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ بطریق عروج ونزول بہر عشرہ خواندہ باشد مع ملاحظہ معنی تاکیفیت ولذت ذکر ودفع غفلت وخواب دست دہد بعدازان بطور سابق کلمہ طیب سہ بار وکلمہ شہادت یکبار بگوید بعدازان یک ضربی ہمان طور سر را بجانب کتف راست کج کردہ لفظ اللّٰہ را بر دل ضرب کند و این را یکصد بار دادم بگوید بعدہ شش بار کلمہ طیب ویکبار کلمہ شہادت گفتہ درود واستغفار یازدہ یازدہ بار بخواند وفاتحہ بارواح مشائخ مسلسلہ بفرستد بعدازان مراقب شود ہر قدر کہ تواند اگر دل بخنبید وذوق دست دہد فبہا والا ہر ذکر یکہ ذوق آید خواہ جاروب خواہ ارہ خواہ حدادیہ وغیرہ مشغول ماند تا نماز صبح وبعد نماز اگر میسر آید در خدمت شیخ حاضر بودہ اخذ توجہ نماید والا در خلوت رفتہ بذکر وشغل ومراقبہ ومحاسبہ مشغول شود ویا با برادران طریقت حلقہ نمودہ در ذکر جہر یا در مراقبہ شاغل گردد وتا باید کہ کلمہ اَللّٰہُ را از کلمہ اَلَا اللّٰہ بسیار وکلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ را از کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بسیار گوید بعد فراغ از ذکر دست برداشتہ دعا کند وفاتحہ بارواح پیران وحضرت رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین بخواند ونذر نماید۔

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ الخ عروج ونزول کے طریقہ پر پڑھے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس ذکر کے معنی سمجھتا جائے تاکہ ذکر کا شوق اور اُس میں لطف حاصل ہو اور سستی اور غفلت نہ پیدا ہونے پائے اسکے بعد پھر طریقۂ بالا پر کلمہ طیب تین بار اور کلمہ شہادت ایک بار پڑھے پھر سر کو داہنے شانے کی طرف جھکا کر لفظ اللّٰہ کی ضرب متواتر قلب پر لگائے اور تین بار کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور ایک ایک دفعہ کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھکر درود واستغفار گیارہ گیارہ بار پڑھے اور مشائخ سلسلہ کی ارواح پر حضور قلب سے ایصال ثواب کرے اسکے بعد جتنی دیر چاہے مراقبہ کرے اور جس ذکر میں اسکو لطف آئے صبح تک مشغول رہے اور اگر ہو سکے تو نماز فجر کے بعد مرشد کی خدمت میں حاضر ہو ورنہ ذکر وشغل ومراقبہ میں مشغول ہو جائے یا اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ ذکر جہر یا مراقبہ میں حلقہ کر کے شریک ہو لیکن یہ ضروری ہے کہ لَا اِلٰہَ میں لفظ اللّٰہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں لَا اِلٰہَ کا اعادہ بڑی تعداد میں کرے اور ذکر کے بعد آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم وحضرات طریقت کی ارواح مقدسہ کو ایصال ثواب کرے اور فاتحہ پڑھے اور نذر دے۔

۱؎ اللّٰہ میرے پاس ہے اللّٰہ مجھکو دیکھتا ہے اللّٰہ میرے ساتھ ہے ۲؎ کیونکہ ایصال ثواب ایک ایسا عمل ہے جس سے میت کی روح خوش ہوتی ہے اور اس سے تعلق اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اس ایصال سے اسکا قلب فیوضات مشائخ کا مہبط ہو جائیگا جس سے اپنے مقصود میں کامیابی کی اُمید قوی ہے ۳؎ مراقبہ اصطلاح صوفیہ میں اپنے قلب کو غیر خدا سے صاف وپاک رکھنے اور کسی غیر خدا کی دلمیں خیال نہ لانیکو کہتے ہیں اور لغۃً محض سر کو جھکا کر بیٹھنے کو کہتے ہیں ۴؎ شہید ۵؎ اگر ذکر جہری سے گھبرا جائے تو ذکر خفی کرے اور اسمیں بھی لطف نہ آوے تو اور ذکر میں مشغول ہو اگر اس سے بھی دل کو لطف نہ آئے تو مراقبہ کرے۔ شہید

ایضاً طریق دیگر ذکر نفی و اثبات

بمناسبت ہفت لطائف دل کہ اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ نُوْرٌ وَفِی النُّوْرِ اَنَا بیان یافتہ اند بدانکہ در ذکر نفی و اثبات نیز ہفت مرتبہ مقرر کردہ اند کہ در ہر درجہ نفی و اثبات است پس ذکر زبانی متعلق باجسام ست مرید را باید کہ باین ذکر چنان مشغول شود کہ غیر ذکر نماند و از ہر حواس جز ذکر نیابد چون سالک باین مقام رسد از عالم اجسام ترقی کردہ بمرتبہ لطیفۂ قلب کہ نفس ست برسد و ذکر با فکر تعلق بلطیفۂ قلب دارد و درین مرتبہ بذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ با فکر چنان مشغول شود کہ لَآ اِلٰہَ کنایہ ست نفی شود و جز اثبات اِلَّا اللّٰہُ ہیچ نماند اگر سالک باین مرتبہ رسد از مقام نفس ترقی کردہ بمرتبۂ دل رسیدہ باشد و ذکر دل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ست و لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ را بحضور دل کند و بدلائل خود را و صفات خود را بذات و صفات حق ربط دادہ بذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چنان مشغول گردد کہ تشنا کہ در لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ است نیز نفی شود و جز اللّٰہ ہیچ نماند چون سالک باین مقام رسد از خطرۂ ملکوتی گرشتہ و مرتبۂ دل راطے کردہ بمرتبۂ روح برسد و ذکر روح ہم ذات ست و اللّٰہ ذات جامع جمیع صفات ست و الف و لام اشارہ بافعال و اسماء صفات ہست و حرف ہا کہ در لفظ اللّٰہ است اشارت بذات است پس سالک را باید کہ چندان بذکر اسم ذات مشغول شود کہ الف و لام کہ در اللّٰہ است نیز نفی شود و جز ہو ہیچ نماند اگر سالک باین مرتبہ رسد خود ذکر گردد و از مرتبۂ روح ترقی نمودہ بمرتبۂ سر رسیدہ باشد باز بذکر ہو

نفی و اثبات کا اس ذکر کے علاوہ دوسرا طریقہ

یعنی اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ اچونکہ دل کو سات لطیف چیزوں سے مناسبت ہے اس وجہ سے نفی و اثبات کے ذکر کے بھی سات مرتبے تجویز کیے گئے اور ہر درجہ میں نفی و اثبات ہے پس ذکر زبانی (جو اجسام سے متعلق ہے) میں مرید کو اسطرح مشغول ہو جانا چاہیئے کہ سوائے ذکر کے اور کچھ نہ رہے اور کوئی سانس بغیر ذکر کے نہ نکلے جب سالک یہ حیثیت پیدا کر لیتا ہے تو عالم مادیت سے تجاوز کر کے مرتبۂ لطیف پر پہونچ جاتا ہے مرید کو چاہیئے کہ اس ذکر یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ذکر و فکر میں اسدرجہ منہمک ہو جائے کہ بجز اللّٰہ کے اثبات کے تمام چیزوں کی نفی ہو جائے اگر سالک کو یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ مرتبۂ نفس سے خارج ہو کر دل کے مرتبہ پر پہونچ جاتا ہے اور چونکہ دل کا ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اسواسطے اسکو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا تصور حضور قلب سے کرنا چاہیئے اور اپنے ذات و صفات کو جناب باری کی ذات و صفات کے ساتھ اسطرح مرتبط کر دے کہ اللّٰہ سے استثنا کی نفی ہو جائے جب سالک یہ مرتبہ حاصل کر لیتا ہے تو مرتبہ دل سے تجاوز ہو کر مرتبہ روح پر پہونچ جاتا ہے اور چونکہ روح کا ذکر اسم کا ذکر ہے اسواسطے سالک کو چاہیئے کہ ہم ذات کے ذکر میں اسطرح متوجہ ہو جائے کہ الف لام جو اللّٰہ پر داخل ہے باقی نہ رہے اور صرف لفظ ہو رہے اس مرتبہ تک پہونچے پر سالک سراپا ذکر ہو جائیگا اور مرتبۂ روح سے ترقی کر کے مرتبۂ سر پر پہونچ جائے گا اسکے بعد اسکو ہو ہو سے ذکر میں

(۱) یہ طریقہ بھی اسی طریقہ کا تصور ہے جو اوپر سے چلا آرہا ہے اور صرف اس قدر فرق ہے کہ اس میں ذکر کے وقت تاکر کے ساتھ ہو کا تصور ہے

چندان مشغول شود کہ خود مذکور گردد و فنا در فنا عبارت ازین ست و اگر باین مرتبہ برسد بمقام بی یسمع بی یبصر رسد و خود سراسر نور گردد و باز در یابد کہ لوازمہ نور ست باظہور کند بمقام عبدیت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ بمرتبہ عبدیت مقام انتہائے سالک ست دران مقام حقیقت عبدیت و معبودیت منکشف شود باز در عبادت چنانکہ حق عبادت ست مشغول شود و حفظ مراتب را بوجہ احسن بجاے آرد و کمال اتباع شریعت نماید و بر مسند ارشاد جلوہ گر بود طالبان حق را راہ نما باشد و ولایت و مشیخت ہر دو او را مسلم باشد **فائدہ** آگاہ باد اے عزیز ہر چند در وصال محبوب دیر اشتیاق غالب تر و لذت پیشتر و ہر کہ طلب مردانہ و ہمت شیرانہ دارد و در طلب استوار قدم باشد و ناامید نشود ان شاء اللہ تعالیٰ آخر کار اگر طالب صادق ست شاہد مقصود رخ خواہد نمود و کرمہ

طریق ذکر پاس انفاس

باید کہ بیدار و ہوشیار باشد بر انفاس خود و دل ہرگز صاف نشود از کدورت نفسانی و شیطانی تا مدد پاس انفاس نکند و پاس انفاس این ست کہ مکان و زمان را در یابد ینے در برآمدن نفس و فرو رفتن نفس

سعد رفیق ہوجانا چاہیئے کہ خود مذکور (یعنی اللہ) ہوجائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہین اس حالت کے حاصل ہوجانے پر دوسرا پاس ہوجائیگا اور مرتبہ بی یسمع و بی یبصر یعنی اسکو خدا کے ساتھ ایسا تعلق خاص پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ خدا ہی کی آنکھ سے دیکھتا اور خدا ہی کے کان سے سنتا ہی حاصل ہوجائیگا۔ پھر وہ مرتبہ جس مین عبدیت و معبودیت کی حقیقت بے پردانہ آشکارا ہوجاتی ہی یعنی مرتبہ عبدیت لا الہ الا اللہ بخوبی ظاہر ہوجائیگا اسکے بعد عبادت مین اسکو کمانحقہ مشغول ہونا چاہیئے اور حفظ مراتب و احکام شریعت کی بجاآوری کرے اور مسند ارشاد جلوہ گر ہو کر طالبان حق کے لیے راہنما ہو اور ایسی حالت پر اسکی ولایت[1] اور مشیخت[2] مسلم ہوجائیگی **فائدہ** وصال محبوب حاصل ہونے مین جسقدر دیر ہوتی ہے اسیقدر آتش شوق مین التہاب اور خواہش وصل مین زیادتی ہوتی جاتی ہی۔ اور جو شخص استقلال و مردانگی سے

جادہ پیما رہیگا اسکے متعلق خدا کے فضل و کرم سے ظفرمندی کامیابی کی امید ہے

پاس انفاس کا طریقہ

انسان کو ہر سانس پر ہوشیار اور بیدار رہنا چاہیئے اور بغیر پاس انفاس کی مدد کے انسان کا قلب کدورتون اور تاریکیون سے ہرگز صاف نہین ہوسکتا ہی اور پاس انفاس اصطلاح صوفیہ مین اسکو کہتے ہین کہ سانس لیتے اور سانس باہر کرتے وقت

---

[1] ولایت خدا ہی مین فنا ہونے اور بعد بقا کو خدا کی بقا سے اور اپنے ظہور کو خدا کے ظہور سے حاصل کرنے کو کہتے ہین ۱۲ شہید

[2] عالم ملک اور عالم ملکوت مین خدا کے حکم سے تصرف کرنے اور اختیار پانے کو مشیخت کہتے ہین اور مرتبہ مشیخت مرتبہ ولایت سے بالاتر ہی ۱۲ شہید ۳ پاس انفاس بہت سے طریقون سے ہوتا ہی بعض لوگ ہر سانس مین اللہ اور بعض ہو الظاہر ہو الباطن اور بعض یا حی یا قیوم اور بعض حق حق اور بعض یا ہو اور بعض ہو ہو کہتے ہین لیکن مقصد یعنی وصول سب سے حاصل ہوتا ہی ۱۲ شہید۔

طالب ذاکر باشد خواہ بذکر جلی خواہ بذکر خفی پس وقت برآمدن دم لا الٰہ گوید و وقت فرو رفتن الا اللہ و بذکر خفی بدم ذاکر گردد و در بالا کشیدن و فروگذاشتن نظر بر ناف دارد و ازانجا ذاکر گردد و دہن بستہ بحرکت زبان بدم ذاکر بود و چندان مشغول باشد کہ دم ذاکر گردد

طریق دیگر

آنکہ لفظ اللہ بالا کشد ھو را فروگذارد و ملاحظہ کند کہ ہمون اندرون و ہمون بیرون ست یعنی ھُوَ الظَّاھِرُ وَ ھُوَ الْبَاطِنُ ملحوظ دارد این ذکر را چندان ورزش نماید کہ دم ذاکر شود و مستغرق بذکر گردد و ذکر حیات شود و در بیداری و در خواب ذاکر باشد و پاس انفاس حاصل آید و دل از ماسوی اللہ پاک و صاف و نورانی گردد و لہذا این ذکر را جارو ب قلب گویند زیرا کہ دل را از ہمہ کدورات و کثافات صاف گرداند و مستعد تجلیات و واردات سازد **فائدہ** اگر مرید سادہ دل باشد و از کیفیت و لذت ذکر لذت گیر نگشتہ باشد باید کہ مرشد او را پیش خود زانو بزانو بنشاند و بگوید کہ چشم را ببند و سر را نگون سازد و کمر را کج کردہ سینہ را پیش آوردہ مقابل شود و مرشد انفاس او را احساس نماید وقت فرو بردن نفس مرید و مرشد نفس خود را بردم او بگزارد و وقت برآوردن دم او دم خود را در کند چون باین طور مشغول شود یکبارگی لرزہ در بدن مرید یا نعرہ از وی برآید و ہر ذکر کہ ارادہ مرشد باشد جاری گردد۔

جہراً یا سراً (چپکے سے یا بلند آواز سے) ذکر کرے اور سانس لیتے وقت لا الٰہ کے صرف سانس سے اور سانس باہر آتے وقت لا الٰہ کہے۔ لیکن ذکر سری مین صرف سانس سے ذکر کرے اور سانس لیتے اور باہر کرتے وقت ناف کو دیکھے اور مُنہ بالکل بند رکھے اور زبان کو ادنی حرکت بھی نہ دے اور اسقدر پابندی اور استقلال چاہیئے کہ سانس خود بخود بلا ارادہ ذکر کرنے لگے۔

دوسرا طریقہ

سانس باہر کرتے وقت لفظ اللہ کو سانس مین لائے اور سانس لیتے وقت ھو کو اندر لائے اور تصور کرے کہ ظاہر و باطن ہر جگہ اللہ ہی کا ظہور ہے اور ذکر کی اسقدر غیر معمولی زیادتی کرے کہ سانس ذکر کی عادی ہو جائے اور حالت بیداری و غفلت مین ذاکر رہے اور پاس انفاس سے بہرہ ور ہو اور ماسوے اللہ سے قلب بالکل صاف ہو جائے چونکہ یہ ذکر قلب کو بالکل صاف اور کدورتون سے پاک کرکے انوار الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے اسوجہ سے اسکو اصلاح صوفیہ مین جارو ب قلب کہتے ہین **فائدہ** اگر ذاکر بالکل خالی الذہن اور سادہ دل ہو اور لذت ذکر سے بالکل ناآشنا ہو تو مرشد کو چاہیئے کہ اسکو اپنے سامنے مودب اور دو زانو بٹھا کر آنکھین بند کرنے اور سر جھکا کر مراقبہ کرنے اور سینہ کو مقابل کرنے کو کہے اسکے بعد مرید کی سانس کے ساتھ سانس لے اور جب وہ سانس باہر نکالے تو یہ بھی نکالے اس عمل سے تھوڑی دیر کے بعد خود بخود مرید لرزنے لگے گا یا بیتابانہ ایک نعرہ لگائیگا اور خود ذکر کہ مرشد کے ذہن مین ہوگا بے اختیاری سے کرنے لگے گا

علاج دیگر مرید غبی

اگر مرید بسیار غبی باشد و هیچ ذکر در و تاثیر نکند باید که مرشد او را ذکر اسم مربی او تعلیم نماید و صورت در یافت اسم مربی او اینست که مرشد او را در خلوت پیش خود بنشاند و اسمی از اسماے حسنی اگر فتنه بهمت تمام متوجه قلب تصور آن اسم مذکور قلب خود بر قلب مرید ضرب کند چند ضرب بهمین طور پزند اگر ضرب این اسم تاثیر کند فبها والا اسم دیگر از اسماے حسنی گرفته این در آن اسم از قلب خود بر قلب مرید بزند الغرض بهمین طور هر ایک اسم را گرفته بعمل آرد ضرب ایکه بر و تاثیر کند بداند که اسم مربی او بهمین است و نیز اسم اعظم همون ست درحق آن پس آن اسم را بذکر سه ضربی یا چهار ضربی حکم کنند تا ورزش نماید انشاء الله در چند عرصه ذکر او را بر باید و انوار ذکر بر و تابد۔

بیان ذکر اسم ذات زبانی

طالب را باید که باوجود ذکر پاس انفاس اسم ذات را زبانی نیز هر روز یک گهڑی بست و پنج هزار بار که مرتبه نهایت ست تکرار کند اگر نتواند بست و چهار هزار بار که مرتبه اوسط ست بگوید و حکمت درین آن ست که آدم در شب و روز بست و چهار هزار دم میگیرد پس گویا که بهر دم ذاکر گردید و در زمره قوله تعالی وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَالذّٰکِرٰتِ داخل شد و الا کم از دوازده هزار بار که ادنی رتبه ذاکرین ست نگوید و فائده درین ذکر آن ست که ذکر لسانی بمرساند ذاکر را بذکر قلب

مرید غبی کا دوسرا علاج

اگر مرید غبی ہو اور اسکا قلب کسی ذکر سے متاثر نہ ہوتا ہو تو مرشد کو چاہیے کہ اسکو اسکے اسم مربی کے ذکر کی تعلیم دے اور اس کے اسم مربی کے دریافت کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ خلوت مین اسکو اپنے سامنے بٹھائے اور خدا کے ناموں مین سے کسی نام کو اپنے ذہن مین لے اور اسکی ضرب مرید کے قلب پر چند بار لگائے اگر یہ اسم اثر نہ کرے تو اسیطرح دوسرے اسم کی ضرب لگائے اور جبتک اسم اثر نہ کرے اسم برابر بدلتا رہے اور جو اسم اثر کرے اسکو اسکا اسم مربی تصور کرنا چاہیے اور اسکا اسم اعظم بھی وہی ہے اور مرشد کو چاہیے کہ اس اسم کے ذکر کو سہ ضربی یا چہار ضربی کی طریقہ پر تعلیم کرے تاکہ وہ اسکی پابندی کر سکے انشاء اللہ تعالی یہ ذکر اسکو فائدہ بخش ثابت ہوگا اور وہ نور الٰہی سے منور ہو جائیگا

اسم ذات کے زبانی ذکر کا بیان

ہر طالب کو چاہیئے کہ پاس انفاس کے باوجود اسم ذات کا ورد ایک لاکھ چبیس ہزار بار روز کر لیا کرے (یہ مرتبہ انتہائی مرتبہ ہے) اگر اسپر قدرت نہو تو چوبیس ہزار بار ورد کرے اس مین حکمت یہ ہے کہ آدمی دن مین چوبیس ہزار سانسین لیتا ہے ہر سانس مین ایک ذکر ہو جائیگا اور والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات (وہ مرد اور عورتین جو خدا کا ذکر کثرت سے کرتے ہین) کے زمرے مین داخل ہو جائے گا اور اگر یہ بھی نہو سکے تو کم سے کم بارہ ہزار بار ضرور پڑھ لیا کرے (کہ یہ ادنے رتبہ ہے) اس ذکر مین ذکر زبانی یقیناً ذکر قلبی کا وسیلہ ثابت ہو جائیگا۔

لہ تاثیر کی صورت یہ ہے کہ اسکے قلب مین سرور یا لرزہ پیدا ہو جائے یا تمام جسم مین لرزہ پیدا ہو جائے اور اسقدر غلبہ کرے کہ اس سے ضبط نہو سکے ۱۲ شہید دم

پس در حالت جمع زبان و دل بیشک ترتیب امر ذکر بکمال است و این ترتیب در اکثر سلاسل است لیکن در سلسلہ نقشبندیہ بہ انحصار بر ذکر قلبی بجذب باطن میکنند و مبتدیان را ہمین ذکر شروع می کنانند۔

طریق ذکر اسم ذات مع ضربات

بدانکہ ذکر اسم ذات بر اقسام است یکضربی و دوضربی و سہ ضربی و چہار ضربی و آنکہ در یک ضربی میکند این است کہ ہر دو چشم را بستہ و سر را بجانب کتف راست برده لفظ اللہ را با جہر و قوت بر دل ضرب زند و در دو ضربی اول بر روح دوم بر دل ضرب زند و در سہ ضربی اول بر زانوے راست دوم بر زانوے چپ سوم بر دل و در چہار ضربی اول بر زانوے راست دوم بر چپ سوم بر روح چہارم بر دل ضرب کند۔

طریق دیگر

از یک ضرب تا ہفت ضربی میکنند خواہ ایستادہ رو بقبلہ با ادب تمام بعمل می آرند و در یک ضربی بطور مذکور سر را بجانب کتف راست آورده لفظ اللہ بر دل ضرب کند و در دو ضربی اول بر روح دوم بر دل و در سہ ضربی اول بجانب چپ دوم جانب راست سوم بر دل و در چہار ضربی راست و چپ و پیش چہارم بر دل و در پنج ضربی راست و چپ پیش و پس پنجم بر دل و در شش ضربی راست و چپ و پیش و پس و بالا سوی آسمان ششم بر دل و در ہفت ضربی راست و چپ و پیش و پس تحت و فوق ہفتم بر دل ضرب بزنند۔

اور جب زبان و قلب دونون ذکر کرنے لگین گے تو ذکر کی ترتیب کامل ہوگی یہ ترتیب تمام سلسلون مین ہی لیکن سلسلہ نقشبندیہ مین صرف ذکر قلبی پر انحصار کرتے ہین اور مبتدی کو اسی ذکر سے ذکر شروع کراتے ہین۔

اسم ذات مع الضرب کا طریقہ

اسم ذات کے ذکر کی چار صورتین ہین یک ضربی دو ضربی سہ ضربی چہار ضربی یک ضربی کا طریقہ آنکھین بند کرکے داہنے شانے کی طرف سر کو لیجاکر پوری قوت سے لفظ اللہ کی دل پر ضرب لگانا دو ضربی یہ ہے کہ پہلی ضرب روح پر لگائے اور دوسری دل پر اور سہ ضربی یہ ہے کہ پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر لگائے دوسری بائین گھٹنے پر تیسری دل پر چہار ضربی یہ ہے کہ پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر لگائے اور دوسری بائین گھٹنے پر تیسری روح پر چوتھی دل پر۔

دوسرا طریقہ

خواہ بیٹھکر خواہ رو بقبلہ کھڑے ہوکر یک ضربی سے ہفت ضربی تک کرین یک ضربی اور دو ضربی تو طریقۂ بالا پر لیکن سہ ضربی اسطرح کہ اول ضرب بائین طرف دوسری داہنی طرف اور تیسری دل پر لگائے اور چہار ضربی مین داہنے بائین اور سامنے اور دل پر بالترتیب لگائے اور پنج ضربی مین داہنے بائین آگے پیچھے اور دل پر لگائے اور شش ضربی مین داہنے بائین آگے پیچھے اور اوپر آسمان کیطرف اور دل پر بالترتیب لگائے اور ہفت ضربی مین داہنے بائین آگے پیچھے نیچے اوپر اور دل پر بالترتیب لگائے

درین ضربات ملاحظہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ وار دمستغرق شود کیفیت ولذت این ذکر ذاکر داند حاجت بیان نیست واگر این ذکر را با ملاحظہ بکمال رساند استغراق ومحویت پیدا نماید واز در ودیوار وشجر وحجر آواز ذکر مسموع شود ومضمون وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مکشوف گردد وبمذکور برسد۔

طریق دیگر چار ضربی

مستقبل قبلہ بنشیند ومصحف پیش دارد یا قبر بزرگی پیش بود ضرب اول بر چپ دوم بر راست سوم بر مصحف بر قبر چہارم بر دل زند ومستغرق ذکر گردد درین ذکر کشف معانی قرآن وکشف قبور فرمودہ اند۔

طریق دیگر اسم ذات قلندری

اگر سالک خواہد کہ بمقام ہویت رسد باید کہ باین ذکر مواظبت نماید وپیوستہ در خلوت مشغول باشد باید کہ جلسہ مربع نگاہدارد وسر را درمیان ہر دو زانو برده برناف الله گفتہ سر را برداردو ہر دو دست بر زانو سخت کردہ ہو را در خود ضرب کند ہمین طور ذکر گوید ومشغول باشد تا موصوف بصفات الله گردد اکثر مشائخ رضوان الله علیہم درعمل آوردہ اند۔

اور ہر ضرب مین فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (جدھر منہ پھیرو اُدھر ہی خدا ہی) کا تصور کرے اور مستغرق ہوجاے اس ذکر سے ذاکر ہی خوب لذت آشنا ہی احاطہ تحریر مین نہین آسکتا اگر آیت مذکورہ کے تصور کے ساتھ یہ ذکر پوری توجہ اور مکمل طریقہ سے کیا جاے تو استغراق اور محویت کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور ہر شے سے ذکر کی آواز سنائی دینے لگتی ہی اور ان من شیء الا یسبح بحمدہ (کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین جو خدا کی حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو) کی کامل تصدیق ہوجاتی ہی۔

چہار ضربی کا دوسرا طریقہ

قرآن شریف یا کسی بزرگ کی قبر کو سامنے کرکے روبقبلہ بیٹھے اور پہلے داہنی طرف اور پھر بائین طرف اور پھر قرآن شریف یا قبر پر اور پھر قلب پر ضرب لگائے اس ذکر سے معانی قرآنیہ کا انکشاف[1] اور کشف القبور حاصل ہوجائیگا۔

اسم ذات قلندری کا طریقہ

اگر سالک مقام ہویت پر پہونچنا چاہتا ہی تو اس ذکر کی ہمیشگی کرے اور گوشہ نشینی اختیار کرے اور چار زانو بیٹھکر دونون گھٹنون کے بیچ مین سر کرکے ناف پر الله کی ضرب لگاکر سر کو بلند کرے اور گھٹنون کو مستحکم پکڑے اور دلیر ہو کی ضرب لگائے اگر اسی طرح ذکر مین مشغول رہیگا تو خدا کے بہتر اوصاف اُس مین پیدا ہوجائینگے یہ ذکر اکثر مشائخ کا دستور العمل رہا ہی۔

[1] ۱۲ انکشاف سے اُسپر قرآن کے معانی بالکل ظاہر ہوجائینگے جس سے اُسکے ایمان مین اور زیادہ قوت حاصل ہوجائیگی ۱۲ شہید۔

طریق ذکر جاروب

بدانکہ لا الٰہ از زانوے چپ آغاز یدہ وسر را بزانوے راست آوردہ دورہ تمام بکتف راست رسانیدہ وانگہ سر را بجانب پشت کج کردہ ضرب الا اللہ بشدت بر دل زندو دام ورزش نماید درین ذکر دوزانو بنشینند۔

طریق ذکر حدادی

بدانکہ ہمان طور دم را بزور کشیدہ و در کلمہ لا الٰہ را بکتف راست رسانیدہ بہر دو زانو ایستادہ شود و ہر دو دست بردارد و کلمہ الا اللہ را بقوت تمام بر دل ضرب زند و ہر دو دست نیز بزانو ہا بزند و بنشیند چنانکہ حدادتپک بدو دست بر آہن بقوت میزند ہمچنین طریق ہر بار کشد تا ذوق دست دہد این ذکر از امام ابو الحفص منقول است حضرت شیخ جلال تہانیسری قدس سرہ فرمودہ کہ بسند این ذکر حضرت شیخ تا دامت برکاتہ این فقیر را بحضور خود مشرف فرمودہ اند چنان مشاہدہ و معاینہ گشت کہ بطاقت مردنتواند الا بفضل اللہ وعونہ

طریق ذکر ارہ

بدانکہ دم را واژگون کردہ بشدت تمام کشیدہ و دورہ لا الٰہ بکتف راست رسانیدہ وسر را بجانب پست مائل کردہ ضرب الا اللہ بر دل زند۔

ذکر جاروب کا طریقہ

بائیں گھٹنے سے لا الٰہ شروع کرے اور سر کو داہنے گھٹنے پر لاکر داہنے شانے کیطرف لیجائے اور تھوڑا سا کمر کیطرف جھکا کر الا اللہ کی ضرب بہت زور سے دل پر لگائے۔ اس ذکر میں دوزانو بیٹھنا چاہئے۔

ذکر حدادی کا طریقہ

طریقہ بالا پر سانس کو زور سے کھینچکر لا الٰہ کا دور داہنے شانے تک پہونچا کر دونوں گھٹنوں سے کھڑا ہو جائے اور ہاتھ بلند کر کے پوری قوت سے الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور جسطرح لوہار کے ہاتھوں کی حرکت ہتوڑا اٹھاتے وقت ہوتی ہے اسی طرح ہاتھوں کو حرکت دے تاکہ لطف حاصل ہو شیخ جلال تہانیسری کے متعلق امام ابو الحفص سے مذکور ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میرے شیخ نے بسند یہ ذکر مجھکو تعلیم فرمایا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ یہ ذکر انسانی طاقت سے باہر ہے لیکن خدا کے فضل سے یہ آسان ہو جاتا ہے۔

ذکر ارہ کا طریقہ

سانس کو اٹھا کر کے پوری طاقت سے لا الٰہ کا دورہ داہنے کاندھے تک پہونچائے اور سر کو پیٹھ کی طرف تھوڑا سا جھکا کر دل پر الا اللہ کی ضرب لگائے۔

لہ غالباً اسی مناسبت سے یہ ذکر ذکر حدادی کہلاتا ہے ۱۲ شہید۔

طریق دیگر ذکر ارہ

چشم را بستہ و زبان را بکام چسپانیدہ و دم را واژگون کردہ لفظ اللہ را از ناف بشدت کشیدہ و تا بکتف رسانیدہ ضرب لفظ ھُو بقوت بر دل زند چنانکہ در و دگر ارہ بچوب میکشد دام نفس را بزور و آواز بسخت جاری دارد و ملاحظہ صفات الٰہیات نگاہ دارد و تصور کند کہ بر قلب ارہ میکشم و بجائے برادہ کہ از چوب در و دگر وقت ارہ کشی می برآید ذرات نور صاف ہمراہ ھُو از دل می برآیند و در تمام اعضاے بدن منتشری شوند و از جسم برآمدہ تمام عالم را محیط بودہ ہمراہ وجود و ذاکر وجود عالم را مستور و مہجور دانیدہ اند درین ذکر چندان مستغرق شود کہ محویت کلے حاصل آید و مشاہدہ رو نماید و کیفیت این ذکر بقلم نمی گنجد ہر کہ کند داند فائدہ بدانکہ در اذکار جہریہ بقلیل غذا چندان نکند کہ ضعف لاحق آید بلکہ ربع معدہ خالی گذاشتن کافی ست و استعمال روغن و مغزیات در خوراک از ضروریات ست تا یبوست و خشکی و پریشانی در دماغ عارض نشود و ربط قلب با شیخ باعتقاد و محبت و تعظیم تمام درین راہ سلوک شرط مقدم و رکن اعظم ست و مقصود از چندین کار ہمان ذکر دوام و حضور تمام ست باید کہ خود را دائم ذاکر دارد و از کار بر ہد و از گفتار و اظہار بگریز تا غذاے دل و روح ہمان ذکر گردد و ہموارہ مونس وے شود بیت

کار کن کار بگذر از گفتار ؛ کاندرین راہ کار دار د کار ؛

ذکر ارہ کا دوسرا طریقہ

پہلے آنکھیں بند کرے اور زبان کو تالو سے ملا کر اکٹھی سانس میں پوری طاقت سے لفظ اللہ کو ناف سے کھینچکر داہنے شانے تک پہونچائے اور ہو کی ضرب دل پر اسطرح لگائے جسطرح بڑھئی لکڑی پر آرہ کھینچتا ہے اور برابر سانس کو زور سے جاری رکھے اور صفات سے الٰہیات کا تصور کرے اور خیال کرے کہ میں دل پر ارہ کھینچ رہا ہوں اور خیال کرے کہ جسطرح لکڑی کاٹنے وقت اُس سے برادہ نکلتا ہے اُسیطرح میرے قلب سے نور کے ذرات نکل رہے ہیں اور بدن میں پھیل رہے ہیں اور جسم سے نکلکر تمام عالم کو گھیر کر میرے اور عالم کے وجود کو مستور کر رہے ہیں اس ذکر میں اتنا مشغول ہونا چاہیئے کہ محویت کل اور مشاہدہ تام حاصل ہو جائے کہ ذاکر ہی اس ذکر کے لطف سے خوب واقف ہے احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتا ہے

فائدہ اذکار جہریہ میں غذا کو اسقدر کم نہ کرنا چاہیئے کہ ضعف اور لاغری لاحق ہو جائے بلکہ صرف چوتھائی معدہ کو خالی رکھنا چاہیئے اور کھانے میں روغنیات اور مغزیات کا استعمال کرنا چاہیئے تاکہ دماغ کو خشکی اور یبوست کی تکلیف نہو اور راہ سلوک میں سب سے زائد مقدم اور ضروری یہ ہے کہ شیخ سے محبت و اعتقاد کے ساتھ ربط قلبی رکھے ان سب ذکروں سے ذکر دوامی مراد ہے یعنی مرید اپنے کو ہمیشہ ذاکر رکھے اور دنیا کے کاروبار سے قطع تعلق رکھے اور اظہار اور دکھاوے سے نفرت رکھے تاکہ یہ ذکر اُسکی روح اور دل کو تازگی بخشے اور اُسکا مونس رہے بیت

کار کن کار بگذر از گفتار ؛ کاندرین راہ کار دار د کار ؛

سلہ غذا کی مناسبت جاننا ذکر کی ضرورت ہے ذکر کے بعد غذا کھانے سے ہضم نہیں ہوتا ہے اور ذکر کے وقت غذا کا ہضم ہونا ضروری ہے اسلئے ذکر کے وقت غذا کا کم ہونا ضروری ہے

فصل دوم در بیان اشغال ذکر

باید دانست کہ دل دو سوراخ دارد یکے زیرین دوم بالادر دروازۂ بالا آنکہ متصل جسم ست و در دروازۂ زیرین علاقہ بروح دارد چون ذاکر بذکر جہر بآید و شد و تحت و فوق مشغول شود در بالا کشادہ گردد و مادر دروازۂ فرد دنیہ بذکر خفی کہ مراد حبس دم است مفتوح میگردد و حبس دم در ذکر اصل الاصول است و شرط کردہ اند این را حضرات چشتیہ و قادریہ لیکن حضرات نقشبندیہ شرط نکردہ اند گر منکر اولویت نیز نیستند و فائدہ ہا درین بسیار اند زیادہ تر آنکہ حرارت در باطن پیدا آید و رسومات اندرونی گداختہ شوند و عروق کہ متصل بدل اند چربی بسیار دارند و بواسطہ چربی خناس دہندۂ وسواس کہ بہر دروازۂ دل گرفتہ مثل عنکبوت نشستہ و پردہاے فرد ہشتہ قرارگاہ خود ساختہ است بدان عروق تعلق میکنند و خطرات و وسواس باطلہ در دل می اندازد چون دم بستہ شود و حرارت دم بآن چربی برسد گداز شود و صفائی دل حاصل آید خناس مقہور گردد۔

طریق ذکر برائے دفع خطرات فاسدہ کہ در دل بنشینند و دور نشوند

بدانکہ صورت خناس مثل اژدہاست و خرطوم دارد و ہر خرطوم خارہاے پُر زہر دار و ہر گاہ کہ از مرید قصورے واقع شود و یا طعام از ناوجہ میخورد خناس قوت گیرد و خرطوم پر زہر را بر گردد دل میگرداند و آن زہر در دل او را اثر میکند۔

دوسری فصل اشغال ذکر کے بیان مین

دل مین دو سوراخ ہین ایک نیچے کی طرف جسکا تعلق روح سے ہی دوسرا بالائی جو جسم سے متصل ہی جب ذکر جہر مین ذاکر آمد و شد تحت و فوق سے مشغول ہوجاتا ہی تو بالائی دروازہ کھلجاتا ہی لیکن نیچے کا دروازہ صرف ذکر خفی (یعنے حبس دم) ہی سے کھلتا ہی اور اذکار کا اصل الاصول حبس دم ہی حضرات چشتیہ و قادریہ نے اسکو اذکار مین شرط کیا ہی حضرات نقشبندیہ اسکو شرط تو نہین کرتے ہین لیکن اسکی اولویت سے اُنکو بھی انکار نہین ہے مجملا اس کے فوائد کثیرہ کے ایک فائدہ یہ بھی ہی کہ باطنی حرارت پیدا ہوجاتی ہی اور اندرونی چربی اور رطوبات فضلیہ کی تحلیل ہوجاتی ہی اور وہ رگین جو قلب سے متعلق ہین بہت چربی دار ہین اور چربی ہی کے ذریعہ سے شیطان دل مین وسوسہ ڈالتا ہی جسوقت دم رُک جاتا ہے تو اُسکی حرارت سے جب چربی پگھلتی ہی تو دل صاف ہوجاتا ہی اور شیطان کی کوششین ناکام ہوجاتی ہین۔

خطرات فاسدہ کا انسداد جس ذکر سے ہوجاتا ہو اُس ذکر کا بیان

شیطان کی صورت بالکل اژدہے کی ہے اور اُسکا پھن بہت سخت زہریلا اور خاردار ہے جسوقت مرید کوئی گناہ کرتا ہے یا کوئی حرام چیز کھاتا ہے تو اُس کی قوت اور زائد ہوجاتی ہے اور اپنے پھن کو دل کے اطراف مین گھماتا ہے جس سے اُس کا زہر قلب مین اثر کر جاتا ہے۔

وسیاہی پیدا می آید پس چون مرید توبہ واستغفار و پاس انفاس بذکر جلی وخفی مشغول می شود خناس ضعیف میگردد
ودل صفائی پذیرد فائدہ پس ہرگاہ کہ خطرہ سخت فاسد وبد عقیدہ در دل قرار گیرد بہیچ وجہ دور نشود علاجش
آنکہ دم را از ناف کشیدہ در دل حبس کند وقرار دہد وکلمہ لا الٰہ را از دل برآرد وتصور کند کہ خناس کہ برگرد دل
حلقہ کردہ مثل مار نشستہ است دمش از مقراض لا الٰہ گرفتہ می کشد وتا بکتف راست رسانیدہ ضرب کلمہ
الا اللہ بر دل بشدت وقوت زند وخیال کند کہ صدمہ ضرب الا اللہ از دل بر سر خناس افتاد پاش پاش شد
واز اندرون بیرون افتاد ہمین طور بکشاکش ودمادم مشغول شود بعونہ تعالیٰ در اندک عرصہ خطرہ فاسد دفع شود و
خناس خطرہ دہندہ ہلاک گردد ودل صاف مثل آئینہ منور بنور ذکر شود درین ذکر ملاحظہ وحبس دم شرط است
والا بے حبس نیز فائدہ خواہد بخشید مگر کردن شرط است۔

طریق حبس نفی واثبات

کہ آنرا شغل نفی واثبات گویند طریقش اینست کہ ہر دو چشم بستہ وزبان بکام چسپانیدہ اول دم را از ناف کشیدہ
در دل قرار دہد باز ہمان طور کلمہ لا الٰہ را از زانوے چپ آغاز نیدہ بر زانوے راست آورده دورہ تمام بکتف راست
رسانیدہ ضرب الا اللہ بر دل زند ہمین طور اول روز بدہ دم سہ بار بہر دم مشغول شود بعد ازان ہر روز
اور تاریکی اور سیاہی پیدا ہوجاتی ہے اور جب مرید گناہون سے توبہ کرکے پاس انفاس مین مشغول ہوجاتا ہے تو
شیطان ضعیف ہوجاتا ہے اور قلب مین صفائی اور نورانیت پیدا ہوجاتی ہے فائدہ جب کوئی برا خیال دل
مین راسخ ہوجائے اور کسی طرح دفع نہوتا ہو تو اسکے دور کرنے کی یہ صورت ہے کہ دم کو ناف سے کھینچکر قلب
مین روکے اور کلمہ لا الٰہ کو دل سے نکالے اور خیال کرے کہ شیطان جو دل پر اژدہے کی طرح بیٹھا ہے لا الٰہ
کی قینچی سے مین نے اسکی دم پکڑلی اور داہنے شانے تک لائے۔ پھر الا اللہ کی قلب پر ضرب لگائے اور خیال
کرے کہ یہ ضرب شیطان کے سر پر پڑی اور اسکا سر پاش پاش ہوگیا اور وہ دل سے باہر ہوگیا اسی طرح متواتر
ضربین لگائے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد یہ خیالات فاسدہ دفع ہوجائینگے اور شیطان ہلاک ہوگا اور دل نور ذکر سے منور
ہوجائیگا۔ اس ذکر مین ملاحظہ اور حبس دم ضروری ہے اور بے حبس دم کیے بھی یہ ذکر مفید ہوگا مگر کرنا شرط ہے

حبس نفی واثبات کا طریقہ

اس ذکر کو بعض لوگ شغل نفی واثبات کہتے ہین اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ آنکھین بند کرکے زبان کو تالو سے
لگا کر دم کو ناف سے کھینچے اور دل مین ٹھہرادے اور کلمہ لا الٰہ کو بائین زانو سے شروع کرے داہنے
زانو پر لاکر شانے تک دورہ کو ختم کرکے الا اللہ کی پوری طاقت سے دل پر ضرب لگائے پہلے دن
ہمین دس سانسین کھینچے اور ہر سانس مین یہ تین مرتبے کرے اس کے بعد روز بروز درجہ

درجہ یک یک زیادہ کند وعدد وتر را کہ اَللّٰہُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ نگاہدارد تا در باطن حرارت پیدا آید وہوسات اندرونی گداز د وخطرات دفع گردند وخناس بگریزد وحالات ظہور گیرند وچون کشش دم فوق المعتاد باشد خطرہ بندی ومحویت بر دل زود پدید آید وحرارت در تمام اندام سرایت کند وذکر در ہمہ اعضا جاری شود وآتش عشق شعلہ زند بعونہ تعالیٰ اما کشش دم را وخطرہ بندی را خلو معدہ از طعام وشراب شرط است خصوصاً در ابتدائے حال فائدہ ونیز در حبس دم عدم استعمال سبردات مثل آب وہوائے سرد ضرور است تا سرد نکند حرارت قلب را ونیز از طعام حار پرہیز دبر ابر است کہ حرارت طبعی باشد یا عارضی زیرا کہ موجب ایجاد مرض یا ازدیاد مرض میگردد وا عظم شرط آنست کہ در حبس اوسط را نگاہدارد نہ چندان پری شکم کہ کاہل شود نہ غایت گرسنگی کہ ضعف آرد۔

طریق دیگر حبس نفی واثبات

باید کہ در خلوت جلسہ مربع بنشیند وچشم بند نماید وانگشت پائے راست انگشت کہ متصل آنست رگ کیاس را محکم بگیرد وبہر دو دست مرزانو نہد بعدہ دم را از زیر ناف قبض کردہ بجانب دل آوردہ بام الدماغ ایک ایک دم زائد کرتا رہے اور اَللّٰہُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ (اللہ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے) کا لحاظ رکھے تاکہ اندرونی حرارت پیدا ہو اور چربی پگھلے اور خطرات شیطانی دفع ہوں اور اُس کو شکست ہو اور جب دم کشی کی عادت ہو جائیگی تو دلپر محویت کی کیفیت ظاہر ہونے لگے گی اور تمام جسم مین حرارت ساری ہو جائیگی اور ہر عضو خود بخود ذاکر ہو جائیگا۔ اور عشق الٰہی کی آگ دل مین روشن ہو جائے گی مگر خطرہ کی مدافعت اور کشش دم کے واسطے یہ ضروری ہے کہ معدہ غذا سے خالی ہو اور ابتدا مین تو اس کی بہت ضرورت ہے فائدہ حبس دم مین ٹھنڈی چیزون کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے مثلاً ٹھنڈی ہوا ٹھنڈے پانی وغیرہ سے بچنا چاہیئے کیونکہ خوف ہے کہ کہین یہ ٹھنڈک دل کی گرمی کو ٹھنڈا نہ کردے اور مرض اور بیماری کے خوف سے گرم چیزون سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے اور نہ اسقدر سیر ہو کر کھائے کہ مضمحل ہو جائے اور نہ اسقدر کم کھائے کہ ضعیف ہو جائے۔

نفی واثبات کے حبس کا دوسرا طریقہ

چاہیئے کہ تنہائی مین چار زانو بیٹھکر آنکھین بند کرے اور داہنے پاؤن کے انگوٹھے اور اُسکے پاس کی اُنگلی سے رگ کیاس کو مضبوط پکڑے اور ہاتھون کو زانوؤن پر رکھے پھر دم کو ناف سے کھینچکر دل کی طرف لاکر ام الدماغ مین

لہ اسمین بھید یہ ہے کہ ناف جو انسان کے وسط جسم مین ہے اُسیطرح نفس کا مقام ہے جسطرح مضغہ صنوبری دل کا پس جب وہان سے نفی شروع کیجائیگی اور ام الدماغ تک پہونچائی جائیگی تو جو جو رگین بیچ مین واقع ہونگی متاثر ہونگی اور حجاب اُنسے اُٹھ جائیگا ۱۲ شہید۔

قرار دہد و حرف لا از ناف با فکر و ملاحظہ بے حرکت لب و زبان از خیال کشیدہ و بجانب روح بردہ و حرف اِلٰہَ را بدماغ رسانیدہ از دماغ بیرون دہد و لفظ الا اللہ را بر فضائے دل ضرب کند ہمین طور در یکدم پنج تا ہفت بار گوید بعد ازاں بآہستہ نفس براہ روزن بینی بگذارد و وقت گزشتن دم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گوید و چشم را بکشاید و ملاحظہ لا مَعْبُوْبٌ اِلَّا اللہ کند و وقت گرفتن دم چشم بپوشد و تصور لا مَوْجُوْدٌ اِلَّا اللہ کند دوم بآہستگی قبض کند و بآہستگی گزارد ہمین طور دہ نفس ہر روز بعمل آرد و بہر دم یو مافیو ما یک یک بار زیادہ کند حتی کہ در یکدم نایکصد و بست و یک بار رساند آن زمان روزن دل بکشاید و از نور مشاہدہ منور گردد بفضلہ تعالے۔

طریق شغل سہ پایہ دورۂ چشتیہ

شغل سہ پایہ این ست کہ بالفاظ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ ذکر کند این شغل را حضرات چشتیہ سہ پایہ می گویند و اکثر اہل اللہ درین عمل مشغول گشتہ اند طریقش آنکہ جلسۂ مربع بنشیند و فکر تصور رسُلْطَانًا مَحْمُوْدًا نُصَیِّرًا نگاہ دارد دوم را حبس کردہ از زیر ناف بام الدماغ رساند چون دم بام الدماغ برسد اَللّٰہُ سَمِیْعٌ گوید و بی یَسْمَعُ تصور دارد و باز بر دل اَللّٰہُ بَصِیْرٌ گوید قلبی یُبْصِرُ تصور کند و باز بر ناف اَللّٰہُ عَلِیْمٌ گوید قلبی یَنْطِقُ تصور دارد و باز از سر گیرد بام الدماغ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ و بر دل اَللّٰہُ بَصِیْرٌ و بر ناف اَللّٰہُ سَمِیْعٌ گوید ہمین طریق عروج و نزول کند تا شغل شود

ٹھہرائے اور بغیر زبان کو حرکت دیے ہوئے غور و فکر کے ساتھ لفظ لا کو ناف سے کھینچکر روح کی طرف لاکر لفظ اِلٰہَ کو دماغ تک پہونچا کر باہر لائے اور دل پر الا اللہ کی ضرب لگائے اسیطرح ایک سانس مین پانچ یا سات مرتبہ کہے پھر آہستہ سے ناک سے سانس باہر کرے اور باہر کرتے وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (محمد خدا کی رسول ہین خدا اُنپر صلوۃ وسلام بھیجتا ہی) کا تصور کرے اور آنکھین کھولکر لَا مَعْبُوْبٌ اِلَّا اللہ (کوئی سوائے خدا کے پیارا نہین ہی) کا تصور کرے اور سانس لیتے وقت آنکھین بند کرلے اور لَا مَوْجُوْدٌ اِلَّا اللہ کوئی موجود حقیقی سوائے خدا کے نہین ہی کا تصور کرے اور آہستگی سے سانس روکے اور اسیطرح ہر دن دس سانسین لے اور ہر روز ایک ایک بار زائد کرتا جائے یہانتک کہ ایک سانس سے ایکسو اکیس مرتبہ یہ ذکر کرسکے اسوقت دروازہ قلب کھلجائیگا اور نور مشاہدہ سے قلب منور ہوجائیگا

شغل سہ پایہ دورۂ چشتیہ کا طریقہ

شغل سہ پایہ یہ ہی کہ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ (خدا دانا بینا اور سننے والا ہی) کا ذکر کرے اس ذکر کو اکثر حضرات مشائخ نے کیا ہی اسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھ جائے اور سُلْطَانًا مَحْمُوْدًا نُصَیِّرًا (مددگار اور محمود شاہنشاہ) کا تصور کرے اور سانس کو روک کر ناف سے لیکر ام الدماغ تک پہونچائے جب سانس ام الدماغ مین پہونچے تو اَللّٰہُ سَمِیْعٌ (خدا سنتا ہی) کہے اور بی یسمع (میرے ہی ذریعہ سے سنتا ہی) کا تصور کرے پھر اللہ بصیر (خدا بینا ہی) کہے اور بی یبصر (میرے ہی ذریعہ سے دیکھتا ہی) کا تصور کرے پھر ناف پر اَللّٰہُ عَلِیْمٌ (خدا دانا ہی) کہے اور بی ینطق (میرے ہی ذریعہ سے بولتا ہی) کا تصور کرے پھر سر سے شروع کرے اور ام الدماغ مین اللہ علیم اور قلب پر اللہ بصیر اور ناف پر اللہ سمیع عروج و نزول کے طریقہ پر کہے۔

چنداں کہ در یک دم یک صد و یکبار شغل سہ پایہ مذکور گوید مشاہدۂ لایزال روے نماید و شغل مذکور در سلسلہ شطاریہ بہ ہشت رکنے نیز گویند از انکہ تصور ہشت چیز درین شغل لابد باید بیت برنخ و ذات و صفات و شد و مدد تحت و فوق ؛ می نماید طالبان را کل نفس ذوق و شوق ؛ تفصیل احوالیکہ درین شغل روی نماید در قسم آداب نیست مگر سہ حال درین شغل سہ پایہ ذاتی است یکی قرب نوافل دوم قرب فرائض سوم نہ قرب نوافل نہ قرب فرائض بلکہ عین عین سالک معائنہ کند کہ تعین عین ذات ذات اوست فائدہ باید دانست کہ قرب دو قسم است قرب نوافل و قرب فرائض اما قرب نوافل این است کہ صفات بشریہ سالک ازوی زائل شود و صفات حق تعالیٰ بروے ظاہر آیند چنانچہ زندہ گرداند مردہ را و بمیراند زندہ را باذن اللہ تعالیٰ و بشنود و بیند از جمیع بدن خود و بشنود مسموعات را و بہ بیند مبصرات را از بصیر و علی ہذا القیاس باقی صفات سوای این و ہمین فنائے صفات بندہ است بصفات حق تعالیٰ و این ثمرہ نوافل ست و اما قرب فرائض پس آن عبارتست از فنائے عبد بالکلیہ از شعور جمیع موجودات حتی کہ از نفس خود نیز فانی شود بحیثیتی کہ باقی نماندہ باشد در نظر سالک مگر وجود حق تعالیٰ و این معنی فنائے بندہ است در ذات او تعالیٰ و این ثمرۂ قرب فرائض است۔

طریق شغل سلطانا نصیرا

از حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ منقول است کہ این شغل ثمرات بسیار دارد خصوصاً برائے خطرہ بندی یہانتک کہ ایک ہی سانس مین ایک سو ایکبار شغل سہ پایہ کرنے لگے تو جمال الٰہی سے فیضیاب ہو جائے گا اور چونکہ اس شغل مین آٹھ چیز و لکا تصور شرط ہے اسواسطے اصحاب شطاریہ اسکو ہشت رکنی بھی کہتے ہین شعر برنخ و ذات و صفات و شد و مدد تحت و فوق ؛ می نماید طالبان را کل نفس ذوق و شوق ؛ اس شغل مین جو احوال منکشف ہین اُنکو بیان کرنا بے ادبی ہے لیکن اُسمین تین احوال ذاتی ہین اول قرب نوافل دوسرے قرب فرائض تیسرے نہ قرب نوافل نہ قرب فرائض بلکہ سالک کو معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا تعین عین ذات باری کا تعین ہے فائدہ قرب کی دو قسمین ہین قرب نوافل و قرب فرائض۔ قرب نوافل اُسکو کہتے ہین کہ سالک سے انسانی صفتین زائل ہو جائین اور خدائی اوصاف حاصل ہو جائین جیسے قم باذن اللہ کہکر کسی مردہ کو زندہ کر دینا اور پھر اُسکو ہلاک کر ڈالنا اور بہت دور کی بات سن لینا یا دور کی چیز کا معائنہ کر لینا اور قرب فرائض اسکو کہتے ہین کہ انسان تمام موجود چیزون کے ادراک سے فنا ہو جائے اور اُسکی نظر مین سوائے وجود الٰہی کے کچھ باقی نہ رہے اور فنا فی اللہ کا یہی مطلب ہے اور یہ قرب فرائض کا ثمرہ ہے۔

شغل سلطانا نصیرا کا طریقہ

خواجہ معین الدین رح سے روایت ہے کہ اس شغل کے فوائد بہت ہین خصوصاً خطرات کے انسداد مین

ے صفات سو موصوفات ہیات ہین جنکو ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور برنخ سے واسطہ مرشد اور ذات سے ہم ذات مراد ہے شہید۔

تاثیر عجیب و غریب آرد و طریقش آنکہ وقت صبح یا شام رو بقبلہ و زانو نشیند و دل را بہمت تمام جمع نمودہ نظر ہر دو چشم بند نمودہ یا یک چشم بند نمودہ یا چشم دیگر بر پرتو بینی خود دارد بے آنکہ پلک فرو بندد و ملاحظہ نور غیر معین مثل نور چراغ یا ستارہ درخشان کند دران چندان مشغول شود کہ مستغرق و محو گردد در ابتدا بے حال ہر دو چشم در میکند و آب از و جاری شود مگر در چند عرصہ مزاولت در دو چشم دفع شود و نظر بر قرار آید و تمام چہرہ شاغل پیش نظر در آید چنانکہ در آئینہ می بیند در وے شاغل منور گردد و نور بے کیف و لطیف مشہود شود و مذاق را کیفیت حسب استعداد او حاصل آید۔

طریق شغل سلطانا محمود آ

باید دانست کہ چنانکہ در شغل سلطانا نصیر اگر بر پرتو بینی دارند در ین شغل نظر خود را در میان فرق سر دو ابروی خود میدارند در ین شغل سر شاغل در نظرش آید چون سر نمودار شود بکیفیت عالم بالا اطلاع باید۔

طریق شغل سلطان الاذکار

بدانکہ سالک در حجرہ تنگ و تاریک کہ از شور و شغب دور باشد داخل شود درود و استغفار و اعوذ و بسم اللہ خواندہ این دعا را سہ بار بحضور قلب و تصور معنی تکرار کند اللہ اعطنی نورا و اجعل لی نورا و اعظم لی نورا و اجعلنی نورا

عجیب و غریب تاثیر دارد اسکا طریقہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو رو بقبلہ و زانو بیٹھے اور اطمینان خاطر سے دونون آنکھین یا ایک آنکھ بند کرکے دوسری آنکھ سے ناک کے نتھنے پر نظر ڈالے اور غیر پلک جھپکائے جس طرح چراغ یا ستارے کی روشنی کو دیکھتا ہے غیر معین نور کا تصور کرے اور استغراق اُس پائے کہ کہ وہ محو ہو جائے ابتدا مین تو آنکھو نمین ضرور تکلیف ہوگی اور پانی بہیگا لیکن چند دن کے بعد جب عادت پڑ جائے گی تو یہ تکلیف جاتی رہیگی اور اسکو اپنی صورت جسطرح آئینہ مین نظر آتی ہے نظر آنے لگے گی اور نور الٰہی سے منور ہو جائے گا اور لطف و مذاق اُسکی حیثیت کے مطابق حاصل ہو جائیگا۔

شغل سلطانا محمود آ کا طریقہ

جسطرح سلطانا نصیر اکے ذکر مین نتھنون پر نظر رکھتے ہین اُسی طرح اس شغل مین دونون بھوون کے بیچ مین نظر رکھتے ہین اس شغل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ذاکر کا اپنا سر نظر آنے لگتا ہے اور جب سر نظر آنے لگتا ہے تو عالم بالا کے حالات سے مطلع ہو جاتا ہے۔

شغل سلطان الاذکار کا طریقہ

سالک کو چاہیے کہ تنگ و تاریک حجرہ مین جس مین شور و غل کی آواز نہ آتی ہو داخل ہو کر درود و استغفار اور اعوذ و بسم اللہ پڑھکے اللھم اعطنی خود (یا) آخر (بار) الٰہا مجھکو نور دے اور میرے واسطے نور کردے اور میرا نور بڑھادے اور خود مجھکو نور کردے تین بار حضور قلب اور تصور معنے سے کہے۔

بعدازان نشستہ یا ایستادہ یا غلطان بہرصورت کہ باشد بدن خود را بے اختیار وسبک وارد مثل مردہ انگارد و از سر تا قدم ہر بن موے وجود خود بجمیع ہمت متوجہ شود وقتیکہ دم بالا کشد اسم ذات یعنے اللہ و چون بیرون دہد ہو تصور کند یعنے بدانکہ در آمد و رفت نفس از ہر بن موے اللہ ھو جاری ست دران شغل مستغرق شود کہ شعور از خود نماند و ملاحظہ معنے ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کند بعونہ تعالیٰ در چند عرصہ ذکر اللہ از ہر بن موے جاری شود و مسموع گردد و ثمرات انوار و تجلیات شود لیکن مشغول بودن شرط است۔

طریق دیگر سلطان الاذکار

باید کہ حواس خمسہ را از پنبہ یا از انگشتان بند کردہ دم را از زیر ناف کشیدہ بام الدماغ حبس کند و در آنجا بدل مدور بردہ یا ذکر قلبی اسم ذات از قلب صنوبری در ضمن استماع آواز احدیث در تصور نقطہ درخشندہ اندرون دل مدور کہ محاذی ام الدماغ است کہ آن را لطیفہ اخفی ہم میگویند اشغال دارد تا آنکہ این نقطہ پھنا ور گردد بحدیکہ تمام جسدش منور گردد بعدہ ہمہ آفاق بلکہ فرش تا عرش نور محض شود و دران نور صور پاکیزہ از عالم ملائکہ وحق پدید آید۔ چون این شغل بکمال خود برسد حقیقت سالک کہ متصرف در تمام افراد عالم است مشہور گردد درین مقام سالک را باید کہ صفات خود را صفات حق داند وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔

اسکے بعد لیٹ کر یا بیٹھکر یا کھڑے ہوکر اپنے بدن کو ہلکا کرے اور مردہ تصور کرے اور از سر تا پا متوجہ اور باہمت ہو جائے اور جب سانس لے تو اللہ کا اور جب سانس باہر نکالے تو لفظ ہُو کا تصور کرے اور خیال کرے کہ سانس لیتے اور باہر کرتے وقت ہر ہر بال سے لفظ اللہ ہو نکل رہا ہے اور اس ذکر میں اسطرح منہمک ہونا چاہیئے کہ اپنا خیال بھی جاتا رہے۔ اور ھوالحی القیوم (خدا زندہ اور قائم ہے) کا ہر وقت تصور کرے اسکا نتیجہ چند روز کے بعد یہ ہوگا جسم کا ہر ہر رویان اور ہر ہر بال ذاکر ہو جائیگا اور انوار تجلی سے منور ہو جائیگا۔

ذکر سلطان الاذکار کا طریقہ

حواس خمسہ کو روئی یا انگلی سے بند کرکے دم کو ناف کے نیچے سے کھینچکر ام الدماغ میں روکے اور وہاں سے دل مدور میں لیجاکر اسم ذات کے ذکر قلبی کیساتھ قلب صنوبری سے آواز احدیت کے سننے کے ضمن میں اس نقطہ درخشندہ کے خیال میں جو دل مدور میں ام الدماغ میں واقع ہے (بعضے اسکو لطیفہ اخفی بھی کہتے ہیں) شغل رکھے یہانتک کہ یہ نقطہ اسقدر وسیع اور چوڑا ہو جائے کہ تمام جسم منور ہو جائے اور اسکے بعد عرش سے زمین تک محض نور ہی نور دکھائی دے اور اس نور میں حق اور ملائکہ کی صورتیں دکھائی دینے لگیں جب سالک اس مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو اپنی حقیقت کو جو عالم میں متصرف ہے) خود دیکھنے لگتا ہے اس مقام میں سالک کو اپنی صفات کو صفات باری سمجھنا چاہیے وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مَنْ یَّشَآءُ (خدا جسکو چاہتا ہے دیتا ہے)

طریق شغل سرمدی کہ آنرا بجذ و سلطان الاذکار میگویند

بطریق معہود چشم و گوش را از انامل بند نماید و حواس را جمع نمودہ تصور نماید کہ در دماغ آوازے مثل آواز افتادن آب از بالا پیہم مسموع میگردد و بہمت تمام متوجہ باستماع آن آواز باشد چنانکہ گفتہ **بیت** در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسی است ۔ ہشدار و گوش دل بہ پیام سروش دار ۔ و یک لحظہ از و غافل نشود و رفتہ رفتہ آن آواز خیال قوت گیرد تا آنکہ بے بند کردن گوش ہم غائب نشود و شور عالم اورا مزاحمت نرساند بلکہ آواز سرمدی بر ہمہ آواز ہا غالب باشد و درین مشغولی ذوق و شوق فرو میگیرد کہ بتحریر نمی آید و چون ذکر در تمام بدن سرایت کند تمام اندام مملو بآوازے باشد کہ صدایش مانند آواز در گنبد پدید می آید و این آواز را صوت حسن و ہمس می نامند چنانکہ فرمودہ اند وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا و گویند کہ ہمین آواز بود کہ موسیٰ علیہ السلام از شجر بتمامی بدن خود شنیدہ بود و دلیل ظہور وحی بران علیہ السلام بود و اولیا نیز باین آواز بالہام مشرف می شوند و عارفان ازین آواز حق تعالیٰ را یافتہ اند و بمدام ذکر روز بروز صدائے ذکر غالب میشود گاہ گاہ مثل سلسلہ و جرس می باشد چنانچہ حافظ شیرازی بسویش اشارت فرمودہ اند **بیت** کس ندانست کہ منزل گہ آن یار کجاست ۔ ایقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ۔ و گاہ گاہ بانواع دیگری آید و چون غلبہ وے بکمال رسد۔

شغل سرمدی کا طریقہ

طریقہ بالا پر آنکھون اور کانون کو انگلیون سے بند کرے اور حواس خمسہ کو جمع کر کے خیال کرے کہ دماغ کے اوپر سے پانی گرنے کی آواز آرہی ہے اور اُسکے سننے مین پوری ہمت سے مشغول ہو کسی نے خوب کہا ہے **شعر** در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسی است ۔ ہشدار و گوش دل بہ پیام سروش دار ۔ اور کسی وقت اس سے غفلت نہ کرے چند دن مین اس آواز کو اس قدر قوت حاصل ہو جائیگی کہ بغیر کان بند کیے یہ آواز سنائی دیگی اور کوئی شور و غل نہ مانع ہو سکے گا اور جب یہ ذکر تمام بدن مین سرایت کر جاتا ہے تو تمام جسم سے گنبد کی ایسی آواز آنے لگتی ہے اس آواز کو اصطلاح صوفیہ مین صوت حسن و ہمس کہتے ہین جیسا قرآن شریف مین ہے وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ الآیۃ خدا کے لیے آواز ین پست ہو گئین تم سوائے پست آواز کے کچھ نہین سنتے ہو ۔ بعض لوگ کہتے ہین یہی آواز تھی جو موسیٰ (علی نبینا و علیہ السلام) نے درخت سے اپنے تمام جسم مین سُنی تھے اور یہ آواز انپر وحی کی نزول کی دلیل تھی اور اولیاے کرام بھی اسی آواز سے الہام کا فخر حاصل کرتے ہین اور عارفون نے بھی اسی آواز سے وصال حق حاصل کیا ہے یہ آواز پابندی سے غالب ہو جاتی ہے اور کبھی گھنٹے کی ایسی آواز نے لگتی ہے حضرت حافظ فرماتے ہین **بیت** کس ندانست کہ منزل گہ آن یار کجاست ۔ ایقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ۔ اور کبھی دوسرے قسم کی آواز سنائی دیتی ہے یہ ذکر مکمل حاصل ہو جانیکے بعد۔

۱؎ بعض لوگ اس ذکر کو نجذ اور سلطان الاذکار بھی کہتے ہین ۱۲ ۲؎ حواس خمسہ دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے اور چھونے کی قوت کو کہتے ہین ۱۲ ۳؎ کہ یکون نہین معلوم کہ

سلطان ذکر گردد و آواز رعد و صاعقہ ظاہر شود و در تمام اندام ارزہ پیدا شود و محویت بیخودی ظہور گیرد و گاہ گاہ انوار نمودار شوند مثل برق و ستارہ و ماہ و آفتاب وغیرہ اما سالک را باید کہ ملتفت باین انوار نشود زیرا کہ مقصود اعلیٰ نور ذات است کہ بے جہت و بے کیف است۔

طریق شغل بساط

باید دانست کہ در ام الدماغ نقطہ ایست درخشان مثل آفتاب آن را دل مدور گویند و صوفیہ اخفی نیز نامند و گویند کہ این شغل بلا واسطہ از سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بحضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ رسیدہ بود و حضرت ایشان را بہ برکت این شغل معراج معنوی حاصل شدہ بود و از ہمین جاست العلم نقطۃ طریقش آنکہ چشم را بستہ و زبان را بکام چسپانیدہ و دم را با تمام الدماغ حبس کردہ در انجا گردہ ھُو ھُو بصورت آفتاب درخشان بر نگ سرمئی سیاہی و سرخی مائل مثل نقطہ چشم تصور نماید و ہم تصور کند کہ گردہ مذکور منبسط بودہ ہمہ اعضا را محیط شدہ است و گویا بدن سالک را محو ساختہ وجود آن گردہ ھُو کہ عین ذات بے جہت و بے کیف است و بجایش قائم گشتہ مصرع رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا۔ ہمین مرتبہ فنا را مسے برویت و تجلی ذاتی و لاہوت محمدی گفتہ اند درین شغل اگر نور زرد تیز در نظر آید نور نفس و ناسوت ست و اگر نور سرخ رخ نماید نور ملکوت و اگر نور سبز نماید نور۔

سلطان ذکر ہو جب آتا ہو اور کڑک اور گرج کی آواز ظاہر ہوتی ہو اور تمام جسم کانپنے لگتا ہو اور بیخودی اور محویت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہو اور کبھی چاند سورج اور بجلی کی روشنیوں کی طرح روشنی دکھائی دیتی ہو لیکن سالک کو ان انوار کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیے بلکہ نور ذات کی طرف خیال رکھنا چاہیے۔

شغل بساط کا طریقہ

ام الدماغ مین آفتاب کی طرح ایک منور نقطہ ہو جسکو مدور اور حضرات صوفیہ اسکو اخفی کہتے ہین مشہور ہو کہ یہ شغل حضرت معین الدین چشتی رح کو آنحضرت صلعم سے بلا واسطہ پہونچا ہو اور اسی شغل کی برکت سے معین الدین چشتی رح کو باطنی معراج حاصل ہوئی تھی اسی بنا پر کہا جاتا ہو (العلم نقطۃ علم ایک نقطہ ہو) اس شغل کا طریقہ یہ ہو کہ آنکھین بند کرکے اور زبان کو تالو سے لگاکر دم کو ام الدماغ مین روک کر گردہ ہو ہو کو سرمئی سرخی مائل آفتاب کی طرح خیال کرے کہ یہ نقطہ تمام جسم کو پھیل کر حاوی ہو گیا ہو۔ گویا اُس کا جسم فنا ہو گیا اور اُسکی جگہ پر گردہ ہو (کہ بے جہت اور بے کیف ذات کا عین ذات ہو) قائم ہو گیا اس مرتبہ فنا کا نام رویت تجلی ذات اور لاہوت محمدی ہو اس شغل مین اگر زرد نور دکھائی دے تو نور نفس و ناسوت اگر سرخ دکھائی دے تو نور ملکوت اور اگر سبز نظر آوے تو نور

لہ اس مقام کو اصطلاح صوفیہ مین کشاکش کہتے ہین جب سالک اس مقام سے ترقی کر جاتا ہو تو کشاکش دنیا سے گویا نجات پا جاتا ہے۔ شیخ عبد القدوس تحریر کرتے ہین کہ حضرت جنید بغدادی کو یہ تین سال مین حاصل ہوا تھا اور یہ چار برس سے کم مین حاصل نہین ہو سکتا۔ شہید

جبروت است واگر سیاہ نظر آید نور لاہوت است ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ

فصل سوم در بیان مراقبات و انوار یکہ در حالت ذکر و مراقبہ پیدا میشوند

طریق مراقبہ بدانکہ چون طالب را انوار ذکر جہریہ و خفیہ منور گردد و ذکر در رگ و پوست سرایت کند و معیت و محویت رو دہد مراقبات تلقین فرمایند مراقبات بر اقسام اند ہر انچہ طالب را فائدہ بخشد و بمنزل مقصود رساند بعمل آرد در اینجا چند مراقبہ بیان کردہ می آیند۔

طریق مراقبہ

باید کہ بعد صلوٰۃ سر بر زانو نہادہ و قلب را از جمیع ماسوی اللہ نگاہ داشتہ بحضوریت حق سبحانہ تعالیٰ حاضر دارد اول اعوذ و بسم اللہ خواندہ سہ بار اَللّٰهُ حَاضِرِیْ اَللّٰهُ نَاظِرِیْ اَللّٰهُ مَعِیْ بر زبان تکرار نمودہ بعدہ سر بجیب مراقبہ بردہ بدل معنی آن ملاحظہ کند و تصور نماید یعنی بداند کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حاضر و ناظر و با من است و ہمین دانست چنان خوض نماید و مستغرق گردد کہ شعور از غیر حق بکلی برود تا از خود ہم خبر نماند اگر بطرفۃ العین این علم برود مراقبہ

جبروت اور اگر سیاہ نظر آئے تو نور لاہوت ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ (یہ خدا کی عنایت ہے جسپر چاہتا ہے کرتا ہے۔)

تیسری فصل اُن انوار و مراقبات کے بیان مین جو ذکر اور مراقبہ کی حالتمین ظاہر ہوتی ہین

مراقبہ کا طریقہ جب انوار جہریہ و سریہ سے سالک منور ہوجاتا ہے اور اُسکی رگ و پے مین ذکر سرایت کرجاتا ہے اور ایک محویت اور بیخودی پیدا ہوجاتی ہے تب اُسکو مراقبات کی تعلیم دیجاتی ہے اور مراقبہ کی چند قسمین ہین جن سے طالب کو فائدہ ہو اور جو اُسے منزل مقصود تک پہونچائے اُسپر عمل کرے اُسمین سے چند ہم بیان کرتے ہین۔

مراقبہ کا طریقہ

دوزانو جس طرح نماز مین نشست ہوتی ہے بیٹھکر سر کو گھٹنے پر رکھکر قلب کو غیر اللہ سے بالکل خالی کرکے خدا کی درگاہ مین حاضر کرے اور تعوذ (یعنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) اور تسمیہ (یعنے بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے بعد اَللّٰهُ حَاضِرِیْ اَللّٰهُ نَاظِرِیْ اَللّٰهُ مَعِیْ کہکر مراقب ہو کر اس کے معنی کا تصور کرے اور خیال کرے کہ خدا حاضر و ناظر ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ ساتھ ہے اس خیال مین اس قدر منہمک ہوجاے کہ غیر خدا کا یہان تک کہ اپنا بھی خیال دل سے نکلجائے اور اگر یہ خیال تھوڑی دیر مین زائل ہوجائے تو یقین کرنا چاہیئے کہ مراقبہ

لہ ہو چیز مطلوب حقیقی تک پہونچا سکتی ہو اُسکے خیال رکھنے کو مراقبہ کہتے ہین تو مراقبہ مرادف معروف و نہی عن المنکر کے ہے نظر رکھنے کو کہتے ہین اور مراقبہ خاص یہ ہے کہ خدا کی ذات مین اسقدر فکر کرے کہ اپنے سے بے فکر اور بے خبر ہوجائے ۱۲ شہید

نباشد در ابتدائے حال بتکلف مراقبہ شود رفتہ رفتہ بجائے رسد کہ باز داشتن زان ممکن نباشد اما بریں مرتبہ بتدریج میرسد باید کہ تنگ شدہ ترک نہ دہد۔

مراقبۂ دیگر

بدانکہ مرض دل بسبب چیز است نادان سبب بغرض مشغول ست یکی حدیث نفس کہ مدام بقصد و اختیار خود در دل حدیث میکند خواہ در ملا خواہ در خلا دوم خطرہ کہ آن بغیر قصد می آید و میرود سوم نظر بغیر یعنی علم باشیاء متکثرہ و اصل علاج آن مرض مشغل باطن است و آن بر انواع است باید کہ اسم ذات در مقام حدیث نفس و اسمائے صفات امہات در مقام خطرہ بنشاند و نظر دل بر جمال مرشد کہ خاص مظہر اوست دارد۔

مراقبۂ رویت

آلم یعلم بان اللہ یری یعنی با ملاحظہ معنی صورت رویت حق تعالیٰ خود را در ملاحظہ دارد و بران مواظبت نماید تا وجدان صورت ملکہ دارد۔

مراقبۂ معیت

وھو معکم اینما کنتم با ملاحظہ معنی تصور نماید کہ او تعالیٰ با من است بہر حال و بہر جا در خلا و ملا و دران مستغرق شود نہین ہو ابتدا مین مراقبہ مین رحمت ہوتی ہو لیکن عادت ہوجانے پر کوئی تکلیف نہین ہوتی بلکہ اس سے رجوع مشکل ہوجاتا ہو لیکن اس مرتبہ تک رسائی تدریجاً ہوتی ہو اسوجہ سے ابتدا مین عاجز ہوکر چھوڑنہ دینا چاہیئے

شعر بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد۔

دوسرا مراقبہ

جن امراض قلبی کی وجہ سے دل غیر خدا کیطرف متوجہ رہتا ہو اُنکے اسباب تین ہین ایک حدیث نفس یعنی بقصد اپنے دل سے جلوت اور خلوت مین باتین کرنا دوسرے خطرہ جو بلا قصد دل مین پیدا ہوجاتا ہو تیسرے نظر بغیر یعنے کثیر التعداد چیزون کی واقفیت ان امراض کا اصلی علاج شغل باطنی ہو لیکن اُسکی چند صورتین ہین حدیث نفس کی صورت مین اسم ذات اور خطرہ مین اسمائے صفات امہات کا دل مین تصور کرے اور دل کی توجہ مرشد کی طرف رکھے

مراقبۂ رویت

خدا کی رویت کی صورت کا تصور کرے الم یعلم بان اللہ یری (کیا نہین جانتا ہو کہ خدا دیکھتا ہو) پر غور کرے اور اسپر یہانتک مواظبت کرے کہ اس صورت کے دیکھنے کا ملکہ پیدا ہوجائے۔

مراقبۂ معیت وھو معکم اینما کنتم (جہان کہین تم ہو خدا تمھارے ساتھ ہو) کا معنی کیساتھ تصور کرے اور یقین کرے کہ خلوت و جلوت بیماری و صحت غرض ہر حالت مین خدا میرے ساتھ ہو اور اسی خیال مین مستغرق ہوجائے

لہ ہر کارہ ہت سے ایسا کام کرنے کو کہتے ہین جو مشکل ہو

مراقبۂ اقربیت

نحن اقرب الیہ من حبل الورید یا ملاحظہ منے تصور نماید کہ او سبحانہ قریب ترست از من بمن و دران محو شود

مراقبۂ وحدت

دہمہ اوست وھو الاول وھو الآخر وھو الظاھر وھو الباطن بر زبان گفتہ یا ملاحظہ منے تصور کند کہ ہیچ نیست مگر اوست و دران مستغرق شود۔

مراقبۂ فنا

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام یا ملاحظہ منے صورت یقینی فنائے جملہ موجودات و بقائے آن ذات بے کیف تصور نماید و بچشم دل آن را بیند و دران محو شود تا کہ این منی بوجہ احسن جلوہ گر گردد و فنائے وجود سالک و اضمحلال عقل و علم رو نماید۔

و دیگر مراقبات بسیار اند

مثل اینما تولوا فثم وجہ اللہ ایضاً وھو بکل شئ محیط	ایضاً کان اللہ علیکم رقیباً ایضاً وفی انفسکم افلا تبصرون

مراقبۂ اقربیت

نحن اقرب الیہ من حبل الورید (ہم انسان کے رگ گلو سے بھی زائد قریب ہین) پر تصور معنی کے ساتھ غور کرے اور اس خیال مین محو ہو جائے کہ خدا مجھسے بہت قریب ہے۔

مراقبۂ وحدت ہمہ اوست او ھو الاول ھو الآخر (اسکا وجود ہر جگہ جلوہ فرما ہے اور ابتدا اور انتہا مین وہی ہے) زبان سے کہے اور تصور کرے کہ اسکے سوا کوئی نہین ہے اور اسی خیال مین مستغرق ہو جائے۔

مراقبۂ فنا کل من علیھا فان الآیۃ (دنیا کی تمام چیزین فانی ہین اور بزرگ خدا باقی رہیگا) کے معنے کے تصور کے ساتھ خیال کرے کہ تمام چیزین فنا ہو جائینگی اور ذات باری جو بے کیف ہے ہمیشہ رہیگی اور چشم دل سے دیکھے اور اس خیال مین محو ہو جائے تا کہ اسکے معنی اور بھی منکشف ہو جائین اور اسکے وجود کو فنا اور علم و عقل کو اضمحلال حاصل ہو۔

دیگر مراقبات بہت ہین

جیسے اینما تولوا فثم وجہ اللہ (جدھر منھ پھیرو اُدھر ہی خدا ہے) اور کان اللہ علیکم رقیبا (خدا تمھاری حالتون کا معائنہ فرماتا ہے) اور وھو بکل شئ محیط (خدا ہر چیز کو احاطہ کیے ہوے ہے) اور وفی انفسکم افلا تبصرون (خدا تم مین ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو)

ایضاً هُوَ الحَیُّ القَیُّومُ ایضاً مراقبۂ آیات و مراقبۂ جمیع اسمائے حسنےٰ وغیرہ حاصل آنکہ ہر کلمہ و آیت کلام ربانی کہ دلالت بر توحید کند در تصور معنی آن چنان خوض کند و غرق شود کہ بجز ملاحظۂ آن ہیچ نماند و دران مستغرق گردد ہمین مراقبہ است۔

مراقبۂ دیگر

بعضے چشم کشادہ نظر سوی بالا یا مقابلۂ خود در ہوا انداز ند و دران کوشند کہ پلک نہ زند و ازین شغل انوار پدید می آیند و آتش از پلک میخیزد و جملہ اندام را میگیرد و عشق پیدا می آید و این را مراقبۂ ہوا می نامند درین مراقبہ بعضے اولیا چشم در ہوا انداختہ سالہا در عالم تحیر ماندہ اند۔ مراقبہ دیگر در حجرۂ تنگ و تاریک چشم کشادہ بر ہوا در یک جا دار دانوار قدس بتابد و بحق برسد۔ مراقبہ بعضے صرف خاموش باشند و فکر میکنند کہ من نیم مگر ادست اگر درین معنی خوض کامل نماید بحکم آیت جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا دل برآید و این راہ قریب تر است مراقبہ بعضے آن ذات را محض دریاے آب صاف و روشن ملاحظہ نمایند و وجود خود را قطرۂ آن دریا و دران مستغرق شوند

اور هُوَ الحَیُّ القَیُّومُ (خدا زندہ اور قائم ہے) اسی طرح دیگر آیات اسماے باری کے مراقبات ہین غرض جو لفظ یا آیت توحید پر دلالت کرے اُسکے معنی کے غور کرنے مین اسقدر منہمک ہوجاے کہ اُسکے تصور کے سوا کچھ ذہن مین نہ رہے اسیکو صوفیہ مراقبہ کہتے ہین۔

دوسرا مراقبہ

بعض لوگ آنکھ کھولکر آسمان کی طرف یا اپنے سامنے دیکھتے ہین اور پلک نہ بند ہونے کی کوشش کرتے ہین اس شغل مین انوار الٰہیہ متجلی ہوتے ہین اور ایک پلک سے آگ نکلکر تمام جسم کو گھیر لیتی ہے اور عشق خدا پیدا ہوجاتا ہے اور یہ مراقبۂ ہُو کہلاتا ہے بعض حضرات نظر ہوا پر کرکے مدتون عالم تحیر مین رہتے ہین۔

مراقبہ تنگ و تاریک حجرہ مین بیٹھکر آنکھ کھولکر ہوا مین ایک جگہ دیکھے اس سے انوار الٰہی ظاہر ہونگے اور وصال حق نصیب ہوگا۔ مراقبہ بعض لوگ خاموش رہتے ہین اور سوچتے ہین کہ مین موجود نہین ہون بلکہ اُسیکا وجود ہے اگر پوری توجہ سے اسپر غور کریگا جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ کے حکم کے مطابق خودی کا خیال دل سے نکلجائیگا اور یہ راستہ بہت قریب کا ہے مراقبہ بعض لوگ ذات باری کو صاف اور روشن پانی کا دریا تصور کرتے ہین اور اپنے کو اُس دریا کا قطرہ خیال کرتے ہین اور اس مین مستغرق ہوجاتے ہین۔

لہ ہوا مین سر عظیم یہ ہے کہ مستقیم اور مستدیم ہے اور قول اللہ کا فی خلق الرحمن من تفاوت اسی کلام کا سر ہے اور ہوا عالم خدا اور عالم صفا ہے کون و مکان و کون یعنے مجموعہ ہفتاد ہزار عالم اسی ہوا مین ہین اور ہوا سے گزر کر سبحان و لامکان ہے جسکا سر الرحمن علی العرش استوے ہے اور تو ہوا کہتا ہے مگر یہ نہین جانتا کہ ہوا کیا چیز ہے ۱۲ ارشاد الطالبین ۲ حق آگیا اور باطل فنا ہوگیا ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید

مراقبہ بعضے آن نور مطلق را دریاے نور غیر متناہی تعبیر نمایند و خود را قطرۂ نور مستہلک دران دریاے نور۔
مراقبہ بعضے آنرا ظلمت محض قرار دہند و خود را ظل کہ در شب دیجور مستہلک دران بود و اند و امثال آنہا این ہمہ تشلات و تصورات برائے آنست کہ معقول باحساس عقول ضعیفہ آید و آن راہ بمقصود برد والا ذات مطلق بے کیف و بیچون و بیگون و بے شبہ و بے نمون پاک و منزہ است از ین تصورات و تمثیلات و ادراکات تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا و مقصود و مطلوب از ہمہ اینہا فناے ہستی موہوم است کہ بردہ دل سالک حجاب از مشاہدہ وجود مطلق کہ حقیقت اوست گشتہ است چون بغلبۂ حال و استغراق در فناے خویش حاصل آید ہر قدر کہ از خود رفت باحق پیوست پس حاصل آنکہ سالک را باید کہ ہستی و افعال و صفات حق بیند و در ان مستغرق شود تا حقیقت او بر و منکشف گردد و راہ بمنزل مقصود برد فائدہ بر انکہ اذکار جہریہ و خفیہ و سریہ کہ بقلم آید چون بفضل الٰہی مرید ترقی کند و بکمال رسد مرتبۂ ذکر معنوی و حقیقی کہ آن را ذکر روحی و سری و ذکر مشاہدہ و معاینہ نامند ظہور کند و جمال ذکور رخے نماید درین مقام سالک از غلبۂ نور عظمت الٰہی بیہوش شود چون بہوش آید خود را عاجز و حقیر بیند و طالب ترقی شود و بعد ازان

مراقبہ بعض اس نور مطلق کو نور غیر متناہی کا دریا فرض کرتے ہین اور اپنے کو اس دریا کا ایک قطرۂ مستہلک خیال کرتے ہین مراقبہ بعض اسکو ظلمت محض اور اپنے کو تاریکی مین زائل ہو جانیوالا سایہ تصور کرتے ہین غرض یہ مثالین اسوجہ سے فرض کیجاتی ہین تاکہ مادی اور کوتاہ عقلین اُسکو تصور کرسکین ورنہ ذات مطلق جو بے کیف و بیچون اور تمام دنیاوی لوازم سے خالی ہو اور اس سے کوئی نسبت بھی نہین رکھتی ہو ان تمثیلات سے پاک اور بری ہو تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اور ان تمام حیلون اور حیلون سے غرض اپنے موہوم ہستی کو فنا کرنا ہے کیونکہ یہ وجود عین حقیقت کے مشاہدہ سے سالک کو روکتا ہو جسقدر سالک استغراق اور محویت کی زیادتی کیوجہ سے اپنی ذات سے فنا ہوجاتا ہو اُسی قدر وصال حق نصیب ہوتا ہو غرض سالک کو اپنے افعال صفات اور وجود کو جناب باری کے صفات افعال اور وجود سمجھنا چاہیے اور اُسی مین مستغرق رہے تاکہ اُسکی حقیقت اسپر منکشف ہوجاے اور منزل مقصود تک پہونچجاے فائدہ جب مذکورۂ بالا اذکار جہریہ اور سریہ سے مرید ترقی کر جاتا ہے اور درجۂ کمال کو پہونچ جاتا ہو تو اسپر ذکر معنوی و حقیقی جسکو ذکر روحی اور سری اور ذکر مشاہدہ و معائنہ کہتے ہین منکشف ہوجاتے تو وہ اس مقام مین غلبۂ نور اور خدا کی عظمت سے بیہوش ہو جاے گا ہوش مین آنے پر سالک کو اپنے کو عاجز اور کم حیثیت سمجھنا چاہیئے اور ترقی کا آرزومند ہونا چاہیئے اس کے بعد

ف خدا ان تمام چیزون سے بالاتر اور پاک ہو شہید ف بیہوشی کی دو قسمین ہین ایک تو بیہوشی کی اور دوسرے بیہوشہ کی کیفیت کا پیدا ہو جانا اور شہید ف جب حضرت موسیٰ کے لیے جلیل القدر رسول ایک ادنی تجلی مین بیہوش ہو کر پہاڑ پر گر پڑے تو یہ بیچارہ کس طرح متحمل ہو سکتا ہے اُس کا تو بیہوش ہو جانا اور ہوش و حواس کا زائل ہو جانا یقینی ہے از مولانا محمد صفیت اللہ صاحب شہید لکھنوے فرنگی محلہ

نور جمالی ظہور کند بغلبہ آن نور حواس خمسہ سالک معطل گردند و آن نور بالغلبہ دیدہ معطل از دیدہ صوری مشاہدہ کند اگر آن نور تجلی بر دل سالک قرار گیرد ارادہ و فعل سالک موافق ارادہ و فعل الٰہی گردد وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ وَهُوَ مَعَكُمْ ہر چہ بینی از حق بینی و ہر چہ بشنوی از حق بشنوی و ہر چہ دانی از حق دانی و ہستی حق را در جمیع اشیا یابی و بوسوے او شتابی این مرتبہ قرب نوافل و مقام مشاہدہ است و بین را حدے نیست درین مرتبہ اول نظر معرفت سالک از صنع بصانع رود چون سالک باین مرتبہ رسد بعد از کمال این مرتبہ او را سالک مجذوب میگویند و مصداق این حال میگردد فَبِي يَسْمَعُ وَبِي يُبْصِرُ وَبِي يَنْطِقُ وَبِي يَبْطِشُ وَبِي يَمْشِي وَبِي يَعْقِلُ مَا رَأَيْتَ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتَ اللّٰهَ فِيهِ ۔ بیت علم حق در علم صوفی گم شود ؛ این سخن کے باور مردم شود ؛ و درین مرتبہ بر دل سالک گاہ گاہ انوار آن تجلی مثل اجسام ظہور میکند و آنرا انوار حق داند اگر برین حال سالک قرار یابد و قیام نماید درین مرتبہ دوم نظر معرفت سالک از صانع بصنع آید و تجلی ذاتی بر دل سالک دار و شود کہ دران تجلی

نور جمالی ظہور فرمائیگا اس نور کا غلبہ اُسکے حواس خمسہ کو بیکار اور معطل کر دے گا۔ اور باطنی آنکھ کے غلبہ کیوجہ سے اُس نور کو ظاہری آنکھ سے دیکھیگا۔ اگر یہ اُسکے دل مین ٹھہر جائیگا اور قرار پکڑے گا تو اُسکا ارادہ اور کام خدا کا ارادہ اور کام ہو جائیگا وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ دیکھنا سننا غرض اُس کے تمام افعال خدا ہی سے ہونگے اور تمام چیزون مین خدا کے وجود کو پائیگا اور اُسکی توجہ خدا ہی کی طرف ہوگی یہ مرتبہ قریب نوافل و مقام مشاہدہ کا ہی اور اسکی کوئی حد نہین ہی اس مین سالک بنی ہوئی چیزون سے بنانے والے یعنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہی جب سالک اُس مرتبہ پر پہونچ جاتا ہی اور اس مین کمال حاصل کر لیتا ہی تو اُس کو مجذوب کہنے لگتے ہین اور فَبِي يَسْمَعُ وَبِي يُبْصِرُ وَبِي يَنْطِقُ وَبِي يَبْطِشُ وَبِي يَمْشِي وَبِي يَعْقِلُ مَا رَأَيْتَ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتَ اللّٰهَ فِيهِ شعر علم حق در علم صوفی گم شود ؛ این سخن کے باور مردم شود ؛ اس مرتبہ مین انوار تجلی کبھی اجسام کی طرح سالک پر ظاہر ہوتے ہین تو اُسکو چاہیے کہ ان انوار کو انوار الٰہی خیال کرے اگر اس حالت پر سالک ٹھہر جاتا ہے تو وہ اس سے بلند مرتبے مین پہونچ جاتا ہے اور تجلی ذاتی اُسکے قلب کو حاصل ہوتی ہی اُس تجلی مین۔

۱؎ تمام موجودات کو خدا گھیرے ہوے ہی یعنی دنیا اُسکے قبضہ اقتدار مین ہی اور اُسکے علم سے کوئی شے باہر نہین ہی اور تم جہان کہین اور جس حالت مین ہو خدا تمھارے ساتھ ہی ۱۲ شہید ۲؎ اسی مقصد کو شیخ المتصوفین حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنے شعر مین بون ادا کیا ہی۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتر ست معرفت کردگار ۔ یعنے سبز درختون کے چھوٹے چھوٹے پتے عقلمند کو سالک کی نظر مین خدا کے جاننے کے ایک ایک دفتر ہین وہ انھین پتون مین خدا کو دیکھتا ہی یہی ہمارا وسط کے معنے ہین ۱۲ شہید ۳؎ یعنی میرے ہی ذریعہ سے سنتا ہی دیکھتا ہی بولتا ہی پکڑتا ہی چلتا ہی اور ادراک کرتا ہی مین کوئی چیز نہین دیکھتا جس مین خدا کا جلوہ دکھائی نہ دے ۱۲ شہید ۴؎ خدا کا علم اس کے علم مین غائب ہو جاتا ہی یعنی دونون علم مخلوط ہو جاتے ہین لیکن اس کہنے کو ہر شخص یقین نہین کر سکتا ہی ۱۲ شہید۔

آن نور را بے مانند و بے مثال بیند و ہستی حق داند و حق را بے حجاب اشیا مشاہدہ نماید و ہر فعلے و صفتے کہ از و یا از موجودات دیگر بظہور آید یقین داند و ملاحظہ نماید کہ این افعال و صفات خلق افعال و صفات او سبحانہ اند کہ از عالم ظاہری آئینہ این مقام قرب فرائض است چون ازین مرتبہ رسد بعد از کمال این مرتبہ او را مجذوب سالک میگویند کہ صفات و ہستی ذات حق را در ہمہ اشیا جلوہ گری بیند مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ و ازین مشاہدہ رانہایتے و پایانی نیست اگر ازین مرتبہ ترقی در ترقی کند و از فضل آلہی تجلی ذاتی یا جمیع صفات وارد گردد سالک دران تجلی ذات جمیع مستغرق شود درین مرتبہ سوم ہمہ صانع بود و ہیچ صنع نماند اینجا ظہور اِلَّا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پیش آید و مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مشاہد و جز ہستی حق در و ہیچ نماند پس سالک فنا پذیر د کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ ظہور گیرد حق باقی ماند ہمیشہ الآن کَمَا کَانَ درین جا معائنہ نماید کہ بچشم روح کہ نور ذاتی حق است او را بے پردہ بیند چنانکہ قول رَأَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ شاہد این معنی است کہ سالک ذات را بنور ذات او تعالے معائنہ کند خود را درمیان نیابد این را فنا گویند۔

اُس نور کو بے نظیر و بے مثال دیکھے گا اور خدا کے وجود کو جانے گا اور جناب باری کو بے حجاب دیکھیگا اور اُس سے یا اور دوسرون سے جو افعال و اوصاف صادر ہون گے اُن کو جناب باری کے اوصاف و افعال جنال کرے گا جو عالم سے ظاہر ہوتے ہین یہ مقام قرب فرائض کا ہے اس مرتبہ مین کمال حاصل کر لینے کے بعد سالک مجذوب سالک کہلاتا ہی یعنی صفات باری اور اُسکے ہستی کو دنیا کی ہر چیز مین مشاہدہ کرتا ہے مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ اِس مشاہدہ کی کوئی حد نہین ہے اگر اس مرتبہ سے تہائی ترقی حاصل ہو اور تجلی ذات یا تجلی صفات خدا کے فضل سے اُسپر ہون تو اُسکو اُن تجلیات مین مستغرق ہو جانا چاہیئے اس تیسری مرتبہ مین سالک ہمہ تن صانع ہو جائیگا اور کوئی صنعت نہ رہے گی اور اِلَّا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ کا اُسپر ظہور ہوگا اور مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کا سر اُسپر منکشف ہو جائیگا اور خدا کی ہستی کے سوا اُسمین کچھ نہ رہیگا اور فنا ہو جائیگا اور کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ کا اُسپر ظہور ہوگا اور حق محض باقی رہجائیگا۔ اگر اس جگہ الآن کما کان کا تصور کریگا تو روح کو (جو خدا کا نور ذاتی ہی) بے نقاب دیکھے گا اور رَأَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ اسپر شاہد ہو کہ سالک خدا کو اُسکے نور ذات کے ذریعہ سے دیکھتا ہے اور اپنے کو درمیان مین نہین پاتا اور اسکو فنا کہتے ہین۔

۱؎ مین نے کوئی چیز ایسی نہین دیکھی جسمین خدا کا جلوہ نہ دکھائی دے ۱۲ شہید ۲؎ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا تمام چیزون کو گھیرے ہوے ہی سب چیزین اسکے قبضۂ اقتدار مین ہین ۱۲ شہید ۳؎ جسنے اپنے کو پہچان لیا اُسنے اپنے پروردگار کو جان لیا چونکہ خود انسان خدا کی صفت اور خدا کی قدرت کا ایک کامل نمود ہی اسوجہ سے اگر اپنی حالت پر غور کریگا تو اُسپر قدرت کے اسرار منکشف ہو جائینگے اور وہ اپنے صانع کو دریافت کرے گا ۱۲ شہید ۴؎ تمام موجود چیزین مٹ جائینگی لیکن خدا کا وجود کبھی فنا نہو گا ۱۲ شہید ۵؎ اسوقت بھی ویسا ہی ہی جیسا پہلے تھا اور پہلی حالت مین کوئی تغیر نہین ہوا ۱۲ شہید ۶؎ مین نے اپنے پروردگار کو اپنے پروردگار سے دیکھا ۱۲ شہید۔

بیان مراتب فنا

بدانکہ فنا را درجات اندو در ہر درجہ او را حدے است چنانکہ ذکر را پنج درجہ ذکر جسم ذکر نفس۔ ذکر قلب ذکر روح ذکر سر کہ ذکر آنہا بالا گزشت فنا را نیز پنج درجہ اند اول در جہ مرتبہ غلبہ ذکر ربانی کہ آن را ذکر جسمی گویند فنائے صفات ذمیمہ کہ صفات نفس امارہ است در صفات حمیدہ کہ او امر شرع شریف اند میشود دوم در مرتبہ غلبہ ذکر فکری کہ ذکر نفس است فنائے خواہشات نفسانی کہ صفات نفس لوامہ است در خواہش ربانی می شود تا بر احکام طریقت استحکام یابد و طریق مکاشفہ و الہام کہ مقام نفس ملہمہ است مکشوف گردد سوم در مرتبہ غلبہ ذکر قلبی کہ آنرا مراقبہ میگویند فنائے افعال و اوصاف موجودات در افعال و اوصاف موجود مطلق می شود تا در حقیقت ہر شئی اثر و افعال حق ملاحظہ نماید و اطمینان قلبی کہ مقام نفس مطمئنہ است حاصل آید چہارم در مرتبہ غلبہ ذکر روح کہ آن را مشاہدہ گویند فنائے کثرت در وحدت حق میگردد تا بحدیکہ در مشاہدہ او بجز ذات بحت حق ہیچ نباشد این مرتبہ مشاہدہ است پنجم در مرتبہ غلبہ ذکر سری کہ آن را لذت اذکار و نفور از خلق و معائنہ میگویند فنائے ذات خود سالک در ذات مطلق گردد این معائنہ ہست و این را فنائے سالک میگویند کہ خود را ہیچ وجہ در خود نیابد بعد ازان

فنا کے مراتب کا بیان

فنا کے چند درجے ہین اور ہر درجہ کی ایک معین حد ہے جسطرح ذکر جسم ذکر نفس ذکر دل ذکر روح ذکر سر ذکر کے پانچ درجے ہین جنکی تفصیل اوپر گذر چکی ہے) اسی طرح پر فنا کے بھی پانچ درجہ ہین اول مرتبہ غلبہ ذکر ربانی (جسر) کو ذکر جسمی کہتے ہین اسکے غلبہ کیوجہ سے بُرے اخلاق (جو نفس امارہ کی صفتین ہین) صفات حمیدہ (جنکا شرع نے حکم دیا ہے) مین فنا ہوجاتے ہین دوسرے یہ کہ ذکر فکری کے غلبہ سے (جسکو ذکر نفس کہتے ہین) نفسانی خواہشین اور جو نفس لوامہ کی صفتین ہین وہ مکانی خواہش مین فنا ہوجاتی ہین تاکہ وہ احکام شرع کی مضبوطی سے پابندی کر سکے اور مکاشفہ اور الہام کا طریقہ (جو نفس ملہم کا مقام ہے) منکشف ہوجاے تیسرے ذکر قلبی کے غلبہ کیوجہ سے موجودات کے اوصاف و افعال موجود مطلق (یعنی اللہ) کے اوصاف و افعال مین فنا ہون تاکہ ہر شے مین افعال حق کا جلوہ نظر آئے اور اطمینان قلبی (کہ نفس مطمئنہ کا مقام ہے) حاصل ہو چوتھے ذکر روح کے غلبہ مین (جسکو مشاہدہ کہتے ہین) کثرت خدا کی یکتائی مین فنا ہوجائے یہان تک کہ سالک کے مشاہدہ مین ذات مطلق کے سوا کچھ نہو یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے۔ پانچوین ذکر سری کی زیادتی مین جو لذت اذکار و معائنہ اور خلق سے نفرت کرنیکو کہتے ہین خود سالک ذات مطلق مین فنا ہوجاے یہ معائنہ ہے اور فنائے سالک یہی ہے کہ اپنے وجود کو کسی سبب سے اپنے مین نہ پائے پھر

لہ یعنی نفس جسکے برے انسان برے کامون مین مشغول ہوجاے اور اپنے پروردگار کو بھول جاتا ہے تو مرجاتا ہے اور انسان کوئی ایسی خواہش نہین کرتا جو ناجائز اور مذموم ہو بلکہ اسکی خواہشین وہی ہوتی ہین جو خدا کی خواہش ہین ۱۲ مولانا صبغت شہید۔

چون یافت فناست هم نماند فنا الفنا گردد درین مرتبہ باقی نماند علم نہ ذات سالک او حق و نہ حقیقت فی رحمۃ اللہ و شیخ خبر ازین مقام دہد و مَنْ رَانِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ از بیخبار و نماید بیت تو درین گم شو کہ توحید اینست بود ؛ گم شدن گم کن کہ تفرید اینست بود ؛ درین مرتبہ سر الی اللہ کہ مقصود سالک است و سیر فی اللہ کہ تصور سالک ست تمام نمودہ بمطلب اصلی و صول یافتہ جمیع موجودات را از ظہور خود بداند یعنے ہستی سالک بالکلیہ نماند اینجا حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی می فرمایند کہ تا غائب بودم او را می جستم و خود را می یافتم اکنون سی سال ست کہ خود را می جویم و او را می یابم اگر تجلی این مرتبہ در تمام عمر یک بار بر دل سالک وارد شود او اولی میگویند اما این مرتبہ گاہ گاہ رو نماید بعضے را در ہفتہ یک ساعت یاد و ساعت یکمرتبہ یاد و مرتبہ وارد می شود یا ہر روز یک مرتبہ تا یک ساعت یا دو ساعت یا سہ ساعت این فنائیت باقی ماند یا دو سہ روز یا زیادہ کم و این مطلق باحوال عارفان است و ہر یک را درین جا فہم و ادراک گوناگون دارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ پس ہر گاہ کہ او تعالیٰ خواہد کہ سالک را ازین فنا بقا دہد بنور ذاتی خود او را باقی گرداند این مرتبہ را جمع الجمع میگویند و محل حیرت کبریٰ است و این را مقام آخر گفتہ اند

کیونکہ اگر پائیگا تو فنا فنائیت بھی فنا ہو جائیگی اور فنا الفنا کا مصداق بنے گا اسمقام مین علم سالک اور اسکی ذات وغیرہ کچھ باقی نہین رہتی مع اللہ و شیخ وقت کی طرف اشارہ ہے اور مَنْ رَانِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ کا ظہور ہوتا ہے شعر تو درین گم شو کہ توحید اینست بود ؛ گم شدن گم کن کہ تفرید اینست بود ؛ سالک اس مرتبہ مین سیر الی اللہ جو اسکا مقصد ہے اور سیر فی اللہ جسکا اسکو تصور ہے تمام کرکے مقصد اصلی حاصل کرکے تمام موجودات کی علت اپنے ظہور کو جانتا ہے یعنی وجود سالک بالکل فنا ہو جاتا ہے حضرت بایزید بسطامی اسی مقام پر فرماتے ہین کہ مین جبتک غائب تھا اُسے ڈھونڈتا تھا اور اپنے کو پاتا تھا اسوقت تیس سال سے مین جب اپنی تلاش کرتا ہون تو خدا کو پاتا ہون اس مرتبہ کی تجلی اگر سالک پر ایک بار بھی پڑ جاے تو ولی کامل ہو جاے مگر یہ مرتبہ بہت کم ظاہر ہوتا ہے بعض حضرات کے نزدیک ایک ہفتہ مین ایک یا دو لمحہ یا ایک دن مین ایک دو لمحہ ظاہر ہوتا ہے یا دو تین دن یا کم زیادہ اور یہ عارف کیحالت پر مبنی ہے جیسی حالت ہوگی ویسی ہی فنائیت ہوگی ہر شخص اسکو نہین سمجھ سکتا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ جب سالک کو خدا اس مرتبہ فنا سے بقا دینا چاہتا ہے تو اپنے نور سے باقی رکھتا ہے اس مرتبہ کو جمع الجمع کہتے ہین اور یہ مقام بہت بڑی حیرت کا ہے اور اسے آخری مقام کہتے ہین ۔

لہ یہ حدیث شریف ہے حضور نے فرمایا ہے کہ مجھکو خدا کے پاس ایک ایسا مخصوص وقت ملاقات کا حاصل ہے جسمین بڑے بڑے نبی اور بلند پایہ سے بلند پایہ فرشتہ باریابی نہین حاصل کر سکتا ہے ۱۲ شہید ۲ جس نے مجھکو دیکھا اُس نے بیشک خدا کو دیکھ لیا ۱۲ شہید ۳ تم اپنے وجود کو خدا کے وجود مین فنا کر دو کیونکہ توحید کے معنے یہی ہین اور اپنے فنا کو فنا کر دو کیونکہ تفرید یہی ہے ۱۲ شہید

فائدہ بقا باللہ رجوع الی البدایت است یعنے در بدایت کہ در مرتبہ تفرقہ و ادراک من حیث التعینات است نظر مبتدی غیر ظاہر بر مظاہر می افتد و این مقام موجب غفلت تمام است و بعد از فنا و بیخودی خود برآمدن باز قیود و تعینات و تشخصات رجوع باز باعتبار تعینات میکند درین وقت نظر اول بظاہر کہ ذات مطلق ست می افتد بعد ازان بنور آن ذات مظاہر تعینات و تشخصات را می بیند اگرچہ بہر مرتبہ باعتبار تعینات با یکدیگر شریک اند اما فرق ظاہر ست کہ بیان کردہ شد پس عارف ہستی حق را در جمیع احوال و اوقات معائنہ کند ہیچ شئی را در حجاب نہ شود از رویت حق و رویت حق مانع نگردد از رویت اشیا زیرا کہ عارف بحقیقت انسانی خود کہ الوہیت است رسیدہ است چنانکہ الوہیت را وجوب و امکان مساوی ست ہمچنان عارف کامل را حق از خلق و خلق از حق حجاب نشود وَمَا رَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللّٰهَ فِيهِ و خلق معدوم محض بیند و حق را موجود مطلق و از علم حق خود را باید کہ مطلق بقید آمدہ است و از تقییدات خود را عبد شناختہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ گوید درین مرتبہ کہ مرتبہ عبدیت است خلیفہ حق بودہ بندگان حق را بحق میرساند ظاہر عبد باطن حق بود این مقام را برزخ البرازخ می گویند وجوب و امکان در و اعتدال اند و یکے بر دیگرے غالب نشود مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝ و این حفظ مراتب مقام اہل تمکین در تکوین ست درین مرتبہ عارف

فائدہ بقا باللہ رجوع الی البدایت کا نام ہے یعنے ہدایت مین مبتدی کی نظر مظاہر پر سطحی پڑتی ہے اور یہ مقام باعث بہت بڑی غفلت کا ہوتا ہے اور اپنی بیخودی اور تعینات کے فنا ہوجانیکے بعد پھر تعینات کیطرف رجوع کرتا ہے اسوقت سب سے پہلے ذات مطلق پر نظر پڑتی ہے اسکے بعد ذات مطلق کے نور سے تعینات کے مظاہر کو دیکھتا ہے اگرچہ تعین کے اعتبار سے دونون مرتبے ایک ہی ہین لیکن فرق ظاہر ہے تو عارف ہر حالت اور ہر وقت مین خدا کے وجود کا تصور کرتا ہے اور کوئی چیز اُسکو خدا کے دیکھنے سے اور خدا کا دیکھنا اور دوسری چیزون مین دیکھنے سے نہین روکتا ہے کیونکہ عارف حقیقت انسانی تک (جو کہ الوہیت ہے) پہونچ گیا جس طرح الوہیت کے واسطے وجوب و امکان برابر ہین اُسی طرح عارف کے لیے حق سے خلقت اور خلقت حق سے کوئی حاجب نہین وَمَا رَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللّٰهَ فِيهِ اور اُسکو خلق معدوم محض اور خدا موجود مطلق معلوم ہوتا ہے اور خدا کے علم کے ذریعہ سے اپنے کو مطلق قید مین آیا ہوا تصور کرتا ہے اور قید کی وجہ سے اپنے کو بندہ سمجھتا ہے اور کہ اُٹھتا ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ - اس مرتبہ مین خدا کا خلیفہ ہوکر لوگون کو اُس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر مین بندہ اور باطن مین خدا ہوجاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہین اور اس مین وجوب و امکان مساوی ہین کسی کو کسی پر غلبہ نہین مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ اس مرتبہ پر پہونچکر عارف

لہ جو دو دریا ایک دوسرے سے ملتے ہین انکو ملا دیا انکے بیچ مین ایک پردہ یعنے حد ہے جس سے تجاوز نہین کر سکتے ہین ۱۲ شہید

متصرف عالم گردد وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض[1] پذیرد وصاحب اختیار باشد ہر تجلی حق را کہ خواہد بر خود ظاہر سازد و بہر صفتے کہ خواہد متصف بود و اثر آن صفات بظہور آرد درین مقام حال تابع سالک گردد زیرا کہ او متصف بصفات حق و متخلق باخلاق اللہ گردید و جمال اسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنۃ[2] دیدہ و نور علی نور شدہ و این راحدے و نہایتے و پایانی نیست بیت ہیچکس[3] این در در اد رمان نیافت ؛ ہیچکس این راہ را پایان نیافت ؛ اے برادر بے نہایت درگہی ست ؛ ہر چہ بروی میرسی بروی ما لیست ؛

فائدہ پس طالب صادق را باید کہ شب و روز در ذکر زبانی و دلی جہراً و خفیۃً و خلوۃً و جلوۃً چنان مشغول و مستغرق گردد کہ خود را و ذکر خود را فراموش سازد و محو گرداند بمونہ تعالیٰ چندان انوار و اسرار الٰہی بر دل ذاکر جلوہ گر شوند کہ در بیان نیاید و در اشراق آن انوار لذت جمال مذکور و تجلی حق بوصول انجامد و بمقصود رسد۔

فائدہ۔ مگر درینجا ہوشیار و مراقب باید بود چنان نشود کہ بنور غیر مقصود مائل شود و لذت گیرد و در خسارت

عالم پر متصرف ہو جاتا ہے اور سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض کا انکشاف ہوتا ہے اور وہ ذی اختیار ہو جاتا ہے اور خدا کی جس تجلی کو چاہتا ہے اپنے اوپر کرتا ہے اور جس صفت کے ساتھ چاہتا ہے متصف ہو کر اسکا اثر ظاہر کر سکتا ہے چونکہ اُس مین خدا کے اوصاف پائے جاتے ہین اور خدا کے اخلاق سے وہ مزین ہے اور اُس نے جمال اسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنۃ کو دیکھا ہے اور نور علی نور ہو گیا اسوجہ سے حال اُسکے تابع ہو گیا ہے قطعہ ہیچکس این در در اد رمان نیافت ہیچکس این راہ را پایان نیافت ؛ اے برادر بے نہایت درگہے ست ؛ ہر چہ بروی میرسی بروی ما لیست ؛ فائدہ سالک کو ذکر زبانی و دلی مین تنہائی اور مجمع مین باواز اور بلا آواز رات دن مشغول رہنا چاہیے تاکہ اپنے کو اور اپنے ذکر کو بالکل بھول جائے اور محو کر دے انشاء اللہ ذاکر کے دل پر لاتعداد انوار و اسرار الٰہی جلوہ فرما ہون گے اور اُن انوار کی روشنی مین جمال کا لطف اور تجلی حق حاصل ہوگی اور اپنے مقصد مین کامیابی ہوگی۔

فائدہ مگر اس جگہ ہوشیار رہنا چاہیے اور مراقبہ کرنا چاہیے کہین ایسا نہو کہ اُس نور کی طرف متوجہ ہو جائے جو مطلوب نہین ہے اور لطف اُٹھا کر خسارہ

---

[1] جو کچھ زمین اور آسمان مین ہے اُسکو تمھارے قبضہ اور تمھارے اختیار مین کر دیا ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید [2] خدا نے اپنی ظاہری اور پوشیدہ نعمتین تمکو عنایت فرمائین ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید [3] اس مرض کا کوئی دوا نہین ہے اس راستہ کی کوئی انتہا نہین ہے اس درگاہ کی کوئی نہایت نہین جسپر تم پہونچو اُسپر کہ نہ جاؤ یعنی خدا کے عشق کا کوئی علاج سوائے وصل کے نہین ہے اور سالک جس انتہائی مرتبہ پر پہونچ جائے اور خیال کرلے کہ یہین وصال حق نصیب ہوگا وہ دراصل انتہائی مرتبہ نہین بلکہ خدا اُس سے بھی بالا تر ہے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید فرنگی محلی۔

اُفتد واز غیرت معشوقیت سوختہ گردد اگرچہ جلالی و جمالی ہمہ انوار حق اند غیرے را گنجایش نیست اما فرق مقام و حفظ مراتب واجب است و در محمودہ و مذمومہ فرق ضرور مناسب ست والا خوف کفر وزندقہ است نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا لہذا علامت و آثار انوار محمودہ و غیر محمودہ باید دانست۔

بیان کیفیت انوار و آثار محمودہ و غیرہ محمودہ

بدان کہ چون قلب سالک بذکر حق گردد و ذکر در جوارح او سرایت کند واز ملوثات و کدورت ماسوا پاک و مصفا و منقا گردد و نسبتے و ربطے بروحانیت حاصل آید ورود انوار شروع می شود گاہ در خود یا بد گاہ در خارج از خود اما نورے کہ در دل خود یا بد یا در سینہ یا در سر یا در دست راست یا در دست چپ یا بد و گاہ در تمام بدن این ہمہ انوار محمودہ اند و اما اگر در خارج از خود گاہ از زمین گاہ از جانب سر گاہ از پیش پیدا شود این ہمہ بہتر است مگر التفات را نشاید بدانکہ اگر نور متصل کتف راست بود بہر رنگے کہ باشد نور ملائک است و اگر نور سفید خالص است از کرامًا کاتبین است و اگر مردم سبز پوش و خوش رو یا بصورت دیگر پاکیزہ ظاہر شوند ملائکہ اند کہ برائے حفاظت تو حاضر اند و اگر نور غیر متصل از کتف راست یا برابر چشم راست پیدا شود آن نور مرشد است کہ رفیق راہ است و اگر نور از پیش ظاہر شود نور محمدی است کہ ہادی صراط مستقیم است۔

اُٹھائے اور رشک معشوقیت سے جلوائے اگرچہ خدا کے انوار صرف جلالی نہیں ہیں جمالی بھی ہیں مگر حفظ مراتب ضروری ہے اور اچھے بُرے میں امتیاز کرنا چاہیے ورنہ کفر اور زندیقیت کا ڈر ہے لہذا اچھے بُرے انوار کے علامات اور آثار جاننا چاہیے۔

اچھے اور بڑے انوار و آثار کی کیفیت

جب سالک کا قلب خدا کا ذکر کرنے لگتا ہے اور ذکر تمام اعضا میں سرایت کر جاتا ہے اور غیر خدا سے دل بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے اور روحانیت سے تعلق خاص پیدا ہو جاتا ہے تو انوار الٰہی ظاہر ہونے لگتے ہیں کبھی وہ انوار خود اپنے میں دکھائی دیتے ہیں اور کبھی اپنے باہر تو اچھے انوار وہی ہیں جنکو وہ دل سینہ یا سر یا دونوں طرف کبھی تمام بدن میں پائے اور جو انوار کبھی داہنے یا بائیں کبھی سامنے سر کے پاس ظاہر ہوتے ہیں وہ بھی اچھے ہیں مگر اُن کی طرف توجہ نہ کرنا چاہیے کسی رنگ کا نور اگر داہنے شانے کے برابر ظاہر ہو تو وہ فرشتہ لکھا نور ہے اور اگر سفید رنگ ظاہر ہو تو کرامًا کاتبین کا ہے اور اگر سبز پوش خوبصورت آدمی یا کوئی اور اچھی صورت ظاہر ہو تو وہ فرشتہ ہے جو ذاکر کی حفاظت کے لیے آیا ہے اور اگر داہنے شانے سے کچھ ہٹا ہوا یا آنکھ کے برابر ہے تو وہ مرشد کا نور ہے جو راستہ کا رفیق ہے اور اگر سامنے ہے تو وہ نور محمدی ہے جو سیدھے راستہ کی تعلیم فرماتا ہے۔

لہ کرامًا کاتبین انسان شمع میں وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کی اچھائیوں اور برائیوں کے لکھنے کے واسطے انسان کے دونوں شانوں پر متعین فرمائے گئے ہیں ۱۲ شہید۔

واگر نور متصل از کتف چپ پیدا شود آن نور ملائک کاتب سیئہ است واگر نور بی اتصال از کتف چپ ظاہر شود بہر رنگے کہ باشد آن نور ابلیس ست و نور دنیا ہم میگویند علی ہذا القیاس اگر صورت یا آواز وغیرہ از چپ یا از پس باشد تلبیس ابلیس ست بلاحول دفع کند و معوذتین خواندہ بدمد والتفات نکند واگر نور از بالا یا از پس ظاہر شود نور ملائک است کہ محافظ تواند واگر نور بلا جہت ظاہر شود و در خاطر دہشت آید و بعد از رفتن او ہیچ حضور در باطن نیاید آن نور از ابلیس پر تلبیس است لاحول باید خواند واگر بلا جہت ظاہر شود و بعد از رفتن او حضور و لذت در باطن خود یابد و اشتیاق و طلب غالب و زیادہ گردد آن نور مطلوب است وَرَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ واگر نور از بالاے سینہ یا بالاے ناف پیدا شود و رنگ آتش دود دارد آن نور خناس و ہندۂ وسواس و تلبیس ابلیس است اعوذ باید خواند واگر نور از درون سینہ یا بالاے دل یابد آن نور صفاے دل است واگر از دل سرخ یا سفید زردی آمیز پیدا شود نور دل است واگر خالص سفید است آن نور روح است کہ در دل طالب تجلی کردہ ہستی خود را نمودہ واگر نور از جانب سر است آن نیز نور روح است و نور یکہ بصورت آفتاب شد آن نور ہم در روح است و بعضے آن را نور ذات گفتہ اند اگر از بالا است ذات است واگر مقابل است نور روح است واگر بصورت قمر پیدا شود نور دل و نزد بعضے اگر مقابل است۔

اور اگر بائین شانے کے مقابل ظاہر ہو خواہ کسی رنگ کا ہو شیطان کا نور ہے اور بعض کہتے ہین کہ دنیا کا نور ہے اسی طرح جو آواز پیچھے سے یا بائین طرف سے ہو وہ شیطان کا دھوکا ہے لاحول سے دفع کرے اور اعوذ باللہ آنکھ پڑھے اور توجہ نہ کرے اور اگر نور اوپر سے یا پیچھے سے آئے تو وہ اُن فرشتون کا ہے جو حفاظت کے واسطے مقرر ہین اور اگر بلا کسی جہت کے ظاہر ہو اور دل مین خوف پیدا کرے اور اُس کے دفع ہو جانے کے بعد باطنی حضور نہ رہے تو وہ نور شیطان کا ہے لاحول پڑھنا چاہیئے اور اگر اسی طرح بلا جہت ظاہر ہو اور اُس کے زوال کے بعد حضور باطنی کی لذت نہ جائے اور اشتیاق و طلب اُسی طرح غالب رہے تو وہی نور مطلوب ہے وَرَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اور اگر دھوئین یا آگ کے رنگ کا نور سینہ یا ناف کے اوپر سے ظاہر ہو تو وہ خناس کا نور ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ پڑھنا چاہیے اور اگر سینے کے اندر یا دل پر ظاہر ہو تو وہ صفاے دل کا ہے اور اگر سرخ یا سفید زردی مائل نور دل سے ظاہر ہو تو دل کا ہے اور اگر خالص سفید ہے تو روح کا ہے کہ جس نے طالب کے دل مین تجلی کر کے اپنی ہستی کو ظاہر کیا ہے اور اگر سر کی جانب سے ہے تو وہ تو بھی روح کا ہے اور آفتاب کے رنگ کا نور بھی روح کا ہے اور بعض اُسکو نور ذات ٹھہراتے ہین تو اگر یہ اوپر سے ہے تو ذات کا ہے اور اگر سامنے ہے تو روح کا ہے اور اگر چاند کا ایسا ہو تو دل کا ہے اور بعضون کے نزدیک سامنے کا

نور محمدی است صلی اللہ علیہ وسلم و نوریکہ از جانب سُلطَانًا مَحمُودًا و سُلطَانًا نَصِیرًا پیدا شود آن ہم نور ذات است اما طالب را باید کہ بہیچ ازین انوار بجز نور مطلوب مشغول نشود و انشراح و لذت نہ گیرد بلکہ در نور الٰہی ہم ترقی جوید کہ تجلیات الٰہی را انتہائے نیست و اگر تاریکی مثل سیاہی کاجل و کردآن خط نورانی خفیف تر و مکدر پیدا شود آن نور نفی است اگر بسوی او متوجہ شود البتہ نفی حاصل آید آن مطلوب است کہ از کدورت ماسوی مصفا گردد و در ہر تجلی آثاری و افعالی و صفاتی کہ انوار آنہا سفید و سبز و سُرخ است محویت و فنائے مطلق رونماید چون باز بجوش آید درد و شوق و بیقراری عشق در ترقی باشد و از ہر تجلی عروج نموده باقسام دیگر تجلیات بیاید این کیفیت و حال در قال نمی آید بر ہر کہ گزرد داند بعد از کمال سیر عروجی تجلی ذاتی بر دل عارف جلوہ فرماید و آن نور تجلی ذاتی برنگ سیاہ مثل سیاہی چشم است و در ان فنا الفنا عارف است بدانکہ در ابتدائے این تجلیات انوار عالم ناسوتی بمناسبت اوصاف رنگارنگ بر دل سالک ظہور گیرد و سالک نیز مثل آن انوار نور مجسم بوده در ان انوار سیر نماید پس سالک را باید کہ از انہا لذت نگیرد و در ان مشغول نہ شود و آن را صنعت حق دانستہ و بر آن تیغ لا کشیده بشوق تمام متوجہ بسوے صانع کہ مقصود و مطلوب اوست گردد از امداد الٰہی بتوجہ مرشد سالک بآسمان رسد و در آنجا عجائب و غرائب سماویہ ملاحظہ نماید

نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور جو سلطانا نصیرا و سلطانا محمودا کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے وہ بھی نور ذات ہے مگر سالک کو چاہیے کہ انوار مین سوائے مطلوب کے کسی طرف نہ متوجہ ہو اور سرور اور لطف حاصل نہ کرے بلکہ صرف نور الٰہی مین ترقی کرے کیونکہ خدا کی تجلیون کی کوئی انتہا نہین ہو اور اگر کاجل کی سیاہی کی ایسی تاریکی اور اسکے گرد اگرد باریک اور مکدر نورانی خطوط ہون تو وہ نور نفی کا ہے اگر اس طرف توجہ کریگا تو نفی حاصل ہوگی اور ماسوی اللہ سے قلب کا صاف ہوجانا اور ہر آثاری افعالی و صفاتی تجلی (جسکا رنگ سفید اور سبز اور سرخ ہو) مین محویت اور فنا کا حاصل ہونا مقصد اصلی ہے جب ہوش مین آئیگا تو درد اور شوق اور بیقراری عشق ترقی کرے گی اور ہر تجلی سے ترقی کرکے دوسری تجلی سے لطف حاصل کریگا اُسکی کیفیت کا بیان غیر ممکن ہو اور عروجی سیر کے پورا ہونے کے بعد تجلی ذات کا جلوہ دکھائی ہو اور تجلی ذاتی کا آنکھ کی سیاہی کے مانند رنگ ہو اور اُسمین عارف کی فنا الفنا ہے معلوم کرنا چاہیے ان تجلیات کی ابتدا مین عالم ناسوتی کے انوار (اوصاف کے مناسب) سالک کے قلب پر مختلف حیثیتون سے ظاہر ہوتے ہین اور سالک ان انوار کی طرح مجسم نور بنکر عالم انوار کی سیر کرتا ہے تو سالک کو اُن سے لذت نہ حاصل کرنا چاہیے اور نہ ان مین مشغول ہو اور اُس کو خدا کی قدرت سمجھکر صانع کی طرف متوجہ ہو پھر انشاء اللہ مرشد کی مدد سے سالک آسمان پر پہونچے گا اور آسمان کی عجیب و غریب چیزون کا معائنہ کرے گا اور جنبیا

دیار و ارواح انبیا و اولیا، و فرشتہا ملاقات نماید و ملائک را با قسام اجسام یابد و ہمراہ ملائک مثل آنہا بر ہر آسمان عروج کردہ عجایبات آنہا معائنہ نماید پس مرید را باید کہ در سیر آن ہم متوجہ نشود و با درد و بیقراری عشق ترقی خواہد بامداد الٰہی باز توجہ مرشد بر عرش و کرسی بر سد کرسی را پر از نور عرش و عرش را مثل خورشید درخشان یابد و از نظارۂ عجایبات آنجا چشم را منور ساز د پس سالک را باید کہ در تماشاے آن نیز لذت نہ گیرد و ہمہ را در تحت لا کشد و با شوق و درد عشق طالب تر گردد و دران مرتبہ نفس مرید صفت عنصریہ را گزاشتہ صفت اطلاق پیدا کند مگر تا ہم بران مطمئن نباید بود کہ ہنوز خطرۂ راہ در پیش است و از ملاحظہ گوناگون اوصاف حق آتش عشق او سبحانہ تعالے در دل مرید غلبہ کند و عقل و ہوش او را سوختہ گرداند چون بخود آید بغلبۂ شوق و اشتیاق با ضطراب کلمات بیباکانہ عاشقانہ بر دل راند و ندا ند کہ چہ میگوید دران حال از غلبۂ عشق از جمیع تعلقات ماسوی اللہ مجرد گردد و طلب و اشتیاق بیقراری رو بترقی آرد اگر امداد الٰہی شامل حال است مرید ازین تجلیات جمتے و کیفیتے عروج کردہ تجلی حقیقی بے کیف و کم یابد دران محو و مستغرق گردد و از خود و ماسوی بیخبر شود و بحر حق نہ بیند و یقین داند کہ حق ست چون باز بجوئش آید از فناے خود زیادہ تر در د و اشتیاق وصال محبوب

اولیا اور انبیا اور فرشتون کی روحون سے نیاز حاصل کرے گا اور فرشتون کو مختلف صورتون مین دیکھے گا اور ان ہی کی طرح اُنکے ساتھ آسمانون پر صعود کرکے عجیب عجیب چیزون کا نظارہ کریگا تو مرید کو اُنسے لطف نہ اُٹھانا چاہیئے اور درد عشق اور شوق کیساتھ ترقی کرے پھر امداد الٰہی اور مرشد کی توجہ سے عرش و کرسی پر پہونچیگا اور کرسی کو نور عرش سے منور اور عرش کو آفتاب کے مانند روشن پائیگا سالک کو اس سے لذت نہ اُٹھانا چاہیئے اور سب کو نفی کے تحت مین رکھنا چاہیئے اس مرتبہ مین مرید عنصریت سے ترقی کرکے اطلاق کیحالت پیدا کریگا مگر اس حالت پر بھی اُسکو مطمئن نہونا چاہیئے اور خدا کے مختلف اوصاف کا نظارہ کرکے اُسکے دلمین عشق الٰہی کے آگ اور تیز ہوجائیگی اور اُسکے ہوش و عقل کو بالکل جلا دیگی ہوش مین آنے پر شوق و محبت کی وجہ سے بیباکی سے گفتگو کریگا لیکن اُسکو خود اسکا احساس نہوگا۔ نیز اس حالت کی وجہ سے وہ تمام چیزون سے سواے خدا کے قطع تعلق کردیگا اور آرزوے وصل اور درد عشق اور زائد ہوجائے گا۔ اگر خدا نے فضل کیا تو وہ ان تجلیات کیفی سے ترقی کرجائیگا اور اُسپر تجلی حقیقی بے کیفی ہوگی اور تمکین محو ہوجائے گا اور تمام چیزون سے بے خبر ہوجائیگا اور سواے خدا کے کسی کو بھی نہ دیکھے گا اور وجود خدا کا اس کو یقینی ثبوت پہونچ جائے گا پھر ہوش مین آنے پر اپنی فنا کے وجہ سے وصال حق کے اشتیاق کے

لہ انسان کے متعلق تسلیم کرلیا گیا ہے کہ وہ چار عنصر آگ ہوا۔ پانی مٹی سے بنایا گیا ہے اور اسی سبب سے وہ عنصری اور مادی کہلاتا ہے تو مصنف

ہ فرماتے ہین کہ اس مرتبہ کے حاصل کرلینے پر وہ عنصری نرہیگا بلکہ اطلاق اور تجرد مادہ کی حالت پیدا کریگا واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب

حقیقی درخود یابد و در سکر و نشہ آن حق را در تقیید خود یافتہ کلمات منصورانہ بر زبان آورد و نہ داند کہ چہ می گوید و این تجلیات افعالی و صفاتی بوند بعد ازان از امداد الٰہی متوجہ مرشد با وجود در دو بیقراری عشق مرید بر و تجلی ذاتی مطلوب حقیقی جلوہ فرماید درین مقام مرید چنان از ہستی خود رود کہ علم فنائیت ہم نماند و فنا الفنا پیش آید بعد این فنائیت بقائیت حقیقی مرید را حاصل آید و حفظ مراتب رود دہد و خلافت حق یابد چنانکہ مذکور باشد

باب دوم در بیان اذکار و اشغال حضرات عالیہ قادریہ جیلانیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

فصل اول در اذکار

بدانکہ درین خاندان عالیہ طالب اول کلمہ طیبہ زبانی بجہر متوسط ارشاد فرمایند بانیطور کہ کلمہ لا الٰہ را بادب وشد از اندرون خود کشیدہ ضرب الا اللہ بر دل ضرب کند بانیطور کہ روز و شب در خلوت ورزش نماید ہر قدر کہ تواند تکرار نماید و در آخر ہر صد بار محمد رسول اللہ یکبار بگوید و بہتر است کہ یک ہزار و یک صد و یازدہ بار در یک سلسلہ بگوید پیون درین مزاولت نماید بعرصۂ چند اثر آن کہ لذت ذکر و محویت و بیخودی است ظاہر شود بعد ازان طریق ذکری کہ اثبات تلقین نماید بانین طریق کہ در خلوت رو بقبلہ باادب تمام دو زانو بنشیند و ہر دو چشم ببندد و کلا نفی را از زیر ناف بقوت و شدت برون آورده دم دراز کشیدہ تا بکتف راست رسانیدہ لفظ الٰہ را

ایک خاص کیفیت محسوس کریگا اور خدا کو اپنے وجود مین بالکل حضرت منصور[1] کے ایسے کہنے لگے گا اور خود بخود نکلیگا کہ مین کیا کہہ رہا ہون۔ یہ تو تجلیات افعالی و صفاتی تھے مگر اسکے بعد خدا کے فضل اور مرشد کی توجہ سے عشق و بیقراری کے باوجود مطلوب حقیقی کی تجلی ذاتی اسپر ہوگی اسمرتبہ مین وہ اپنے وجود سے اسقدر بیخبر ہوجائیگا کہ اپنے فنا کا بھی احساس نکریگا اور فنا الفنا حاصل ہوگی اسکے بعد اسکو فنای حقیقی حاصل ہوگی اور حفظ مراتب کا پاس آجائیگا اور خدا کی خلافت پائیگا

دوسرا باب حضرات قادریہ جیلانیہ کے اذکار و اشغال کے بیان مین

اس خاندان مین کلمہ طیبہ معمولی آواز سے اسطرح تعلیم فرمایا جاتا ہے کہ لا الٰہ کو پوری طاقت سے بدن کے اندر سے کھینچکر الا اللہ کی دل پر ضرب لگائے اسطرح خلوت مین روز و شب مشق کرے اور جسقدر ہوسکے اسکی تکرار کرے اور ہر تسو کے بعد ایکبار محمد رسول اللہ کہے اور ایک ہی نشست مین ایک ہزار ایک سو گیارہ بار پڑھنا بہتر ہے اس مین مزاولت کے بعد اسکی ایک خاص قسم کی محویت اور لطف حاصل ہوگا اسکے بعد نفی و اثبات کا طریقہ اسطرح تعلیم کرتے ہین کہ رو بقبلہ دو زانو باادب بیٹھکر آنکھین بند کرکے پوری قوت سے کلا کو ناف کے نیچے سے کھینچکر باہر لائے اور داہنے شانے تک پہونچاکر الٰہ کو

[1] حضرت منصور رحمہ اللہ انا الحق یعنے مین خدا ہون فرمایا کرتے تھے اس رتبہ کے حاصل ہونے پر جب خدا کے وجود کو اپنے مین پائے گا تو بے اختیاری سے ایسے دعوے کرنے لگے گا۔ مولانا محمد صبغت اللہ شہید فرنگی محلی۔

از ام الدماغ برون آورد و لا الٰہ را بقوت بر قضای دل ضرب زند و از لا الٰہ نفی معبودیت و مقصودیت و موجودیت غیر اللہ ملاحظہ نماید تا وجود غیر از بصیرت او منتفی گردد و از کلمۂ الا اللہ اثبات وجود مطلق او تعالےٰ نماید۔

طریق حبس نفی و اثبات

بدانکہ نفس را از برناف حبس کند و حرف لا را بملاحظۂ نفی ماسوا از ناف بخیال برآورده و برابر پستان راست برده لفظ الٰہ را از دماغ بیرون دہد و الا اللہ را بر دل ضرب نماید و وقت گزاشتن نفس محمد رسول اللہ باآہستگی و نرمی بگوید و بسینہ اشارہ کند و زاول سہ بار بعدہ یک یک بار بتدریج زیادہ کند تا دو صد و زیادہ ازین برساند فائدہ حبس سابق بیان کردہ شد۔

طریق پاس انفاس

بدانکہ وقت برآمدن نفس لا الٰہ و وقت فرو رفتن الا اللہ از دل بگوید۔

طریق اسم ذات باضربات

بعدہ اسم ذات را بضربات ارشاد نمایند طریقش آنکہ در یک ضربی لفظ مبارک اللہ را باشد و مدجہر أ بقوت تمام بر دل ضرب زند بعدہ توقف کند تا دم قرار گیرد و باز ہمان طور ضرب زند ہمچنین معمول ورزش نماید ام الدماغ سے نکالے اور الا اللہ کی بہت زور سے قلب پر ضرب لگائے اور لا الٰہ کہتے وقت خیال کرے کہ سوائے خدا کے نہ کوئی موجود ہے نہ کوئی مقصود اور نہ کوئی معبود ہے تاکہ غیر کی ہستی کا خیال جاتا رہے اور الا اللہ سے وجود مطلق کے اثبات کا خیال کرے۔

حبس نفی و اثبات کا طریقہ

سانس کو ناف کے نیچے روکے اور غیر خدا کی نفی کا تصور کرکے لا کو داہنے پستان کے متصل لیجا کر لفظ الٰہ کو دماغ سے نکالکر دل پر الا اللہ کی ضرب لگائے اور سانس باہر نکالتے وقت چپکے سے محمد رسول اللہ کہے اور سینہ کی طرف اشارہ کرے پہلے دن یہ عمل تین دفعہ کرے پھر ہر روز ایک ایک زائد کرتا جائے یہانتک کہ دسو یا اس سے زائد ہوجائے اسکا فائدہ اوپر گذر چکا ہے۔

پاس انفاس کا طریقہ

سانس باہر کرتے وقت لا الٰہ اور پیتے وقت الا اللہ دل سے کہے۔

اسم ذات باضربات کا طریقہ

اسکے بعد اسم ذات کو ضربات کیساتھ کہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ یکضربی مین لفظ اللہ کی پوری طاقت اور زور سے دل پر ضرب لگائے پھر ٹھہر جائے تاکہ سانس ٹھہر جائے پھر ضرب لگائے اسی طرح مشق کرے

و در دو ضربی اسم ذات موصوف را یکبار بر زانوے راست و دیگر بر دل بزند و در سہ ضربی ہمان اسم را یک ضرب بر زانوے راست و دیگر بر زانوے چپ سوم بر دل بشدت و جہر بزند و در چہار ضربی ضرب اول بر زانوی راست دوم بر چپ سوم در پیش خود چہارم بر دل بزند لیکن در یک ضربی دو ضربی و زانو و در سہ ضربی و چہار ضربی جلسہ مربع بنشیند

فصل دوم در بیان اشغال قادریہ طریق شغل اسم ذات خفیہ

بعدہ ذکر اسم ذات خفیہ فرمایند طریقش آنکہ زبان را بکام چسپاند و بدل ہر قدر کہ تواند بگوید شب و روز ہمین تصور باشد تا پختہ شود و بے تکلف جاری گردد و اگر پاس انفاس بذکر اسم ذات نماید طریقش آنکہ اسم ذات را بالاے ناف تصور نموده لفظ ہو را بخیال دراز کرده از افلاک بگذارند ہمین طور ہر دم اشتغال نماید و طریق ذکر اره کہ شغل مخصوص این خاندان است بالا ذکر یافتہ۔

شغل برزخ اکبر

و این چند نوع است اول آنکہ حبس دم کرده نظر در میان دو ابرو دارد۔ نوع دوم نظر در میان ہوا دارد نوع سوم چشم راست کشاده و چشم چپ بند کرده در پرده راست بینی ملاحظہ نور بے کیف وجود مطلق کہ منزہ است از تقییدات نماید تا ظاہر گردد و فناے حقیقی حاصل آید اما بشرطیکہ ہر نوع کہ عمل نماید پک نزند و یقین بر آن کند کہ ہر چیز می بینم و میبالیم مقصود من است انشاء اللہ بمقصود خواہد رسید۔

اور دو ضربی مین پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری قلب پر لگائے اور سہ ضربی مین پہلے داہنے گھٹنے پر دوسری بائین پر اور تیسری ضرب دل پر لگائے اور چہار ضربی مین پہلی دوسری داہنے بائین گھٹنے پر اور تیسری سامنے اور چوتھی ضرب دل پر لگائے لیکن یک ضربی دو ضربی اور سہ ضربی مین تو دو زانو اور چہار ضربی مین چوزانو بیٹھنا چاہیے۔

دوسری فصل اشغال قادریہ کے بیانمین اسم ذات خفیہ کا طریقہ

ان اذکار کے بعد اسم ذات خفیہ تعلیم فرماتے ہین اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے ملائے اور جسقدر ہو سکے قلب سے اللہ اللہ کہے اور رات دن یہی تصور رکھے تاکہ پختہ خیالی حاصل ہو اور ذکر مین کوئی زحمت نہو اور اگر اسم ذات سے پاس انفاس کرے تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ ناف پر اسم ذات کا تصور کرکے لفظ ہو کو خیالی طریقہ سے دراز کرکے آسمان پر لیجائے اسیطرح ہر سانس مین کرے اور اس خاندان کے ذکر اره کا مخصوص طریقہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

برزخ اکبر کا شغل

اسکے چند طریقے ہین اول یہ کہ حبس دم کرکے دونون ابرؤن کے بیچ مین نظر رکھے دوسری نظر ہوا مین رکھے تیسرے داہنے نتھنے کھلی اور بائین بند رکھے اور ناک کو داہنے نتھنے پر وجود مطلق (خدا کی) نور کا جو تمام قیدون سے پاک ہے تصور کرے تاکہ وہ نور ظاہر ہو اور فناے حقیقی حاصل ہو مگر اس عمل مین پک نہ بھٹکنا شرط ہے اور یقین کرے کہ مین جو دیکھتا ہون اور جسکو پاتا ہون وہی میرا مقصود ہے انشاء اللہ مقصود جلد حاصل ہوگا

شغل اسم ذات

طریق شغل اسم ذات آنکہ در پارچہ کاغذ شکل قلب[1] صنوبری برنگ سرخ یا نیلگون کشیدہ و دران لفظ اللہ را با آب طلا یا نقرہ بنویسد و پیوستہ نظر برآن دارد تا آنکہ نقش این اسم در اول پدید آید یا صورت وہمی را بر صفحہ دل بنویسد و مدام متوجہ بآن باشد تا غیب از حواس پدید آید۔

طریق شغل دورۂ قادریہ

آنکہ رو بقبلہ باادب دوزانو نشستہ ہر دو چشم بند نمودہ و زبان را بکام چسپانیدہ بحضور قلب تصور نماید یعنے بزبان دل اللہ سمیع بلا حظہ نور خط نورانی از ناف برآوردہ تا بوسط سینہ کہ مقام لطیفہ سر است رساند واز سینہ اللہ بصیر را برآوردہ تا بدماغ رساند و از ام الدماغ اللہ علیم برآوردہ تا بعرش رساند باز اللہ علیم از عرش تا بدماغ و اللہ بصیر از دماغ تا بسینہ و اللہ سمیع از سینہ تا بناف آرد و این جملہ دورہ گردد بعدہ باز از ناف شروع کند و درجہ بدرجہ بطور مذکور بطریق عروج و نزول کردن باشد بعضے بزرگان ہمراہ این کلمات مذکورہ اللہ قدیر زیادہ کنند برین تقدیر اللہ قدیر را تا آسمان چہارم برند و اللہ علیم را تا بعرش رسانند و در آنجا چندے قرار کنند ثمرات و کیفیات این شغل بقلم نمی آید ہر کہ کند داند۔

اسم ذات کا شغل

اسم ذات کے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ کاغذ پر قلب[1] صنوبری کی سرخ یا نیلی تصویر کھینچکر اسمین اللہ سونے یا چاندی کے پانی سے لکھکر اسپر نظر رکھے یہانتک کہ یہ نام دلپر منقوش ہوجائے یا لفظ اللہ کی صورت دلپر لکھے اور اس کی طرف متوجہ رہے تاکہ اسکے حواس سے غیب ظاہر ہو۔

شغل دورہ قادریہ کا طریقہ

سالک کو چاہیے کہ ادب سے دوزانو قبلہ رو بیٹھے اور آنکھین بند کرے زبان کو تالو سے لگا کر اللہ سمیع کا حضور قلب سے تصور کرے اور خط نورانی ناف سے نکالکر وسط سینہ تک (جو لطیفہ سر کا مقام ہے) پہونچائے اور اللہ بصیر کو سینہ سے نکالکر دماغ تک پہونچائے اور اللہ علیم کو ام الدماغ سے نکالکر عرش تک پھر عرش سے دماغ تک اور اللہ بصیر کو دماغ سے سینہ تک اور اللہ سمیع کو سینہ سے ناف تک لائے اس دورہ کے بعد پھر ناف سے شروع کرکے تدریجاً عروج و نزول کے طریقہ سے مشغول رہے بعضے اس شغل مین اللہ قدیر کو شامل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اللہ قدیر کو چوتھے آسمان تک اور اللہ علیم کو عرش تک پہونچائے اور وہان ٹھہر جائے اس شغل کی کیفیتین بہت مشغول ہونیسے معلوم ہوتی ہین۔

[1] اسکی شکل یہ ہے

بعد از حصول ثمرات ذکر و شغل مراقبہ تلقین فرمائیں۔

فصل سوم در مراقبات قادریہ

مراقبہ مشتق از رقیب است و رقیب نگاہبان را میگویند پس دل را از یاد ماسوا و خیال غیر حق نگاہدار و طریقش آنکہ ہر آیت و کلمہ کہ مراقبہ آن منظور باشد آن آیت یا کلمہ را تلفظ نمودہ با دب تمام دوزانو بذلت و حقارت خود رو بقبلہ بنشینند و دل را از ماسوا خالی نمودہ در تصور معنی آن خوب خوض نمایند چنانکہ دران مستغرق گردد و اصل در مراقبہ حدیث شریف سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم است یعنی الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک و از آیات کلام اللہ شریف گویا کہ سرہمہ مراقبات ست کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ طریقش آنکہ ذات خود را مردہ و پوسیدہ و خاکستر شدہ تصور نماید و داند کہ باد او را جابجا میگرداند و آسمان را شگافتہ و تمام عالم را برہم درہم چنانکہ روز قیامت فانی خواہد شد ملاحظہ نماید و ذات مطلق اللہ تقدس و تعالیٰ را موجود و باقی داند درین شغل مشغول ماند تا وقتیکہ نتیجہ او کہ محویت و بیخودی است بوصول انجامد۔

اس شغل کے فوائد و ثمرات حاصل ہونے کے بعد مراقبہ تلقین فرماتے ہیں۔

تیسری فصل مراقبات قادریہ کے بیان میں

مراقبہ رقیب سے مشتق ہے اور عربی میں رقیب نگہبان اور محافظ کو کہتے ہیں تو ماسوی اللہ کی یاد اور غیر حق سے دل کو محفوظ رکھنے اسکا یہ طریقہ ہے کہ جس آیت یا کلمہ کا مراقبہ منظور ہو اسکو زبان سے کہے اور اپنے کو ذلیل و کمترین سمجھکر با دب قبلہ رو دوزانو بیٹھے اور غیر خدا سے دل کو صاف کرکے اسکے معنے کے تصور میں منہمک ہو جائے حدیث شریف میں مراقبہ کے متعلق ہے الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اور قرآن مجید کی آیت کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام گویا تمام مراقبوں کی اصل ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کو بالکل مردہ اور پوسیدہ اور خاک خیال کرے اور آسمان کو شگاف دار اور تمام دنیا کو درہم برہم (جیسا کہ قیامت کے دن قدرۃً ہو جائیگی) تصور کرے اور خدا کی ذات کو موجود و باقی خیال کرے جسوقت تک محویت اور بیخودی نہ پیدا ہو جائے اسی شغل میں مشغول رہے اور اسکے حاصل ہونے کے بعد دوسرے مراقبوں میں مشغول ہو۔

سلہ بہتر ائی اور اچھائی یہ ہے کہ تم اس طرح عبادت کرو گویا خدا کو تم دیکھتے ہو اگر اس خیال پر قدرت نہ ہو تو یہ خیال کرو کہ خدا تمکو دیکھتا ہے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید سلہ دنیا میں جو کوئی ہے وہ ضرور فنا ہوگا اور بزرگی اور بڑائی والا خدا باقی رہے گا ۱۲ شہید

مراقبۂ دیگر

اللہ[1] نور السمٰوٰت والارض انوار الٰہی را کہ در ہر مکان و زمان موجود است چنانکہ وجود حق کہ در ہر جا ثابت است ملاحظہ نماید و مستغرق گردد همچنین

مراقبۂ آیت

ان الموت[2] الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ایضا[3] اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ[4] و دیگر کلمات مراقبہ کہ سابق مذکور شدہ از انجا گیرند پس ہر گاہ کہ ثمرات این مراقبات مترتب شوند و کیفیات و انوار آنہا مشہود گردد مراقبۂ توحید ارشاد فرمایند و آن را انواع است۔

اول مراقبۂ توحید افعالی

طریقش آنکہ حرکات و سکنات تمام عالم را حرکات و سکنات حق داند و فاعلان صوری را بمنزلۂ آلات محض فاعل مطلق تصور نماید بروجہ کمال بریں حالت ملازمت کند ثمرات عجیبہ و اخلاق پسندیدہ پیدا آید و خوب و زشت در نظرشان یکسان گردد منظم مردان نفس ہوا شکستند + از نیک و بد زمانہ رستند + در بحر فنا چو غوطہ خوردند + جز حق ہمہ را وداع کردند +

دوم مراقبۂ توحید صفاتی است

و آن اینکہ صفات خود و صفات موجودات را پرتو صفات حق داند و دران مستغرق گردد ثمرات آن نیز۔

دوسرا مراقبہ

اللہ نور السمٰوٰت والارض خیال کرے کہ جسطرح خدا کا وجود ہر جگہ ہے اسیطرح اسکا نور تمام عالم مین ہے اور مستغرق ہوجاے اور ایسا ہی اس۔

آیت کا مراقبہ

ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم اور اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ کا مراقبہ کرے اسکے علاوہ اور دیگر کلمات مذکورۂ بالا کا مراقبہ کرے جب ان مراقبات سے فائدہ حاصل ہونے لگتا ہے اور انوار و کیفیات ظاہر ہوتے ہین تو مراقبۂ توحید تعلیم کیا جاتا ہے اور اسکی چند قسمین ہین اول مراقبۂ توحید افعالی اسکا طریقہ یہ ہے کہ تمام دنیا کے حرکات و سکنات کو خدا کے حرکات و سکنات جانے اور ظاہری کام کرنیوالون کو آلہ اور خدا کو فاعل حقیقی خیال کرے۔ اس پر پورے طریقہ سے پابندی کرنے پر عجیب ثمرہ اور بہتر اخلاق ظاہر ہونگے اور اچھائی برائی مین کوئی فرق نہ نظر آئے گا۔ رباعی

مردان[5] نفس ہوا شکستند	از نیک و بد زمانہ رستند	در بحر فنا چو غوطہ خوردند	جز حق ہمہ را وداع کردند

دوسرا مراقبہ توحید صفاتی کا ہے

اور وہ یہ ہے کہ اپنے اور تمام دنیا کے وجود کو خدا کے صفات کا عکس سمجھے اور اسی خیال مین مستغرق ہوجاے اسکے فوائد بھی

[1] خدا ہی آسمان اور زمین کا نور ہے ۱۲ [2] موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو ضرور پالیگی ۱۲ [3] تم جہان کہین ہوگے تمکو موت ضرور پالے گی خواہ تم گھر ہوے پر جون مین ہو ۱۲ شہید [4] جو لوگ دنیاوی لوازمات سے بری ہوجاتے ہین اُنکو اچھائی برائی کا امتیاز نہین رہتا اور جب دنیا ہی فنا مین غوطہ لگاتے ہین تو سواے خدا کے دنیا کی تمام چیزون سے جدا ہوجاتے ہین ۱۲ شہید۔

در بیان نمی آید مجمل آنکہ صاحب این مراقبہ خود را مصدر کثرت کہ در عالم است میداند و صورتش آنکہ بدان خود را فراخ و پہنا می یابد باین مرتبہ کہ از فرش تا عرش تمام عالم را در گرفتہ است و ہمہ عالم را در خود می بیند و در ین حالت کیفیت عالم بر و منکشف گردد و آن کشف او مطابق واقع باشد لیکن درین توقف نکنند و قصد ازان بانوار کند کہ حجاب ذات اند و گاہ انوار رنگارنگ ظہور گیرند و آن ہم حجاب ذات بحت اند ازان ہم ترقی جوید و حجاب ہائے انوار سخت تر اند بدرگاہ الٰہی بعجز و انکسار استدعا نماید و بنظر خیالی ازان بگذرد و آخر این حجب جمالے ہست لطیف بے لون کہ آن را بہ نسبت بیرنگی تعبیر نمایند آنجا نیز گاہے توقف میشود و بعضے آن را مقصود اصلی دانستہ در آن مرتبہ توقف میکنند و اگر امداد الٰہی و جذبہ غیبی شامل حال است تمام حجاب طے شوند و بمرتبہ معرفت ذات بحت بچون برسد و دران جا حالات عجائب و غرائب پیش آیند و این را سیر فی اللہ میگویند و این را پایانی نیست و این مقام را انتہائے سلوک و معرفت فرمودہ اند۔

سوم مراقبہ

مراقبہ توحید ذاتی کہ ہمہ ذوات را حق داند و غیر او را موجود نداند محققان حال این مراقبہ را منع فرمودہ اند کہ فہم آن بدون وجدان راست نیاید بطریق اجمال دائما درین حال باشد بنایت الٰہی رفتہ رفتہ بروجہ کمال کشف خواہد شد و در ابتدای حال تفتیش و استیقان مشغول نشود۔

کل کے کل نہین قلمبند کیے جا سکتے مختصر اُون سمجھنا چاہیے کہ یہ مراقبہ کرنیوالا اپنے کو کثرت فی العالم کا منبع سمجھتا ہے اور اُسکی صورت یہ ہو کہ اپنے جسم کو وسیع اور چوڑا پاتا ہے اور اس مرتبہ مین زمین سے عرش تک تمام چیزون کو گھیرے ہوے ہوتا ہو اور تمام عالم کا وجود اپنے مین پاتا ہو اور ہر چیز کی حقیقت اُسپر منکشف ہو جاتی ہو اور یہ کشف غلط نہین ہوتا بلکہ واقعی ہوتا ہو لیکن اسمین نہ ٹھہرے اور اُن انوار کا قصد کرے جو ذات کے حجاب ہین اور بعض وقت جو مختلف قسم کے نور ظاہر ہوتے ہین وہ بھی وجود مطلق کے حجاب ہین درگاہ الٰہی مین عجز و انکساری سے دعا کر کے خیالی طریقہ سے اس سے گذر جائے اور ان پردونکے بعد ایک جمالی پردہ ہو جو لطیف اور بے رنگ ہو کبھی اسپر توقف ہو جاتا ہو اور بعضے اُسکو غرض اصلی سمجھکر ٹھہر جاتے ہین مگر خدا کی مدد شامل ہو تو یہ تمام پردے آسانی سے ہو جائینگے اور ذات مطلق کی معرفت کا فخر حاصل ہوگا اور اُس جگہ عجیب و غریب حالات پیش آئینگے اس کو اصطلاح مین سیر فی اللہ کہتے ہین اور اسکی کوئی انتہا نہین اور یہ مقام سلوک و معرفت کا منتہا خیال کیا جاتا ہے

تیسرا مراقبہ

توحید ذاتی کے مراقبہ سے محققین نے منع کیا ہو اور توحید ذاتی یہ ہو کہ تمام چیزونکو خدا جانے اور غیر خدا کو معدوم سمجھے اور وجہ اسکی یہ ہو کہ یہ سمجھنا بغیر وجدان کامل کے نہین ہو سکتا ہو مجملاً یون سمجھنا چاہیے کہ ہمیشہ اسی حالت مین رہے انشاء اللہ تدریجاً پورے طور پر کشف ہونے لگے گا اور ابتدا مین تحقیق اور تلاش نکرنا چاہیے۔

فائدہ باید کہ در مراقبہ بنہایت ملازمت و مشق نماید تا حاصل آید کہ دل ازان بتکلف باز توان داشت بلکہ دل ازان باز داشتن ممکن نباشد و ازان حالتے حضورے و محویت و نفی خود و عالم و اثبات حق پیدا آید و اگر یک لحظہ موقوف شود خوف ہلاکت او باشد۔

طریق کشف ارواح و ملائکہ و ہر روحی کہ باشد

طالب را باید کہ طرف راست گوید مُبُّوحٌ و چپ قُدُّوسٌ و طرف آسمان رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ و در دل وَالرُّوحُ ضرب کند ہزار بار بگوید و توجہ بمطلوب کند پس آن روح در بیداری یا در خواب ملاقی شود و اگر دو ہزار بار گوید زود بمقصود رسد۔

ذکر برائے کشف آئندہ

راست یا اَحَدُ چپ یا صَمَدُ بگوید ہزار بار و نیز سر را بجانب کشف راست گرداند یا حَیُّ در دل یا قَیُّوْمُ ضرب کند و برائے دفع بلا ہمین کند ہزار بار۔

ذکر برائے شفائے مریض

در راست یا اَحَدُ در چپ یا صَمَدُ و طرف آسمان یا وِتْرُ در دل یا فَرْدُ ہزار بار بگوید

فائدہ مراقبہ مین پابندی اور مشق کرنا چاہیے تاکہ یہ حالت ہو جائے کہ دل مراقبہ سے بمشکل ہٹے اور مراقبہ سے دل پھیرنا غیر ممکن ہو اور اُس سے حضوریت اور محویت حاصل ہو اور اپنے اور تمام عالم کا عدم بعد وجود حق ثابت ہو جائے اور اُس کے ایک لمحہ بھی موقوف ہونے مین جان کی ہلاکت کا ڈر ہے۔

ارواح اور ملائکہ کے کشف کا طریقہ

سالک داہنے سیوح اور بائین قدوس اور آسمان کی طرف رب الملئکۃ اور قلب پر وا لروح کی ہزار بار ضرب لگائے اور مقصود کی طرف متوجہ ہو جائے تو جس روح سے ملاقات کرنی مقصود ہو گی وہ بیداری یا خواب مین ملاقات کر گی دو ہزار ضربین لگانے سے مقصود جلد حاصل ہو گا۔

آئندہ کے حالات سے باخبر کر دینے والا ذکر

داہنے یا اَحَدُ اور بائین یا صَمَدُ اور سر شانے کی طرف پھیر کر یا حَیُّ اور دل مین یا قَیُّوْمُ کی ایک ہزار ضربین لگائے اور بلاؤن کے دور کرنے کے لیے اسی طرح ایک ہزار بار ضربین لگانا مجرب ہے۔

بیمار کی شفا کے لیے ذکر

داہنے یا احد اور بائین یا صمد اور آسمان کی طرف یا وتر دل مین یا فرد ایک ہزار بار کہے۔

ذکر برائے حصول امور مشکلہ وکشف وقائع آیندہ

بعد تہجد ہزار بار بطرف راست یا حَیُّ و در چپ یا قَیُّوْمُ و بآسمان یا وَھَّابُ و در دل یا اللّٰہُ ضرب کند دعا کند

ذکر برائے کشف قبور

اول بست ویکبار یا رَبِّ بگوید و بطرف آسمان یا رُوْحُ و بر قبر یا رُوْحُ و بر دل یا رُوْحُ الرُّوْحُ ضرب کند حال میت معلوم شود علانیہ یا در خواب۔

طریق دیگر

نزدیک قبر بنشیند اول فاتحہ برمیت خواند بعد ازاں بطرف آسمان اَکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ باز بر دل ضرب کند اَکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ بعدہ بر قبر ضرب کند عَنْ حَالِہٖ تو جہ بقلب شود۔

ذکر کشف روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

صورت مثالیۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را تصور نمودہ درود خواند و بطرف راست یا اَحْمَدُ و چپ یا مُحَمَّدُ و در دل یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ضرب کند ہزار بار بگوید علانیہ یا در خواب از دولت دیدار مبارک مشرف شود۔

ذکر برائے برآمدن حاجات

ہر مشکلے و ہر حاجتے کہ پیش آید اسمی از اسمائے حسنیٰ مطابق حاجت خود گرفتہ بذکر سہ ضربی یا چہار ضربی مشغول شود۔

مشکل چیزوں کے حاصل کرنے اور آیندہ کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا ذکر

نماز تہجد کے بعد ہزار بار داہنی طرف یا حَیُّ بائیں طرف یا قَیُّوْمُ اور آسمان کی طرف یا وَھَّابُ اور زمین یا اَللّٰہُ کی ضرب لگاوے اور دعا کرے۔

کشف قبور کیواسطے ذکر۔ پہلے اکیس بار یا رَبِّ کہے اور اسکے بعد آسمان کی طرف یا رُوْحُ اور قبر پر یا رُوْحُ اور دل پر یا رُوْحُ الرُّوْحُ کی ضرب لگائے انشاء اللہ خواب یا بیداری مین میت کا حال معلوم ہوجائے گا۔

دوسرا طریقہ پہلے قبر کے پاس بیٹھکر میت پر فاتحہ پڑھے اور پھر آسمان کی طرف اَکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ اور پھر اَکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ اور قبر پر عَنْ حَالِہٖ کی ضرب لگائے اور قلب کی طرف متوجہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے کشف کا ذکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کرکے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا اَحْمَدُ اور بائیں طرف یا مُحَمَّدُ اور دل مین یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب مین زیارت ہو۔

حاجت برآری کا ذکر

جو کوئی مشکل یا ضرورت پیش آئے اسکے موافق اسمای حسنیٰ مین سے کوئی نام لیکر سہ ضربی یا چہار ضربی مین مشغول ہوجائے

مثلاً برائے کشایش رزق یارزاق و برائے شفائے مریض یاشافی و برائے حفظ موذیات یاحفیظ و برائے گرسنگی یا صمد و برائے دفع دشمن یا معز یا مذل و برائے دفع بلا و انشراح خاطر یاحی یا قیوم و علی ہذا القیاس۔

باب سوم در اذکار و اشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالے

باید دانست کہ چون طالب صادق بتوفیق الٰہی متوسل بزرگے از بزرگان این سلسلہ عالیہ میشود اول او را استخارہ فرمایند پس از دو حال خالی نباشد یا اجازت یا منع در صورت اجازت با مشغول شوند و الا جواب دہند کہ قسمتش بجاے دیگر ست و نیز توجہ مرشد قائم مقام استخارہ میشود۔

طریق استخارہ

آنکہ بعد از نماز عشا وضو تازہ کردہ صد و یکبار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بصدق تمام بخواند بنیت آنکہ انچہ از من تقصیرات ظاہری و باطنی صادر شدہ از جملہ توبہ کردم و از سر نو مسلمان شدم بعدہ دو رکعت نماز استخارہ باین نیت کہ از حق تعالی میخواہم کہ بر اتباع شریعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسیلہ مرشدم محکم دارد و در رکعت اول بعد فاتحہ آیۃ الکرسی و در دوم بعد فاتحہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ

مثلاً گشایش رزق کیواسطے یارزاق اور مریض کی شفا کیواسطے یاشافی اور موذی جانورون سے بچنے کے لیے یا حفیظ اور فاقہ کے لیے یا صمد اور دشمن کے دفع کرنے کے لیے یا معز یا مذل کے دفع کرنے اور دل کی تفریح کے لیے یاحی یا قیوم و علی ہذا القیاس۔

تیسرا باب حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ کے اذکار و اشغال کے بیان مین

جب سچا طالب خدا کی عنایت سے اس سلسلہ کے بزرگون مین سے کسیکو اپنا وسیلہ کرتا ہے پہلے استخارہ فرماتے ہین پس اجازت ملیگی یا نہ ملیگی اجازت ملجانے پر اُس مین مشغول ہوجاتے ہین اور ممانعت کی صورت مین جواب دیتے ہین کیونکہ اسکی قسمت دوسری جگہ متعلق ہے اور مرشد کی توجہ بھی استخارہ کی قائم مقام ہوتی ہے۔

استخارہ کا طریقہ

عشا کی نماز کے بعد تازہ وضو کرکے صدق دل سے استغفراللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ایک سو ایکبار پڑھے اور اپنے تمام اندرونی اور ظاہری گناہون سے توبہ کرے اور خیال کرے کہ مین پھر مسلمان ہوا اسکے بعد دو رکعتین نماز استخارہ کی اس نیت سے پڑھے کہ مین خدا سے آرزو کرتا ہون کہ مرشد کے وسیلہ سے مجھکو شریعت محمدی کا پورا پابند کردے اور پہلی رکعت مین الحمد کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت مین الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون

ف۱ یعنی خدا سے اپنے گناہون کی معافی مانگتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین اور جو زندہ اور قائم ہے اور مین اسکی درگاہ مین توبہ کرتا ہون ۱۲ شہید

بخواند بخشوع وخضوع تمام وانماید وبگریہ وزاری پرداز وبعد سلام نماز صد ویکبار درود شریف وصد ویکبار کلمہ تمجید خواندہ ودست برداشتہ دعا کند چون خواب غلبہ کند برزمین بخسپد واگر معذور ست اختیار دارد وبعدہ انچہ در خواب بشارت شود از مرشد بیان کند واگر در روز اول بشارت نہ شود سہ روز بکند وبر استخارہ نظر بر قلب خود کند اگر قلب در اعتقاد ہمچنان محکم ست کہ سابق ازین بود ہمین بشارت ست پس مرشد بعد اخذ بیعت اورا تلقین ذکر اسم ذات بواسطہ لطائف ستہ نماید باین طریق کہ زبان را بلگام چسپانیدہ ہر دو چشم ببندد نماید وبر زبان خیال از دل صنوبری بگوید بہ نہجیکہ این اسم را غیر ذات نداند واین حیثیت را بوسع خود در حال نشست وبرخاست از دست نہ دہد۔

بیان لطائف ستہ وطریق ذکر آنہا

باید دانست کہ لطائف شش اند یعنے شش موضع اند در جسم انسان کہ پر فیوض وپر انوار ومشتمل بسیار برکات اند اول لطیفہ قلبی کہ مقام او دو انگشت فرو تر زیر پستان چپ است ونور او سرخ است دوم لطیفہ روحی کہ مقام او دو انگشت فرو تر زیر پستان راست ست ونور او سفید است سوم لطیفہ نفس کہ موضع آن زیر ناف است ونور او زرد است چہارم لطیفہ سری مقام آن مابین سینہ ونور او سبز است پنجم لطیفہ خفی مقام آن بالائے ابرو ونور او نیلگون ست ششم لطیفہ اخفی محل آن ام الدماغ است ونور او سیاہ است مثل سیاہی چشم

خشوع وخضوع سے پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں دے کر اور سلام پھیرے کے ایک سو اکیس بار کلمہ تمجید پڑھکر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو وہیں زمین پر سو رہے اور اگر کوئی عذر ہو تو جہاں چاہے سو رہے اور سوتے میں جو کچھ خواب دیکھے مرشد سے بیان کرے اور حالت استخارہ میں اپنے دلی حالت پر غور کرے اگر قلب میں اعتقاد کی وہی مضبوطی ہو تو یہی بشارت ہے پس مرشد کو چاہیے کہ مرید کر کے اسم ذات بواسطہ لطائف ستہ کی اس طرح تعلیم دے کہ زبان کو تالو سے ملا کر آنکھیں بند کر کے خیالی زبان سے قلب صنوبری سے اس طرح کہے کہ خدا کے اسم کو اسکی ذات کا غیر تصور نہ کرے اور اٹھتے بیٹھتے حتی الوسع یہ خیال قائم رکھے۔

لطائف ستہ کا بیان اور انکے ذکر کا طریقہ

انسان کے جسم میں چھ جگہیں انوار وبرکتوں سے پُر ہیں اور یہی لطائف کہلاتے ہیں اول لطیفہ قلبی اسکی جگہ بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے اور اسکا نور سرخ ہے دوسرے لطیفہ روحی اسکی جگہ داہنے پستان سے دو انگل نیچے ہے اور اسکا نور سفید ہے تیسرے لطیفہ نفس اسکی جگہ ناف کے نیچے ہے اور اسکا نور زرد ہے چوتھے لطیفہ سری اسکی جگہ سینہ کے درمیان ہے اور اسکا نور سبز ہے پانچویں لطیفہ خفی اس کی جگہ ابرو کے اوپر ہے اور اسکا نور نیلگون ہے چھٹے لطیفہ اخفی اسکا مقام ام الدماغ ہے اور اس کا نور سیاہ ہے آنکھ کی سیاہی کے مانند

فائدہ بدانکہ این لطائف شش گانہ را بہ ترتیبی کہ مذکور شد بخوبی ذاکر باید نمود حتی کہ خود بر ذکر آنہا واقف شود و مرشد بہمت تمام بالقائے آن ذکر در لطیفۂ مرید متوجہ شود و استدعا از حق نماید و مرید را بگوید کہ زبان را بکام چسپانیدہ از زبان قلب اسم ذات را بے حرکت زبان بگوید و خود بقوت و ہمت تمام توجہ کند یعنے ذہن قلب خود را بر قلب مرید تصور نماید و خطرۂ غیر را آمدن ندہد و بجذبۂ قلبی قلب مرید را بطرف خود کشد تا از اثر توجہ او در لطیفۂ مرید جنبش پدید آید و ذکر جاری گردد و نور ذکر در دل مرید قوتے پیدا کند و نسبتے و حضورے بہمہ کو رتقدس و تعالے ظہور گیرد و باین حیثیت تا یک ساعت کم زیادہ بحال مرید متوجہ باشد و ارواح متبرکۂ اکابر این سلسلہ را شامل حال خود دانستہ این تصرف را از امداد ایشان داند۔ فائدہ بدانکہ این دل صنوبری آشیانۂ قلب حقیقی است کہ از عالم امر است مسمی بالحقیقت جامع و نیز چون مرید متوجہ بقلب شود و عادت اللہ جاریست کہ از مبدء فیض بواسطۂ قلب حقیقی فیض میرسد چون مشق لطیفۂ قلبی بانجام رسد و فنائے قلبی حاصل آید بہمین طور لطائف باقی را جداگانہ مشق نماید و فنائے لطائف عبارت ازان است کہ دران لطیفہ استغراق بہم رسد و بتکلف نماند و گاہے میباشد کہ مرید را در لطیفۂ قلبی تجلیات رومی دہند اما باید کہ بوسع امکان خود را مغلوب تجلی نہ سازد بلکہ تنزیہ او تعالے را بنظر قلبی متیقن خود سازد و درین لطیفۂ قلبی نفی و اثبات صغیر می فرمایند

فائدہ سالک کو ان چھ لطیفوں کا یہانتک ذاکر ہونا چاہیے کہ خود اُنکے ذکر سے واقف ہو جاوے اور مرشد اس ذکر کو لطیفۂ مرید مین ڈالنے کی طرف توجہ کرے اور بارگاہ الٰہی مین دعا کرے اور مرید سے زبان کو تالو مین چپٹا کے بغیر زبان ہلائے قلب سے اسم ذات اذکر نے کو کہے اور خود ہمت سے توجہ کرے یعنی اپنے قلب کے مُنھ کو مرید کے قلب پر تصور کرے اور غیر خدا کے خیال کو اُسکے دل مین آنے سے روک کر اُسکے قلب کو اپنی طرف جذبۂ قلبی سے مائل کرے تاکہ اس توجہ کے اثر سے اُسکے لطیفہ مین حرکت پیدا ہوا ور ذکر جاری ہو جاوے اور ذکر کا نور اُسکے قلب مین جاگزین ہو جائے اور تعلق اور حضوری درگاہ قدس جناب باری مین پیدا ہو جائے اسیطرح ایک گھنٹہ سے کم و بیش مرید کی طرف متوجہ رہے اور خیال کرے کہ یہ تصرف جو مجکو حاصل ہوا ہے بزرگان سلسلہ کی عنایت اور توجہ سے ہے فائدہ قلب صنوبری قلب حقیقی (جو عالم امر سے ہے) کا نشیمن ہے اور اُسکو حقیقت جامع بھی کہتے ہین اور خدا کی عادت جاری ہے کہ جب مرید اپنے قلب کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو مبدء فیاض سے قلب حقیقی کیوا سطے سے اُسکو فیض پہونچتا ہے جب لطیفۂ قلبی کی مشق کامل ہو جائے اور فنائے قلبی حاصل ہو جائے تو باقی لطائف کی الگ الگ مشق کرنی چاہیے اور فنائے لطائف یہی ہے کہ لطیفہ مین مستغرق ہو جائے اور اسمین تکلف کی ضرورت نہو اور کبھی مرید پر لطیفہ مین انوار اور تجلیان ظاہر ہوتی ہین ایسی حالت مین اُس کو ان مین محو نہو جانا چاہیے بلکہ خدا کے منزہ اور پاک ہونیکا خیال کرنا چاہیے اور اس لطیفۂ قلبی مین نفی و اثبات صغیر بھی تعلیم کیا جاتا ہے

طریقش آنکہ بہ دو حبس دہر دو لب بند کردہ و دم را از ناف برآوردہ در قلب حبس کند و کلمہ لا را از ناف برآوردہ تا بگلو رسانیدہ الٰہ را از گلو تا لطیفہ روحی فرود آوردہ ضرب الا اللہ بر قلب بزند بحیثیتی کہ اثر ذکر بر ہمہ لطائف برسد و ملاحظہ نفی ماسوی اللہ و اثبات ذات مطلق بے کیف کردہ باشد اولاً در یک دم سہ بار بعد ازاں در ہر دم بر رعایت عدد طاق یک یک زیادہ کردہ باشد تا بست و یک بار برساند و تند و شد نگاہ دارد تا اثر ظاہر گردد و اگر اثر ظاہر نشود دلیل بے حاصلی است باز از سر نو شروع کند و اثر ذکر آنست کہ در وقت نفی وجود بشری منتفی گردد و در اثبات آثار جذبات الٰہی ظہور گیرد درین ذکر چندان مشغول شود کہ مذکور بر دل ذاکر مستولی شود و نام معشوق ہم فراموش کند و مستغرق بجلوۂ معشوق گردد۔

طریق شغل لطائف ستہ

انیست کہ دم را از زیر ناف کشیدہ بہمان لطیفہ کہ شغل آن باید نمود قرار دہد و در ذکر اسم ذات اللہ اللہ با ملاحظہ معنے و نور آن مقام و واسطہ چندانکہ دست دہد مشغول شود و این اسم را با غیر ذات نداند و ذکر این مقامات بدون حبس دم ہم میکنند و ذکر ہمان اسم ذات ست۔

طریق ذکر جاروب

این لطائف این است کہ دم بالشدت تمام بملاحظہ اسم ذات بدون حبس دم از ہمان لطیفہ کہ جاروب آن کند کشیدہ آسکا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں اور ہونٹھ بند کرکے سانس ناف کے نیچے سے نکالکر قلب میں روکے اور لا کو ناف سے نکالکر گلے تک پہونچاکر الٰہ کو گلے سے لطیفہ روحی تک لاکر اللہ کی ہدلپر اسطرح ضرب لگائے کہ اسکا اثر تمام لطیفو پر پہونچے اور غیر اللہ کی نفی کا اور خدا کی ذات کے اثبات کا تصور کرے پہلے ایک سانس میں ایک دفعہ کرے اور تدریجاً ترقی دیتا جائے یہاں تک کہ اکیس مرتبہ تک پہونچائے لیکن طاق عدد کا اور مدوشد کا خیال رکھے تاکہ اثر ظاہر ہو اور اگر اثر نہو یہ بے حاصلی کی دلیل ہے پھر از سر نو شروع کرنا چاہیے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ نفی کیوقت وجود انسانی کی بالکل نفی ہوجائے اور حالت اثبات میں جذبات الٰہی کا ظہور ہو اس ذکر میں ایسا منہمک ہونا چاہیے کہ مذکور یعنے خدا کا ذکر انسان کے دلپر غالب ہوجائے اور معشوق کا نام بھولکر جلوۂ معشوق میں محو ہوجائے۔

لطائف ستہ کے شغل کا بیان

ناف کے نیچے سے سانس کھینچکر جس لطیفہ کا شغل منظور ہو اُسپر ٹھہرائے اور جسقدر ممکن ہو اسم ذات میں اُسکے معنی اور اس جگہ کے نور اور واسطہ کیساتھ منہمک ہوجائے اور اسم کو ذات کا غیر سمجھے بعض لوگ ان مقامات کا ذکر بغیر حبس دم کرتے ہیں اور ذکر ہی اسم ذات ہے

ذکر جاروب کا طریقہ

ان لطائف میں اُسکا طریقہ یہ ہے کہ اسم ذات کے تصور کیساتھ سانس کو پوری قوت سے بغیر سانس روکے ہوئے جس لطیفہ کی جاروب ہو اُسے کھینچ

باز ضرب هو بهمان لطیفه زند چنانچه اگر جاروب لطیفه قلبی کند دم بشدت تمام از قلب با ملاحظه اسم ذات کشیده تا موضع روح رسانیده ضرب دم بملاحظه هو باز بردل بزند و بهمین طور جاروبهای دیگر لطائف هستند در عمل آوردن شرط است و طریق ذکر اره این لطائف نسبت که دم بشدت تمام بملاحظه اسم ذات از بهمان لطیفه که اره او ورزش نماید واژگون کشیده باز ضرب هو یعنی بملاحظه هو بهمان لطیفه بزند چنانچه در جاروب لطیفه قلب گفته شد اما چون از مشق لطائف سته فراغ نماید و ملکه حاصل آید بعده مرشد فرماید که جمع همت نموده متوجه بهمه لطائف یک مرتبه شود و مرشد نیز توجه نماید تا همه لطائف بخوبی جاری شوند اگر در سیر لطائف چیزے از تجلیات وغیره پیش آید دران متلذذ نبوده مستغنی نشود بلکه طالب ترقی شود فائده بدانکه در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف میگویند چون این سیر تمام شود سلطان الذکر فرمایند۔

طریق سلطان الاذکار

مرید را باید که از سر تا قدم متوجه بهر بُن موے وجود خود شده بملاحظه اسم ذات نماید و مرشد نیز بهمت تمام و کمال متوجه بر بهمه اجزاے مرید شود و این شغل را چندان کند که از هر بُن موے بدن ذکر جاری گردد حتی که اگر خود را غافل سازد ممکن نباشد تا بینجا اذکار متضمن بلطائف سته وغیره بود تمام شد چرا که نزد مشائخ این سلسله قطع این راه جمله هفت قدم است پهر هو کی ضرب اسی لطیفه پر لگائے مثلاً اگر لطیفه قلبی کی جاروب کرتا ہی تو اسم ذات کے تصور کے ساتھ سانس کو قلب سے کھینچکر موضع روح تک لاکر هو کی ضرب قلب پر لگائے یہی ہر لطیفه کی جاروب مین ہونا چاہیئے اور ذکر اره کا طریقه ان لطائف مین یہ ہی کہ اسم ذات کے تصور کیساتھ سانس کو جو لطیفه مقصود ہی اُس سے اُلٹا کھینچکر اُسی لطیفه پر هو کی ضرب لگائے چنانچه جاروب لطیفه قلب کے بیان مین ذکر کیا گیا ہی لیکن جب چھوں لطیفون کی مشق سے فارغ ہوجاے اور اُنمین کمال حاصل ہوجائے تو مرشد کو تمام لطائف کیطرف یکبارگی توجه کرنیکو فرمانا چاہیے اور خود بھی توجه کرنا چاہیئے تاکه تمام لطیفے بآسانی جاری ہوجائین اگر لطائف کی سیر کی کچھ تجلیان ظاہر ہون تو اُنمین مشغول ہوکر بے پروا نہوجائے بلکه ترقی کی خواہش کرنا چاہیے فائده اصطلاح صوفیه مین اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہین اور اُسکے تمام ہونے پر اسکو سلطان الذکر کہتے ہین۔

سلطان الاذکار کا طریقه

مرید کو سر سے پیر تک اپنے جسم کے ہر ہر بال کی طرف متوجه ہوکر اسم ذات کا تصور کرنا چاہیے اور مرشد کو بھی مرید کے ہر ہر جزو کیطرف متوجه ہونا چاہیے اور اس شغل مین اسقدر منہمک ہوجائے کہ جسم کا ہر ہر بال ذکر کرنے لگے یہان تک کہ اگر اُسکی طرف سے توجه ہٹانا چاہیے تو قدرت نہ رکھے یہانتک تو وہی اذکار بیان کیے گئے ہین جو لطائف سته کے ضمن مین ہین کیونکه اس سلسله کے مشائخ عظام کے نزدیک اس راسته مین منزل مقصود تک پہونچنے کیلیے سات قدمون کی ضرورت ہی

پنج ازان از عالم امر کہ قلب و روح و سر و خفی و اخفی اند و دواز عالم خلق کہ نفس و قلب اند و قالب مرکب از بعہ عناصر ست درین صورت دہ لطیفہ شد شروع سلوک از قلب کہ از عالم امر است میکنانند نصف دائرہ گذاشتہ انداز برائے ہمین اقرب است و لطائف قالب یعنے اربعہ عناصر را در ضمن لطیفہ نفس سلوک می فرمایند بعد ازان ذکر نفی و اثبات را ارشاد فرمایند۔

بیان طریق نفی و اثبات

بدانکہ از قدیم بنائے ابن طریق و کمالات و ولایت برہمین ذکر است و ذکر اسم ذات در لطائف ستہ از تجویز قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ است۔

طریق شغل نفی و اثبات

آنکہ چشم را بستہ و زبان را بکام محکم نمودہ نفس را از زیر ناف برآوردہ در دماغ قرار دہد و حرف لا را از ناف کشیدہ تا ام الدماغ رساند و از انجا بالٰہ را بجانب لطیفہ روحی فرود آوردہ ضرب الا اللہ بر دل بزند و از لا الٰہ نفی ماسوی اللہ تصور کند و از نقطہ الا اللہ اثبات ذات بے کیف بالخاصہ نماید بتدریج لا معبود الا اللہ و متوسط لا مقصود الا اللہ و منتہی لا موجود الا اللہ تصور کند منتہای عدد در یک دم بست و یک بار ست اگر ازین شغل کہ بے تعلقی از ماسوی ست

انمین سے پانچ قلب، روح، سر، خفی، اخفی۔ عالم امر سے ہین اور نفس اور قلب دو عالم خلق سے ہین اور قالب چار عنصر سے مرکب ہے اب اس صورت مین دس لطیفے ہوے سالک کو قلب سے جو عالم امر سے ہے شروع کراتے ہین نصف دائرہ اسوجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے کہ بہت قریب ہے اور لطائف قالب یعنے عناصر اربعہ کو نفس کے ضمن مین سلوک فرماتے ہین اسکے بعد نفی و اثبات کا ذکر تعلیم فرماتے ہین۔

نفی و اثبات کا طریقہ

ہمیشہ سے کمالات اور ولایت اور اس طریقہ کی بنا اسی ذکر پر ہے اور لطائف ستہ مین اسم ذات کا ذکر قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی تجویز سے ہے۔

شغل نفی و اثبات کا طریقہ

آنکھین بند کرکے زبان کو تالو سے بھی طرح ملا کر سانس کو ناف کے نیچے سے کھینچکر دماغ مین لائے اور لا کو ناف سے کھینچکر ام الدماغ تک لیجاے اور وہان سے الٰہ کو لطیفہ روحی کی طرف لاکر الا اللہ کی ضرب اوپر لگائے اور لا الٰہ سے غیر خدا کی نفی کا خیال کرے اور الا اللہ سے ذات باری (جو بے کیف ہے) کے ثابت کرنے کا خیال کرے اور مبتدی لا معبود الا اللہ اور متوسط لا مقصود الا اللہ اور منتہی لا موجود الا اللہ کا تصور کرے اور ایک سانس مین زائد سے زائد اکیس بار کرے اگر اس ذکر کا اثر (یعنے غیر اللہ سے بے تعلقی)

در دل پیدا آید شکر بجا آرد والا نہ باز از سر نو شروع کند تا اثر حاصل آید بطریق اذکار تکرار اسمی تمام شد اکثر سلوک مشائخ نقشبندیہ تا باین جا است بعد ازان مراتب مراقبات و افکار کہ مذکور میشود اول مرید را فنائے افعال کہ آنرا مراقبہ توحید افعالی میگویند تلقین فرمایند۔

مراقبۂ توحید افعالی

طریقش آنکہ مرید افعال خود را و جمیع موجودات را مظہر افعالی حق داند و در ہمہ اشیا او را فاعل مطلق تصور نماید تا فاعلیت غیر از نظر برخیزد و بعدہ مراقبۂ فنائے صفات کہ آن را مراقبۂ توحید صفاتی میگویند ارشاد نمایند یعنی ہمہ صفات خود را و صفات جمیع موجودات را در صفات حق مستہلک داند چنانکہ مصداق حدیث قدسی کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَبَصَرًا الخ گردد بعدہ مراقبۂ فنائے ذاتی کہ آن را مراقبۂ توحید میگویند طریقش آنکہ مرید را باید کہ در اندرون قلب حقیقی کہ سراسر نور است نظر انداختہ ذات خود را و ذات ہمہ موجودات را مظہر ذات حق داند و ذات بے جہت و بے کیف و آفاق و انفس یعنی در اندرون و بیرون خود حاضر داند و جز او کسی را نہ بیند و ازین دانش گاہے غافل نہ شود اگر غفلت آید باز رجوع باین سنے شود تا آنکہ در نور مشاہدہ اش مستغرق گردد و بجز ذات مطلق خود را و غیر خود را نیابد بدانکہ بعضے بزرگان برائے تکمیل این نسبت مراقبۂ قوار یر میکنانند طریقش آنکہ حقیقت جامع را مثل آفتاب خیال کند و جمیع موجودات

دل ہین پیدا ہو جائے تو خدا کا شکر ادا کرے ورنہ پھر شروع سے ابتدا کرے تاکہ اسکا اثر پیدا ہو تکرار اسمی کے اذکار کا طریقہ ختم ہوا اور اکثر مشائخ نقشبندیہ کا سلوک یہین تک ہے اسکے بعد مراقبات اور اذکار ہین جو اب بیان ہوتے ہین پہلے مرید کو فنائے افعال (جسکو توحید افعالی کا مراقبہ کہتے ہین) تعلیم فرمائین۔

توحید افعالی کا مراقبہ

اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرید اپنے افعال اور تمام موجودات کو خدا کے افعال کا مظہر سمجھے اور تمام چیزون کا خدا کو فاعل حقیقی سمجھے تو غیر کی فاعلیت کا خیال جاتا رہے گا۔ اور اسکے بعد فنائے صفات کا مراقبہ (جسکو توحید صفاتی کا مراقبہ بھی کہتے ہین) تعلیم کریں یعنی اپنے اور تمام موجودات کے صفات کو خدا کی صفات مین مستہلک سمجھے یہانتک کہ حدیث کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَبَصَرًا کا مصداق ہو جائے اسکے بعد فنائے ذاتی کا مراقبہ (جسکو توحید ذاتی کا مراقبہ کہتے ہین) تعلیم فرماتے ہین اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ قلب حقیقی (جو سراسر نور ہے) کو دیکھنے کو اور تمام موجودات کو خدا کی ذات کا مظہر خیال کرے اور ذات بے کیف (یعنے خدا) کو تمام جاندارون اور تمام آفاق مین اور اندر باہر موجود خیال کرے اور اسکے سوا کسی کو نہ دیکھے اس توجہ سے کبھی غافل نہ ہو اگر غافل ہو جائے تو اس مقصد کی طرف پھر متوجہ ہو جائے یہانتک کہ اسکے مشاہدہ کے نور مین مستغرق ہو جائے اور سوائے ذات خدا کے اپنے اور اپنے غیر کو معدوم سمجھے معلوم کرنا چاہیے کہ اس نسبت کو مکمل کرنے کے لیے بعضے ذکر قوار یر تعلیم فرماتے ہین اُسکا طریقہ یہ ہے کہ حقیقت جامع کو آفتاب کے مانند اور تمام موجودات

را قوار یر تصور نماید کہ در مقابلہ آن آفتاب اند و تمام قوار یر بنور واحد منور گردیدہ اند و دران موجودات بجز یک نور نیست اگر
این مراقبہ را بکمال رساند وجود مطلق را در جمیع افراد ساری دیدہ دیگرے را موجود نہ پندارد و من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ خبر این مقام است و تمام اشیار ا بغلبۂ شہود و احاطہ معیت[1] و تعالی عین او تعالی یابد این را در اصطلاح
این قوم توحید وجودی میگویند این ولایت متعلق بلطیفۂ قلب است کہ از عالم امر است و محیط ہمہ اشیا یعنی این ولایت
از دمی خیزد و اگر ہمہ اشیار ا از نظر انداختہ و گم کردہ مشاہدۂ جمال لایزال حق رنمود این نسبت را توحید شہودی میگویند
و این ولایت علاقہ بلطیفۂ روح اعظم کہ محض نور است میدارد و این ہر دو مرتبہ ولایت خاصہ اولیاے
امت است درین مرتبہ علم لدنی و مرتبۂ قطبیت و ابدالیت و غیرہ امور دیگر حاصل میگردند وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مَنْ یَّشَآءُ
چون این نسبت بکمال رسد مرید را باید کہ بریں تجلیات و مشاہدات لذت یافتہ قرار نگیرد بلکہ طالب ترقی شود اگرچہ
اینہم کمال ولایت است اما درین مرتبہ نوعی شرکت مفہوم میشود تا وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا باشد بعدہ
مرید را باید کہ بامداد توجہ مرشد خود را از غلبات این تجلیات و مشاہدات و واردات اگرچہ لطیف باشد و انچہ ذہن
نشین است از حق باشد یا از غیر حق خالی مصاف سازد و بتلقین مرشد بمراقبۂ نایافت و ورا ر انور ا رمشغول شود۔

کو شیشہ کے مانند خیال کرے اور تصور کرے کہ یہ شیشے ہین آفتاب کے مقابلہ اور اسکے نور کی وجہ سے روشن ہین اور
اُن مین اس نور کے سوا کچھ نہین ہے اس مراقبہ مین کامل ہونے پر وہ تمام موجودات مین وجود مطلق کو ساری دیکھکر
کسی دوسرے کو موجود مطلق نہ سمجھے گا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ اسی حالت کی خبر دیتا ہے اور غلبۂ شہود اور
معیت حق کی وجہ سے تمام چیزون کو عین حق پائیگا اسکو صوفیہ کی اصطلاح مین توحید وجودی کہتے ہین ولایت
لطیفۂ قلبی (جو عالم امر سے ہے) سے متعلق ہے یعنی یہ ولایت اُس سے شروع ہوتی ہے اور تمام چیزون سے بے خبر اور
غافل ہونے پر خدا کے جمال کا مشاہدہ ہو تو اس نسبت کو توحید شہودی کہتے ہین اور یہ ولایت لطیفۂ روح اعظم
(جو محض نور ہے) سے متعلق ہے اور یہ دونون ولایت کے رتبے اولیا کے ساتھ مخصوص ہین اس مرتبہ مین علم لدنی و
مرتبۂ قطبیت و ابدالیت حاصل ہوتے ہین وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مَنْ یَّشَآءُ جب یہ نسبت مکمل ہوجائے تو مرید کو ان تجلیون
اور مشاہدون سے لطف حاصل کرکے سکون نہ لینا چاہیے بلکہ ترقی کا آرزومند ہونا چاہیے۔ اگرچہ یہ بھی ولایت
کا کمال ہے لیکن اس مین ایک گونہ شرک متصور ہوتا ہے تاکہ مطلوب حقیقی کا حصول بغیر کسی چیز کے میل کے ہو۔ اسکے
بعد مرید کو چاہیے کہ مرشد کی توجہ سے اپنے کو ان تجلیون اور مشاہدات و ارادات (اگرچہ یہ سب لطیف ہون) کے غلبہ
اور تمام خیالات اور ذہنی باتون سے (خواہ حق ہون خواہ ناحق ہون) خالی اور پاک کرے اور مرشد کی تلقین سے
مراقبۂ نایافت و ورا ر الورا مین منہمک ہوجائے۔

---

[1] جسنے اپنی ذات کی واقفیت حاصل کرلی اُس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا ۱۲ شہید

مراقبۂ نایافت

طریقش آنکہ لطیفہ سری را از واردات مذکورہ خالی ساختہ نظر باطن بران دارد و حق تعالی را بتنزیہ تمام تصور نماید و ہر چہ در ذہن و خیال او باشد از ہمہ پاک و منزہ و بے جہت و بے کیف او را بطلبد تا ہیچ در نظر او غیر مطلوب نماند حتی کہ بجز نور یقین معلوم ہیچ نماند ہمچنین تنزیہ نہایت رساند و ہیچ جا قرار نگیرد **بیت** اے برادر بے نہایت در گمیست ✦ ہر چہ بروے میرسی بروے مایست ✦ چون ماہیت نفی نماند و آئینہ سری از توجہات و تصورات صاف و مصفا شد و بے کیفی رو نمود مرتبۂ نایافت و ورا الورا و ولایت اخص کہ ولایت ملائک مقرب است بوصول انجامید و این ولایت متعلق بلطیفۂ سر است واللہ اعلم **بیت** ہر کہ را از فضل حق باشد مدد ✦ این ہمہ نعمای حق او را رسد ✦ بدانکہ چون مرید لطیفۂ سری را از تجلیات اگرچہ مشاہدہ باشد خالی ساخت داخل دائرۂ حقیقی شدہ لیکن چون از حقیقت آگاہ نیست از ارباب جہل است پس اگر امداد الٰہی و جذبہ بمعنوی شامل حال او است جمیع مراتب عنصری و نوری را طے کردہ آید بعد از مرتبۂ نایافت و ورا الورا از حقیقت نایافت کہ مرتبۂ ولایت اخص الخواص کہ ولایت انبیا علیہم السلام است روے نماید پس وصول این نسبت محض سعی و رغبت متخیلۂ باطنہ من جہت حقیقت از یافت حق و غیر حق است حاصل انکہ اول ولایت خاص اگرچہ ولایت است لیکن درین

مراقبۂ نایافت

کا طریقہ یہ ہے کہ لطیفہ سری کو مذکورۂ بالا واردات سے خالی کرکے اسپر باطنی نظر رکھے اور خدا کو تمام باتوں سے پاک تصور کرے اور جو کچھ اسکے ذہن میں ہو اسکو سب سے پاک اور بے جہت اور بے کیف سے مانگے تاکہ اسکی نظر میں مطلوب کے سوا کچھ نہ رہے یہانتک کہ نور یقین کے سوا سب چیزوں سے بے خبر ہو جاے اسیطرح پاکی اور صفائی کو درجۂ کمال تک پہونچاے اور کہیں سکون نہ لے **شعر** اے برادر بے نہایت در گمیست ✦ ہر چہ بروے میرسی بروے مایست ✦ اور جب نفی کی حاجت نہ باقی رہی اور آئینہ سری تصورات اور توجہ سے صاف اور روشن ہو جاے اور بیچونی اور بے کیفی حاصل ہو جاے تو مرتبۂ نایافت اور ورا الورا اور ولایت اخص (جو ملائکہ مقربین کی ولایت ہے) حاصل ہو جاتا ہے اور یہ ولایت لطیفۂ سری سے متعلق ہے واللہ اعلم **شعر** ہر کہ را از فضل حق باشد مدد ✦ این ہمہ نعمای حق او را رسد ✦ جب مرید لطیفۂ سری کو تجلیات (خواہ مشاہدہ ہی کیوں نہ ہو) خالی کر لیتا ہے تو دائرۂ حقیقی میں داخل ہو جاتا ہے لیکن چونکہ حقیقت سے ناواقف ہے اسوجہ سے جاہل ہے پس اگر امداد الٰہی و جذبہ بمعنوی اسکا دستگیر ہو تو تمام عنصری اور نوری مرتبے طے کر جائیگا اور نایافت اور ورا الورا کے بعد حقیقت نایافت کہ مرتبۂ ولایت اخص الخواص جو ولایت انبیاء علیہم السلام کی ہے منکشف ہوگی تو اس نسبت کا حاصل ہونا اسیطرح ہو سکتا ہے کہ ذہن کو خدا کے وصل اور غیر وصل سے خالی کیا جاے مختصر یہ ہے کہ یہ ولایت خاص اگرچہ ولایت ہے لیکن اس میں ..

ولایت وجود غیر در نظر است یعنی تمیز در مظاہر وظاہر باقی است پس ازین بنسبت مرتبۂ عالیہ ایشان بوے شرک
می یابد در ولایت اخص اگرچہ تنزیہ است کہ جمیع مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالیہ خود را مظہر ذات وصفات وکمالات
حق تعالیٰ می بیند وبجز مظہریت ترجیح نمی یابد وتنزیہ او کنہ ما تنزیہ سائر الناس پیش رتبہ علو انبیاء علیہم السلام حکم تشبیہ
دارد پس دل را از تصور عینیت کہ نزد ایشان غیر حق است او تعالیٰ از ملاحظۂ تنزیہ نیز منزہ وپاک ست تعالی اللہ
عن ذالک علوا کبیرا از ہر دو خیال خالی سازد وطالب تجلی شود تا تجلی بے کیف وبے جہتی بر دل مرید وارد میشود وتجلیات
انوار قدم متجلی گردد ہر چند خلوز یادہ دخل در دائرۂ این ولایت بیشتر بعد از ان کمالات نبوت انبیاء علیہم السلام ست و
حقیقت این مرتبہ خارج از تحریر وتقریر ست اما محققان این قدر فرمودہ اند کہ اگرچہ ولایت انبیاء ونبوت ایشان ہر دو
در دائرۂ اصالت اند ہر دو از ظلیت خالی ومبرا لیکن اینقدر ہست کہ در ولایت وصول بحقیقت صفات حضرت
عزت جل شانہ ست ودر نبوت وصول بحقیقت ذات بحت است بتفاوت مراتب استعدادیہ چنانکہ فرمودہ قولہ تعالے
تلک الرسل فضلنا بعضھم علے بعض رزقنا اللہ وایاکم چون این نسبت بکمال رسد ملاحظہ از میان برخیزد وبمقام
حضور در حضور نور علی نور برسد کہ مرتبہ بقا باللہ ست ذکر مراتب اذکار واشغال علیہ نقشبندیہ بطریق اجمال واختصار بقلم
آمدہ اگرچہ تفصیل باید از کتب ایشان مثل نسخہ بہتر کہ کہ انوار محمدی مصنفہ حضرت مولانا واستاذنا مولوی شیخ محمد فاروقی

غیر کی ہستی پر نظر ہوتی ہے یعنی مظاہر اور ظاہر میں تمیز باقی رہتی ہے تو اسمین اور بلند ترین مرتبون کی یہ نسبت کچھ نہ کچھ
شرک کی بو ضرور ہے اور ولایت اخص مین اگرچہ باقی ہے یعنے اپنے مراتب اور صفات اور کمالات کو باری تعالیٰ کے کمالات
اور صفات کا مظہر سمجھتا ہے اور بجز خدا کی مظہریت کے کچھ نہین پاتا اور اُسکی پاکی کرتا ہے مگر تمام انسانون کے تنزیہ انبیاء
علیہم السلام کے مرتبہ کے آگے تشبیہ کی شان رکھتی ہے تو دل کو عینیت کے تصور سے جو اُنکے نزدیک غیر حق ہے، اور
خدا کی تنزیہ کے تصور سے بھی پاک تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا (خدا اُن سے بالا اور پاک ہے) بالکل خالی کرے اور
ترقی کا آرزومند ہو تاکہ بے کیف اور بے جہت تجلی اُسکے دل پر ہو اور انوار قدم کی تجلیان منور ہون اور جسقدر خلو زائد
ہوگا اُسیقدر دائرۂ ولایت مین دخل زائد ہوگا اسکے بعد انبیاء علیہم السلام کے کمالات ہین اسمر تبہ کی حقیقت اور
ماہیت بیان نہین کیجا سکتی ہے محققین فرماتے ہین کہ انبیاء کی ولایت اور اُنکی نبوت اگرچہ اصالت کے دائرہ مین ہین
اور دونون ظلی کلی ہونے سے مبرا ہین لیکن صرف فرق اتنا ہے کہ ولایت سے باری تعالیٰ کے صفات کی حقیقت معلوم
ہوتی ہے اور نبوت مین جسے حیثیت ذات مطلق کی حقیقت معلوم ہوتی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علے
بعض جب اس نسبت مین کمال حاصل ہوجائیگا تو ملاحظہ اور تصور درمیان سے دفع ہوجائیگا اور حضور در حضور در نور
علی نور (جو بقا باللہ کا مرتبہ ہے) کے مرتبہ پر رسائی ہوگی یہان تو طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے اذکار واشغال کے مراتب مجملاً
بیان کیے گئے ہین اگر تفصیل سے دیکھنا ہے تو متبرک کتاب انوار محمدی جو حضرت مولانا واستاذنا مولوی شیخ محمد فاروقی

لہ یہ رسول ہین کسیکن سے بعضون کو ہم نے بعضون پر فوقیت دی ہے ۱۲ منہ

تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کہ خلیفہ خاص حضرت مرشدم و ہادیم قطب الاقطاب مولانا میانجیو نور محمد شاہ جھنجھانوی نور اللہ سرہٗ باید جست اما در بیان اشغال طریقہ احمدیہ حضرت شیخ عبد الاحد را مکاتیب اندازان جملہ مکتوبے مسمی بکل الجواہر بغایت متین است و نیز طریق تحصیل مراتب سلوک این طریقہ بتفصیل تمام باحسن وجوہ در رسالہ انہار اربعہ مولفہ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ بغایت پسندیدہ است مرقوم است اکنون بعضی کلمات مصطلحہ حضرات نقشبندیہ کہ بنائے این طریقہ بر آنست بقلم می آید باید دانست و باید داشت و از اپیشوائے خود باید ساخت و آن این است ہوش دردم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگہداشت۔ یادداشت۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی۔ وقوف قلبی۔ یازدہ کلمہ ہوش دردم عبارت ازانست کہ ہمیشہ ہوشیار و آگاہ بر نفس خود باید بود تا کہ دم بغفلت نبر آید و این شغل دافع تفرقہ انفسی است نظر بر قدم آنست کہ در آمد و رفت راہ ہر جا کہ باشد نظر بر بشت پا دارد تا نظر پراگندہ نشود و بجمعیت قرب باشد در ابتدا اول تابع نظر است و پریشانی نظر در دل تاثیری می کند و شاید نظر بر قدم اشارت بسرعت سیر سالک بود در قطع مسافت ہستی و طے عقبات خود ہستی یعنے نظر او ہر جا کہ منتہی شود فی الحال قدم بران نہد سفر در وطن آن است کہ سالک بمطیعت بشری سفر کند یعنے از صفات ذمیمہ بصفات حمیدہ برآید کہ تخلقوا باخلاق اللہ است خلوت در انجمن آنست کہ بظاہر با خلق و بباطن با حق تعالیٰ بود یعنی

تھانوی سلمہ اللہ رخلیفہ خاص حضرت مرشدم و ہادیم قطب الاقطاب مولانا میانجیو نور محمد شاہ جھنجھانوی قدس اللہ سرہٗ کی تصنیف ہو دیکھنا چاہیے مگر طریقہ احمدیہ کے شغال کے بیان میں شیخ عبد الاحد صاحب کے چند رسائل ہیں اور انمیں ایک رسالہ کحل الجواہر بہت اچھا ہے اور طریقہ احمدیہ کے مراتب سلوک کے حاصل کرنیکے طریقے انہار اربعہ مولفہ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (جو بہت پسندیدہ کتاب ہے) میں عمدہ طریقے سے مفصل تحریر ہیں اب چند اصطلاحات جنپر حضرات نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے لکھے جاتے ہیں یاد رکھنا چاہیے اور انکو اپنا مطمح نظر کرنا چاہیے اور وہ ہوش دردم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگہداشت۔ یادداشت۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی۔ وقوف قلبی گیارہ کلمات ہیں ہوش دردم اسکو کہتے ہیں کہ ہمیشہ اپنے سے باخبر اور ہوشیار رہے تاکہ غفلت سے سانس نہ آئے اور یہ تفرقہ نفسی کو دفع کرتا ہے نظر بر قدم یہ ہے کہ ہر جگہ آمد و رفت میں پاؤں پر نظر رکھے تاکہ نظر پراگندہ نہو جائے و جمعیت خاطر حاصل ہو ابتدا میں دل نظر کے تابع ہوتا ہے اور نظر کی پراگندگی دل میں اثر کرتی ہے اور نظر بر قدم سے شاید سفر ہستی کی مسافت اور خود پرستی کی وادیاں طے کرنے میں جلدی کرنے کی طرف اشارہ ہے یعنی جہاں کہیں کسی کی نظر ختم ہو اسوقت وہیں قدم رکھے۔ سفر در وطن یہ ہے کہ سالک انسانی طبیعت میں سفر کرے یعنی صفات ذمیمہ کو اچھے اخلاق سے بدل دے اور یہی تخلقوا باخلاق اللہ کے معنی ہیں اور خلوت در انجمن یہ ہے کہ ظاہر میں خلقت کیساتھ اور باطن میں اللہ کیساتھ ہو یعنے

لہ تخلقوا باخلاق اللہ سے مصنف یعنی خدا کے اوصاف اپنے میں پیدا کرو۔ شہید رح اسی مقصد کو ایک شاعر نے یوں ادا کیا ہے فحر۔ ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ

یا ہمہ حال متوجہ الی اللہ بودہ باشد یا ذکر و عبارت از ذکر لسانی و قلبی است یعنی دور کردن غفلت را بذکر حق تعالیٰ بازگشت
و آن آنست کہ ہر بار کہ ذاکر بزبان دل کلمہ طیبہ را گوید در عقب آن ہم بدل مناجات کند کہ الٰہی مقصود تو ئی و رضای تو ترک
کردم دنیا و آخرت را برائے تو عطا کن تمنائے خود و وصول تمام بدرگاہ خویش و این شرط عظیم است در ذکر این غافل
نشود و نگاہ داشت مراد از مراقبہ خاطر است از خطرۂ ماسوی اللہ چنانکہ اگر دم یک دم ضد بازگلمہ طیب را
گوید خاطر بغیر نرود بلکہ از اسماء و صفات ہم غافل بود و احدیت مجرد را فوق را و را و را منظور نظر داشتہ باشد
یاد داشت عبارت از توجہ بودن بحق تعالیٰ است بہر دم و بہر حال بر سبیل ذوق و بعضے گفتہ اند کہ حضور بے غیب
است و نزد اہل تحقیق اینہا را شہود حق بر دل بتوسط حب ذاتی کہ کنایت از حصول یاد داشت است و این را
مشاہدہ گویند و حق این است کہ این مقام مذکور کہ توجہ تمام بحق است بدون فنائے تمام و بقائے کامل حاصل نمیشود
و وقوف زمانی آنست کہ بندہ بہر حال واقف حوال خود باشد اگر بطاعت ست شاکر باشد و اگر بمعصیت
است عذر خواہد یا آنکہ پاس انفاس را نگاہ دارد کہ بحضور میگزرد یا بغفلت و علی ہذا القیاس در قبض و
استغفار و شکر باید و این را محاسبہ گویند و وقوف عددی و آن عبارت از رعایت عدد طاق در نفی و اثبات
چنانکہ گزشت و رعایت عدد قلبی موجب جمع خاطر متفرقہ است و وقوف قلبی آنست کہ ذاکر آگاہ و واقف باشد بالحقائے

ہر حال مین خدا کی طرف متوجہ رہے یا ذکر سے ذکر زبانی و قلبی مراد ہے یعنی خدا کی یاد مین غفلت کو دور کرنا بازگشت یہ ہے
کہ جے بار کلمہ طیبہ زبان سے ادا کرے اُتنی ہی بار دل سے دعا کرے کہ بار الٰہا تو اور تیری رضا جوئی میرا مقصد ہے
اور مین نے تیرے ہی لیے دنیا اور آخرت کو چھوڑ دیا تو مجھے نعمتین اور اپنی بارگاہ کی رسائی عنایت فرما اور ذکر مین اس
سے غفلت نہ کرنا چاہیئے بہت بڑی شرط ہے اور نگاہداشت مراقبہ مراقبۂ قلب کو کہتے ہین یعنی دل کو غیر خدا کے خیال سے خالی
رکھے مثلاً اگر ایک سانس مین سو بار کلمہ طیبہ کہے تو غیر کی طرف دل نہ متوجہ ہو بلکہ اسماء و صفات باری تعالیٰ سے بھی غافل
ہو جائے اور وحدت مطلق اور ورا الورا کو مدنظر رکھے یاد داشت ہر حالت مین اور ہر وقت خدا کی طرف متوجہ رہنا بعضے
حضور قلب کو یاد داشت کہتے ہین اور اہل تحقیق کے نزدیک محبت ذاتی جو یاد داشت کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے کیونکہ اسی
سے خدا کا شہود اور اُسکا وجود دل پر غالب ہوتا ہے اور اُسکو مشاہدہ کہتے ہین اور صحیح یہ ہے کہ مقام مذکور (کہ خدا کی طرف پوری توجہ ہے)
پوری فنا اور بقائے کامل کے بغیر نہین حاصل ہوتا ہے وقوف زمانی یہ ہے کہ انسان ہر حالت مین اپنے سے باخبر رہے اگر
خدا کی اطاعت کرتا ہے تو شکر کرے اور اگر حالت گناہ مین ہے تو عذر اور توبہ کرے یا پاس انفاس کا خیال رکھے کہ حضور مین
گذرتا ہے یا غفلت مین اور اسیطرح قبض و بسط مین شکر اور استغفار کرنا چاہیے اور اسی کو محاسبہ کہتے ہین وقوف عددی
نفی و اثبات مین طاق عدد کے خیال رکھنے کو کہتے ہین جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے اور ذکر قلبی مین عدد کی رعایت
کرنے سے پریشانی خاطر دفع ہوتی ہے وقوف قلبی یہ ہے کہ ذکر کرنے والا خدا سے باخبر اور واقف رہے ۔

دیا وقوف قلبی عبارت از آگاہی وحاضر بودن دل است بجناب حقتعالے بوجہے کہ دل را ہیچ علاقہ بسیر حق نباشد و بعضے گفتہ اند کہ درحین ذکر ارتباط و آگاہی موجب شرط است کہ محققان فرمودہ اند کہ اگر طالب را ذکر قلبی درنگیرد و تاثیر نشود و براز ذکر باز داشتہ بوقوف قلبی امر فرمایند تا زود ذکر درگیرد۔

تصرفات مشائخ وطریق توجہ

شیخ خود را از ہمہ امور خالی ساختہ متوجہ شود بسوی نفس ناطقہ خود در نشستے کہ در مرید القائش منظور باشد و توجہ خاطر صرف بحالش نماید و تصور کند کہ کیفیت وجذب از من در مرید سرایت میکند بفضلہ تعالی افاضہ و نور و برکات حسب استعداد آن میشود و بلد جرا لے لطیفہ قلب بر ہر لطیفہ درجہ بدرجہ توجہ نماید و ہمچنین در القاے انوار و ترقیات لطائف مرید باین طریق توجہ کند و بر مرید غائب تصور صورت او نمودہ توجہ غائبانہ می نمایند و فائدہ او را میرسانند۔

طریق سلب مرض

طریق سلب مرض

آنکہ خالی کند نفس خود را از ہمہ خطرات وخیال کند نفس خود را بیماری آن بیماری کہ مریض دارد پس آن مرض منتقل میشود از مریض بسوے او و این از عجائب صنعت آلہی است در خلق دیگر طریق دفع مرض و توبہ بخشی آنکہ بعد استخارہ صاحب نسبت وضو کردہ دو رکعت نفل ادا نماید و درود و استغفار خواند و بعجز و زاری بدرگاہ مجیب الدعوات یا خدا کے حضور مین دل کے اسطرح حاضر رکھنے کو کہتے ہین کہ غیر خدا سے کوئی تعلق نہ رہے اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ ذکر کیوقت ارتباط اور تنبیہ شرط ہے کیونکہ محققین نے فرمایا ہے کہ اگر طالب مین ذکر قلبی قرار نہ کرے اور اثر نہ کرے تو اسکو ذکر سے روک کر وقوف قلبی کا مرشد حکم فرماے تاکہ ذکر جلد اثر کرے۔

مشائخ کے تصرفات اور توجہ کا طریقہ

شیخ تمام باتون سے خالی ہو اپنے نفس ناطقہ کی طرف اُس نسبت مین جسکا القا مرید پر منظور ہو متوجہ ہوا ور توجہ قلبی مرید کے حال کی طرف مائل کرے اور خیال کرے کہ میری کیفیت اور جذب مرید مین اثر کر رہی ہے انشاء اللہ حسب استعداد نور برکتین حاصل ہونگی اور لطیفہ قلب کے جاری کرنیکے بعد ہر لطیفہ پر تدریجاً توجہ کرے اور اسیطرح انوار مراقبات ولطائف کے القا مین توجہ کرے اور اگر مرید موجود نہ ہو تو اُسکی صورت کا تصور کرکے غائبانہ توجہ کرے اور اُسے فائدہ پہونچاے۔

مرض کے سلب کرلینے کا یہ طریقہ ہے

کہ دل کو تمام خیالات سے صاف کرے اور اپنے کو اُسی مرض مین مبتلا سمجھے جو مرید کو ہے تو وہ مرض اسکی طرف منتقل ہوجائیگا اور یہ انسان مین خدا کی عجیب صنعتون سے ہے اور دوسرا طریقہ مرض کے دور کرنے اور توبہ بخشی کا یہ ہے کہ صاحب نسبت وضو کرکے دو نفلین پڑھے اور درود و استغفار پڑھکر نہایت ہی خشوع وخضوع سے درگاہ آلہی مین۔

التجا نماید کہ از مریض مرض و یا از عاصی معصیت زائل شود بعد ازان مقابل مریض یا عاصی بنشیند و ہمت تمام جمع نمودہ وقتیکہ نفس می گردد تصور کند کہ مرض از قالب مریض و یا معصیت از عاصی می گیرد و میکشد و دراز کند نفس را و وقت گزاشتن نفس خیال نماید کہ آن مرض و یا آن گناہ از اندرون سلب کنندہ برز مین می افتد بعونہ تعالے مریض شفا یابد و عاصی توبہ کند۔

طریق دریافتن نسبت اہل اللہ زندہ باشد یا مردہ

طریقش آنست کہ بنشیند روبرو ے او اگر زندہ است و اگر مردہ است مقابل قبر او پس خالی کند نفس خود را از ہر نسبت والتجا نماید بدرگاہ علام الغیوب کہ یا عَلِیْمُ یا خَبِیْرُ یا مُبِیْنُ خبر دہ مارا و آگاہ کن از کیفیت باطن این شخص و متوجہ شود بسوے روح او زمانی چند تا متصل کند روح خود را با رواح او بعد وقفہ رجوع کند بذات خود پس ہرگاہ دریابد در نفس خود از کیفیات پس بداند این نسبت آن شخص است و ہمین طریق دریافتن خواطر است

طریق دریافتن خطرہ

نفس خود را از حدیث نفس و از ہر خطرہ خالی ساختہ بدل بسوے قلب او متوجہ شود ہر چہ از خیر و یا شر در خاطر خطور کند پس بداند کہ از دست۔

ملتجی ہو کہ مریض اور گناہ گار سے مرض اور گناہ دور ہو جائے اسکے بعد مریض یا گناہ گار کے سامنے بیٹھے اور پوری ہمت سے سانس لیتے وقت خیال کرے کہ مریض یا گناہ گار کے قلب سے مرض یا گناہ دور ہوتا ہے ایک لمبی سانس لے اور سانس نکالتے وقت تصور کرے کہ اسکے قالب سے مرض یا گناہ دفع کر کے زمین پر گرا رہا ہے خدا کی مدد سے مریض شفا پائیگا اور گناہ گار توبہ کریگا۔

زندہ اور مردہ اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنے کا طریقہ

اسکا طریقہ یہ ہے کہ اگر زندہ ہے تو اسکے سامنے بیٹھے اور اگر مردہ ہے تو اسکی قبر کے سامنے بیٹھے اور اپنے کو ہر نسبت سے خالی کرے اور علام الغیوب کی بارگاہ میں دعا کرے کہ اے علیم اے خبیر اے مبین مجکو آگاہ کر اور اسکی باطنی کیفیت بتا۔ اور متوجہ ہو اس کی روح کی طرف اور تھوڑی دیر اپنی روح کو اس کی روح سے ملا دے پھر تھوڑی دیر کے بعد اپنی طرف متوجہ ہو تو اگر اپنے میں کچھ کیفیتیں پائے تو سمجھے کہ نسبت اسی شخص کی ہے اور خطرون کے پہچاننے کا بھی یہی طریقہ ہے۔

خطرہ معلوم کرنیکا طریقہ

اپنے قلب کو خطرہ اور خیال اور حدیث نفس سے خالی کرے اسکی طرف متوجہ ہو پھر جو کچھ اچھا برا خیال دل میں آئے اسی کی طرف سے خیال کرے۔

طریق کشف وقایع آینده

بطریق معهود دل خود را از ہمہ خطرات پاک نمودہ اول بجناب قدس عالم السر واخفی التجا نماید کہ یا اللہ یا علیم یا حی یا قیوم یا مبین آگاہی بخش مرا باین واقعہ پس اگر منقطع شد تمام خطرات وحاصل شد انتظار کشف وآن واقعہ مثل تشنہ کہ آب را می خواہد پس متوجہ کند روح خود را ساعت بساعت بسوے ملا اعلے یا ملا اسفل بقدر استعداد خود بہمت تمام پس منکشف خواہد شد آن واقعہ یا آواز ہاتف یا دیدن یا در خواب

طریق دفع بلا

بطریق معہود تخیل کند آن بلا را بصورت مثالے وتوجہ وہمت قوی نماید برای دفع بلا یا مدد الٰہی دفع خواہد شد اما این تصرفات عجیبہ وغریبہ بدون حصول نسبت فنا وبقا دست ندہد واین معاملات از متوسطان سلوک اکثر واقع می شود واز منتہیان بسبب عدم التفات شان بامور مذکورہ کہ کونیہ کم ظہور کنند ونیز باید دانست کہ ضرور نیست کہ ہمہ مکشوفات عارف صحیح ومطابق واقع باشد زیرا کہ کشف وقایع از امور ظنی است کہ احتمال خطا ہم دارد گاہے باشد کہ خلاف واقع افتد پس اظہار این چنین امور پیش یار واغیار لاحاصل است ودعوے فضول۔

باب چہارم

در بیان کیفیت تلاوت قرآن وادائے نماز ودیگر اعمال متفرقہ باید دانست کہ بہترین سلوک الی اللہ بسہ طریق ذکر

آئندہ واقعات کی واقفیت کا طریقہ

مقررہ طریقہ پر اپنے دلکو تمام خیالات سے صاف کرکے بارگاہ الٰہی مین دعا کرے کہ اے اللہ اے علیم اے خبیر اے مبین مجکو اس واقعہ کی واقفیت دے تو اگر تمام خیالات دفع ہوجائین اور اس واقعہ کے کشف کا انتظار جسطرح پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے) حاصل ہوجائے تو پوری ہمت اور توجہ سے اپنی روح کو لمحہ بلمحہ ملا اعلے یا ملا اسفل کی طرف حسب حیثیت متوجہ کرے تو وہ واقعہ آواز غیبی یا خود مشاہدہ سے یا خواب مین معلوم ہوجائیگا۔

بلا کے دفع کرنیکا طریقہ

مقررہ طریقہ پر اُس بلا کی صورت مثالیہ کا تصور کرکے ہمت اور توجہ سے اُس بلا کے دفع کرنیکی طرف مائل ہو بلا خدا کی مدد سے دور ہوجائے گی اور یہ باتین اکثر متوسط درجہ کی سالکون سے واقع ہوتی ہین اور چونکہ منتہی لوگ دنیا کی چیزون کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اسواسطے اُن سے کم واقع ہوتی ہین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ عارف کے تمام مکشوفات کا صحیح اور واقعہ کے مطابق ہونا ضروری نہین ہے اس لیے کہ واقعات کا کشف ظنی چیزون سے ہے غلطی کا بھی احتمال ہے اور کبھی بالکل خلاف واقع بھی ہوتے ہیں اسلیے ایسی باتونکو ہر شخص کے سامنے ظاہر نہ کرنا چاہیے۔

چوتھا باب قرآن شریف پڑھنے اور نماز ادا کرنے اور دیگر اعمال کی کیفیت کے بیان مین سلوک الی اللہ کے تین طریقے

فرمودہ اند اول ذکر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دوم تلاوت قرآن شریف سوم اداے نماز باقی اذکار
درین مندرج اند واز فضیلت اینہا قرآن وحدیث وآثار صحابہ مملو است واین مختصر متحمل آن نیست کہ بقلم آید و برکات
وکیفیات آنہا انچہ ہست این ذرہ بیمقدار را چہ قدرت کہ بیان سازد فضیلت کلمہ طیبہ برائے طالب صادق ہمین
بس است کہ یک قدم از لَآ اِلٰہَ بر نفی ماسوی اللہ نہد و دیگر قدم از اِلَّا اللّٰہ بجناب قدس نہادہ واصل حق گردد و
از فضائل قرآن شریف طالب را ہمین کافی است کہ از مشغولی او حضوریت حق و ہمکلامی او تعالیٰ حاصل شود و
نماز جامع این ہر دو است و دیگر جمیع اذکار وعبادات ودعا وتسبیحات کونین را شامل است ونیز مدارج بیشمار
در نماز مندرج است کہ بیان آن از طاقت بشری دور است وسالک کہ بغلبۂ استغراق جذبات از نماز باز ماند از مدارج
بسا محروم ماند بلکہ بمقصد اصلی باز ماند نمازی است از اسرار الٰہی درمیان عبد ومعبود او کہ مومن را در مشغولی آن انقطاع
از ماسوا و قرب اتم بحضرت حق تعالیٰ حاصل است پس طریق سلوک کہ بواسطۂ کلمۂ طیبہ است بیان کردہ شد
اکنون چیزے طریق وکیفیت تلاوت قرآن شریف واداے نماز بطور طالبان حق بیان کردہ می آید۔

تعلیم ہوے ہین اول کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر دوسرے قرآن شریف کی تلاوت تیسرے
نماز پڑھنا اور باقی تمام ذکران بین شامل ہین اوران اذکار کی خوبیان قرآن شریف واحادیث اور آثار صحابہ سے ثابت
ہین یہ مختصر رسالہ اس قابل نہین ہر کہ اس مین اُن کی خوبیان بیان کی جائین اور اُس کی لاانتہا فضایل
اور برکتین انسان سے نہین بیان ہوسکتین اس واسطے سچے طالب کو کلمہ طیبہ کی فضیلت بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ
ایک قدم لَآ اِلٰہَ سے غیر خدا کی نفی پر رکھے اور دوسرا اِلَّا اللّٰہُ سے جناب الٰہی مین رکھکر خدا سے مل جائے اور
قرآن شریف کی خوبیون سے بھی جان لینا کافی ہے کہ اُس کے پڑھنے سے خدا کی درگاہ کی حضوری اور
اُس سے ہمکلامی حاصل ہوتی ہے اور نماز مین یہ دونون اور تمام دعائین اور عبادتین اور تسبیحین موجود ہین اور
اس کے مراتب بھی لاتعداد ہین اُن کو بھی انسان نہین بیان کرسکتا اور جو سالک استغراق اور جذبہ
کی زیادتی مین نماز نہین پڑھتے ہین بہت سے مرتبون سے محروم ہوجاتے ہین بلکہ اُن کو مقصد اصلی بھی
نہین حاصل ہوتا۔ اور نماز بندہ اور پروردگار کے درمیان ایک سر ہے کہ مسلمان اس مین مشغول ہونے
سے غیر خدا سے جدا اور خدا سے قریب ہوجاتا ہے۔ وہ سلوک کا طریقہ جو کلمہ طیبہ کے ذریعہ سے تھا بیان کیا
جاچکا اب کچھ طریقے اور کیفیت قرآن شریف کی تلاوت اور نماز پڑھنے کے طالبان حق کے طریقہ پر بیان
کیے جاتے ہین۔

لَآ کوئی معبود اور قابل پرستش خدا کے سوا نہین ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوے ہین اور اُسکے
رسول ہین ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید

اول بیان طریق تلاوت قرآن شریف

بدانکہ تلاوت قرآن افضل عبادت است وکدام طریق برائے تقرب الی اللہ سوائے قرأض بہتر از تلاوت قرآن نیست پس آداب واستحباب او آنست کہ باخلاص تمام باطہارت کامل رو بقبلہ باترتیل وخشوع وخضوع وتحزن بعد اعوذ وبسم اللہ بملاحظہ آنکہ کلام خدا میکند وگویا او رامی بیند واگر نہ تواند بدانکہ او مرا می بیند وباو امر ونواہی مراحکم میفرماید وبرآیت بشارت فرحان وبرآیت وعید ترسان وگریان باشد وبحر واحسان خوش کہ موجب جمعیت خاطر ودفع غفلت است بخواند واین عام است وطریق خاص آنکہ طالب باشرائط مذکورہ در خلوت کہ کدام محل خلوت بنا شد بعد ادائے دو رکعت نفل باادب وحضور تمام بنشیند وقرآن شریف را رو بر و بنہد وعظمت کلام کبریائی وتذلل خود ملاحظہ نماید ودل را از جمیع خطرات خالی کردہ متوجہ بحقیقت قرآنی کہ صفت کلام نفسی حق است گردد ودرین مراقبہ اندک توقف کند چون خاطر جمع شود وحضوریت بحق تعالیٰ چون شاگرد پیش اُستاد بیقین حاصل آید بعد اعوذ بسم اللہ بخشوع وخضوع تمام باترتیل وتجوید چنانکہ پیش اُستاد می خوانند وہیچ دقیقۂ قرأت فروگذارند تلاوت نماید ودرین قرأت خیال کند کہ زبان ودہن ولسان ودل صنوبری ہر دو برابر تلفظ میکنند ازین ملاحظہ غافل نشود واگر غفلت آید زود اعوذ خواندہ دل را حاضر کند چون ازین مشق جمعیت خاطر وحضوریت بحق تعالیٰ

اول قرآن شریف کی تلاوت کا طریقہ

قرآن شریف پڑھنا ایک بہت بڑی عبادت ہے اور خدا کی قربت کیلئے سوا فرض کے ادا کرنے کے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں تو اُسکے آداب اور اُسکا استحباب یہ ہے کہ پوری طہارت سے نہایت اخلاص کیساتھ کعبہ کیطرف مُنہ کرکے اعوذ اور بسم اللہ کے بعد خشوع اور خضوع سے ترتیل کیساتھ پڑھے اور خیال کرے کہ میں خدا کی باتیں کر رہا ہوں اور اُسکو دیکھ رہا ہوں اور اگر اسپر قدرت نہو تو یہ جانے کہ وہ مجکو دیکھتا ہے اور اوامر ونواہی کا حکم دیتا ہے اور بشارت کی آیت پر مسرور ہو اور وعید کی آیت پر ڈرے اور روئے اور بلند آواز سے خوش آوازی جس سے طبیعت کو لطف آتا ہے اور غفلت دور ہوتی ہے) سے پڑھے یہ عام طریقہ ہے اور خاص طریقہ یہ ہے کہ پہلے شرائط کو مدنظر رکھے خلوت جسمیں کوئی شخص مخل نہو) میں دو نفلیں ادب سے پڑھکر حضور قلب سے بیٹھے اور قرآن شریف سامنے رکھکر خدا کے کلام کی بڑائی اور اپنی ذلت کا تصور کرے اور دلکو تمام خیالات سے صاف کرکے قرآن کی حقیقت جو خدا کے کلام نفسی کی صفت ہے اُسکی طرف متوجہ ہو اور اس مراقبہ میں تھوڑی دیر ٹھہرے تاکہ اطمینان حاصل ہو اور حضوری جس (جیسے شاگرد کو اُستاد کے سامنے ہوتا ہے حقیقی طریقہ سے حاصل ہو جائے اعوذ اور بسم اللہ کے بعد ترتیل اور تجوید کیساتھ (جسطرح اُستاد کیسامنے پڑھتے ہیں پڑھے اور قرأت کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھے اور خیال کرے کہ مُنہ کی زبان اور دل صنوبری کی زبان برابر پڑھ رہی ہیں اور اس خیال سے غافل نہو اور اگر غفلت ہو جائے فوراً اعوذ باللہ پڑھکر قلب کو حاضر کرے جب اس مشق سے اطمینان خاطر اور حضوری حق

اس کتاب کے حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف اس کتاب کو یا اس کے کسی حصہ کو کسی طریقہ سے شائع نہ کریں ورنہ قانونی کارروائی کی جائیگی

حاصل آید بعد ازان تصور کند کہ ہر بن موے جسد قاری برائے قرارت قرآن زبان گردیدہ واز ہر بن موے الفاظ می برآیند وتمام قالب قاری حکم شجرۂ موسوی پیدا کردہ است درین ملاحظہ درعین قرارت مستغرق گردد چون درین ملکہ حاصل آید بعد ازان در قرارت تصور کند کہ حق تعالیٰ بزبان قاری میخواند وادمی شنود وبعد ازان تصور کند کہ سالک می خواند وحق بگوش سالک می شنود چون درین ملکہ شود وبعد ازان در قرارت خود تصور کند کہ او تعالیٰ خود میخواند وخود می شنود واین ہیچ نیست نہ وجود سالک نہ وجود منوعوات بجز آنکہ آوازیست کہ از ہر جہت می آید وسالک درین محو است وجود این مرتبہ بکمال رسد بفضلہ تعالیٰ امید است کہ منجر بحقیقے واسرار قرآنی منکشف گردد وسالک بمطلوب خود برسد۔

بیان طریق ادائے نماز

سالکِ طریقت را باید کہ در ادائے ہر اعمال خصوصاً نماز پر مغز وارواح آنہا کہ مراد از حسب دلی واخلاص نیت وخشوع وقبولیت بدرگاہ او تعالیٰ ومحویت پیش اوست محافظت نماید اما اگرچہ نماز اہل حقیقت نماز ہست وبدآن رسیدن وچنان گزاردن مشکل است وصعوبتے بسیار دارد لیکن جہد وکوشش می باید کرد شاید خدا تعالےٰ آسان گرداند والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا[1] طریق ادایش آنکہ اول نماز را صورتے تصور کند کہ دل وے ہو جائے توخیال کرے کہ ہر سر ر ونگنا جسم کا قرآن شریف پڑھ رہا ہے اور جسم کے ہر حصہ سے الفاظ نکل رہے ہین اور تمام جسم موسوے درخت کا حکم رکھتا ہے عین پڑھنے کی حالت مین اس خیال مین مستغرق ہو جب اس مین ملکہ پیدا ہو جائے تو پڑھتے وقت خیال کرے کہ خدا میری زبان سے پڑھ رہا ہے اور سُن رہا ہے پھر خیال کرے کہ سالک پڑھتا ہے اور خدا سالک کے کانون سے سنتا ہے اور جب اسمین ملکہ پیدا ہو جائے تو اپنے پڑھنے مین خیال کرے کہ خود خدا پڑھتا ہے اور خود ہی سنتا ہے اور نہ سالک کا وجود ہے اور نہ دنیا کے دیگر موجودات کا بلکہ ایک آواز ہے جو ہر طرف سے آتی ہے اور سالک اُس مین محو ہے اور جب اس مرتبہ مین بھی کمال ہو جائے گا تو خدا کے فضل سے امید ہے کہ حقیقی معنے اور قرآن شریف کے بھید اُسپر ظاہر ہو جائین اور وہ اپنے مقصد مین کامیاب ہو۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سالک کو چاہیئے کہ ہر عمل مین اور خصوصاً نماز مین اُنکی روح اور مغز جس سے مراد محبت قلبی اور خلوص نیت اور خشوع اور درگاہ الٰہی مین قبولیت اور خدا کے سامنے محویت ہے) کی محافظت کرے لیکن اگرچہ حقیقت نماز اہل حقیقت کی نماز ہے اور اسی ادا کرنا اور وہانتک پہونچنا مشکل اور اسمین بہت دقت ہے لیکن بہت اور کوشش کرنا چاہیے شاید خدا آسانی پیدا کردے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نماز کی ایک صورت خیال کرے کہ نماز کا دل

[1] جو ہمارے راستہ مین کوشش کرتے ہین ہم خود اُنکو اپنا راستہ دکھا دیتے ہین اور اُنکو مطلوب تک پہونچا دیتے ہین ۱۲ شہید۔

نیت خالص و روح او حضور و تن او اعمال ظاہر و اعضائے رئیسہ او ارکان و حواس او تعدیل ارکان و تحسین قرارت است تا یکے ازین مراتب نباشد نزد اہل اللہ نماز نبود و نیز نماز را طہارت حقیقی باید کہ بے آن نیز نماز نشود و آن طہارت دل است از ماسوی اللہ کہ نظر قبولیت حق بر دل است ان اللہ لا ینظر الی صوورکم و اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم پس ہر گاہ کہ دل نجس است بدن چگونہ پاک شود کہ بدن تابع دل است پس چنان کن کہ دل از غیر اللہ پاک باشد و جز حق تعالیٰ مستحق کرامت و سزاوار بزرگی ہیچکس را نداند تا قول اللہ اکبر درست آید و چون دست برائے تکبیر برداری دانی کہ از دو جہان دست بر داشتم و در دو گیتی دیدہ روے دل بہت تمام منوجہ بحق بود و چون الحمد للہ گوئی بدانی کہ در عالم ہیچکس مستحق حمد نیست و جمیع محامد باو راجع است و در رب العالمین تصور کنی کہ ہیچ رب غیبت بجز او تعالیٰ و در الرحمٰن الرحیم امید بر کرم و رحمت او داری و بدان واثق باشی و در مالک یوم الدین خوف را پیش گیری و روز قیامت را مشاہدہ کنی و ایاک نعبد و ایاک نستعین یقین نمائی و چون

خالص نیت او اسکی روح حضور قلب او اسکا جسم رکوع و سجود وغیرہ او اسکے اعضائے رئیسہ ارکان او حواس ٹھہر کے پڑھنا اور قرارت کی درستی ہین جبتک کہ اُسمین سے ایک بھی نہوگا اہل اللہ کے نزدیک نماز نہوگی اور نماز کے لئے پوری پاکی کی بھی شرط ہے کیونکہ اُسکے بغیر نماز نہین ہوتی اور وہ پاکی دل کو غیر خدا سے صاف کرنا ہے کیونکہ خدا کی نظر عنایت اور قبولیت دل پر ہے ان اللہ[1] لا ینظر الی صوورکم و اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم تو جب قلب ناپاک ہے تو جسم کسطرح پاک ہوسکتا ہے کیونکہ جسم قلب کے تابع ہے تو ایسا کرنا چاہیے کہ دل غیر خدا سے پاک ہوجاے اور کسی کو بزرگی اور تعظیم کے قابل سوا خدا کے نہ سمجھے تاکہ اللہ اکبر کہنا درست ہو اور جب تکبیر کے واسطے ہاتھ اُٹھائے تو خیال کرے کہ مین دونون جہان سے دست بردار ہوگیا اور دیدہ بگیتی دیدہ کہتے وقت قلب کا منہ ہمت سے خدا کی طرف کرے اور الحمد للہ کہتے وقت خیال کرے کہ کوئی تعریف کے قابل عالم مین نہین ہے اور تمام تعریفین خدا ہی کی طرف رجوع کرتی ہین اور رب العالمین مین خیال کرے کہ خدا کے سوا کوئی پروردگار نہین ہے اور الرحمٰن الرحیم مین اُسکے عنایت اور رحم کی اُمید کرے اور اُسکو راسخ کرے اور مالک یوم الدین مین ڈرا اور قیامت کے دن کا خیال کرے اور لا مرجو منہ الا اللہ روز قیامت کے دن صرف خدا کا حکم ہوگا کا یقین کرے

---

[1] خدا تمھاری صورتون اور تمھاری کارگزاریون کو نہین دیکھتا بلکہ تمھارے دلون اور تمھاری نیتون کو دیکھتا ہے یہ حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ دنیا مین بہت سے ایسے مکار ہین جو جائہ سا لوس زیب جسم کرتے ہین لیکن انکے قلب حد درجہ تاریک اور انکے اندرونی افعال بہت ذلیل ہوتے ہین تو خدا جانکہ علام الغیوب ہے اس واسطے وہ اندرونی حالتون اور خلوص کو دیکھتا ہے کوئی وہ نماز جو رات بھر پڑھی جاے اور اُس مین خلوص نیت نہو ہرگز قبول نہ کیجائے گی اور صرف ایک ہی رکعت جو خلوص نیت اور صرف دو ہی رکعتین جو حضور قلب سے خدا ہی کے لیئے پڑھی جائین ضرور قبول کیجائینگی ۱۲ شہید

ایاک نعبد گوئی یقین دانی کہ لا موجود الا اللہ و ایاک نستعین بحقیقت ملاحظہ کنی کہ لا نا عال الا اللہ و در اھدنا الصراط المستقیم بدل راہی طلبی کہ بحق رساند و از صراط الذین انعمت علیھم آن راہے خواہد کہ انبیا و اولیا رفتہ اند و در غیر المغضوب علیھم و لا الضالین پناہ جوید از خضب او و از گمراہی نفس خود و در حالت قیام استقامت بر طریق شریعت و طریقت خواہی و در رکوع عظمت الٰہی و تذلل نفس خود و در سجدہ فنائے نفس و اثبات حق خواہی و در تشہد محویت خود بمشاہدہ حق خواہی و دران کوشی کہ ہر چہ در نماز خوانی بدان صادق باشی و الا فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب بالصدق و در حضور و اخلاق جہد کن و ہر نمازی کہ بجا آری مراقب باش دران و اگر حضورے نبود و باشد قصورے واقع شود باز اعادہ نمائی حتی کہ پنج یا ہفت بار ہمین طور کنی امید قوی است کہ بحکم آنکہ من طلب شیئاً وجد یابندہ این دولت بوصول انجامد و نیز برین قناعت نکنی بلکہ ہموارہ ملتجی بصفت ایجابی او تعالیٰ باشی تا بنماز حقیقی برسی و حق را یابی و بگوئی برین عمل نمائے بیت دست از طلب ندارم تا کام من برآید ۔ یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید انشاء اللہ تعالیٰ دست طلب بدامن مطلوب برسد بمنہ و کرامہ

طریق دیگر در ادائے نماز

بدانکہ وقت ادائے نماز روے قلب بالتبوے حقیقت کعبہ کہ صفت موجودیت حق است سازد و در حقیقت نماز ایاک نعبد گوید تو لا موجود الا اللہ کا یقین کرے اور ایاک نستعین کہتے وقت لا فاعل الا اللہ کا تصور کرے اور اھدنا الصراط المستقیم سے وہ راستہ جو خدا تک پہونچا دے اور صراط الذین انعمت علیھم سے وہ راستہ جو انبیا اور اولیا کا تھا طلب کرے اور غیر المغضوب علیھم و لا الضالین سے خدا کے غصہ اور اپنی گمراہی سے پناہ مانگے اور کھڑے ہونے مین طریقت و شریعت پر استقامت کی آرزو کرے اور رکوع مین خدا کی بڑائی اور اپنی حقارت کا اور سجدہ مین اپنی فنا اور خدا کی ثبات اور بقا کا اور تشہد مین اپنی محویت کا خیال کرے اور اس بات کی کوشش کرو کہ جو نماز مین پڑھو اُسکو اپنے اوپر صادق کرو ورنہ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب بالصدق کا مصداق بنجاؤ گے اور حضور اور خلوص مین کوشش کرو اور جو نماز پڑھو اُسمین مراقبہ کرو اور اگر اُس مین حضور قلب نہو اور کوئی کمی ہو تو پھر دوٹاؤ جب چند بار ایسا کروگے تو یقین ہے من طلب شیئاً وجد کے مطابق یہ دولت حاصل ہو جائیگی لیکن اسی پر صبر نہ کرو بلکہ ہمیشہ اُسکی ایجابی صفت کے متمنی رہو تاکہ صلوٰۃ حقیقی حاصل ہو اور خدا کو پاؤ۔ اور شعر دست از طلب ندارم تا کار من برآید یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید پر عمل کرو انشاء اللہ خدا کے فضل سے مقصد حاصل ہوگا۔

نماز ادا کرنے کا دوسرا طریقہ

نماز پڑھتے وقت قلب کے مُنہ کو حقیقت کعبہ (جو موجودیت خدا کی صفت ہے) کی طرف کرے اور نماز کے نور حقیقت کا

اس طرح پہونچ جاؤ گے جا ہمیں بجان نگاہ بایگی از شہید

کہ صفت اُلوہیت او تعالیٰ است ملاحظہ نماید و تصور حقیقت خود کہ مرتبہ عبدیت است بعجز تمام پیش آرد و خالص نیت ادائے خدمت عبدیت کند و برائے تکبیر دست بردارد و خیال نماید کہ از ہر دو جہان دست برداشتہ بجوع الی اللہ گشتہ و بگوید اللہ اکبر و تصور کند گویا نفس خود را بہ تکبیر ذبح کردہ فنا ساخت و بعد تسبیح و تحمید قرارت شروع کند و قرارت ملاحظہ قبولیت حق تعالیٰ کند چنانکہ در حدیث شریف آمدہ است کہ وقتیکہ گفت بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمود حق تعالیٰ بر من حمد کرد بندۂ من چون گفت اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فرمود حق تعالیٰ بر من ثنا کرد بندۂ من چون گفت مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ فرمود حق تعالیٰ بیان بزرگی من کرد بندۂ مومن ہرگاہ کہ گفت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ فرمود حق تعالیٰ کہ این درمیان من و درمیان بندۂ من است و مر بندہ مرا راست آنچہ خواست و قتیکہ گفت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ فرمود حق تعالیٰ این برائے بندہ من است و مر بندہ مرا راست آنچہ خواست پس در ملاحظہ مجاویہ مستغرق گردد و در رکوع نظر بر پشت پا دارد و ملاحظہ عظمت و کبریائی او تعالیٰ و تذلل خود کند و در سجود نظر بر پرہ بینی دارد و ملاحظہ علوا و تعالیٰ و تحقر و خاکساری خویش نماید و در قعدہ نظر بر سینہ دارد و ملاحظہ معنی التحیات کند۔

(جو خدا کی الوہیت کی صفت ہے) تصور کرے اور اپنی حقیقت (جو عبدیت کا مرتبہ ہے) کا تصور پوری عاجزی سے کرے اور غلامی کی خدمت کی خالص نیت کرے اور تکبیر کے واسطے ہاتھ اُٹھائے اور خیال کرے کہ میں دونوں جہان سے دست بردار ہو کر خدا کی طرف پھرا اور اللہ اکبر کہکر خیال کرے کہ میں نے اپنے نفس کو تکبیر سے ذبح کر کے فنا کر دیا اور تسبیح (سبحانک اللھم الخ) اور تحمید الحمد پڑھنا) کے بعد قرارت شروع کرے اور قرارت میں خدا کی قبولیت کا تصور کرے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جس وقت بندہ الحمد للہ رب العلمین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی اور بڑائی کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور جو کچھ اُس نے مانگا خاص اُسی کے واسطے ہے اور جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کیواسطے ہے اور جو کچھ اُسنے مانگا وہ سب اُسکے لیے ہے تو جواب کے تصور میں مستغرق ہو جاوے اور رکوع میں پاؤں کی پیٹھ پر نظر رکھے اور خدا کی کبریائی اور بڑائی اور اپنی ذلت کا تصور کرے اور سجدہ میں ناک کے نتھنے پر نظر رکھے اور اُسکی بلندی اور اپنی حقارت اور خاکساری کا تصور کرے اور بیٹھنے میں سینے پر نظر رکھے اور التحیات کے معنی کا خیال کرے۔

لہ الحمد کا ترجمہ سب تعریف اس خدا کیلئے ہے جو دونوں عالم کا پروردگار ہے جو بہت رحمت کرنیوالا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اے خدا ہمکو سیدھا راستہ دکھلا اُن لوگوں کا راستہ جنپر تو نے انعام کیے نہ اُن لوگوں کا راستہ جنپر تو نے غصہ کیا اور جو گمراہ ہیں ۱۲ شہید۔

و دران حالت یقین داند کہ در حضور حق تعالیٰ در مجلس انبیا داخل است و نیز در ہر نماز ملاحظہ آن تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ ملحوظ دارد و اگر خطرہ آید بملاحظہ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا يَحْضُرُ بِهِ الْقَلْبُ دفع سازد و در قراءۃ آواز بلفظ چنان باید کہ گوش خود بشنود بلکہ ہر کہ برابر او باشد او ہم استماع نماید اما چندان جہر نکند کہ آواز بخلق برآید الا در نماز جہریہ۔

طریق دیگر نماز

بشرائط معہودہ در حالت نماز نور حقیقت را مثل ستارہ در خشان در عین قیام بر سجدہ گاہ و در رکوع بر پیشانی و در حالت سجدہ بر تہ بینی و قعود بر ابر سینہ مشاہدہ کند و مستغرق گردد پس چون باین طور مذکور در ادائے نماز مداومت و مشق نماید بعونہ تعالیٰ نماز حقیقی و وجد و حقایق و معارف گوناگون مکشوف گردد و مرتبہ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ ہمین است کہ مقصود دنیا و ما فیہا را گزاشتن و باحق پیوستن است وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ خدا و ما را و جمیع دوستان را و ہمہ طالبان حق را ازین دولت مشرف گردان و در ین بیران و انگیزان بمنہ وکرمہ بجرمۃ النبی و آلہ و اصحابہ اجمعین آمین آمین آمین۔

طریق حصول زیارت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد نماز عشا با طہارت کامل و جامۂ نو و استعمال خوشبو با ادب تمام رو بسوے مدینہ منورہ بنشیند و النبی او را بجناب او و در اس حالت مین خیال کرے کہ خدا کے سامنے انبیا کی مجلس مین داخل ہو گیا نیز ہر نماز مین اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ کا تصور کرے اور اگر کوئی خیال ذہن مین آئے تو لا صلوۃ لا بحضور القلب کے تصور سے دور کرے اور اسقدر آواز بلند کرے کہ خود سن سکے بلکہ پاس والا بھی سُن لے مگر اتنا پکار کر نہ پڑھے کہ آواز خلق سے باہر نکلے لیکن جہری نماز مین بیشک بلند آواز سے پڑھے۔

نماز کا دوسرا طریقہ

مقررہ شرطون کے ساتھ حالت نماز مین حقیقت کے نور پر جو ستارہ کے مانند چمکتا ہے کھڑے ہونیکی صورت مین سجدہ گاہ رکوع مین پیشانی پر اور سجدہ مین نتھنے پر اور بیٹھنے مین سینہ پر نظر رکھے اور مستغرق ہو جاے تو جب نماز مین اسطرح مشق کریگا تو خدا کی مدد سے نماز حقیقی حاصل ہو جائیگی اور مختلف قسم کی حقیقتین اور معرفتین ظاہر ہونگی الصلوۃ معراج المؤمنین کا یہی مرتبہ ہے کہ مقصد اصلی دنیا و ما فیہا کو چھوڑ دینا اور خدا سے لجا ناہے وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ اے خدا ہمکو اور تمام دوستون کو اور تمام طالبان حق کو اس دولت مشرف فرما اور اسی مین موت دے اور اٹھا بمنہ وکرمہ بجرمۃ النبی وآلہ واصحابہ اجمعین۔ آمین آمین آمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

عشا کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہنکر خوشبو لگاکر بہت ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور خدا کی درگاہ مین

قدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال مبارک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شود و دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلباس بسیار سفید و عمامۂ سبز چہرۂ منور مثل مہ بر کرسی تصور کند و اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ راست اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ چپ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ در دل خود ضرب کند این درود شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند بعد ازاں این ہر سہ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَحْبَبْتَ وَرَضِیْتَ ہر قدر کہ تواند بعد وطاق بخواند و بوقت خفتن بست و یکبار سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ خوانند بتصور جمال مبارک درود گویان سر بسوی قطب در و بقبلہ و بر دست راست بخسپد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خواند بر کف راست دمیدہ و زیر سر نہادہ بخسپد این عمل شب جمعہ یا شب دوشنبہ بکند چند بار بعمل آرد انشاء اللہ تعالےٰ بمطلوب خواہد رسید

طریق صلوۃ کن فیکون

برائے مشکلکشائی سریع الاثر است ہر کسے را کہ حاجتے سخت و دشواری پیش آید در شب چہار شنبہ و پنجشنبہ باطہارت تمام و اخلاص کامل دو رکعت نماز گزارد در رکعت اول سورۂ فاتحہ یکبار و سورۂ اخلاص صد بار جمال مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی داہنے اور الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جسقدر ہو سکے درود شریف پڑھے اسکے بعد طاق عدد میں جسقدر ہو سکے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَحْبَبْتَ وَرَضِیْتَ اور سوتے وقت اکیس بار سورۂ نصر پڑھکر آپکے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قطب کیطرف اور منہ قبلہ کیطرف داہنی کروٹ سے سوئے اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھکر داہنی ہتیلی پر دم کرکے اور سر کے نیچے رکھکر سوے یہ عمل جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے اگر چند بار کرے گا انشاء اللہ تعالےٰ مقصد حاصل ہوگا

نماز کن فیکون کا طریقہ

مشکلوں کے دفع کرنے میں یہ سریع الاثر ہے جس شخص کو کوئی حاجت اور دشواری پیش آئے چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو پوری طہارت اور پورے خلوص سے دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ سو بار

لہ خدا صلوۃ بھیجے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جسطرح تو نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اُنپر درود بھیجیں اے خدا آنحضرت پر اسیطرح درود بھیج جسکے وہ قابل ہیں اور اُنپر ایسا درود بھیج جیسا تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید فرنگی محلی۔

اور دوم سورۂ فاتحہ صد بار و سورۂ اخلاص یکبار بخواند و صد بار این چنین گوید کہ اے آسان کنندۂ دشوار نیہا و اے روشن کنندۂ تاریکہا و صد بار استغفار و صد بار درود شریف بخواند و بحضور قلب از خداوند تعالے دعا کند چون شب سوم آید بعد ادائے نماز وغیرہ سر برہنہ بودہ و آستین راست برآورد و در گردن بیندازد و بگریہ و زاری در جناب الٰہی دعا کند بجاہ پنجتن انشاء اللہ تعالے ضرور دعاے او مستجاب شود و این عمل در خاندان چشتیہ بسیار مجرب است و سریع الاثر است و این را صلوٰۃ کن فیکون برائے ہمین نامند کہ در مطلب برآری جلد تاثیر کند۔

طریق نماز استخارہ

بدانکہ در ہر امر استخارہ کند بعدہ آن کار بفعل آرد و در استخارہ مسنون نیست خواب و رویا ضرور نیست فقط اطمینان قلبی کافی ست اگر فرصت نباشد صرف بر دعا اکتفا نماید طریقش آنست کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ ادا نماید در رکعت اول بعد فاتحہ سورۂ کافرون و در دوم سورۂ اخلاص بخواند بعد سلام این دعا بخواند اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

اور دوسری رکعت میں الحمد سو بار اور قل ہو اللہ یکبار پڑھے اور سو بار کلمۂ دشواریوں کے آسان کرنیوالے اور اے تاریکیوں کے روشن کرنیوالے اور سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے خدا کی درگاہ میں دعا کرے اور تیسری رات میں نماز وغیرہ پڑھکر برہنہ سر ہوکر داہنی آستین نکالکر گردن میں ڈالے اور گریہ و زاری سے درگاہ الٰہی میں بچاس بار دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اُسکی دعا ضرور قبول ہوگی اور خاندان چشتیہ میں یہ عمل بہت مؤثر اور مجرب ہے اسی سبب سے اسکا نام صلوٰۃ کن فیکون ہے کہ مقصد پورا کرنے میں بہت جلد تاثیر کرتی ہے۔

نماز استخارہ کا طریقہ

جس کام کو شروع کرنا ہو پہلے اُسمیں استخارہ دیکھے مسنون استخارہ میں خواب وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے صرف قلبی اطمینان کافی ہے اگر وقت نہ ہو تو صرف دعا کرے اور اُسکا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں استخارہ کی نیت سے پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا اور دوسری میں قل ہو اللہ الآیہ پڑھے سلام پھیرنے کے بعد اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او فی عاجل

لے اے خدا میں تیرے علم سے اچھائی طلب کرتا ہوں اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے اور تیری بڑی عنایت سے مانگتا ہوں پس تیرے کہ تجھکو قدرت ہے اور مجھکو نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں اور تو غیب کی بات بڑا جاننے والا ہے اے خدا اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور معاش اور میری آخرت اور جلد پیش آنیوالی

بقیہ آخر سورہ تک ۱۲ منہ

اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

طریق دیگر استخارہ

مشائخ چشتیہ فرمودہ اند کہ بعد نماز عشا و دگانہ بہ نیت استخارہ بگزارد در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص سہ بار بخواند بعد سلام اول و آخر درود شریف سہ سہ بار یا سلام سلمنی سہ صد و شصت بار بخواند بعدہ این چہار اسم را صد صد بار یعنے یا علیم علمنی یا بشیر بشرنی یا خبیر اخبرنی یا مبین بین لی بعدہ روبسوے قبلہ و سر بطرف قطب کردہ و پاے بجانب جنوب کردہ بر زمین بخسپد اگر معذور است اختیار دارد اما با کس سخن نہ گوید درود گویان بخسپد و این عمل را شب پنجشنبہ و یا دوشنبہ بجا آرد اگر در یک شب معلوم نشود تا بستہ یا ہفت شب بکند انشاء اللہ تعالیٰ ہر چہ مقصود باشد معلوم شود۔

دیگر طریق

سورۂ فاتحہ یکبار سورۂ ناس سہ بار سورۂ فلق سہ بار سورۂ اخلاص سہ بار سورۂ کافرون سہ بار سورۂ اذا جاء نصر اللہ یک بار و پنج بار بعدہ ہر قدر کہ تواند درود شریف بخواند چنانکہ درود گویان بخسپد بوقت خفتن بدست راست تکیہ زدہ و دست بزیر گونہ نہادہ بخسپد۔

امری و اٰجلہ فاصرفہ عنی و اصرفنی عنہ و اقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ۔

استخارہ کا دوسرا طریقہ

مشائخ چشتیہ نے کہا ہے کہ عشا کی نماز کے بعد استخارہ کی نیت سے دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ تین بار پڑھے سلام کے بعد اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھکر یا سلام[1] سلمنی تین سو ساٹھ بار پڑھے اسکے بعد یا علیم علمنی یا بشیر بشرنی یا خبیر اخبرنی یا مبین بین لی چار چار سو بار پڑھے اسکے بعد منہ قبلے کی طرف کرکے اور سر قطب کی طرف اور پیر دکھن کی طرف کرکے زمین پر سو رہے اگر معذور ہے تو اسکو اختیار ہے لیکن کسی سے گفتگو نہ کرے اور درود شریف پڑھتا ہوا سو جاے اور اس عمل کو دوشنبہ یا جمعرات کی رات کو کرے اگر ایک شب میں نہ معلوم ہو تین یا سات رات تک کرے انشاء اللہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔

دوسرا طریقہ

سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ ناس تین بار سورۂ فلق تین بار سورۂ اخلاص تین بار سورۂ کافرون تین بار (چار دن قل اور الحمد) سورۂ اذا جاء نصر اللہ پچیس بار اس کے بعد جسقدر ہو سکے درود شریف پڑھے یہاں تک کہ درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جاے اور سوتے وقت داہنے ہاتھ پر پھونک کر اور ہاتھ گلے کے نیچے رکھکر سوئے۔

[1] اے جاننے والے مجکو بتا اے خوشخبری دینے والے مجکو خوشخبری دے اے خبر رکھنے والے مجھے خبر دے اے بیان کرنے والے مجھ سے بیان کر دے ۱۲ شہید عـ اے سلامتی والے مجھ کو محفوظ رکھ ۱۲ شہید

کیفیت اعمال متفرقہ صبح و شام

بدانکہ شاغل اشغال قلبیہ ضرور است کہ سوائے فرائض و واجبات و سنن بعضے از عبادات و طاعات و اوراد و وظائف لسانیہ کہ ممد و مقوی و مفید صفائی قلب باشد بعمل آرد چنانچہ نماز تہجد کہ دوازدہ رکعت است و نماز اشراق کہ شش رکعت است و دو نیز آمدہ است و چہار رکعت صلوۃ الضحیٰ و چہار رکعت صلوۃ الزوال و شش صلوۃ الاوابین و بست رکعت ہم آمدہ اند و چہار رکعت سنت قبل عصر و چہار رکعت قبل عشاء و در جمعہ صلوۃ التسبیح اگر فراغ باشد بخواند و سہ روزہ ایام بیض و دو روزہ پنجشنبہ و دوشنبہ و شش روزہ شوال و نہ روزہ اول ماہ ذی الحجہ اگر نتواند روزہ عرفہ ضرور دارد و روزہ عاشورا و ہشت روزہ اول ماہ رجب و اول شعبان دارد و تلاوت قرآن شریف بقدر یکہ در چہل روز ختم کند و در میان سنت و فرض صبح چہل و یکبار سورۂ فاتحہ مع تسمیہ بخواند و بعد نماز صبح سورۂ یٰسین و دہ بار کلمۂ چہارم و صد بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخواند و صد بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ صبح و شام و کلمۂ طیب صد بار و چہل و یک بار یا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ و درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ہر قدر کہ تواند بخواند بعد نماز ظہر سورۂ انا فتحنا و نیز اگر تواند منزل لائل الخیرات نیز بخواند و بعد نماز عصر سورۂ عم یتساءلون و صد بار آیۂ کریمہ بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ

صبح و شام کے مختلف اعمال کا بیان

قلبی اشغال میں مشغول ہونیوالے کو واجبات فرائض اور سنتوں کے علاوہ بعض عبادتیں اور اوراد و وظائف زبانی بھی (جو قلب کی صفائی میں مددگار اور معاون ہوں) ضروری کرنا چاہیے چنانچہ تہجد کی بارہ رکعتیں اور چھ یا دو اشراق کی رکعتیں اور چاشت کی چار رکعتیں اور صلوۃ الزوال کی چار رکعتیں اور صلوۃ الاوابین کی چھ رکعتیں (اور بعض لوگ بیس بھی کہتے ہیں) اور چار سنتیں نماز عصر کے پہلے اور چار سنتیں عشا کے پہلے اور فرصت ہونے کی صورت میں جمعہ کے دن صلوۃ التسبیح اور ایام بیض کے تین روزے اور جمعرات اور دوشنبہ کے دو روزے اور شوال کے چھ روزے اور ابتدائے ذی الحجہ کے نو روزے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو عرفہ کا روزہ ضرور رکھے اور عاشورے کا روزہ اور اوائل رجب و شعبان کے آٹھ روزے رکھے اور قرآن شریف اسقدر پڑھے کہ چالیس روز میں ختم ہو جائے اور نماز صبح کی فرض اور سنت کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ الحمد کا تالیس بار پڑھے اور نماز صبح کے بعد سورۂ یٰسین اور دس بار کلمۂ چہارم اور سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ پڑھا کرے اور سو بار استغفر اللہ صبح و شام کو اور کلمۂ طیب سو بار اور یا حی یا قیوم لا الہ الا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ کا تالیس بار اور اللھم صل علی سیدنا محمد جتنا ہو سکے پڑھے اور ظہر کی نماز کے بعد انا فتحنا اور اگر ہو سکے ایک منزل لائل الخیرات پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد سورۂ عم یتساءلون اور سو بار آیۂ کریمہ اور مغرب کی نماز کے بعد سورۂ واقعہ

وبعد نماز عشا سورۂ ملک و یا سجدہ صد و یکبار یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اول و آخر درود یازدہ یازدہ بار بحضور قلب و تصور معنی بخواند و نیز صبح و شام سید الاستغفار یک بار و نود و نہ نام یک بار اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وآیۃ الکرسی و آیۃ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تا آخر سورہ یک یک بار وَاَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ سہ بار و آیات آخر سورۂ حشر یک بار و سہ بار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ و سہ بار رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بخواند و یک بار حزب البحر اگر تواند بعد ہر نماز آیۃ الکرسی یکبار و سی و سہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ و سی و سہ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ و سی و سہ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ و یکبار چہارم کلمہ یعنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بخواند و در وقت شروع طعام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ و بعد فراغ طعام اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بخواند و وقت خواب سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی یک بار و معوذتین سہ سہ بار و آیات آخر سورۂ کہف بخواند و وقت بیدار شدن از خواب کلمہ چہارم بخواند و در حین دخول خلا

اور عشا کی نماز کے بعد سورۂ ملک یا سورۂ سجدہ اور ایک سو ایکبار یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اول اور آخر درود شریف معنی کے خیال اور حضور قلب سے پڑھے اور صبح و شام سید الاستغفار ایک بار اور خدا کے ننانوے نام ایک بار اور اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اور آیۃ الکرسی اور آمن الرسول آخر سورہ تک ایک ایکبار اور اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا من شر ما خلق تین بار اور سورۂ حشر کی آخر کی آیتیں ایک بار اور بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار اور رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا صلے اللہ علیہ وسلم تین بار اور حزب البحر ایکبار اگر ہو سکے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور چوتھا کلمہ یعنے لا الٰہ[1] الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر پڑھے اور کھانا کھانے کے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم بارک لنا فیہ اور کھانے کے بعد الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین۔ پڑھے اور سوتے وقت الحمد اور آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور معوذتین تین تین بار اور سورۂ کہف کے آخر کی آیتیں پڑھے اور سو کے اُٹھے تو کلمہ چہارم پڑھے اور پائخانہ جاتے وقت

[1] کوئی پروردگار سوائے خدا کے نہیں ہے کوئی اُسکا شریک نہیں اُسیکا ملک ہے اور اُسی کے واسطے تعریف ہے وہ مارتا ہے اور وہ زندہ کرتا ہے اور وہ زندہ ہمیشہ اور نہ فنا نہ ہوگا اسکے قبضہ میں اچھائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ شہید۔

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث وقت برآمدن از خلا غفرانک بخواند و در ہر وقت نشست و برخاست بسم اللہ واللہ اکبر واللھم انی اسئلک رضاک معمول دارد و نیز بعد نماز صبح و بعد نماز عصر سبعات عشر ہم بخواند و دیگر اوراد و بسیار اند اگر زیادہ مطلوب باشد از حدیث مثل حصن حصین وغیرہ بگیرد باقی بہر حال باشغال قلبیہ مشغول باشد و نیز بعضے بزرگان برائے جمعیت ظاہری و باطنی ختم خواجگان بعد نماز ظہر و یا بعد فراغ نماز چاشت میخوانند طریقش آنکہ اول سورۂ فاتحہ ہفت بار بعدہ سورۂ الم نشرح ہفتاد و نہ بار و درود شریف صد بار بعد ازان یکہزار بار سورۂ اخلاص بعد ازان ہفت بار سورۂ فاتحہ و صد بار درود شریف و صد صد بار این اسماء یا قاضی الحاجات و یا کافی المہمات و یا دافع البلیات و یا حل المشکلات و یا رافع الدرجات و یا شافی الامراض و یا مجیب الدعوات و یا ارحم الراحمین میخوانند

طریق ختم خواجگان چشت

برائے ہر مہمے وضو کردہ رو بقبلہ بنشیند اول دہ بار درود شریف بعد ازان سہ صد و شصت بار این دعا بخواند لا ملجأ ولا منجأ من اللہ الا الیہ بعدہ سہ صد و شصت بار سورۂ الم نشرح پستر باز دعائے مذکور

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث اور پھر غفرانک پڑھے اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے بسم اللہ واللہ اکبر واللھم انی اسئلک رضاک کہنے کی عادت ڈالے اور بھی نماز فجر و عصر کے بعد سبعات عشر پڑھے اور بہت سے اوراد ہیں اگر کرنا چاہے تو دوسری حدیثوں میں جیسے حصن حصین وغیرہ میں دیکھے باقی ہر حالت میں اشغال قلبی میں مشغول رہے اور بعض بزرگ سکون طبیعت اور اطمینان کے واسطے نماز ظہر یا نماز چاشت کے بعد ختم خواجگان بھی پڑھتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سات بار الحمد اسکے بعد سورۂ الم نشرح اناسی بار درود شریف سو بار پڑھے اور اسکے بعد ایک ہزار بار سورۂ اخلاص اسکے بعد سات بار الحمد اور سو بار درود شریف اور سو بار یا قاضی الحاجات و یا کافی المہمات یا دافع البلیات یا حل المشکلات یا رافع الدرجات یا شافی الامراض یا مجیب الدعوات یا ارحم الراحمین پڑھے۔

ختم خواجگان چشت کا طریقہ

ہر مشکل اور ہر مہم کے واسطے وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے پہلے دس[1] بار درود شریف اس کے بعد تین سو ساٹھ بار لا ملجأ ولا منجأ من اللہ الا الیہ پڑھکر الم نشرح تین سو بار ساٹھ پڑھے اور پھر دعای مذکور

[1] یعنی وہ دس تسبیحیں جو سات سات بار پڑھی جاتی ہیں وہ سورۂ فاتحہ سورۂ فلق سورۂ ناس سورۂ اخلاص سورۂ کافرون آیۃ الکرسی کلمۂ تمجید و درود شریف اور اللھم اغفر الاحیاء منھم والاموات اور اللھم یا رب نغل لی لھم عاجلا و اجلا فی الدین والدنیا والاخرۃ انت اھل ولا تفعل بنا یا مولانا ما نحن لہ اھل انک غفور حلیم جواد کریم ملک برء وف رحیم شہید

سہ صد و شصت بار بخواند پس ۷۲ بار درود شریف خواندہ ختم کند و حاجت از خدائے تعالے سوال کند۔

طریق ختم خواجگان قادریہ

برائے حصول مہمات اول دو رکعت نفل میخواند بعد ازان یکصد و یازدہ بار سورۂ الم نشرح میخوانند بعد ازان کلمۂ تمجید یکصد و یازدہ بار و سورۂ یسین یک بار بعد ازان اگر ختم کلان خوانند سورۂ الم نشرح ہزار و یازدہ بار بخوانند و اگر ختم خرد خوانند یکصد و چل و یکبار بخوانند بعد ازان در ہر تقدیر درود شریف یکصد و یازدہ بار بخوانند و از خدائے تعالی مطلب بخواہند۔

فصل در بیان موانع راہ سلوک و طریق دفع آن

بدانکہ طالب حق را حدیث نفس و خطرات یعنی و تفکرات لایعنی و تشویشات خاطر مانع از راہ سلوک است و این مرض سخت است بزرگان علاج آنہا فرمودہ اند پس اگر طالب حق را در اشغال و نسبت قلبیہ بلحوق وساوس فاسدہ فتورے واقع شود غسل کند و جائے کہ پوشیدہ استعمال خوشبو کند و در خلوت کہ از شور و شغب خالی باشد در آید و بنشیند و معوذتین و اخلاص و فاتحہ سہ سہ بار بخواند و سہ بار استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ و لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تکرار نماید و سہ بار اعوذ خواندہ طرف کتف چپ زند و بعدہ برخاستہ دوگانہ ادا نماید و در انجا اللھم طھر قلبی عن غیرک و نور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ ہر قدر کہ تواند تین سو ساٹھ بار پڑھکر دس بار درود شریف پڑھکر ختم کرے اور اپنی مراد خدا سے مانگے۔

ختم خواجگان قادریہ کا طریقہ

کسی بڑی بات کے حاصل ہو جانے کے لیے پہلے دو نفلین پڑھے اُسکے بعد ایک سو گیارہ بارہ سورۂ الم نشرح اُسکے بعد کلمۂ تمجید ایک سو گیارہ بار اور سورۂ یسین ایک بار پڑھے اور اگر بڑا ختم پڑھتا ہے تو سورۂ الم نشرح ایک ہزار گیارہ دفعہ پڑھے اور چھوٹے ختم کی صورت مین ایک سو اکتالیس بار لیکن ہر صورت مین اسکے بعد یکسو گیارہ بار درود شریف پڑھے اور خدا سے اپنی مراد مانگے۔

سلوک کے راستون کے موانع کا بیان اور اُنکے دفعیہ کا طریقہ

حدیث نفس اور بیکار خیالات اور لغو فکرین اور تشویشین ہر طالب کی راہ سلوک مین مانع ہوتی ہین اور یہ بہت سخت مرض ہے بزرگون نے اسکے علاج تجویز کیے ہین اگر برے خیالات کیوجہ سے اشتغال و نسبت قلبی مین کوئی خلل واقع ہو تو نہائے اور نئے کپڑے اور خوشبو لگائے اور خلوت (جسمین شور و غل کی آواز نہ آسکے) مین بیٹھے اور معوذتین اور قل ہو اللہ تین تین بار پڑھے اور استغفر اللہ من جمیع الخ تین بار پڑھے اور تین دفعہ اعوذ پڑھکر بائین شانے کی طرف پھونک کر اور کھڑے ہو کر دوگانہ پڑھے اور جتنے بار ہو سکے اللھم طھر قلبی عن غیرک و نور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ

تکرار نماید بعدہ بطرف چپ یا نور و بر است یا نور و در قلب یا نور و ضرب کند چند کرت تکرار کند و اگر باز خلجان خاطر شود فی الحال وضو کردہ باز بہمین ذکر مشغول شود و اگر باز مشوش شود ہمین کند انشاء اللہ تعالے در دو سہ مرتبہ تسکین بقلب خود یابد پس بذکر نفی و اثبات بملاحظہ لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ مشغول گردد و رعایت مد و شد و الحان خوش نگاہدارد **طریق دیگر** آنکہ بطریق مسمودہ اسمی از ین اسماء یعنی یا اللہ یا فعال یا فتاح یا یا باسط گرفتہ بذکر سہ ضربی و یا چہار ضربی مشغول شود و اگر خطرات دفع نشوند و خاطر پریشان ماند چند بار نفی و اثبات بملاحظہ مذکور مع شرائط مذکور ش نماید و تصور کند و یقین داند کہ این وساوس خیر باشد باشر کہ از موجودات ہستی ہستند قائم و بحق اند بلکہ عین حق داند زیرا کہ باطل نیز از بعضے ظہورات حق است و بگوید ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن وہو بکل شئ علیم پس بلاشک باین تصور شوق و اشتیاق غلبہ کند و ہمہ خطرات محو سازد۔

بیان دریافت کیفیت تفرقہا و علاج آنہا

بدانکہ باعث تفرقہ و تشویش خاطر چند وجہ فرمودہ اند گاہے از فساد غلبۂ شوق و عشق ہم می باشد صورتش آنکہ عاشقان طالب وصال حق اند و آن حاصل نمی شود مگر بفنائے طالب در ذات مطلوب و فنا موقوف است بستی

اسکے بعد بائین طرف یا نور اور داہنی طرف یا نور اور دل بین یا نور کی ضرب لگائے اور تکرار کرے اور اگر پھر طبیعت مین گھبراہٹ ہو تو فوراً وضو کرکے اُسی ذکر مین مشغول ہو جائے اور اگر پھر تشویش ہو تو پھر ایسا کرے انشاء اللہ دو تین دفعہ مین قلب کو تسکین ہو جائے گی پھر نفی و اثبات کے ذکر مین لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ کے تصور کے ساتھ مشغول ہو جائے اور مد و شد اور خوش آوازی کا خیال رکھے اور **دوسرا طریقہ** یہ ہے کہ مقررہ طریقہ پر یا اللہ یا فعال یا فتاح یا یا باسط مین سے کوئی نام لیکر سہ ضربی یا چہار ضربی مین مشغول ہو جائے اگر پھر بھی خیالات نہ دور ہون اور طبیعت پریشان رہے چند بار مذکور تصور کے ساتھ نفی و اثبات کی مشق کرے کہ یہ خیالات خواہ اچھے ہون یا بُرے خدا ہی کے ساتھ قائم ہین بلکہ عین خدا ہین کیونکہ بعضون کے نزدیک بُرائی بھی خدا کے ظہور سے ہے اور ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن وہو بکل شئ علیم پڑھے یقیناً اس سے شوق و اشتیاق زائد ہو جائے گا اور تمام خیالات دور ہو جائین گے۔

تفرقون کی کیفیت اور اُن کا علاج

تفرقہ اور پریشانی طبیعت کے چند اسباب ہین کبھی زیادتی شوق کے فساد سے اُسکی یہ صورت ہے کہ عاشق خدا کے وصل کی آرزومند ہین اور وہ بغیر طالب کے ذات خدا مین فنا ہوے حاصل نہین ہو سکتا ہے اور فنا موقوف ہے تی

وانشراح خاطر بذات او تعالیٰ چون بعضے طالبین بغلبۂ شوق و درد اشتیاق ریاضت شاقہ برخود می نہند و نفس را
یک سخت از تلذذات و مالوفات باز میدارند وجوع و عطش مفرط و ترک راحت اختیار میکنند این امور باعث
انقباض خاطر میگردد و آن انشراح و انبساط و شوق کہ میداشتند بسبب فتور حواس مبدل بہم و پریشانی می گردد
علاجش مطلق العنان کردن ست نفس را در خواہشات مباحہ و ترک ریاضت تا آنگہ آن شوق و انشراح و مستی
عود کند و یا باعث تفرقہ جبن و نامردی است کہ نفس در ترک مالوفات جسارت نمیکند و تفرقہ و تشویش رو
میدہد علاجش پند است کہ ہمت مومن و طالب حق ریاضت و طاعت است و ہمت منافق و دشمن حق طعام و شراب
و مالوفات و متلذذات است و طالبان حق جان و دل فدائے دین حق میکنند و منافقان دین و ایمان را فدائے
مال می سازند نعوذ باللہ منہا و یا باعث تفرقہ فکریست کہ شیطان بدلش انداختہ میگرداند او را بسوے نا اُمیدی
از وصول یا قدح در امور مرشد علاجش جمع کردن ہمت و خواندن لا تقنطوا من رحمۃ اللہ و یاد کردن قصہ حضرت
موسیٰ یا حضرت خضر علیہما السلام یا باعث تفرقہ بقیۂ رگ نفسانی است کہ ظلمت آن در طالب حق است در جہت

اور طبیعت کے سکون پر جب بعض طالب شوق کی زیادتی مین بڑی بڑی ریاضتون کا بار اپنے سر لیتے
ہین اور اپنے نفس کو یک لخت اُس کی لذتون اور خواہشون سے روک دیتے ہین اور بے انتہا بھوک اور
پیاس اور آرام کا ترک کرنا اختیار کر لیتے ہین تو یہ باتین طبیعت مین انقباض پیدا کر دیتی ہین اور حواس کے فتور کی وجہ
سے فرحت و انبساط پریشانی اور غم سے بدل جاتے ہین اُسکا علاج یہ ہے کہ نفس کو اُسکے مباح چیزونکی خواہش مین خود مختار
کر دے اور اُس وقت تک ریاضت چھوڑ دے جبتک کہ شوق اور انشراح طبیعت اور مستی پھر پیدا ہو جائے اور
کبھی اُس کا سبب نامردی اور کمزوری ہوتی ہے یعنی نفس اپنی خواہشون کے چھوڑنے کی جرأت نہین کرتا
اور تفرقہ اور پریشانی پیدا ہو جاتی ہے اُس کا علاج نصیحت ہے کیونکہ مسلمان اور طالب حق کی ہمت ریاضت اور
اطاعت ہے اور خدا کے دشمن اور منافق کی ہمت کھانا پینا اور اپنے نفس کی خواہشون اور لذتون مین مشغول
ہونا ہے اور حق کے طالب اپنی جان اور دل خدا کے دین پر فدا کر دیتے ہین اور منافق اپنے دین ایمان کو مال
وزر پر فدا کر دیتے ہین نعوذ[1] باللہ منہا یا تفرقہ کا باعث وہ فکر ہے جو شیطان اُس مین پیدا کر دیتا ہے
جس سے دل نا اُمیدی اور کم ہمتی کی طرف مائل ہو جاتا ہے یا مرشد کی باتون پر اعتراض کرنا شروع
کرتا ہے اُس کا علاج یہ ہے کہ ہمت جمع کرے اور لا[2] تقنطوا من رحمۃ اللہ پڑھے اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ جو حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا تھا یاد کرے یا تفرقہ کا سبب
نفس کی رگ کا باقی رہنا ہے جس کی تاریکی طالب حق مین باقی رہتی ہے اور اُس کے سبب سے

---

[1] اللہ تعالیٰ اس سے بچاے ۱۲ شہید [2] اللہ کی رحمت سے نا امید نہو ۱۲ شہید

غلبۂ آن پریشانی خاطر وغم ویاس می خیزد علاجش کسر نفس است باختیار او ذلت کہ ہر نفس شاق باشد یا بدوام ذکر وخلوت تصفیہ نماید یا باعث تفرقہ قلق واضطراب عزیمت کہ ہر چند خواہد کہ بتصفیۂ قلب وتجلیۂ روح مشغول شود نفس او فرمانبردار نمی شود پس موجب آن اختلال مزاج است کہ اخلاط سوداویہ بر دل ہجوم کردہ است علاجش تنقیہ وتعدیل مزاج است بفصد واستفراغ یا باعث تفرقہ نجاست است کہ بکثرت احداث وجنابات باشد علاجش مبالغہ در تطہیر بدن وجامہ است یا باعث تفرقہ ارتکاب معاصی از ظلم وغیرہ بر مساکین وتلف حق اہل حق علاجش تدارک آن خلل است یا باعث تفرقہ غذا حرام وشبہ باشد علاجش ترک آن وتوجہ استغفار است یا باعث تفرقہ سحر ودیوانگی کہ از شیاطین باشد علاجش خواندن معوذتین ومشغول شدن بذکر یا اللہ یا اللہ ہر قدر کہ تواند یا باعث تفرقہ سوء ادب نسبت مشائخ طریقہ باشد علاجش رفع آن سبب است ونیز برائے دفع ہر تفرقہ وتشویش نفی واثبات است باتطہیر بدن وجامہ بملاحظۂ نفی آن جہالت۔

طریق اربعین یعنی چلہ

بدانکہ اہل طریقت برائے حصول مقصود اربعین مقرر کردہ اند وسند وفوائد کثیرہ این عمل در کتب سلوک موجود اند واین مختصر متحمل آن نیست طریقش آنکہ اول نیت خالص نماید بمحض رضائے حق تعالےٰ بمتابعت سنت

پریشانی اور رنج وناامیدی پیدا ہوجاتی ہے اُسکا علاج کسر نفسی اور وہ ذلت برداشت کرنا ہے جو نفس پر شاق ہو یا ہمیشہ ذکر اور خلوت کرنا ہے یا اسکا سبب رنج اور ارادہ کی پریشانی ہے کہ جسقدر وہ قلب کی صفائی اور روح کی جلا کرنے مین مشغول ہونا چاہتا ہے اُسی قدر اُسکا نفس نافرمانی کرتا ہے تو اسکا سبب مزاج کا مختل ہونا ہے کہ سوداوی اخلاط دل پر غلبہ کر لیتے ہین اُسکا علاج فصد ورقے کرکے صفائی اور مزاج کا معتدل کرنا ہے یا اسکا سبب بے وضو ہونا اور ناپاکی ہے اُسکا علاج یہ ہے کہ اپنے کو خوب پاک وطاہر رکھے یا اسکا سبب غیبت ظلم کرنا اور اہل حق کا حق غصب کر لینا ہے اس کا علاج اس خلل کا دور کر دینا ہے یا تفرقہ کا سبب حرام اور مشکوک غذاؤن کا کھا لینا ہوتا ہے اُسکا علاج یہ ہے کہ اُن کو پھوڑ دے اور توبہ کرے اور کبھی تفرقہ جادو اور دیوانگی (جو شیطان سے ہوتی ہے) کیوجہ سے ہوتا ہے اُسکا علاج معوذتین پڑھنا اور جسقدر ہو سکے یا اللہ یا اللہ کا ذکر کرنا اور کبھی مشائخ طریقت سے بے ادبی کرنیسے پیدا ہوجاتا ہے اُسکا علاج اُس سبب کا دور کر دینا ہے علاوہ اسکے تفرقہ اور تشویش کے دور کرنے کے واسطے بدن اور کپڑون کی پاکی کے ساتھ نفی واثبات کرنا چاہیے۔

چلہ کا طریقہ

مقصد حاصل ہونیکے لیے حضرات اہل طریقت نے چلے مقرر کیے ہین اور اسکے فائدے اور سندین سلوک کی کتابون مین موجود ہین اس مختصر مین نہین بیان کیجا سکتے طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت خالص کرے یعنی صرف خدائی خداوندی کا سنت کی اتباع مین چلہ کرتا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتجرد از ماسوی اللہ و فراغ خاطر بنا بر عبادت و ذکر اللہ تعالے قصد کند و محل خلوت در جامع مسجد اولیٰ است کہ از فضل جمعہ و جماعت محروم نماید پس غسل کند و جامۂ نو پوشد و خوشبو استعمال نماید پس بستم تاریخ ماہ شعبان قبل از نماز عصر کہ وقت اداء نفل است اعوذ و بسم اللہ و معوذتین و کلمہ تمجید خواندہ و استعانت و استمداد از ارواح مشائخ طریقت بواسطۂ مرشد خود کردہ داخل خلوت شود و در حین دخول بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ علے رسول اللہ بخواند و قدم راست بنہد بعدہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک گفتہ داخل گردد و دوگانۂ نفل بہ نیت انتفاع از ماسوی اللہ و رجوع الی اللہ بگزارد و اگر بعد نماز عصر داخل شود نفل نخواند و متوجہ بسوے قبلہ بنشیند و فاتحہ بارواح ہادی عالم صلے اللہ علیہ وسلم و مشائخ طریقت خود بخواند و از روحانیت ایشان در باب حصول استقامت استمداد نماید بعدہ بذکر و شغل و مراقبہ ہر چہ ویرا از مرشد خود رسیدہ باشد مشغول شود و شرائط خلوت کہ دوام صیام و قلت منام و قلت صحبت مع الانام و مواظبت بر طہارت و عبادات و تلاوت قرآن و درود شریف و ذکر دائم از ارکان و شرائط طریق خلوت است نگاہدارد و ہیچ امر از ین امور تغافل نورزد تا فائدۂ خلوت حاصل آید و در اخیر عشرۂ رمضان شبہاے طاق یعنے بست و یکے و بست سوم و بست و پنجم و بست و ہفتم و بست و نہم را زندہ دارد تا از برکات لیلۃ القدر بہرہ یابد و علاوہ ازین در شبہاے یکے

اور غیر خدا سے بغرض عبادت فراغ حاصل کرے اور خدا کے ذکر کا قصد کرے اور خلوت کیواسطے جامع مسجد بہتر ہے تاکہ جمعہ اور جماعت کی فضیلت سے محروم نرہ سکے تو نہائے اور نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر شعبان کی بیسویں تاریخ عصر کی نماز کے پہلے جو نوافل کے پڑھنے کا وقت ہے اعوذ باللہ بسم اللہ اور معوذتین اور کلمۂ تمجید پڑھکر مرشد کے واسطہ سے مشائخ طریقت کی مقدس روحوں سے مدد مانگ کر خلوت مین آجائے اور خلوت مین داخل ہوتے وقت بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ علے رسول اللہ پڑھے اور داہنا قدم رکھے اسکے بعد اللھم افتح لی ابواب رحمتک کہکر داخل خلوت ہو اور دو نفلین ماسوی اللہ سے جدا ہونے اور خدا کی طرف لوٹنے کی نیت سے پڑھے اور اگر عصر کی نماز کے بعد خلوت مین داخل ہو تو نفل نہ پڑھے اور قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹھے اور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر پر فاتحہ پڑھے اور حضور کی روحانیت سے استقامت حاصل ہونے مین مدد مانگے اُس کے بعد ذکر و شغل اور مراقبہ جو کچھ اُسکو مرشد سے پہونچا ہے اُس مین مشغول ہو جائے اور خلوت کی شرطین یہ ہین ہمیشہ روزہ رکھنا کم سونا لوگون سے کم ملنا اور طہارت اور عبادت پر ہمیشگی کرنا اور درود شریف پڑھنا اور ہمیشہ ذکر کرنا ان تمام شرطون اور ارکان خلوت کا خیال رکھنا چاہیے اور اُن مین سے کسی سے غفلت نہ کرے تاکہ خلوت کے مفید نتائج مرتب ہون اور رمضان کے آخر دس دن کی طاق راتون یعنی اکیس تئیس پچیس ستائیس انتیس مین تمام رات جاگا کرے تاکہ لیلۃ القدر کی برکت سے فائدہ اُٹھا سکے اس کے سوا اور راتون مین

لہ بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ اور عصر کی نماز کے بعد خلوت مین داخل ہو تو نفل نہ پڑھے اور قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹھے اور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ، گنج بخش روڈ، لاہور

تا ثلث شب بیدار باشد و ذکر گویان در خواب رود چون ثلث آخر رسید برخاسته جلد استنجا و وضو نموده تہجد ادا نماید و ذکر و شغل و مراقبہ مشغول شود تا صبح چون ہلال شوال نمودار شود بعد نماز مغرب دوگانہ شکرانہ ادا کرده از خلوت بیرون آید

شرائط خلوت

بدانکہ مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی قدس سرہ چند شرائط بیان فرمودہ اند یکے دوام وضو ہر گاہ کہ شکند باز بہمان وقت وضو نماید کہ این معنی موجب انشراح و نورانیت قلب است دوم دوام صیام و افطار قبل از مغرب و اکل طعام بعد عشا اگر خاطر مشوش نشود والا مابین مغرب و عشا بخورد سوم تقلیل طعام لازم داند ثلث معدہ خالی دارد و اگر تواند ازین ہم کم کند نہ چنانکہ از غایت ضعف انشراح و نشاط از دست برود و لذت در عبادت نماند غرض تقلیل غذا موجب رقت قلب و صفائی دل است و مقوی قوت ملکیہ و مستجلب انوار الٰہیہ است لما در والجوع طعام اللہ چہارم دائم سکوت مگر ذکر اللہ تعالیٰ پس سالک را باید کہ در خلوت با کسے سخن نگوید الا بضرورت شرعیہ کہ پیش آید یا حاجتے پس با خادم بقدر ضرورت کلام کند بلکہ بہتر خادم خود کسے را در خلوت راہ ندہد زیرا کہ خاموشی منشا حکمت است و تکلم کلمات غیر ضروریہ نور اینیتے کہ بسبب ذکر حاصل می شود

رات کے تہائی حصہ تک جاگے اور ذکر کرتا ہوا سو جائے جب آخر کی تہائی رات آئے اٹھکر جلدی استنجا اور وضو کرے تہجد کی نماز پڑھے اور ذکر و شغل اور مراقبہ مین صبح تک مشغول رہے جب عید کا چاند دکھائی دے مغرب کی نماز کے بعد دوگانہ پڑھکر خلوت سے باہر آئے۔

خلوت کی شرطین

مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی قدس سرہ نے خلوت کی چند شرطین بیان کی ہین پہلے ہمیشہ باوضو رہے اور جسوقت ٹوٹ جاے فوراً کرے کیونکہ اس سے انشراح طبیعت اور قلب کی نورانیت بڑھتی ہے دوسرے ہمیشہ روزہ رکھنا اور نماز مغرب[1] سے پہلے افطار کرے اور عشا کی نماز کے بعد کھانا کھانا اگر اس سے پریشان ہو جاتا ہو تو مغرب اور عشا کے درمیان مین بھی کھا سکتا ہے تیسرے کھانا کم کر دینا کہ معدہ کا تہائی خالی رہے اور اگر قدرت ہو تو اس سے بھی کم کر دے اور اسقدر کم نہ کرے کہ ضعف کی وجہ سے انشراح اور خوشی تشریف لیجاے اور عبادت کا لطف جاتا رہے غرض کھانا کم کھانے سے قلب کی رقت اور دل کی صفائی اور قوت ملکیہ زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے بھوکا اللہ کا کھانا ہے چوتھے سوائے خدا کے ذکر کے زبان سے کچھ نہ نکالے تو سالک کو خلوت مین کسی سے گفتگو نہ کرنا چاہیے ہان اگر کوئی شرعی ضرورت پیش آئے تو بقدر ضرورت ملازم سے گفتگو کرے بلکہ سوائے ملازم کے کسی کو خلوت مین آنے بھی نہ دے کیونکہ خاموشی سے حکمت حاصل ہوتی ہے اور بیکار گفتگو کرنے سے ذکر کے نور

[1] لیکن اگر ابر ہو تو مغرب کی نماز کے بعد احتیاطاً روزہ کھولنا افضل ہے ۱۲ شہید۔

بر باد میدہد پنجم دوام ذکر و مراقبہ است و ملاحظۂ انا جلیس من ذکرنی چہ چنانکہ ہرگز غفلت راہ نیابد و غرض از خلوت ہمین است ششم نفی خطرات و رفع حدیث نفس است پس جہد بلیغ کند کہ خطرۂ غیر اللہ نیک باشد یا بد در دل نیابد زیرا کہ دخول حدیث نفس از ذکر باز دارد و قلب را مکدر سازد و فائدۂ خلوت بر باد دہد ہفتم دوام ربط قلب با شیخ خود باستمداد و اعتقاد آنکہ این ہمان مظہر حق است کہ او تعالے برائے افاضۂ فیض خود بر من مقرر فرمودہ و از ہمین راہ وصول بآن جناب قدس متعین شدہ پس ہمیشہ بوصف محبت و تسلیم بجانب او متوجہ باشد تا دروازۂ فیض بر و مفتوح گردد و ہیچ گونہ اعتراض بر شیخ در دل خود نیارد کہ این معنی موجب سد راہ حق گردد نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

کلمات پند و وصیت

طالب حق را باید کہ اول تحصیل مسائل ضروریہ تصحیح عقائد فرقۂ ناجیہ نماید و اتباع کتاب و سنت و آثار صالحہ باید بعد ازان تزکیہ و تخلیۂ نفس از رذیل شاید چنانچہ بزرگی میفرماید رباعی خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ؛ دہ چیز برون کن از درون سینہ ؛ حرص و امل و غضب دروغ و غیبت ؛ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ؛ و باز تجلیہ کہ اشارہ تحصیل اوصاف حمیدہ است کہ منازل سلوک اند نماید چنانچہ رباعی ثانی اشارت

ضائع ہو جاتا ہی پانچوین ہمیشہ ذکر اور مراقبہ کرتا اور انا جلیس من ذکرنی کا تصور کرتا ہی اسطرح کہ غفلت نہ آنے پاے اور خلوت کی اصلی غرض بھی یہی ہی چھٹے خطرات کا دور کرنا اور حدیث نفس کو دفع کرنا ہی تو غیر خدا کا خواہ اچھا ہو یا برا خیال کے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ حدیث نفس کا آجانا ذکر سے روکتا اور قلب کو تاریک اور خلوت کے فائدہ کو ضائع کر دیتا ہے ساتوین دل کا شیخ سے ہمیشہ ربط رکھنا اس خیال سے کہ اُس سے مدد حاصل کرے اور اس اعتقاد سے کہ شیخ خدا کا مظہر ہی خدا نے فیض پہونچانے کے لیے میرے اوپر اُسکو متعین کیا ہی اور شیخ ہی کے ذریعہ سے خدا تک رسائی ہو سکتی ہی تو ہمیشہ محبت اور انقیاد سے شیخ کیطرف متوجہ رہے یہانتک کہ فیض کا دروازہ اُسپر کھلے اور اپنے دل میں شیخ کی نسبت کوئی اعتراض نہ لائے کیونکہ اس سے خدا تک رسائی رکجاتی ہی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

نصیحت اور وصیت آمیز کلمے

حق کے طالب کو پہلے فرقۂ ناجیہ کے عقائد کی تصحیح کے لیے ضروری مسائل سیکھنا چاہیئے کتاب اور سنت اور آثار صحابہ کی پیروی کرنا چاہیئے اسکے بعد نفس کی پاکی اور اُسکے غیر خدا سے خالی کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہین۔ رباعی خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ؛ دہ چیز برون کن از درون سینہ ؛ حرص و امل و غضب دروغ و غیبت ؛ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ؛ اسکے بعد قلب کو صاف کرنا اور اُسکو جلا دینا جس سے مراد اچھی عادتین اختیار کرنا ہے) چاہیئے چنانچہ ان اشعار مین اشارہ ہے

بآنست **رباعی** خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ؛ نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم ؛ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین + تفویض و توکل و رضا و تسلیم ؛ **فائدہ** و نیز سالک را باید کہ پر اوامر شریعت محکم باشد و از ممنوعات او بہ پرہیز و تقوے و پرہیزگاری راشعار خود سازد و در ہر حال اعمال سنت را نگاہدارد و از منہیات و مشتبہات احتراز نماید و اگر گناہے بظہور آمدہ باشد بزود توبہ کند و باستغفار و اعمال نیک تدارک آن نماید و بوقت دیگر نماز و نماز پنجگانہ را باجماعت در مسجد ادا نماید و اوقات خود را بعد ادائے فرائض و واجبات و سنن در شغل باطن گزارد و بزیادتی نوافل و اوراد پردازد بلکہ مشغول باطن را فرض دائمی داند و گاہے غافل نشود چون ذوق و لذت بدان یابد شکر الٰہی بجا آرد و اندک را بسیار شمارد و ہر عمل را برائے رضاے خدائے تعالیٰ کند و از کشف و کرامات لذت نگیرد بلکہ بیزار باشد و در حالت بسط شاکر باشد و حدود شرعیہ در آن حال نگاہارد و چون قبض شود دلتنگ و مایوس نگردد و در کار باشد و در جمیع عبادات خود را متہم داشتہ در ادار آن خود را مقصر داند و احوال باطن با جاہل ظاہر نکند و سخن تصوف بر ملا نگوید و با غیر محرم ہم مگوید و با محرم در گوشہ گوید و اوقات خود را ضبط دارد و از تلون مطبع دور باشد و از دنیا و ما فیہا من کل الوجوہ بدل تارک باشد و بوظائف اذکار و اشغال ہزار سالہ بکار نیاید دل آئینہ است

اسی طرف **رباعی** خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ؛ نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم ؛ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ؛ تفویض و توکل و رضا و تسلیم ؛ **فائدہ** سالک کو چاہیئے کہ شرع کے احکام کا مضبوطی سے پابند ہو اور اُسکے ممنوعات سے پرہیز کرے اور پرہیزگاری اور خوف خدا اپنا طریقہ کرے اور ہر حالت مین سنتون کا خیال رکھے اور اُن چیزون سے جنکو خدا نے منع کیا ہے اور مشتبہ چیزون سے بچے اور اگر کوئی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرے اور استغفار اور اچھی باتون سے اُسکا تدارک کرے اور دوسرے وقت پر نہ اُٹھا رکھے اور باجماعت مسجد مین نماز پڑھے اور جو وقت فرائض اور واجبات اور سنتون کے پورا کرنے سے بچے اُسے باطنی اشغال مین صرف کرے اور اوراد و نوافل کی زیادہ کرنیکی طرف متوجہ نہو بلکہ باطنی اشغال کو اپنے اوپر فرض سمجھے اور کبھی غافل نہو جب اُنمین لطف اور مزہ پائے خدا کا شکر ادا کرے اور تھوڑے لطف کو زائد سمجھے اور ہر کام خدا کی رضامندی کے لیے کرے کشف و کرامات مین لطف نہ حاصل کرے بلکہ اُن سے بیزار ہو اور بسط کی حالت مین شکر ادا کرے اور شرع کی حدون کا خیال رکھے اور جب انقباض ہو مایوس اور پریشان نہوجائے اپنے کام مین مصروف رہے اور اپنی غلطی تسلیم کرے اور تمام عبادتون مین اپنے کو قاصر خیال کرے اور باطنی حالتون کو کسی جاہل کے سامنے نہ بیان کرے اور غیر محرم سے بھی نہ کہے اور محرم سے بھی تنہائی اور علیحدگی مین کہے اور اوقات کی پابندی کرے اور غیر مستقل مزاجی سے علیحدہ رہے اور دل سے دنیا اور تمام دنیا کی چیزون کی محبت چھوڑ دے ورنہ ایک ہزار برس تک بھی عبادت کرنا فائدہ نہ دے گا دل ایک آئینہ ہے

لہ اگر چاہتا ہو کہ دنیا کی دولت حاصل کرے تو دنیا کو چھوڑ دے اور اگر چاہتا ہو کہ خدا کی دولت حاصل کرے تو خدا کو چھوڑ دے

ازتابش غیراللہ نگاہدارد وازطلب جاہ ومرتبہ کہ گمراہی است پناہ جوید ووقت راغنیمت شمارد واز غفلت
برباد ندہد کہ فائت راقضانشود ودر راہ قدم مردانہ نہد وغم وشادی این وآن رانکیسوند کہ این حجاب است
واز صحبت ناجنس خلاف شرع کہ بروفق سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نباشد درماند اگرچہ از وکرامات
وخرق عادات بظہور آید وبآسمان پرد وازمردمان بقدر ضرورت احتراز نظر کند وہرنیک وبد بگشادہ پیشانی پیش آید
وبمردمان بعجز وانکسار معاملہ کند وپستی راشعار خود سازد واعتراض برکسے نہ کند وسخن ملائم ونرم گوید وسکوت و
خلوت رادوست دارد وبخاطر جمع درکار خود سرگرم باشد وتشویش رابدل راہ ندہد وہمہ امور کہ پیش آیند از حق داند و
مدام پاسبان دل باشد تا خطرۂ غیر نیاید ونفع رسانی رامدار امور دینی برخود لازم داند ودرہر کار اول نیت خالص کند
بعد ازاں بعمل آرد ودرخورد ونوش از اعتدال نرود ونہ چندان زیادہ کہ کسل آرد ونہ آن قدر کم کہ بسبب ضعف
از عبادت باز ماند علی ہذا القیاس درہر امر از افراط وتفریط بپرہیزد واگر نفس رالقمۂ چرب دہی ازو کاری ہم گیری
وبہتر است کہ قوت از کسب سازد واگر توکل کند ہم زیبا است ولائق باشد بشرطیکہ از کسے طمع ندارد ودل راازتعلق
غیراللہ پاک دارد وازہیچ کس امید وترس نبرد حق تعالے ندارد وبجز حق نگیرد ودرطلب حق بے آرام وبیراحت
ومضطر باندوہر جاکہ باشد باخدا باشد وبرپیش وکم نعمت الٰہی شکر نماید وازفقر وفاقہ وتنگدستی وقلت معیشت

اس مین غیراللہ کو نہ دیکھے اور مرتبہ اور عزت کی خواہش کرنا اپنے کو گمراہ کرنا ہی اس سے پناہ مانگے اور وقت کو غنیمت
سمجھے غفلت اور بیکاری مین ضائع نہ کرے کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔ اور مردانہ وار گام زنی کرے اور خوشی وغم کو
بالاے طاق رکھے اسواسطے کہ یہ ایک حجاب ہی اور جو شخص سنت رسول کا پابند اور جنس نہو اسکی صحبت مین نہ شریک ہو
اگرچہ اس شخص سے کرامتین اور خرق عادات ظاہر ہون اور وہ آسمان پر بھی اُڑے اور لوگون سے بقدر ضرورت ملے
اور اچھے بُرے سے خوش اخلاقی سے پیش آئے اور لوگون سے عاجزی اور انکساری کا برتاؤ کرے اور خاکساری اور
نیستی کو اپنا طریقہ بناوے اور کسی پر اعتراض نہ کرے اور گفتگو نرمی سے کرے اور خاموشی اور خلوت پسند ہو اور اطمینان
سے اپنے کامون مین مشغول رہے اور پریشان نہو اور جو باتین پیش آئین اُنکو خدا کی طرف سے سمجھے اور ہمیشہ دل کی
حفاظت کرے تاکہ غیر خدا کا خیال نہ آنے پائے اور دینی باتون مین لوگون کو فائدہ پہونچائے اور ہر کام کو خالص نیت
سے سرانجام دے اور کھانے پینے مین اعتدال مدنظر رکھے نہ اسقدر کھائے کہ کاہل ہوجائے اور نہ اتنا کم کہ ضعف
کی وجہ سے عبادت نہ کرسکے اسیطرح ہر کام مین افراط وتفریط سے پرہیز کرے اور اگر نفس کی خواہش پوری کرے تو
سے کام بھی لے اور بہتر تو کما کر کھانا ہی اور اگر توکل کرے تو یہ بھی اچھا ہی لیکن کسی سے طمع نہ کرے اور دل کو غیر خدا کے
تعلق سے علیحدہ رکھے اور کسی سے اُمید اور خوف نہ رکھے اور غیر خدا سے محبت نہ کرے اور حق کی جستجو مین پریشان اور
بےآرام رہی اور ہر جگہ خدا کے ساتھ رہی اور تھوڑی اور زائد خدا کی نعمت کا شکر ادا کرے اور تنگدستی اور فاقہ اور روپیہ کی

دل تنگ نشود بلکہ فخر وعزت خود داند وشکر بجا آرد کہ این منصب انبیا و اولیا است کہ مرا عنایت فرمودہ اند
وباستعلقان خود بر فق وتلطف ومہربانی معاملہ کند واز نافرمانی شان درگزرد وعذر آنہا بپذیرد واز غیبت مردمان
اجتناب نماید وعیب مردم پوشد وعیب خود را در نظر دارد وہمہ مسلمانان را از خود افضل داند ہیچ کس بحث و
جدال نکند اگرچہ حق بجانب او باشد ومہمان نوازی ومسافر پروری را پیشہ خود سازد ومحبت غربا ومساکین را غالب
باشد ودر خدمت علما وصلحا عزت وحرمت خود داند وآنچہ میسر آید بصرف نماید تا زیان نہ رساند وتعلق دل
بہیچ چیز ندارد ووجود عدم را برابر داند ولباس فقرا را دوست دارد وہر قدر کہ طعام ولباس میسر آید قانع بران باشد
وایثار پیشہ خود سازد وگرسنگی وتشنگی را کہ طعام اللہ است محبوب دارد کم خند ودو بسیار گرید واز عذاب الٰہی وبے نیازی ترسان
ولرزان باشد وموت را کہ ہیچ کس ما سوا ست ہر وقت پیش نظر دارد واز دوزخ کہ جلے فراق است پناہ جوید وہشت را کہ
مقام وصال است بطلبد ومحاسبہ ابر خود لازم گیرد ومحاسبہ روز بعد مغرب ومحاسبہ شب بعد صبح کند ومحاسبہ آنرا گوید کہ حساب کند
کہ در شب وروز امروز چند نیکی وچند بدی بظہور آمدہ بر نیکی شکر نماید وبر بدی توبہ واستغفار کند وصدق مقال واکل حلال را شعار
خود سازد ودر مجلس ہزل ولہو وغیبت شروع حاضر نشود واز رسوم جہال بپرہیزد دوستی ودشمنی وخشم وخوشنودی برای خدا

کسی سے پریشان نہو جاے بلکہ اُسمین اپنی عزت اور فخر خیال کرے اور خدا کا شکر کرے کہ اُس نے اولیا اور انبیا کا مرتبہ مجھکو
عنایت فرمایا اور اپنے متعلقین سے مہربانی اور نرمی سے پیش آئے اور اُنکی غلطیون سے درگذر کرے اور اُنکے عذر قبول کرے
اور لوگون کی غیبت[1] سے بچے اور لوگونکا عیب چھپاے اور اپنے عیبون پر غور کرے اور سب مسلمانون کو اپنے سے بہتر سمجھے
اور کسی سے لڑائی بھگڑا نہ کرے اگرچہ حق بجانب ہو اور مسافر پروری اور مہمان نوازی اپنی عادت کرے اور غریب
اور مسکین لوگون کی صحبت پسند کرے اور علما[2] اور صلحا کی خدمت مین اپنی عزت وفخر خیال کرے اور جو کچھ اپنے پاس ہو اُسکو
اچھے مصرف مین خرچ کرے تاکہ وہ روپیہ نقصان نہ پہونچا سکے اور کسی چیز سے قلبی تعلق نہ رکھے اور ہستی ونیستی کو برابر سمجھے
اور فقیرون کے کپڑون کو پسند کرے اور جسقدر کپڑا اور کھانا میسر ہو اُسپر قناعت کرے اور ایثار کی عادت ڈالے اور
پیاس اور بھوک (جو خدا کا کھانا ہے) کو دوست رکھے اور ہنسے کم اور روے زائد اور خدا کے عذاب اور اُسکی بے نیازی
سے ڈرتا رہے اور موت کو جو غیر خدا کی فنا کرنے والی ہے ہمیشہ مدنظر رکھے اور جدائی کی جگہ یعنی جہنم سے پناہ مانگے اور وصل
کی جگہ یعنی جنت کی آرزو کرے اور دن کا حساب مغرب کے بعد اور رات کا حساب[3] فجر کی نماز کے بعد کرے تو اچھائیون پر
خدا کا شکر ادا کرے اور برائیون پر صدق دل سے توبہ واستغفار کرے اور سچ بولنا اور حلال چیز کھانا اپنے اوپر لازم کرے اور
بیہودہ اور کھیل کود کی مجلسون مین نہ شریک ہو اور جہالت کی رسمون سے بچے اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ محض خدا کیلیے

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الفقر فخری یعنی فقیری پر مجکو فخر ہے [2] شہید [3] قرآن شریف مین اسکی سخت ممانعت ہے اور فرمایا گیا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا غیبت کرنا اور اپنے مردہ بھائی کا کچا گوشت کھانا برابر ہے [4] شہید [5] حدیث مین ہے

بود و کوتاه دست و کوتاه طمع باشد و شرمگین و کم گو و کم رنج و صلاح جو و بسیار طاعت و نیکوکار و نیکو رفتار و باوقار بوده باشد و بس این است نشان نیکوخوئی و اوصاف پسندیده و نیز هر که این حاصل نماید باید که غره نشود و بر خود گمان نیکو نبرد و نیز از زیارت مزارات اولیا و مشائخ مشرف بوده باشد و بوقت فراغ خاطر بر مزار آنها نشسته بجانب روحانیت اوشان توجه نماید و حقیقت آن را بصورت مرشد خود تصور نموده فیضیاب شود و برکت گیرد و گاه گاه بر مزارات عوام اهل اسلام رفته موت خود را یاد کند و از فاتحه اوشان را ثواب رساند و ادب و حکم مرشد خود را بجای ادب و حکم خداوند تعالے و رسول الله صلے الله علیه وسلم داند که نائب اوشان است و نیز هر کس که ازین فقیر محبت و عقیدت و ارادت دارد مولوی **رشید احمد** صاحب سلمهٗ و مولوی **محمد قاسم** صاحب سلمهٗ را که جامع جمیع کمالات علوم ظاهری و باطنی اند بجای من راقم اوراق بلکه بمدارج فوق ازمن شمارند اگرچه بظاهر معامله برعکس شد که اوشان بجای من و من بمقام اوشان شدم و صحبت اوشان را غنیمت دانند که این چنین کسان درین زمان نایاب اند و از خدمت بابرکت ایشان فیضیاب بوده باشد و طریق سلوک که درین رساله نوشته شد در نظر شان تحصیل نمایند انشاء الله تعالے بی بهره نخواهند ماند

کرے بخیل اور لالچی نہ ہو اور شرم کرنے والا اور کم بولنے والا اور بے رنج اور صلح جو ہو اور خدا کی اطاعت کرنیوالا اور نیکوکار اور باوقار ہو اور یہی خوش خلقی اور نیکی کی دلیل ہے اور چاہیے کہ غرور نہ کرے اور اپنے کو اچھا نہ سمجھے اور اولیا اور مشائخ کی قبروں[1] کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فرصت کے وقت اُن کی قبروں پر آکر روحانیت سے اُنکی طرف متوجہ ہو اور اُن کی حقیقت کو مرشد کی صورت مین خیال کرکے فیض حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانون کی قبرون پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور اُن پر ایصال ثواب کرے اور مرشد کے حکم اور ادب کو خدا و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم اور ادب کی جگہ سمجھے کیونکہ مرشد مین خدا اور رسول کے نائب ہین نیز جو شخص مجھسے محبت اور عقیدت رکھے وہ مولوی **رشید احمد** صاحب سلمہٗ اور مولوی **محمد قاسم** صاحب سلمہٗ کو جو کمالات ظاہری اور باطنی کے جامع ہین، میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے اگرچہ ظاہر مین معاملہ برعکس ہے کہ مین اُن کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہین اور اُن کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ اُنکے ایسے لوگ اس زمانہ مین نہین پائے جاتے ہین اور اُن کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے جو اس کتاب مین ہین، اُن کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ تعالے بے بہرہ نہ رہے گا

---

[1] کیونکہ حدیث مین ہے کہ پہلے مین نے تم کو قبرون پر جانے سے روکا لیکن اب اجازت دیتا ہون کیونکہ قبرون پر جانے سے آخرت اور موت یاد آتی ہے ۱۲

اللہ تعالےٰ درعمر شان برکت دہاد واز تمامی نعماے عرفانی وکمالات قربیت خود مشرف گرداناو بمراتبات عالیات رساناد واز نور ہدایت شان عالم رامنور گرداناد وتا قیامت فیض او شان جاری دارا دبحرمۃ النبی وآلہ الامجاد اللھم اغفرلنا ولوالدینا ولاستاذ ناولمشائخنا ولاحبابنا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتك یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یاربّ العالمین وصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

ذکر کیفیت سلاسل مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین

بیان سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ

باید دانست کہ فقیر حقیر ننگ خاندان وبدنام کنندۂ بزرگان طریقت روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ رانسبت بیعت وارتباط صحبت واجازت وخرقہ از حضور ہدایت گنجور قطب دوران پیشوا ے عارفان نورالاسلام حضرت مولانا ومرشدنا وہادینا میان جیوشاہ نور محمد جھنجھانوی چشتی است قدس اللہ اسرارہ وایشان رااز شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی وایشان رااز شاہ عبدالباری امروہی

خدا اُن کی عمر بین برکت دے اور معرفت کی تمام نعمتون اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبون تک پہونچائے اور اُن کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے مین قیامت تک اُنکا فیض جاری رکھے اللھم[1] اغفرلنا ولوالدینا و لاستاذنا ولمشائخنا ولاحبابنا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتك یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یاربّ العالمین وصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلون کی کیفیت

سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہیے کہ حقیر فقیر ننگ خاندان بزرگان طریقت کا بدنام کرنیوالا روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو حضور فیض گنجور قطب دوران پیشوا ے عارفان نورالاسلام حضرت مولانا ومرشدنا وہادینا میانجیو شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس اللہ سرہ سے نسبت بیعت اور تعلق صحبت واجازت اور خرقہ حاصل ہے اور اُنکو شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی سے اور اُنکو حضرت شاہ عبدالباری امروہی

[1] اے خدا بخشدے ہمکو اور ہمارے والدین کو اُستادون کو مشائخ دوستون اور تمام زندہ اور مردہ مسلمان مردون اور عورتون کو اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والون مین زیادہ رحم کرنے والے ۱۲ مولانا صبغت اللہ شہید انصاری۔

ایشان را از شاہ عبد الہادی امروہی و ایشان را از شاہ عضد الدین و ایشان را از شاہ محمد مکی و ایشان را از شاہ محمدی و ایشان را از شاہ محب اللہ الہ آبادی و ایشان را از شیخ ابو سعید گنگوہی و ایشان را از شیخ نظام الدین بلخی و ایشان را از شیخ جلال الدین تھانیسری و ایشان را از قطب العالم عبد القدوس گنگوہی و ایشان را از شیخ محمد عارف رودولی و ایشان را از شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی و ایشان را از شیخ شرف الدین ترک پانی پتی و ایشان را از مخدوم علاء الدین علی احمد صابر و ایشان را از شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی و ایشان را از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و ایشان را از خواجہ معین الدین حسن سنجری و ایشان را از خواجہ عثمان ہارونی و ایشان را از خواجہ حاجی شریف زندنی و ایشان را از خواجہ مودود چشتی و ایشان را از خواجہ ابو یوسف چشتی و ایشان را از خواجہ ابی احمد ابدال چشتی و ایشان را از خواجہ ابو اسحٰق شامی و ایشان را از خواجہ ممشاد علو دینوری و ایشان را از خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری و ایشان را از خواجہ حذیفہ مرعشی و ایشان را از خواجہ سلطان ابراہیم ادہم بلخی و ایشان را از خواجہ جمال الدین فضیل بن عیاض و ایشان را از خواجہ عبد الواحد بن زید و ایشان را از امام العارفین خواجہ حسن بصری و ایشان را از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و ایشان را از سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

اور اُن کو شاہ عبد الہادی امروہی اور اُن کو شاہ عضد الدین اور اُن کو شاہ محمد مکی اور اُن کو شاہ محمدی اور اُن کو شاہ محب اللہ الہ آبادی اور اُن کو شیخ ابو سعید گنگوہی اور اُن کو شیخ نظام الدین بلخی اور اُن کو شیخ جلال الدین تھانیسری اور اُن کو قطب العالم عبد القدوس گنگوہی اور اُن کو شیخ محمد عارف رُدولوی اور اُن کو شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی اور اُن کو شیخ شرف الدین ترک پانی پتی اور اُن کو مخدوم علاء الدین علی احمد صابر اور اُن کو شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی اور اُن کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور اُن کو خواجہ معین الدین حسن سنجری اور اُن کو خواجہ عثمان ہارونی اور اُن کو خواجہ حاجی شریف زندنی اور اُن کو خواجہ مودود چشتی اور اُن کو خواجہ ابو یوسف چشتی اور اُنکو خواجہ ابی احمد ابدال چشتی اور اُن کو خواجہ ابو اسحٰق شامی اور اُن کو خواجہ ممشاد علو دینوری اور اُن کو خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری اور اُن کو خواجہ حذیفہ مرعشی اور اُن کو خواجہ ابراہیم ادہم بلخی اور اُن کو خواجہ جمال الدین فضیل بن عیاض اور اُن کو خواجہ عبد الواحد زید اور اُن کو امام العارفین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہم سے اور اُنکو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اور اُن کو سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین سے۔

سلسلۂ چشتیہ نظامیہ وقدوسیہ

ونیز حضرت عبد القدوس گنگوہی را اجازت طریقہ نظامیہ از مرشد خود شیخ درویش بن محمد قاسم اودھی وایشان را از سید بڈھن بہڑائچی وایشان را از سید اجمل بہڑائچی وایشان را از سید جلال الدین بخاری از مخدوم جہانیان جہان گشت از خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلی از سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا ابن احمد بداؤنی از خواجہ فرید الدین شکر گنج مذکور تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

سلسلۂ عالیۂ قادریہ قدوسیہ

ونیز حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہی را اجازت وخرقۂ طریقہ قادریہ از پیر خود درویش محمد بن قاسم اودھی از سید بڈھن بہڑائچی از سید اجمل بہڑائچی از مخدوم جہانیان جہان گشت از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسیٰ از شیخ عبید بن ابو القاسم از شیخ ابو المکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابو النیث از شیخ شمس الدین علی افلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی از شیخ ابو سعید مخزومی از شیخ ابو الحسن قرشی علی المنکاری از شیخ ابو الفرج طرطوسی از شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی از شیخ ابو بکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از داؤد طائی از شیخ

سلسلۂ چشتیۂ نظامیہ قدوسیہ

طریقۂ نظامیہ کی اجازت حضرت عبد القدوس گنگوہی کو اپنے مرشد شیخ درویش ابن محمد قاسم اودھی سے حاصل ہے اور اُن کو سید بڈھن بہڑائچی اور اُنکو سید اجمل بہڑائچی اور اُن کو سید جلال الدین بخاری اور اُن کو مخدوم جہانیان جہان گشت خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلی اور اُن کو سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا ابن احمد بداؤنی اور اُن کو خواجہ فرید الدین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک

سلسلۂ عالیۂ قادریہ قدوسیہ

حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہیؒ کو طریقۂ قادریہ کی اجازت اور خرقہ اپنے مرشد درویش بن محمد قاسم اودھی سے اور اُنکو سید بڈھن بہڑائچی سے اُن کو سید اجمل بہڑائچی سے اُنکو مخدوم جہانیان جہان گشت سید جلال الدین بخاری سے اُنکو شیخ عبید بن عیسیٰ سے اُنکو شیخ عبید بن ابو القاسم سے اُنکو شیخ ابو المکارم فاضل سے اُن کو شیخ قطب الدین ابو النیث سے اُن کو شیخ شمس الدین علی افلح سے اُنکو شیخ شمس الدین حداد سے انکو امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی سے اُن کو شیخ ابو سعید مخزومی سے اُن کو شیخ ابو الحسن قرشی علی المنکاری سے اُنکو شیخ ابو الفرج طرطوسی سے انکو شیخ عبد الواحد ابن عبد العزیز تمیمی سے اُنکو شیخ ابو بکر شبلی سے اُنکو شیخ جنید بغدادی سے اُنکو شیخ سری سقطی سے اُنکو شیخ معروف کرخی سے اُنکو شیخ داؤد طائی سے اُنکو شیخ

حبیب عجمی از امام حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً
ونیز فقیر را درین طریقۂ قادریہ اجازت از مرشد حضرت مولانا میانجیو نور محمد جھنجھانوی از حاجی عبد الرحیم شہید
ولایتی از سید رحم علی شاہ از سید عبد الرزاق از سید عبد الحی از سید محمد غوث از سید ابو محمد از سید شاہ محمد از
سید قیس الاعظم از سید الیاس مغربی از سید عبد الحق مغربی از سید مولانا مغربی از سید احمد قدسی از سید
عبد القادر راسی از سید عبد الوہاب از سید موسیٰ از سید یحییٰ زاہد از سید زین الدین از سید عبد الرزاق از
غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم۔

سلسلۂ عالیۂ نقشبندیہ قدوسیہ

ونیز حضرت میران اجمل بہڑائچی را از مرشد خود شاہ عبد الحق وایشان را از خواجہ عبید اللہ احرار از خواجہ مولانا یعقوب
چرخی از خواجہ علاء الدین عطار از خواجہ بہاء الدین نقشبند از خواجہ سید امیر کلال از خواجہ محمد باباسماسی از خواجہ
عزیزان علی راستینی از خواجہ محمود ابو الخیر فغنوری از خواجہ محمد عارف ریوگری از خواجہ عبد الخالق غجدوانی از خواجہ
یوسف ہمدانی از خواجہ ابو علی فارمدی از خواجہ امام ابو القاسم قشیری از خواجہ ابو علی دقاق از خواجہ ابو القاسم

حبیب عجمی سے اُن کو امام حسن بصری سے اُنکو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اُنکو حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایضاً نیز فقیر کو اس سلسلۂ قادریہ میں اپنے مرشد حضرت مولانا میانجیو نور محمد جھنجھانوی سے
اجازت ہے اور اُن کو حاجی عبد الرحیم شہید ولایتی سے اُنکو سید رحم علی شاہ سے اُنکو سید عبد الرزاق سے
اُنکو سید عبد الحی سے اُنکو سید محمد غوث سے اُنکو سید ابو محمد سے انکو سید شاہ محمد سے اُنکو سید قیس الاعظم سے اُنکو
سید الیاس مغربی انکو سید عبد الحق مغربی سے انکو مولانا مغربی سے انکو سید احمد قدسی سے انکو سید عبد القادر راسی سے اُنکو سید عبد الوہاب سے اُنکو سید یحییٰ زاہد
سے انکو سید زین الدین سے اُنکو سید عبد الرزاق سے اُنکو غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی سے اور باقی سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک وہی ہے

سلسلۂ عالیہ قدوسیہ نقشبندیہ

حضرت میران اجمل بہڑائچی کو اپنے پیر شاہ عبد الحق سے اور اُنکو خواجہ عبید اللہ سے اُنکو خواجہ مولانا یعقوب چرخی
سے اُنکو خواجہ علاء الدین عطار سے اُنکو خواجہ سید امیر کلال سے اُنکو خواجہ محمد باباسی سے اُنکو خواجہ عزیزان علی راستینی سے
اُنکو خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی سے اُنکو خواجہ محمد عارف ریوگری سے اُنکو خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے اُنکو خواجہ یوسف
ہمدانی سے اُنکو خواجہ ابو علی فارمدی سے اُنکو خواجہ امام ابو القاسم قشیری سے اُنکو خواجہ ابو علی دقاق سے اُنکو خواجہ ابو القاسم

لہ نیز ابو علی فارمدی کو بیعت اور اجازت خواجہ ابو الحسن خرقانی سے اُنکو بایزید بسطامی سے اُنکو امام جعفر صادق سے اُنکو حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر
سے انکو سلمان فارسی سے اُنکو امیر المومنین حضرت ابو بکر الصدیق سے اُنکو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کما قال البعض ۱۲ شہید

نصیر آبادی از خواجہ ابو بکر شبلی از سید الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام الاولیا حسن بصری از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم **ایضاً** و نیز درین سلسلہ فقیر را اجازت و خرقہ از مرشد خود مولانا میانجیو نور محمد شاہ و ایشان را از حضرت سید احمد شہید از شاہ عبد العزیز از شاہ ولی اللہ از شاہ عبد الرحیم از شاہ سید عبد اللہ از سید آدم بنوری از امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ امکنگی از مولانا درویش از مولانا زاہد از خواجہ عبید اللہ احرار تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **ایضاً** و نیز فقیر را بیعت و اجازت این طریقہ از مرشد سابق خود حضرت مولانا وہاد ینا سر حلقۂ مجاہدین مولانا نصیر الدین دہلوی و ایشان را از شاہ محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیر از خواجہ حجت اللہ محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد معصوم از حضرت مجدد تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

نصیر آبادی سے اُن کو خواجہ ابو بکر شبلی سے اُن کو سید الطائفہ جنید بغدادی سے اُن کو شیخ سری سقطی سے اُن کو شیخ معروف کرخی سے اُن کو شیخ داؤد طائی سے اُن کو خواجہ حبیب عجمی سے اُن کو امام الاولیا حسن بصری سے اُن کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اُنکو سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **نیز** اس سلسلہ مین فقیر کو اجازت اور خرقہ اپنے پیر مولانا میانجیو نور محمد شاہ سے حاصل ہے اور اُن کو حضرت سید احمد شہید سے اُن کو شاہ عبد العزیز سے اُن کو شاہ ولی اللہ سے اُن کو شاہ عبد الرحیم سے اُن کو شاہ سید عبد اللہ سے اُن کو سید آدم بنوری سے اُنکو امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی سے اُنکو خواجہ باقی باللہ سے اُن کو خواجہ امکنگی سے اُن کو مولانا درویش سے اُن کو مولانا زاہد سے اُن کو خواجہ عبید اللہ احرار سے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک۔

نیز فقیر کو بیعت اور اس طریقہ کی اجازت اپنے پہلے مرشد حضرت مولانا وہاد ینا سر حلقۂ مجاہدین نصیر الدین دہلوی سے حاصل ہے اور اُن کو شاہ محمد آفاق دہلوی سے اُن کو خواجہ ضیاء اللہ سے اُن کو خواجہ محمد زبیر سے اُن کو خواجہ حجت اللہ محمد نقشبند ثانی سے اُن کو خواجہ محمد معصوم سے اُن کو حضرت مجدد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ہے۔

لہ نیز حضرت مجدد کو اجازت بیعت تمام طریقہ چشتیہ قادریہ سہروردیہ کبرویہ مداریہ قلندریہ کی اپنے پیر و مرشد شیخ عبد الاحد سے اُنکو اپنے مرشد شیخ رکن الدین گنگوہی سے اُن کو عبد القدوس گنگوہی قدس سرہم سے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک کما قال بعض الفضلاء ۱۲ مولانا محمد صبغت اللہ شہید انصاری فرنگی محلی۔

سلسلۂ سہروردیہ قدوسیہ

ونیز قطب العالم عبد القدوس گنگوہی را از مرشد مرشد مرشد مرشد خود سید اجمل بہرائچی و ایشان را از سید جلال الدین بخاری از شیخ رکن الدین ابو الفتح از والد خود صدر الدین از اولاد خود شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی از امام الطریقۃ شیخ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی از شیخ ابو محمد بن عبد اللہ از شیخ احمد دینوری از شیخ ممشاد علو دینوری از حضرت جنید بغدادی از معروف کرخی تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم۔

سلسلۂ کبرویۂ قدوسیہ

ونیز شیخ جلال الدین بخاری را اجازت طریقۂ کبرویہ از شیخ حمید الدین سمرقندی از شمس الدین بن ابو محمد بن محمود بن ابراہیم بن ادہم از شیخ عطایائے خالدی از شیخ احمد باباکمال جندی از شیخ نجم الدین کبریٰ از عمار یاسر از ابو النجیب سہروردی از شیخ احمد غزالی از ابو بکر نساج از ابو القاسم گرگانی از خواجہ ابو عثمان مغربی از ابو علی کاتب از شیخ علی رودباری از سید الطائفہ جنید بغدادی تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

سلسلۂ سہروردیۂ قدوسیہ

نیز قطب العالم عبد القدوس گنگوہی کو اپنے مرشد مرشد مرشد سید اجمل بہرائچی سے اجازت حاصل ہے اور انکو اپنے والد شیخ جلال الدین بخاری سے اُن کو شیخ رکن الدین ابو الفتح سے اُنکو اپنے والد صدر الدین سے اُنکو اپنے والد شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سے اُن کو امام الطریقۃ شیخ شہاب الدین سہروردی سے اُن کو شیخ ابو النجیب سہروردی سے اُن کو شیخ وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی سے اُنکو شیخ ابو محمد بن عبد اللہ سے اُن کو شیخ احمد دینوری سے اُن کو شیخ ممشاد علو دینوری سے اُن کو حضرت جنید بغدادی سے اُن کو معروف کرخی سے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک۔

سلسلۂ کبرویۂ قدوسیہ

نیز جلال الدین بخاری کو اس طریقہ کی اجازت شیخ حمید الدین سمرقندی سے اُنکو شمس الدین بن ابو محمد بن محمود بن ابراہیم بن ادہم سے اُن کو شیخ عطایائے خالدی سے اُنکو شیخ احمد باباکمال خجندی سے اُنکو شیخ نجم الدین کبریٰ سے اُنکو عمار یاسر سے اُنکو ابو النجیب سہروردی سے اُنکو شیخ احمد غزالی سے اُنکو ابو بکر نساج سے اُن کو ابو القاسم گرگانی سے اُن کو خواجہ ابو عثمان مغربی سے اُنکو ابو علی کاتب سے اُنکو شیخ علی رودباری سے اُنکو سید الطائفہ جنید بغدادی سے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک

مناجات

خداوندا باین پیران عظام	بوقت مرگ کن بالخیر انجام
بحق آل واز واج و باصحاب	بجملہ اولیا ابدال واقطاب
بغوث و فرد وابرار وباوتاد	بعشاق و ببیاد و بہ زہاد
زدست نفس کافر کیش خونخوار	آلہ العالمین مارا نگہدار
بخود مشغول دار اندر حیاتم	اگر میرم بدہ یارب بخاتم

دعا

اے خدا ان پیران عظام کے صدقہ مین موت کے وقت میرا خاتمہ اچھی طرح کر اے خدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وآل واز واج وتمام اولیا وابدال اقطاب غوث اور فرد وابرار عشاق عباد زہاد سبکے طفیل مین خونخوار بد طینت نفس کے ضرر سے مجھکو محفوظ رکھ اور اپنے ہی کامون مین میری زندگی کو مشغول کردے اور موت کے نجات دے۔ آمین ثم آمین۔

لہ یہ اصل کی مناجات کا مختصر ترجمہ ہے جو صاحب اصل مناجات پڑھنا چاہین وہ متن مین دیکھین ۱۲ مولا تا صبغت اللہ شہید۔

خاتمۃ الطبع

تصفیۃ القلوب جو اوراد واذکار مین قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت شاہ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کا جمع کیا ہوا ایک نادر ذخیرہ ہے اور جسکا ایک عرصہ سے ایک زمانہ مشتاق تھا الحمد للہ کہ اُنکی وہ تمنا آرزو پوری ہوئی اور جناب مولانا **صبغت اللہ صاحب شہید** لکھنوی نے سلیس اُردو زبان مین اُسکا ترجمہ کیا اور اس ترجمہ کا نام **انوار العیوب** رکھکر حق تصنیف ہمیشہ کے لیے مطبع ہذا کو دیدیا چنانچہ **مطبع مجیدی** واقع کانپور مین باہتمام تمام حاجی **محمد شفیع** صاحب خلف حاجی **محمد سعید** صاحب غفرلہ اللہ الواہب بماہ مبارک رجب **سنہ ۱۳۵۰ھ** طبع ہوکر شائع ہوا لہذا کوئی صاحب اسکے طبع کرنے کا قصد نہ فرمائین ورنہ نفع کی بے سود کوشش کے نتیجہ مین نقصان اُٹھائین گے فقط۔

المشتہر منیجر مطبع مجیدی کانپور

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

فیصلۂ مسئلہ

مع

ارشاد مرشد

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الوہاب

مطبع خادم المطابع واقع کانپور مطبوعہ دفعہ

عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بہ نرخ تاجرانہ جلد و بخفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

فیصلۂ ہفت مسئلہ

مولد شریف فاتحہ عرس وسماع نذار غیر اللہ جماعت ثانیہ امکان نظیر امکان کذب

ازافادات منبع الفیوض والبرکات امام العارفین فی زمانہ مقدم المحققین فی اوانہ سیدنا ومولانا

الحافظ الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر تھانوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد فقیر امداد اللہ الحنفی العشتی عموماً سب مسلمانون کی خدمتمین اور خصوصاً جو اس فقیر سے ربط وتعلق رکھتے ہین عرض رسا ہے کہ یہ امر مسلمات سے ہے کہ باہمی اتفاق باعث برکات دنیوی ودینی اور نا اتفاقی موجب مضرت دنیوی دینی ہے اور آجکل بعض مسائل فرعیہ مین ایسا اختلاف واقع ہوا ہے جس سے طرح طرح کے شرور وفتین پیدا ہوتے ہین اور خواص کا وقت اور عوام کا دین ضایع ہو رہا ہے حالانکہ اکثر امور مین محض نزاع لفظی ہے اور مقصود متحد چونکہ عموماً مسلمانونکی اور خصوصاً اپنے متعلق والونکی یہ حالت دیکھکر نہایت صدمہ ہوتا ہے اسلیے فقیر کے دل مین آیا کہ مسائل مذکورہ کے متعلق مختصر سا مضمون قلمبند کرکے شایع کردیا جاوے امید قوی ہے کہ یہ نزاع وجدال رفع ہو جاوے چند کہ اسوقت مین اختلافات اور مختلفین کثرت سے ہین مگر فقیر نے ان ہی مسائل کو لیا جنمین اپنی جماعت کے لوگ مختلف تھے دو وجہ سے اول تو کثرت اختلافات اس درجہ پہونچی ہے کہ اسکا احاطہ مشکل ہے دوسرے ہر شخص سے امید قبول نہین اور اپنی جماعت مین جو اختلافات ہین اولاً وہ معدود دوسرے امید قبول غالب پس ایسے مسائل جن مین ان صاحبون مین زیادہ قیل وقال ہے سات ہین پانچ عملی دو علمی ترتیب بیان مین اسکا لحاظ رکھا ہے کہ جنمین سب سے زیادہ گفتگو ہے انکو مقدم رکھا جسمین اس سے کم ہے اسکے بعد علی ہذا القیاس اور اپنا مشرب اور ایسے مسائل پر جو عملدرآمد مناسب ہے لکھدیا حق تعالی سے امید ہے کہ یہ تحریر باعث رفع فساد باہمی ہوجاوے اور حضرات بھی اگر اسکو قبول فرماکر منتفع ہون تو دعا سے یاد فرماوین اور کوئی صحت اس تحریر کے

جواب کی فکر نہ کریں کہ مقصود میرا مناظرہ کرنا نہیں واللہ ولی التوفیق۔

پہلا مسئلہ مولود شریف کا

اسمیں تو کسیکو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجب خیرات وبرکات دنیوی واخروی ہی صرف کلام بعض تعینات وتخصیصات وتفصیلات مین ہی جنمین بڑا امر قیام ہی بعض علما ان امور کو منع کرتے ہین بقولہ علیہ السلام کل بدعۃ ضلالۃ اور اکثر علما اجازت دیتے ہین لاطلاق دلائل فضیلۃ الذکر اور الضمائم یہ ہی کہ بدعت اسکو کہتے ہین کہ غیر دین کو دین مین داخل کرلیا جاوے کما یظہر من التامل فی قولہ علیہ السلام من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد الحدیث پس ان تخصیصات کو اگر کوئی شخص عبادت مقصودہ نہین سمجھتا بلکہ فی نفسہ مباح جانتا ہی مگر انکے اسباب کو عبادت جانتا ہی اور ہیئت مسبب کو مصلحت سمجھتا ہی تو بدعت نہین مثلاً ایام کو لذاتہا عبادت نہین اعتقاد کرتا مگر تعظیم ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت جانتا ہی اور کسی مصلحت سے اسکی یہ ہیئت معین کرلی اور مثلاً تعظیم ذکر کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہی مگر کسی مصلحت سے خاص ذکر ولادت کا وقت مقرر کرلیا اور مثلاً ذکر ولادت کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہی مگر یہ مصلحت سہولت دوام یا اور کسی مصلحت سے ۱۲ ربیع الاول مقرر کرلی اور کلام تفصیل مصالح مین از بس طویل ہی ہر محل مین جدا مصلحت ہی رسائل موالید مین بعض مصالح مذکور بھی ہین اگر تفصیلاً کوئی مطلع نہو تو مصلحت اندیشان متبعین کا اقتدا ہی اسکے نزدیک یہ مصلحت کافی ہی ایسی حالتمین تخصیص مذموم نہین تخصیصات اشغال ومراقبات وتعینات رسوم مدارس خانقاہ جات اسی قبیل سے ہین اور اگر ان تخصیصات کو قربت مقصودہ جانتا ہی مثل نماز روزہ کے تو بیشک اسوقت یہ امور بدعت ہین مثلاً یون اعتقاد کرتا ہی کہ اگر تاریخ معین پر مولود نہ پڑھا گیا یا قیام نہوا یا بخور وشیرینی کا انتظام نہوا تو ثواب نہ ملا تو بیشک یہ اعتقاد مذموم ہی کیونکہ حدود شرعیہ سے تجاوز ہی جیسے عمل مباح کو حرام اور ضلالت سمجھنا بھی مذموم ہی غرض دونون صورتون مین تعدی حدود ہی اور اگر ان امور کو ضروری یعنی واجب شرعی نہین سمجھتا بلکہ ضروری بمعنی موقوف علیہ بعض البرکات جانتا ہی جیسی بعض اعمال مین تخصیص ہوا کرتی ہی کہ انکی رعایت نہ کرنیسے وہ اثر خاص مرتب نہین ہوتا مثلاً بعض عمل کھڑی ہوکر پڑھے جاتے ہین اگر بیٹھکر پڑھین وہ اثر خاص نہوگا اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھتا ہے اور دلیل اس توقف کی موجدان اعمال کا تجربہ یا کشف والہام ہی اسی طرح کوئی عمل مولد کو بہیئت کذائیہ موجب بعض برکات

یا آثار کا اپنے تجربے سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنی کر قیام کو ضروری سمجھے کہ اثر خاص
بدون قیام نہوگا اسکے بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہین اور اعتقاد ایک امر باطن ہی اسکا حال بدون دریافت
کیے ہوے یقیناً معلوم نہین ہوسکتا محض قرائن تخمینیہ سے کسی پر بدگمانی کرنی اچھی نہین مثلاً بعض لوگ تارکین
قیام پر ملامت کرتے ہین تو ہر چند کہ یہ ملامت بیجا ہی کیونکہ قیام شرعاً واجب نہین پھر ملامت کیون بلکہ
اس ملامت سے شبہہ اصرار کا پیدا ہوتا ہی جسکی نسبت فقہانے فرمایا ہی کہ اصرار سے مستحب بھی معصیت ہوتا ہی مگر ہر
ملامت سے یہ قیاس کر لینا کہ یہ شخص معتقد وجوب قیام کا ہی درست نہین کیونکہ ملامت کی بہت سی وجہین ہوتی ہین
کبھی اعتقاد وجوب ہوتا ہی کبھی محض مخالفت رسم وعادت خواہ عادت دنیوی ہو یا مبنی کسی سبب دینی پر ہو کبھی وجہ
ملامت یہ ہوتی ہی کہ یہ فعل اس لائم کے زعم مین خواہ زعم صحیح ہو یا فاسد کسی قوم بدعقیدہ کا شعار ٹھہر گیا ہے
اس فعل سے وہ استدلال کرتا ہی کہ یہ بھی اُن ہی لوگون مین ہی اسلیے ملامت کرتا ہی مثلاً کوئی بزرگ مجلس مین
تشریف لاوین اور سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہوجاوین ایک شخص بیٹھا رہے تو اُسپر ملامت اسوجہ سے کوئی نہین کرتا
کہ تونے واجب شرعی ترک کیا بلکہ اسوجہ سے کہ وضع مجلس کی مخالفت کی یا مثلاً ہندوستان مین عموماً
عادت ہی کہ تراویح مین جو قرآن مجید ختم کرتے ہین شیرینی تقسیم کرتے ہین اگر کوئی شیرینی تقسیم نکرے تو ملامت
کرینگے مگر صرف اسیوجہ سے کہ ایک رسم صالح کو ترک کیا مثلاً بحق کہنا کسی مانے مین مخصوص معتزلہ کے ساتھ تھا کوئی
ناواقف کسی شخص کو بحق کہتا ہوا سُنکر اس خیال سے ملامت کرتا کہ یہ شخص بھی اسی قسم کا اور اس سے اسکی دوسرے
عقاید پر استدلال کر کے مخالفت کرتا پھر حال صرف ملامت کو دلیل اعتقاد وجوب ٹھہرانا مشکل ہی اور فرضاً
کسی عامی کا یہی عقیدہ ہو کہ قیام فرض و واجب ہی تو اس سے صرف اسکے حق مین بدعت ہوجائیگا جن لوگونکا یہ اعتقاد
نہین اُنکے حق مین مباح و مستحسن رہیگا مثلاً بعض متشددین جمعت ظہر کی کو ضروری سمجھتے ہین تو کیا یہ جمعت
سب کے حق مین بدعت ہوجاویگی اور بعض اہل علم صرف جاہلونکی بعض زیادتیان دیکھکر جیسے موضوع روایات پڑھنا
گانا وغیرہ وغیرہ جیسا کہ مجالس جہلا مین واقع ہوتا ہی عموماً سب موالید پر ایک حکم لگادیتے ہین یہ بھی انصاف
کے خلاف ہی مثلاً بعض واعظین موضوع روایات بیان کرتے ہین یا اُنکے وعظ مین بوجہ اختلاط مردون
وعورتون کے کوئی فتنہ ہوجاتا ہی تو کیا تمام مجالس وعظ ممنوع ہوجاوینگی ع سہر کیسے تو گلیم رامسوز

رہا یہ اعتقاد کہ مجلس مولد مین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہین اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہی کیونکہ یہ امر ممکن ہی عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اسکا وقوع بھی ہوتا ہی رہا یہ شبہہ کہ آپکو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت مین تشریف فرما ہوے یہ ضعیف شبہہ ہی آپکے علم و روحانیت کی وسعت جود لائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اسکے آگے یہ ایک ادنی سی بات ہے علاوہ اسکے اللہ کی قدرت مین مجال کلام نہین اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اپنی جگہ تشریف رکھین اور درمیانی حجاب اٹھ جاوین بہرحال ہر طرح یہ امر ممکن ہے اور اس سے آپکی نسبت اعتقاد علم غیب لازم نہین آتا جو کہ خصائص ذات حق سے ہی کیونکہ علم غیب ہی جو مقتضا ذات کا ہی اور جو باعلام خداوندی ہو وہ ذاتی نہین یا بسبب ہے وہ مخلوق کے حق مین ممکن بلکہ واقع ہی اور امر ممکن کا اعتقاد شرک و کفر کیونکر ہو سکتا ہی البتہ ہر ممکن کے لئے وقوع ضروری نہین ایسا اعتقاد کرنا محتاج دلیل ہے اگر کسیکو دلیل ملجاوے مثلاً خود کشف ہوجائے یا کوئی صاحب کشف خبر کردے تو اعتقاد جائز ہے ورنہ بے دلیل ایک غلط خیال ہی غلطی سے رجوع کرنا اسکو ضرور ہی مگر شرک و کفر کسی طرح نہین ہو سکتا پس تحقیق مختصر اس مسئلے مین یہ ہے جو مذکور ہوئی اور مشرب فقیر کا یہ ہی کہ محفل مولد مین شریک ہوتا ہون بلکہ ذریعہ برکات سمجھکر ہر سال منعقد کرتا ہون اور قیام مین لطف و لذت پاتا ہون رہا عملدرآمد جو اس مسئلے مین رکھنا چاہیے وہ یہ ہی کہ ہر گاہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہر فریق کی پاس دلائل شرعی بھی ہین گو قوت و ضعف کا فرق ہو جیسا اکثر مسائل اختلافیہ فرعیہ مین ہوا کرتا ہی پس خواص کو تو یہ چاہیے کہ جو انکو تحقیق ہوا ہو اسپر عمل رکھین اور دوسرے فریق کیساتھ تبغض و کینہ نہ رکھین نفرت و تحقیر کی نگاہ سے اسکو دیکھین تفسیق و تضلیل کرین بلکہ اس اختلاف کو مثل اختلاف حنفی و شافعی کے سمجھین اور باہم ملاقات و مکاتبت و سلام و موافقت و محبت کی رسوم جاری رکھین اور تردید و مباحثہ سے خصوصاً بازاریون کی مذیانات سے کہ منصب اہل علم کے خلاف ہی پرہیز رکھین بلکہ ایسے مسائل مین نہ فتوی لکھین نہ مہر و دستخط کرین کہ فضول ہی اور ایک دوسرے کی رعایت رکھین مثلاً اگر مانع قیام عامل قیام کی محفل مین شریک ہو جاوے تو بہتر ہو کہ اس محفل مین قیام نہ کرین بشرطیکہ کسی فتنہ کا برپا ہونا محتمل نہو اور جو قیام ہو تو مانع قیام بھی اسوقت قیام مین شریک ہو جاوے اور عوام نے غلو اور زیادتیان کرلی ہین انکو نرمی سے منع کرین اور یہ منع کرنا انکا زیادہ مفید ہوگا جو خود مولد و قیام مین شریک ہوتے ہین اور جو مانع اصل کے ہین انکو سکوت مناسب ہے ایسے امور مین مخاطبت ہی نہ کرین اور جہان ان امور کی

عادت ہو وہان مخالفت کرین جہان نہو وہان ایجاد کرین غرض فتنے بہین قصہ حطیم اسکی دلیل کافی ہی اور مجوزین مانعین کے منع کی تاویل کرلیا کرین کہ یا تو انکو یہی تحقیق ہوا ہو گا یا انتظاماً منع کرتے ہونگے کہ بعض موقع پر اصل عمل سے منع کرتے ہین تب انسے بچتے ہین اگرچہ اسوقت مین اکثر یہ تدبیر غیر مفید ہوتی ہی اور جو مانع ہین مجوزین کی تجویز کی تاویل کرلیا کرین کہ یا تو انکو تحقیق یہی ہوا ہی یا غلبہ محبت سے یہ عمل کرتے ہین اور حسن ظن بالمسلمین کیوجہ سے لوگونکو بھی اجازت دیتے ہین اور عوام کو چاہیے کہ جس عالم کو متدین و محقق سمجھین اسکی تحقیق پر عمل کرین اور دوسرے فریق کے لوگون سے تعرض نکرین خصوصاً دوسرے فریق کے علما کی شان مین گستاخی کرنا چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہی غیبت اور حسد سے اعمال ضائع ہوتے ہین ان اُمور سے پرہیز کرین اور تعصب اور عداوت سے بچین اور ایسے مضامین کی کتابین اور رسالے مطالعہ نہ کیا کرین کہ یہ کام علما کا ہی عوام کو علما پر بدگمانی اور مسائل مین شبہہ پیدا ہوتا ہی اور اس مسئلے مین جو تحقیق اور عملدرآمد تحریر کیا گیا ہی کچھ اس مسئلے ہی کیساتھ مخصوص نہین نہایت مفید اور کارآمد مضمون ہی جو اکثر مسائل اختلافیہ خصوصاً جنکا یہان ذکر ہوا اور جو اسکے امثال مین مثل مصافحہ یا معانقہ عیدین یا مصافحہ بعد وعظ و بعد نماز فجر و عصر و نماز ہائے پنجگانہ و تکرار تہلیل بعد نماز پنجگانہ و دست بوسی و پابوسی اور انکے سوا بہت امور ہین جنمین اسوقت شور و شر پھیل رہا ہے ان سب امور مین اس مضمون کا لحاظ رکھنا مفید ہوگا سب اسی قاعدے پر مبنی ہین فاحفظہ ینفعک اللہ تعالیٰ

دوسرا مسئلہ فاتحہ مروجہ کا

اسمین وہی گفتگو ہی جو مسئلہ مولد مین مذکور ہوئی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ نفس ایصال ثواب ارواح اموات مین کسیکو کلام نہین اسمین بھی تخصیص و تعیین کو موقوف علیہ ثواب کا سمجھ یا واجب فرض اعتقاد کرے تو ممنوع ہی اور اگر یہ اعتقاد نہین بلکہ کوئی مصلحت باعث تقیید ہیئت کذائیہ ہی تو کچھ حرج نہین جیسا بمصلحت نکاح مین سورۂ خاص معین کرنیکو فقہائے محققین نے جائز رکھا ہی اور تجربہ مین اکثر مشائخ کا معمول ہی اور دلائل سے یون معلوم ہوتا ہی کہ سلف مین تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکاکر مسکین کو کھلا دیا اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کرلی متاخرین مین کسیکو خیال ہوا کہ جیسے نماز مین نیت ہر چند دل سے کافی ہی مگر موافقت قلب و لسان کے لئے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہی اسی طرح اگر یہان زبان سے کہ لیا جاوے کہ یا اللہ اس کھانیکا ثواب فلان شخص کو پہنچ جاوے تو بہتر ہے

پھر کسیکو خیال ہوا کہ لفظ اسکا مشار الیہ اگر رد بر د موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے کسیکو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہی اسکے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جاوے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہونچ جاویگا کہ جمع بین العبادتین ہے ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار قرآن شریف کی بعض سورتین بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جائیں کسی نے خیال کیا دعا کیلیے رفع یدین سنت ہے ہاتھ بھی اُٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کھانا جو مسکین کو دیا جاویگا تھا اسکی پانی دینا بھی مستحسن ہے پانی پلانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانیکے ساتھ رکھ لیا پس ہیئت کذائیہ حاصل ہو گئی رہا تعیین تاریخ یہ بات تجربے سے معلوم ہوتی ہے کہ جو امر کسی خاص وقت میں معمولی ہوا اسوقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور ہو رہتا ہے اور نہیں تو سالہا سال گذر جاتے ہیں کبھی خیال بھی نہیں ہوتا اسی قسم کی مصلحتیں ہر امر میں ہیں جنکی تفصیل طویل ہے محض بطور نمونہ تھوڑا سا بیان کیا گیا ذہین آدمی غور کر کے سمجھ سکتا ہے اور قطع نظر مصالح مذکورہ کے انمیں بعض اسرار بھی ہیں پس اگر یہی مصالح بنا ہے تخصیص معین تو کچھ مضائقہ نہیں رہا عوام کا غلو اور اسکی اصلاح کرنی چاہیے اس عمل سے کیوں منع کیا جاتا ثانیاً انکا غلو اہل فہم کے فعل میں مؤثر نہیں ہو سکتا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ رہا شبہہ تشبہ کا اسمیں بحث از بس طویل ہے مختصراً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ تشبہ اُسوقت تک رہتا ہے جبتک وہ عادات اس قوم کے ساتھ ایسی مخصوص معین کہ جو شخص وہ فعل کرے اُسی قوم سے سمجھا جاوے یا اسپہ حیرت ہو اور جب وہ سری قوموں پر پھیل کر عام ہو جاوے تو وہ تشبہ جاتا رہتا ہے ورنہ اکثر امور متعلق عادات و ریاضات جو غیر قوموں سے ماخوذ ہیں مسلمانوں میں اس کثرت سے پھیل گئے کہ کسی عالم درویش کا گھر بھی اس سے خالی نہیں یہ امور مذموم نہیں ہو سکتے قصہ تطہیر اہل قبا اسمیں کافی حجت ہے البتہ جو ہیئت عام نہیں ہوئی وہ موجب تشبہ ہے اور ممنوع پس یہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کیساتھ مخصوص نہیں اور گیارھویں حضرت غوث پاک قدس سرہٗ کی دسواں بیسواں چہلم ششماہی سالیانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ عبد الحق رد ولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ حلوائے شب برات اور دیگر طرق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں اور مشرب فقیر کا اس مسئلے میں یہ ہے کہ فقیر پابند اس ہیئت کا نہیں ہے مگر گرد الوہیت انکار نہیں کرتا۔ اور عمدہ آمد اس مسئلے میں یہ یاد رکھنا چاہیے یعنی دونوں فریقوں کا باہم مل جلکر رہنا اور مباحثہ و قیل و قال کرنا

تیسرا مسئلہ عرس وسماع کا

لفظ عرس ماخوذ اس حدیث سے ہے نعم کنومۃ العروس یعنی بندۂ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھکر کون عروسی ہوگی چونکہ ایصال ثواب روح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں انکا زیادہ حق ہے اور ہر ایک پیر بھائیوں سے ملنا موجب زیادۂ محبت و تزاید برکات ہے، اور نیز طالبوں کا یہ فائدہ ہے کہ پیر کی تلاش میں مشقت نہیں ہوتی بہت سے مشائخ رونق افروز ہوتے ہیں آسمیں جس سے عقیدت ہو اسکی غلامی اختیار کرے اسلیے مقصود از یاد و سمع عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جاوے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہونچایا جاوے یہ مصلحت ہے تعیین یوم میں ہاں خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اسمیں اسرار مخفیہ ہیں انکا اظہار ضرور نہیں۔ چونکہ بعض طریقوں میں سماع کی عادت ہے اسلیے تجدید حال اور ازدیاد ذوق و شوق کیلیے کچھ سماع بھی ہونے لگا۔ پس اصل عرس کی اسقدر ہے اور اسمیں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا بعض علما نے بعض حدیثوں سے بھی اسکا استنباط کیا ہے رہگیا شبہہ حدیث لاتتخذوا قبری عیدا کا سو اسکے صحیح معنی یہ ہیں کہ قبر پر میلہ لگانا اور خوشیاں کرنا اور زینت و آراستگی و دھوم دھام کا اہتمام یہ منوع ہے کیونکہ زیارت مقابر واسطے عبرت و تذکرہ آخرت کے ہے نہ غفلت اور زینت کے لیے اور یہ معنی نہیں کہ کسی قبر پر جمع ہونا منع ہے ورنہ مدینہ طیبہ قافلوں کا جانا واسطے زیارت روضۂ اقدس کے بھی منع ہوتا وہذا باطل پس حق یہ ہے کہ زیارت مقابر انفراداً و اجتماعاً دونوں طرح جائز اور ایصال ثواب قرأت و طعام بھی جائز اور تعیین تاریخ بہ مصلحت بھی جائز سب ملکر بھی جائز رہا یہ شبہہ کہ وہاں پکا کر سب قرآن شریف پڑھتے ہیں اور آیہ فاستمعوا لہ وانصتوا کی مخالفت ہوتی ہے سو اولاً تو علمائے لکھا ہے کہ خارج نماز کے یہ امر مستحبات کے لیے ہے ترک مستحب پر اتنا شور و غل مناسب ہے ورنہ لوگوں کا مکاتب میں پڑھنا ممنوع ہوگا دوسرے اگر کسیکو یہی تحقیق ہو کہ یہ وجوب عام ہے تو اصل عمل کے منع کرنیسے یہ بہتر ہے کہ امر تعلیم کر دیا جاوے یہی جواب ہے سوم میں قرآن پکا کر پڑھنے کا البتہ جس مجلس میں امور منکرہ مثل رقص مروج و سجدۂ قبور وغیرہ ہوں اسمیں شریک نہونا چاہیے

رہا مسئلہ سماع کا یہ بحث طویل ہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہی سماع بعض مین بھی اختلاف ہی جسمین محققین کا یہ قول ہی کہ اگر شرایط جواز مجتمع ہون اور عوارض مانعہ مرتفع ہون تو جائز ہی ورنہ ناجائز کما فصلہ الامام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ اور سماع بالآلات مین بھی اختلاف ہی بعض لوگون نے احادیث منع کی تاویلین کی ہین اور نظائر فقیہہ پیش کیے ہین چنانچہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ سماع مین اسکا ذکر فرمایا ہی مگر آداب شرائط کا ہونا یا جماع ضروری ہی جو اسوقت مجالس مین مفقود ہی مگر تاہم ع خدا پنج انگشت یکسان نکرد بہرحال وہ احادیث خبر واحد ہین اور محتمل تاویل گو تاویل بعید ہو اور غلبہ حال کا بھی احتمال موجود ایسی حالتین کسی پر اعتراض کرنا از بس دشوار ہی مشرب فقیر کا اس امر مین یہ ہی کہ ہر سال اپنے پیر مرشد کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتا ہون دل قرآن خوانی ہوتی ہی اور گاہ گاہ اگر وقت مین وسعت ہوئی تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہی اور اسکا ثواب بخشدیا جاتا ہی اور زوائد امور فقیر کی عادت نہین کبھی سماع کا اتفاق ہوا نہ خالی نہ بآلات مگر دل سے اہل حال پر کبھی اعتراض نہ کیا ہان جو محض ریاکار و مدعی ہو وہ برا مگر تعیین اسکی کہ فلان شخص ریاکار ہی بلا حجت شرعیہ نادرست ہے اسمین بھی عملدرآمد فریقین کا یہی ہونا چاہیے جو اوپر مذکور ہوا کہ جو لوگ نکیرین انکو کمال اتباع سنت کا شایق سمجھین جو کہ نکیرین انکو اہل محبت مین سے جانین ایکدوسرے پر انکار نکریں جو عوام کہ غلو ہو انکا لطف و نرمی سے انسداد کرین

چوتھا مسئلہ ندائے غیر اللہ کا

اسمین تحقیق یہ ہی کہ ندا سے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہین کبھی محض اظہار شوق کبھی تحسر کبھی منادی کو سنانا کبھی اسکو پیام پہونچانا سو مخلوق غایب کو پکارنا اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے ہی جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتے ہین اور اپنے دل کو تسلی کرتے ہین اسمین تو کوئی گناہ نہین مجنون کا قصہ مثنوی مین مذکور ہے اشعار دید مجنون را یکے صحرا نورد ۔ در بیابانِ عنش بنشستہ فرد ۔ ریگ کا غذ بود و انگشتان قلم ۔ مینمودی بہر کس نامہ رقم ۔ گفت اے مجنون شیدا چیست این ۔ می نویسی نامہ بہر کیست این ۔ گفت مشق نام لیلی میکنم ۔ خاطر خود را تسلی میدہم ۔ ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات مین منقول ہی کما لا یخفی علی المتبحر المتتبع النظر اور اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہی تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہی تو بھی جائز ہی اور اگر مشاہدہ نہین کرتا لیکن سمجھتا ہی کہ فلان ذریعہ سے اسکو خبر پہونچ جاویگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہی

مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہونچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہی کچھ مضائقہ نہیں اور اگر مشہود ہو نہ پیغام پہونچانا مقصود ہو نہ پیغام پہونچانیکا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود وہ ندا ممنوع ہے مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اسطرح کہ اسکو سُنانا منظور ہے اور روبرو نہیں ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ انکو کسی ذریعہ سے خبر پہونچیگی یا ذریعہ متعین کیا مگر اسپر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہے اعتقاد افراعلی اللہ اور دعوی علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر بدرجہ اُسکو شرک و کفر کہدینا جرأت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر اس بزرگ کو خبر پہونچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ امکان کے وقوع لازم نہیں اسلیے ایسی ندا کی لایعنی کی اجازت نہیں ہے البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً عباد اللہ اعینونی وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جاہل خصوصیت ہیں انکا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ اُنکے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے جو خواص میں سے ہوگا خود سمجھ لیگا بیان کی حاجت نہیں یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجر الی الشرک ہے اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھکر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں یہ تحقیق ہے اس مسئلے میں اب بعض علماء اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے اس ندا سے منع کرتے ہیں انکی نیت بھی اچھی ہے انما الاعمال بالنیات مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنیوالا سمجھدار ہو تو اسپر حسن ظن کیا جاوے اور محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے اگر اسکے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو اسکی اصلاح کر دیجاوے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روک دیا جاوے لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہو اور یہ قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نکریگا تو اس موقع پر نہ تو اصل عمل کے ترک کرنے پر اسکو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں اُسکو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت اور اخوت اسلامی کے خلاف ہے بلکہ اصل عمل کی اجازت دیکر اسمیں جو خرابی ہو اُسکی اصلاح کر دی کہ اسمیں امید قبول اغلب ہے حق سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اور رسوم جاہلیت کے شیوع کے وقت جو احکام شرعیہ مقرر ہوئے ہیں انمیں غور کرنیسے اس قاعدے کی تائید ہوتی ہے مشرب اس فقیر کا یہ ہے کہ ایسی ندا میں معمول نہیں ہاں بعض اشعار میں ذوق و شوق سے صیغہ ندا برتا گیا اور عملدرآمد وہی رکھنا چاہیے جو اوپر تین مسئلوں میں مذکور ہوا

پانچوان مسئلہ جماعت ثانیہ کا

یہ مسئلہ سلف سے مختلف فیہ ہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ سے کراہت و امام ابو یوسف سے بعض شرائط کیساتھ جواز منقول ہی اور ترجیح و تصحیح دونون جانب موجود ہی اسمین بھی گفتگو کو طول دینا نادیبا ہی کیونکہ جانبین کو گنجایش عمل ہی اور بہتر یہ ہی کہ دونون قول مین یون تطبیق دیجاوے کہ اگر جماعت اولی کاہلی اور سستی سے فوت ہوگئی ہو تو جماعت ثانیہ مین شرکت سے منع کرنا اس شخص کے لیے موجب زجر و تنبیہ ہوگا اسکے لیے جماعت ثانیہ کی کراہت کا حکم کیا جاوے اور قائلین بالکراہۃ کی تعلیل تقلیل جماعت اولی سے یہی معلوم ہوتا ہی اگر کسی معقول عذر سے پہلی جماعت رہ گئی تو دوسری جماعت کے ساتھ پڑھنا تنہا پڑھنے سے بہتر ہی یا کوئی شخص ایسا لاابالی ہی کہ جماعت ثانیہ سے منع کرنا اسکے حق مین کچھ بھی موجب زجر نہوگا بلکہ تنہا پڑھنے کو غنیمت سمجھیگا جلدی سے چار ٹکریں مار کر رخصت ہوگا تو ایسے شخص کو منع کرنے سے کیا فائدہ بلکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کسی قدر تعدیل و اطمینان سے ادا کریگا عملدرآمد اس مسئلے مین بھی ایسا ہی رکھنا چاہیے کہ ہر فریق دوسرے فریق کو عمل بالدلیل کی وجہ سے محبوب رکھے اور جہان جماعت ثانیہ نہوتی ہو وہان تنہا پڑھنے والے خواہ مخواہ جماعت نہ کرے اور جہان ہوتی ہو شریک ہو جاوے مخالفت نکرے یہ پانچ مسئلے تو علمی تھے اب دو مسئلے عملی باقی رہگئے ہین وہ مرقوم ہین

چھٹا و ساتوان مسئلہ امکان نظیر و امکان کذب کا

ان دو مسئلون کی تحقیق تفصیلی سمجھنا وقوف علم حقایق پر ہی اور ازبس دقیق ہی مگر مجملا دو چیزون کا اعتقاد رکھنا چاہیے ایک اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہی دوسرے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ یعنی اللہ تعالی تمام عیوب و نقایص سے مثل خلف الوعد و اخبار غیر واقع وغیرہا ان سب سے پاک ہی رہا یہ تحقیق کرنا کہ کون چیز معدوم شے مین داخل ہی کہ اسپر قادر کہا جاوے اور کون چیز عیب و نقصان سے ہی کہ اس سے تنزیہ کیا جاوے سو جس جگہ دلائل متعارض ہون وہان اس تحقیق کے ہم مکلف نہین بلکہ بوجہ نازک ہونے ایسے مسائل کے یون معلوم ہوتا ہی کہ ایمن قیل و قال اور زیادہ تفتیش کرنا عجب نہین کہ منع ہو دیکھیے تقدیر کا مسئلہ چونکہ پیچیدہ و مجمع اشکالات تھا اسمین گفتگو کرنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسقدر سخت ممانعت فرمائی سو اس ممانعت کی علت یہی تھی اور یہی وقت اشکال یہان بھی ہی سو ان دو مسئلون مین بھی جب بوجہ تعارض ظاہری ادلہ عقلیہ و نقلیہ کے اشکال شدید ہے

توقیل و قال کرنیکی کیسے اجازت ہوگی اسی مضمون کا خواب فقیر کے ایک متعلق نے دیکھا جسکو فقیر نے بہت پسند کیا اس سے بہتر کوئی علمدرآمد نہین اور جو طبع آزمائی کیلیے گفتگو ہی کرنا ضرور ہی تو ربانی خلوت مین ہو اور اگر تحریر کی حاجت ہو تو خط کافی ہی نہ کہ رسالے اور کتابین اور اگر اسی کا شوق ہی تو عربی عبارت ہونا چاہیے تاکہ عوام خراب نہون اور عوام کے لیے تو بالتعیین سکوت ہی ضروری ہی تمام ہوا بحمد اللہ جو کچھ لکھنا تھا

وصیت

اور اس تمام تحقیق کے بعد بھی فقیر کی یہ وصیت ہے کہ ظنیات مین اپنے علم تحقیق پر وثوق نکرین سورہ فاتحہ اہدنا الصراط المستقیم بہت خشوع سے پڑھا کرین اور ہر نماز کے بعد ربنا لاتزغ قلوبنا پڑھکر دعا کیا کرین اور اپنے اوقات معاش و معاد کے ضروری کامونمین خصوص تزکیہ نفس و تصفیہ باطن مین صرف کرین اور اہل اللہ کی صحبت و خدمت اختیار کرین خصوص عزیزی جناب مولوی **محمد رشید احمد صاحب** کے وجود بابرکت کو ہندوستان مین غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھکر لینے فیوض و برکات حاصل کرین کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہین اور انکی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہین ہرگز اس مین شائبۂ نفسانیت نہین یہ وصیت تو مولوی صاحب کے مخالفین کو ہے اور جو موافق اور معتقد ہین انکو چاہیے کہ مولوی صاحب کی مجلس مین ایسے قصون کا تذکرہ نہ کیا کرین اور اپنے جھگڑون مین انکو شریک کیا کرین اور سب پر لازم ہے کہ مفت کی بحث اور تکرار مین عمر عزیز کو تلف نہ کرین کہ یہ حجاب ہے محبوب حقیقی سے **اشعار** رچہ خوش گفت بہلول فرخندہ خو ؎ چو بگذشت بر عارف جنگجو ؎ گر این مدعی دوست بشناختے ؎ بہ پیکار دشمن نپرداختے ؎ صلے اللہ تعالےٰ علےٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

مہر

فقیر امداد اللہ چشتی وفاروقی

لہ جناب مولانا رشید احمد صاحب کا انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون اب بجائے انکے مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ موجود ہین غنیمت ہین

اشعار مثنوی معنوی در تمثیل اختلاف از حقیقت ناشناسی

پیل اندر خانہ تاریک بود — عرصہ را آوردہ بودند شب نمود
از برائے دیدنش مردم بسے — اندران ظلمت ہمی شد ہر کسے
دیدنش با چشم چون ممکن نبود — اندران تاریکیش کف می بسود
آن یکے را کف بخرطوم او فتاد — گفت ہمچون ناودانستش نہاد
آن یکے را دست بر گوشش رسید — آن بروچون بادبیزن شد پدید
آن یکے را کف چو بر پایش بسود — گفت شکل پیل دیدم چون عمود
آن یکے بر پشت او بنہاد دست — گفت خود این پیل چون تختی بدست
ہمچنین ہر یک بجزوی چون رسید — فہم آن میکرد ہر جا می شنید
از نظر کہ گفت شان بد مختلف — آن یکے دالش لقب داد آن الف
در کف ہر کس اگر شمعے بدے — اختلاف از گفت شان بیرون شدے
چشم حس ہمچو کف دستش وبس — نیست کف را بر ہمہ آن دسترس

ارشاد مرشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اما بعد فقیر حقیر **امداد اللہ** غفر اللہ ذنوبہ و والدیہ یہ کہتا ہے اور برادران طریقت اور طالبان معرفت کی خدمت بین خصوصاً جو اس فقیر سے رابطۂ محبت اور ارادت رکھتے ہین عرض کرتا ہے کہ شاغل اشغال تلبیہ کو ضرور ہے کہ سوائے فرائض

اور واجبات اور سنن کے بعضی عبادات اور طاعات اور اوراد اور وظائف جو مددگار اور قوت بخشنے والے صفائی دل اور جلا دینے والے روح کے ہوں عمل میں لاوے جیسا کہ **نماز تہجد** کی گیارہ رکعتین یا آٹھ رکعتین ہیں اور **نماز اشراق** کی چھ رکعتین ہیں اور **نماز چاشت** کی چار رکعتین ہیں بارہ تک اور **صلوٰۃ الاوابین** کی چھ رکعتین ہیں تیس تک اور چار رکعتین سنت **قبل ظہر** اور چار سنتین **قبل عصر** اور چار سنت **قبل عشا** اور روز جمعہ کے **صلوٰۃ التسبیح** اگر فراغ ہو پڑھے اور تین روزے **ایام بیض** کے اور **روزہ** پنجشنبے اور دوشنبے کا اور چھ روزے **ماہ شوال** کے اور نو روزے اول ماہ **ذی الحج** کے اور روزہ عاشورہ **محرم** کا اور آٹھ روزے اول **ماہ رجب** اور **شعبان** کے رکھے اور تلاوت قرآن کی جسقدر ہو سکے ادنی یہ ہے کہ چالیس روز میں ختم کرے

وظائف صبح

درمیان سنت اور فرض صبح کے اکتالیس بار سورہ فاتحہ حضور دل سے معنون پر خیال کر کے پڑھے اور بعد نماز صبح کلمہ **تمجید** چہارم دس بار اور سورہ یٰسین ایک بار اور **استغفار** سو بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سو بار اور اکیسو ایک بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمہ طیب اور اکتالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ بحضور قلب پڑھے اور درود شریف سو بار

فائدہ صلوٰۃ التسبیح واسطے مغفرت تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ خطا اور عمداً اور سہواً اور علانیہ کے حدیث میں آیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا ہے چار رکعتین ہیں ہر رکعت میں بعد قرارت کے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور رکوع میں دس بار اور قومی میں دس بار اور سجدہ میں دس بار اور جلسہ میں دس بار اور دوسرے سجدہ میں دس بار اور سجدہ سے سر اٹھا کے بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت میں پچھتر بار اور چار رکعت میں تین سو بار پڑھے اور اگر طاقت ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے ورنہ ہر جمعہ میں یا ہر ماہ میں یا سال میں یا تمام عمر میں ایکبار پڑھے آدھی مروی ہے کہ چار رکعت میں ان چار سورتوں کو یعنی الہٰکم التکاثر والعصر قل یا ایہا الکافرون قل ہو اللہ احد پڑھے اور سو رکعتیں بھی مروی ہیں جیسے سبح اسم یا اور مسبحات مگر یہ سہل تر ہیں ۱۲ ۵۲ یعنی ہر چاند کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ روزہ رکھے ۱۲ منہ قدس سرہ ۵۳ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۱۲ ۵۴ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۱۲ ۵۵ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۵۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

وظائف ظہر

اور بعد نماز ظہر کے سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور سورہ انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانچ سو بار اللہ الصمد اور اکیس بار سورہ اذا جاء

وظائف عصر

اور بعد عصر کے سورہ عم یتساءلون اور سو بار آیہ کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

وظائف مغرب

اور بعد نماز مغرب کے سورہ واقعہ اور سو بار کلمہ طیب اور درود شریف سو بار اور اللھم طھر قلبی عن غیرک وتوّر قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ التا کیس بار بحضور دل پڑھے

وظائف عشا

اور بعد نماز عشا کے سورہ سجدہ یا سورہ ملک اور سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور اکیسو ایک بار یا حی یا قیوم برحمتک استغیث بحضور قلب پڑھے۔

وظائف صبح و شام دو وقتہ

اور صبح اور شام کو سید الاستغفار ایک ایک بار اور پانچوں کلمے اور دونوں آمنت باللہ اور نود و نہ نام جل شانہ کے اور آیۃ الکرسی اور آیات آمن الرسول سے تا آخر سورۃ اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تین بار اور آیات سورہ حشر ایک بار اور بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السما وھو

سلہ اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۱۲ منہ قدس سرہ سہ اول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین بار پڑھکے پھر یہ آیات پڑھے یعنی ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم ہ

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار اور رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ سات بار اور دعائے حزب البحر کو اگر ہو سکے تو ایک ایک بار اور بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز عصر قبل غروب سبعات عشر کو پڑھے

وظیفہ بعد ہر نماز

اور بعد ہر نماز کے یا نخواں وقت آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار اور کلمہ چہارم ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ + اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ النَّارِ ایک بار پڑھے اور وقت شروع کھانے کے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ اور بعد فراغ طعام کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھے اور سوتے وقت سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور تینوں قل تین تین بار اور اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اور وقت جاگنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

۱؎ یعنی دس چیزیں ہیں کہ سات سات بار پڑھتے ہیں اول سورہ فاتحہ سات بار سورہ والناس سات بار سورہ فلق سات بار سورہ اخلاص سات بار سورہ کافرون سات بار آیۃ الکرسی سات بار کلمہ تمجید سات بار درود شریف سات بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ تَا الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ سات بار اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اس دعا کو سات بار پڑھے ۱۲ ۲؎ یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ممکن ہو تو معشرات السبع بھی پڑھے اور پائخانے مین جاتے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور نکلتے وقت غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ معمول رکھین اور اگر اور زیادہ اوراد مطلوب ہون تو کتب حدیث مثل حصن حصین وغیرہ سے لیکے عمل مین لاوین بہر حال اذکار اور اشغال قلبیہ مین مشغول رہین جس سے تصفیہ باطن کا ہو کر محبت اور معرفت حق کی حاصل ہو

بیان اذکار اور اشغال اور مراقبات کا

جو جو رگان طریقت نے تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کیواسطے تجویز کیے ہین انمین سے بارہ تسبیح ہین جو حضرات چشتیہ کرتے ہین طریق انکا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کے توبہ اور استغفار عجز اور انکسار سے کرکے اور ہاتھ اُٹھا کے یہ دعا بحضور قلب اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِكَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ تین بار یا سات مرتبہ تکرار کرے اور گیارہ بار استغفار اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکے چار زانو بیٹھے اور داہنے پاؤن کے انگوٹھے سے اور جو انگلی اُسکے پاس ہے اس سے رگ کیماس کو کہ بائین زانو کے اندر ہے محکم پکڑے اور کمر کو سیدھی رکھے پھر دلجمعی سے ہیبت اور حرمت اور تعظیم تمام کے ساتھ خوش الحانی سے ذکر شروع کرے بعد اعوذ و بسملہ کے خلاصتاً تمام تین بار کلمہ طیب[۱] اور کلمہ شہادت[۲] پڑھکے سر کو قلب کیطرف کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت کے

[۱] فائدہ معشرات السبع وہ سات کلمے ہین کہ ایک کو دس دس مرتبہ پڑھتے ہین وہ کلمے یہ ہین اول اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار دوسرا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار تیسرا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس بار چوتھا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ دس دس بار پانچوان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس بار چھٹا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ دس بار ساتوان اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ دس مرتبہ پڑھے ۱۲ منہ قدس اللہ سرہ

[۲] یعنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۱۲

[۳] یعنے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

واقع ہی جھکا کے کلمہ لَآ کو قوت اور سختی سے دل کے اندر سے کھینچکر اور اِلٰہَ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے سر کو پشت کیطرف مائل کر کے تصور کرے اور غیر اللہ کو دل مین سے نکال کر پس پشت ڈالدے اور دم کو چھوڑ کر لفظ اِلَّا اللہُ کی زور اور سختی سے دل پر ضرب مارے کہ عشق و نور الٰہی کو دل مین داخل کیا اسیطرح اس نفی و اثبات کو فکر اور ملاحظے اور واسطے کے ساتھ دو سو بار کہے اور اس ذکر مین نو بار لَآ اِلٰہَ کلمہ اِلَّا اللہُ دسوین بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہے بعد اسکے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے لیکن بندی لَآ اِلٰہ مین لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ ملاحظہ کرے اسکے بعد لمحہ دو لمحہ مراقب ہوکر تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے میرے سینے مین آتا ہی **طریق اثبات مجرد** پھر دوزانو بیٹھے اور کمر کو سیدھی کرے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لیجا کے لفظ اِلَّا اللہُ کو زور اور سختی سے دل پر ضرب کرے اسکو چار سو بار دمادم کرے پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایکبار کلمہ شہادت کہے اور لمحہ دو لمحہ مراقب ہی **طریق ذکر اسم ذات** پھر ذکر اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا کرے اسطرح سے کہ اول حرف ھاء لفظ اللہ کو پیش اور دوسرے ھو لفظ اللہ کو ساکن کرے یعنی جزم دے اور آنکھین بند کر کے اور سر کو داہنے مونڈھے پر لاکے لفظ مبارک اللہ اللہ کی دونون ضرب جہر اور قوت سے دل پر مارے اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو چھ سو بار دمادم کرے لیکن دو سو تین گیارھوین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ مع ملاحظہ معنون کے کہتا رہی تاکہ کیفیت اور لذت ذکر کی اور دفع غفلت اور خواب حاصل ہو بعد اسکے بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت کہے پھر ایک ضربی اسی طرح سر کو جانب داہنے مونڈھے کے کج کر کے لفظ مبارک اللہ کو دل پر سو بار دمادم ضرب کرے بعدہ تین بار کلمہ طیب ایکبار کلمہ شہادت کہکے درود شریف اور استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھکے دعا مانگے اور مناجات کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود اور رضا تیری مطلوب ہے ترک کیا مین نے دنیا اور آخرت کو واسطے تیرے عطا کر مجکو نعمتین اپنی اور وصول تام درگاہ مقدس اپنی مین آمین۔

لہ کلمہ لَآ اِلٰہَ مین ملاحظہ مفہوم اور معنی لاموجود کا کرے اسواسطے کہ مقصود نفی غیر کی ملاحظے مین ہو اور اس ذکر مین دسوین یا رھوین مرتبہ لفظ اِلَّا اللہُ کے ساتھ اسکو یعنی لاموجود یا لامقصود کو دل شامل کر لیا کرے باقی ملاحظہ مین رہے ۱۲ منہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ

طریق ذکر پاس انفاس کا

یعنی اپنے انفاس پر آگاہ اور ہوشیار رہے کہ بے ذکر اللہ کے کوئی دم نہ گذرے خواہ ذکر جلی ہو خواہ ذکر خفی پس وقت نکلنے سانس کے دم کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اور وقت داخل ہونے سانس کے دم کے ساتھ اِلَّا اللّٰہُ کہے دہن بستہ بے حرکت زبان خیال سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف پر رکھے وہاں سے ذکر جاری کرے

طریق دوسرا یہ ہے کہ لفظ مبارک اَللّٰہُ کو سانس کے ساتھ اوپر کھینچے اور لفظ ہو کے ساتھ سانس کو چھوڑ دے اس ذکر کے خیال اور دھیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر اور مستغرق بذکر ہو جائے

بیان ذکر اسم ذات زبانی

طالب کو چاہیے کہ باوجود ذکر پاس انفاس کے اسم ذات کو زبانی ہر روز چوبیس ہزار بار کہ اوسط مرتبہ ہے کہے اور اگر اسقدر نہو سکے تو چھ ہزار سے کم کہ ادنےٰ مرتبہ ہے نہ کرے

طریق ذکر نفی واثبات کہ حضرات قادریہ کرتے ہین یہ ہے کہ خلوت مین رو بقبلہ با ادب تمام بیٹھے اور آنکھین بند کرکے لَا نفی کو زیر ناف سے زور اور سختی کے ساتھ نکالے اور دماغ تک لیجاکے اِلٰہَ کو دماغ سے نکالدے اور اِلَّا اللّٰہُ کو قوت سے دل پر ضرب کرے اور لَآ اِلٰہَ سے نفی معبودیت اور مقصودیت اور موجودیت غیر اللہ کی ملاحظہ کرے تا وجود غیر کا نظر سے اٹھ جائے اور اِلَّا اللّٰہُ سے اثبات وجود مطلق حق سبحانہ وتعالیٰ کا کرے اسی طرح گیارہ سو بار ایک جلسے مین ہر روز کیا کرے تا اثر اسکا ظاہر ہو اور اس ذکر کو اسیطرح حبس دم مین بھی کرتے ہین

طریق شغل اسم ذات کا یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگاکے دل سے جسقدر ہو سکے رات دن تصور کیا کرے تا بیخبر ہوکر بے تکلف جاری ہو جاوے باقی اذکار اور اشغال

لہ فائدہ یعنے جاگتے اور سوتے ہر حال مین ذاکر رہے تا ذکر حیات اور پاس انفاس حاصل ہو اور دل ماسوا اللہ سے پاک و صاف اور نورانی ہوکر مشرح تجلیات اور واردات غیبی کا ہو ۱۲ منہ قدس اللہ سرہ العزیز

لہ فائدہ حکمت اسمین یہ ہے کہ آدمی رات دن مین چوبیس ہزار سانس لیتا ہے تو گویا کہ ہر دم ذاکر بالا ذاکرین مین داخل ہوا ۱۲ منہ قدس اللہ سرہ العزیز

لہ تا اثر یعنی لذت اور محویت اور بیخودی ظاہر ہو اور تصفیہ قلب اور تجلی روح حاصل ہو ۱۲ منہ قدس اللہ سرہ العزیز

اس طریقے کے ضیاء القلوب مین موجود ہین ؛

طریق شغل نفی و اثبات کہ حبس دم[1] مین کرتے ہین یہ ہی کہ آنکھین بند کرکے زبان کو تالو سے لگائے اول دم کو ناف سے کھینچکر دل مین قرار دے پھر اسی طرح کلمہ لَآ اِلٰہَ کو دل سے نکال کے اور داہنے مونڈھے پر لیجاکے اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب دل پر مارے اسی طرح اول روز دس دم ہر دم مین تین تین بار مشغول ہو پھر ہر روز درجہ بدرجہ ایک ایکبار زیادہ کرتا رہے تا حرارت ایمان پیدا ہو کر تمام بدن مین سرایت کرے اور خطرہ دفع ہو کر تمام اعضا مین جاری ہو اور محبت اور عشق الٰہی ظہور کرے

طریقہ مراقبے کا یہ ہی کہ روز[2] دو نمازی کیطرح سر جھکا کے بیٹھے اور دل کو غیر اللہ سے خالی کرکے حق سبحانہ وتعالیٰ کی حضوری مین حاضر رکھے اول اعوذ و بسم اللہ پڑھکے تین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ زبان سے تکرار کرکے پھر مراقب ہو کے اُنکے معنون کا دل مین ملاحظہ کرے اور تصور کرے یعنی جانے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حاضر و ناظر میرے پاس ہے اس جاننے مین اسقدر خوض کرے اور مستغرق ہو کہ شعور غیر حق کا نہ رہے یہان تک کہ اپنی بھی خبر نہ رہے اگر ایک آن بھی اس سے غافل ہو تو مراقبہ نہ ہوگا

مراقبہ دوسرا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انوار الٰہی کو کہ ہر زمان و مکان مین موجود ہے جیسا کہ وجود ہستی اسکے کا ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو جاوے

طریق ذکر اسم ذات جو متعلق لطائف ستہ سے ہے وہ یہ ہی کہ زبان کو تالو سے لگا کے اور آنکھین بند کرکے بہ زبان خیال دل صنوبری سے اَللّٰہ اَللّٰہ کہے اسطرح سے کہ اس اسم کو غیر ذات نجانے اس حیثیت کو بمقدور

---

[1] فائدہ حبس دم اور خطرہ بندی کے لیے خلوے معدہ کھانے پینے سے شرط ہے خصوصًا ابتداے حال مین اور بڑی شرط یہ ہے کہ درجہ اوسط کا نگاہ رکھے نہ تو ایسا پرتکلم ہو کہ کاہل اور بوجھل ہو جاوے اور نہ بہت بھوکا رہے کہ ضعیف ہو اور حبس دم مین سرد چیزون مثل آب اور سبزے سرد کا استعمال نہ کرے تا حرارت قلب کو سرد نہ کردے اور گرم کھانے سے بھی پرہیز کرے برابر ہے کہ حرارت طبعی ہو یا عارضی کہ سبب ایجاد مرض کا یا زیادتی مرض کی ہوتی ہے ۱۲

[2] ابتداے حال مین بکلفت مراقبہ ہوگا رفتہ رفتہ ایسا ہو جاویگا کہ ایک لحہ بھی اس سے نکل سکے گا مگر ہر مرتبہ بعد فتح حاصل ہوتا ہے تنگ ہو کر ترک نہ کرے ۱۲ منہ قدس اللہ سرہ العزیز

اپنے اُٹھتے بیٹھتے ترک کرے اس طرح چھون لطیفون کو ترتیب کے ذکر کے ساتھ جاری کرے یہانتک کہ خود انکے ذکر سے واقف ہوائے عزیز جان تو کہ جسم انسان مین چھ لطیفے ہین یعنی چھ مقام ہین کہ فیضان و برکات اور انوار الٰہی سے لبریز ہین

اول لطیفہ قلبی ہی کہ مقام اُسکا دو انگشت نیچے پستان چپ کے واقع ہے اور نور اسکا سُرخ ہے۔

دوسرا لطیفہ روحی ہی جگہ اُسکی دو انگشت نیچے پستان راست کے ہے اور نور اُسکا سفید ہے۔

تیسرا لطیفہ نفسی ہے کہ مقام اُسکا زیر ناف ہے اور نور اُسکا زرد ہے۔

چوتھا لطیفہ سری ہی کہ جگہ اسکی مابین سینے کے ہے اور نور اُسکا سبز ہے۔

پانچوان لطیفہ خفی ہی ٹھکانا اسکا پیشانی ہے نور اُسکا نیلگون ہے۔

چھٹا لطیفہ اخفی ہی موضع اُسکا اُم الدماغ ہی نور اُسکا سیاہ ہی مثل سیاہی چشم کے پس طالب کو چاہیے کہ ان چھون لطیفون کے ذکر اور شغل مین اسقدر مشغول ہو اور مشق کرے کہ اثر ذکر کا ظاہر ہو باقی اذکار اور اشغال اور مراقبات بہ تفصیل تمام مع سلوک کامل ضیاء القلوب مین لکھ چکا ہون دوبارہ لکھنے کی حاجت نہین اللہ جل جلالہ تقدس و تعالیٰ ہمکو اور تمکو اور سب کو خاص فضل و کرم اپنے سے ہمت اور توفیق اور استعداد کامل عطا فرماوے کہ شب و روز ہر حال مین ہر دم اسی کے ذکر شغل عبادات طاعات مرضیات مین رہین اور ایک دم اس سے غافل نہون اور غیر اللہ کو دل مین جگہ نہ دین اور محبت اور معرفت حضوری دائمی اسکی کہ جو خلقت انسانی سے مقصود اور مطلوب ہے حاصل کرین اور اپنی حقیقت کو پہونچین اور اسی سے جیین اور اسی پر مرین اور اسی مین اُٹھین اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ محررہ ۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۹۳ھ

شجرات و سلاسل شجرہ چشتیہ

ف یعنے جنبش لطائف مین پیدا ہو کر ذکر جاری ہو اور لذت اور محویت اور انوار الٰہی دل مین فوت پکڑین اور نسبت اور حضوری مذکور سبحانہ و تعالیٰ کی حاصل ہو ۱۲ منہ قدس اللہ سرہ العزیز

بدانکہ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ را نسبت بیعت و اجازت از مولانا و مرشدنا حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی و ایشان را از حضرت حاجی عبد الرحیم از شاہ عبد الباری از شاہ عبد الہادی از شاہ عضد الدین از شاہ محمد مکی از شاہ محمدی از شیخ حب اللہ الہ آبادی از شیخ ابو سعید از شیخ نظام الدین از شیخ جلال الدین از شیخ عبد القدوس گنگوہی از شیخ محمد عارف از شیخ عارف بن احمد از شیخ عبد الحق ردولوی از شیخ جلال الدین پانی پتی از شیخ شمس الدین از شیخ علاء الدین صابر از شیخ فرید الدین از شیخ قطب الدین از خواجہ معین الدین از خواجہ عثمان از خواجہ حاجی شریف زندنی از خواجہ مودود از خواجہ ابو یوسف از خواجہ ابو محمد محترم از خواجہ احمد ابدال چشتی از خواجہ ابی اسحاق شامی از خواجہ ممشاد از خواجہ ابو ہبیرہ بصری از خواجہ حذیفہ مرعشی از خواجہ سلطان ابراہیم از خواجہ فضیل از خواجہ عبد الواحد از خواجہ امام حسن بصری از امیر المومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

شجرہ قادریہ

حضرت عبد القدوس گنگوہی را اجازت و خرقہ از پیر خود درویش محمد بن قاسم از سید بدھن بہڑائچی از سید اجمل از مخدوم جہانیان جہان گشت از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسی از شیخ عبید بن ابو القاسم از شیخ ابو المکارم فاضل از شیخ قطب الدین ابو الغیث از شیخ شمس الدین علی افلح از شیخ شمس الدین حداد از امام الاولیا شیخ عبد القادر جیلانی از شیخ ابو سعید مخزومی از شیخ ابو الحسن قرشی از شیخ ابو الفرح از شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز از شیخ ابو بکر شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داود طائی از شیخ حبیب عجمی از شیخ امام حسن بصری از حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ نقشبندیہ

و نیز حضرت سید اجمل بہڑائچی را از مرشد خود شاہ عبد الحق از خواجہ عبید اللہ احرار از خواجہ مولنا یعقوب چرخی از خواجہ علاء الدین عطار از خواجہ بہاء الدین نقشبند از خواجہ سید امیر کلال از خواجہ محمد بابا سماسی از خواجہ عزیزان علی رامیتنی از خواجہ ابو الخیر فغنوی از خواجہ محمد عارف ریوگری از خواجہ عبد الخالق غجدوانی

از خواجہ یوسف ہمدانی از خواجہ ابو علی فارمدی از خواجہ امام ابو القاسم قشیری از خواجہ ابو علی دقاق از خواجہ ابو القاسم نصیر آبادی از خواجہ ابو بکر شبلی از سید الطائفہ جنید بغدادی از شیخ سری سقطی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از خواجہ حبیب عجمی از امام الاولیاء حسن بصری از امیر المومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ سہروردیہ

و نیز سید اجل بہڑائچی را اجازت و خرقہ از سید جلال الدین بخاری از شیخ رکن الدین ابو الفتح از والد خود صدر الدین از والد خود شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی از شیخ امام الطریقہ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین عبد القادر سہروردی از شیخ ابو محمد بن عبد اللہ از شیخ احمد دینوری از ممشاد علو دینوری از حضرت جنید بغدادی از شیخ معروف کرخی از شیخ داؤد طائی از شیخ خواجہ حبیب عجمی از خواجہ امام حسن بصری از امیر المومنین علی رضوان اللہ علیہم اجمعین از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم - و نیز فقیر را در سلسلہ نقشبندیہ اجازت از مرشد سابق از مولانا و مرشدنا نصیر الدین مجاہد دہلوی و او شان را از شاہ محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیر از خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد معصوم از حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی از خواجہ باقی باللہ از خواجہ امکنگی از مولانا درویش از مولانا زاہد از عبید اللہ احرار رضوان اللہ علیہم اجمعین تا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باقی سلاسل بہ تفصیل و تحقیق تمام در رسالہ ضیاء القلوب نوشتہ شد از ان بگیرند فقط

شجرۂ پیران چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

تو اگر چاہے قبولیت دعا کے واسطے — عرض کرنا شاہ یون اول خدا کے واسطے

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کے واسطے

ہے درود و نعت ختم الانبیا کے واسطے — اور سب اصحاب آل مصطفےٰ کے واسطے

فضل کر ہمپر الٰہی مجتبےٰ کے واسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت النجا کے واسطے | آسرا تیرا ہے پر مجھ بینوا کے واسطے

رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

ان بزرگون کو شفیع لایا ہون مین ہو کر ملول | کیجیو عرض میری انکی برکت سے قبول

ہاتھ اٹھاؤن جب ترے آگے دعا کے واسطے

پاک کر ظلماتِ عصیان سے الٰہی دل مرا | کر منور نورِ عرفان سے الٰہی دل مرا

حضرت نور محمد پُرضیا کے واسطے

ایسے مرنے پر کرون قربان یارب لاکھ عید | اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجکو شہید

حاجی عبدالرحیم اہل غزا کے واسطے

گر وہ پیدا درد و غم میرے دل افگار مین | بار پاؤن جس سے اے باری ترے دربار مین

شیخ عبدالباری شہ بے ریا کے واسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم | کر ہدایت مجکو اب راہ صراط المستقیم

شاہ عبدالہادی پیر ہدیٰ کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے | اپنے کوچے کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

شاہ عضدالدین عزیز دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشق محمدؐ اور محمدؐیون مین گن | ہو محمدؐ ہی محمد ورد میرا رات دن

شہ محمدؐ اور محمدی اتقیا کے واسطے

حُبِّ حق حبِّ الٰہی حبِّ مولیٰ حبِّ رب | الغرض کر دے مجھے محو محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ مین غرقِ شقاوت ہون سعادت سے بعید | پر توقع ہے کرے مجھسے شقی کو تو سعید

بو سعید اسعد اہل ورا کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب ہے ابتر ہین کام | لطف سے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام

شہ نظام الدین نبی مقتدا کے واسطے

ہی یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک مال | یعنے اپنے عشق مین کر لو بجاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

حب دنیا دی سے کر کے پاک مجکو ای حبیب | اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوے محمد سے مری | اور منور چشم کر روے محمد سے مری

اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے

کر عطا راہ شریعت روے احمد سے مجھے | اور دکھا نور حقیقت خوے احمد سے مجھے

شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے

کھولدے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے | کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہین درکار کچھ جاہ و جلال | ایک ذرہ درد کا یا حق مری دل مین تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے

ہی مکدر ظلمت عصیان سے میر شمس دین | کر منور نور سے عرفان کے میر شمس دین

شیخ شمس الدین ترک پانی پتی کے واسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار | عشق مین اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار

شیخ علاء الدین صابر بار ضا کے واسطے

بوے ملاحت مجکو حق تمکینی ایمان سے | اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

عشق کی رہ مین ہوے جو اولیا اکثر شہید | خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتول ولا کے واسطے

بے ترے ہی نفس شیطان در پئے ایمان دین | جلد ہو آکر مرا یا رب مددگار و معین

شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے

یا الٰہی بخش ایسا بیخودی کا مجکو جام | جس سے جز عشق نبی مجکو نہووے اور کام

خواجہ عثمان باشرم و حیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار | زندہ کر ذکر شریف حق سے اے پروردگار

شہ شریف زندنی با اتقا کے واسطے

آتش شوق اسقدر دل مین مرے بھڑکی و دود | ہر بن مو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھپر تو اب چاہ ضلالت سے نکال | بخش عشق و معرفت کا مجکو یارب لک مال

شاہ یوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

مست ادب بنیجو دینا بوے محمدؐ سے مجھے | محترم کر خواری کوے محمدؐ سے مجھے

بو محمد محترم شاہ ولا کے واسطے

صمد فی احمد کے یہ ہی اُمید تیری ذات سے | کہ بدل کردے مرے عصیان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی باصفا کے واسطے

حد سے گذرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار | کر مری شام خزان کو وصل سے روز بہار

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر | اپنے درد و غم سے یارب دل کو میرے شاد کر

خواجہ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے

ہی مرے تو پاس ہر دم لیکن اندھا ہون میں | بخش دہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر

بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کی نہین مطلب مجھے | چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کے واسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے | بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے

راہ زن میرے ہین دو فراق باگزر گران | تو پہونچ فریاد کو میری کہین اے مستعان

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

کر مری دل سے تو ای واحد دوئی کا حرف دور | دلمین اور آنکھونمین بھر دے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبدالواحد بن زید شام کے واسطے

کر عنایت مجکو توفیق حسن سے ذوالمنن | تاکہ ہون سبکام میری تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیا کے واسطے

دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب | کھولدے دلمین در علم حقیقت میرے رب

ہادی عالم علی مشکلکشا کے واسطے

کچھ نہین مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے | کر مشرف مجکو تو دیدار پر انوار سے

سرور عالم محمد مصطفٰے کے واسطے

آپڑا در پر ترے مین ہر طرف سے ہو ملول | کر تو ان نامونکی برکت سے دعا میری قبول

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

ان بزرگون کے تئین یارب غرض ہر کار مین | کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار مین

مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے | کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے

تا ہون سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے | کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے

یا حق اپنے عاشقان باوفا کے واسطے

کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہون مین تباہ | دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ

یارب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

چرخ عصیان سر پہ ہی زیر قدم بحر الم | چار سو ہی فوج غم کر جلد اب بہر کرم

کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ مین بدکار و نالایق ہون اے شاہ جہان | پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤن کہان

کون ہے تیرے سوا مجھ بینوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدون کے واسطے | اور تکیہ ہد کا ہی زاہدون کے واسطے

ہی عصا اے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہون نے امیری کی طلب | نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب

درد دل پر چاہیے مجکو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعماے دنیا بیشمار | کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار

بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

گرچہ عالم مین الٰہی مین سعی بسیار کی | پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی

جان و دل لایا ولے تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے | پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

کشتگان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہی حال مجھ ناشاد کا | کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا

اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے واسطے

الحمد و المنہ کہ رسالہ اتقیہ المسمی فیصلہ ہفت مسئلہ مع ارتشاد و مرشد تصنیف منیف شاہ امداد اللہ صاحب قدس سرہ بانام تمام راجی رحمۃ ربہ رفیع محمد شفیع حاجی محمد سعید مطبع مجیدی واقع کانپور بماہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ

شجرہ منظوم جناب مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم اجل خلفائے حضرت پیر مرشد قدس سرہ العزیز

الٰہی غرق دریائے گناہم
تو میدانی و خود ہستی گواہم
گناہ بے عدد را بار بستم

ہزاران بار توبہ ہا شکستم
حجاب مقصد عصیان من شد
گناہم موجب حرمان من شد

بیا آن رحمت کہ وقف عام کردی
جہان را دعوت اسلام کردی
نمی دانم چرا محروم ماندم

رہین این چنین مقسوم ماندم
گدا خود را تر اسلطان چو دیدم
بدرگاہ قوی رحمان دویدم

بحق مقتدائے عشق بازان
رئیس پیشوائے مقتدایان
امام رہبر ایمان شیخ عالم

ولی خاص صدیق معظم
شہ والا گہر امداد اللہ
کہ بہر عالم است امداد اللہ

بحق بادشاہ عالم نور
رئیس راستان ثانی طیفور
شہ نور محمد نور مطلق

امام اولیا صدیق برحق
بآن شاہ شہیدان حاج حرمین
شہ عبد الرحیم غوث دارین

بعبد باری شیخ طریقت
چراغ دین احمد شیخ ملت
بعبد ہادی ہادی پیران

امیر دستگیر دستگیران
نہنگ بحر عشق و بحر معنی
بحق شاہ عضد الدین اعنی

بآن غواص دریائے حقیقت
محمد مکی قطب طریقت
بشمس چرخ دین شاہ محمدی

کہ ہم ہادی بود ہم بود مہدی
بحق بحر مواج معانی
محب اللہ محی الدین ثانی

بحق بوسعید فخر اقران
جنید وقت خود شبلی دوران
بسلطان المشائخ صدر اعلی

نظام الدین شاہ دین و دنیا
بحق صدر ایوان جلالت
جلال الدین شمس چرخ رفعت

بحق عبد قدوس مقدس
کہ کمتر دید چون او چرخ اطلس
بحق سرو بستان سعادت

محمد جوہر کان سیادت
بحق سرور اہل معارف
ملاذ اہل عرفان شیخ عارف

بحق احمد عبد الحق کہ افلاک
بہ پیش رفعتش پست ست از خاک
بحق مرکز اہل کمالات

جلال الدین شہ عالی مقامات
بشمس الدین خورشید جہانتاب
امام و قدوہ ابدال و اقطاب

بحق مخبر زخار محبت
بحق مشعل راہ محبت
بحق نور چشمان اکابر

علی احمد علاء الدین صابر
شمس الاطیا بدر المشایخ
که شسته از جهانی نقش زشتی
معین الدین حسن سنجر که بر خاک
سپه سالار یکان خواجه عثمان
بحق خواجه مودود چشتی
ابو یوسف چراغ هفت افلاک
بحق حاکم شهر ولایت
ابو اسحاق صیقل ساز جانها
بحق بوهبیره زیب عالم
خلیفه مرعشی شیر نرست
بحق زبده نیکو نصیبان
که بالا شد ز کروبی بپرداز
بحق شیر یزدان شاه مردان
تجلی گاه یزدان مطلع فیض
بحق آنکه او جان جهان ست
برای خویش مطلوبش گرفتی
گزیدی از همه گلها تو او را
دو عالم را بکام او نمودی
بحق سرور عالم محمد
از و قائم بلند بها و پستی ست

بحق شاه عالی آستانه
امام الاولیا فخر المشایخ
بحق آنکه شاه اولیا شد
نه دیده چرخ چون او مرد چالاک
بحق مست حق شاه یگانه
که سگ را فیض او سازد بهشتی
بحق بو محمد محترم شاه
ابو احمد در بحر ولایت
بحق شاه و الاجاه ممشاد
گل باغ سعادت فخر آدم
بحق پور ادهم محویزدان
فضیل بن عیاض استاد عرفان
بحق مقتدائے مقتدایان
در علم لدنی فیض رحمان
علی بن ابی طالب که خورشید
فدائے دهشش هفت آسمان ست
پسندیدی ز جمله عالم آن را
نمودی صرف او هر رنگ و بو را
بآن کو رحمة للعالمین ست
بحق برتر عالم محمد
ثنائے او نه مقدور جهان ست

فرید الدین یکتائے زمانه
بحق خواجه قطب الدین چشتی
در او بوسه گاه اولیا شد
بآن رشک ملائک فخر انسان
شریف زندنی فخر زمانه
بحق در یکتا جوهر پاک
که بدر در روز خورشید و شب ماه
بسالار طبیبان روانها
علو در عشق مولی کامل استاد
بحق آنکه دل در عشق حق بست
امیر عالم ابراهیم سلطان
بعبد الواحد بن زید شهباز
حسن بصری امام پیشوایان
خلیج بحر رحمت منبع فیض
بنور خاک پائے او درخشید
بحق آنکه محبوبش گرفتی
بما بگذاشتی باقی جهان را
همه نعمت بنام او نمودی
بدرگاهت شفیع المذنبین ست
بذات پاک خود کان اصل هستی ست
که کنهش برتر از کون و مکان ست

دلم از نقش باطل پاک فرما | براہ خود مرا چالاک فرما | مکش از لذت دنیم انسیت غیر
بشو از من ہوائے کعبہ و دیر | درونم را بعشق خویشتن سوز | بتیر درد خود جان و دلم سوز
دلم را محو یاد خویش گردان | مرا حسب مراد خویش گردان | اگر نالائقم قدرت تو داری
کہ خار عیب از جانم برآری | بخوبی زشت را مبدل نمائی | سیاہی را بہ بخشی روشنائی
گناہم را اگر دیدی نگر ہیچ | بعفو فضل خود اے شاہ عالم | وگر بیچارہ ام ہستی مددگار
تو غفاری اگر ہستم گنہگار | بسے بگذشت شاہانہ مرادم | بدرگاہت رسیدم ساز شادم

بچشم لطف ای حکم تو برسر
بحال قاسم بیچارہ بنگر

نصائح متفرقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقول است از امیر المومنین یعسوب الدین امام المشارق والمغارب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ من دوازدہ کلمہ از توریت اختیار کردہ ام و ہر روز بخوبت دران تامل میکنم و آن این ست۔

کلمہ اول حق جل وعلا میفرماید ای پسر آدم کہ البتہ نترسی از ہیچ شیطان و نہ از ہیچ جا کے مادام کہ سلطانے من باقی ست۔

کلمہ دوم ای پسر آدم نترسی از قوت رزق مادام کہ خزانہ من پر باقی و خزانہ من ہرگز فانی و تہی نمی شود۔

کلمہ سوم ای پسر آدم باید کہ در ہر چہ درمانی مرا بخوانی کہ البتہ بیابی کہ اجابت کنندہ ہمہ ہا و نیکوکارانم۔

کلمہ چہارم ای پسر آدم بدرستیکہ من ترا دوست میدارم پس تو مرا باش و مرا دوست دار۔

کلمہ پنجم ای پسر آدم از مکر من ایمن مباش مادام کہ از صراط نہ گذشتہ باشی۔

کلمۂ ششم ای پسر آدم ترا آفریدم از خاک و نطفہ و علقہ و مضغہ و عاجز نشدم در آفریدن تو بکمال قدرت پس چگونہ عاجز شوم کہ دو گردہ نان تو برسانم چرا از غیر من می طلبی۔

کلمۂ ہفتم ای پسر آدم آفریدم اشیاء را برای تو و ترا آفریدم از جہت عبادت خود و تو خود را فدای چیزے کردی کہ برای تو آفریدہ ام خود را از من دور میکنی جہت غیر من۔

کلمۂ ہشتم ای پسر آدم ہمہ چیز و ہمہ کس را میخواہد از برای نفس خود و من ترا میخواہم از جہت نفس تو و تو از من میگریزی۔

کلمۂ نہم ای پسر آدم تو خشم میگیری بر من جہت نفس خود و خشم نمیگیری بر نفس خود از جہت من۔

کلمۂ دہم ای فرزند آدم مراست بر تو فریضہ و تراست بر من روزی اکثر تو مخالفت میکنی در فریضہ من و من مخالفت نکنم در دادن روزی تو بتو۔

کلمۂ یازدہم اے پسر آدم تو طلب روزی فردا از من میکنی و من فریضہ فردا از تو نمی طلبم۔

کلمۂ دوازدہم ای پسر آدم اگر راضی نشوی بچیزی کہ من ترا قسمت کردہ ام در راحت افتادی و آسودہ شوی در ہمہ حال دوست دارندہ شدی و اگر راضی نشوی بانچہ ترا قسمت کردہ ام مسلط گردانم بر تو دنیا را تا ترا در بدر گرداند و چون سگ بر در ہا خوار گردی و تو نیابی مگر انچہ مقدر کردہ ام ترا۔

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ و ارشاد مرشد حسب ارشاد جناب مولوی حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵) و مالک مطبع **مجیدی** باہتمام راجی رحمت رب رفیع **محمد شفیع** غفرلہ اللہ السمیع در مطبع مجیدی کان پور بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۶ھ مطابق ماہ مئی سنہ ۱۹۲۸ء بجلیہ صحت و زیور طبع آراستہ و پیراستہ شدہ کحل البصر دیدہ مشتاقان شد

مما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

مثنوی سحفۃ العشاق

باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الواہب

مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوعہ

جملہ قسم کی کتابیں عمدہ و سستی ملنے کا پتہ حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہے سزاوار احد — ہین احد مین ہو سب محمد و صمد — حمد ہو اُسکو جو خود ہو موجود ہے — اور سوا اُسکے جو ہے نابود ہے
حمد اُسکو ہے کہ بے شان و نشان — وحدت اپنی کی ہے کثرت مین عیان — حمد ہے اُسکو کہ باچندین و چون — سب مین ہے اور سب سے بیچون و چگون
حمد ہے اُسکو کہ در باغ وجود — ہر روش ہر رنگ کی اپنی نمود — حمد ہے اُسکو کہ باصد زیب و فر — ہر زمان ہر شان مین ہے جلوہ گر
حمد ہے اُسکو جو ہے موجود یا — اول و آخر نہان و آشکار — ہے وہ بے علت سزاوار ثنا — علت و معلول ہین اُسمین فنا
حمد عالم مین کرے ہے جسکی تو — سب اُسکو پہونچتی ہے مو بمو — کیونکہ عالم مین نہین ہے غیر یار — حامد و محمود ہے آپ آشکار
دو جہان ہے آئینہ رخسار جان — ذرہ ذرہ سے ہے حسن اُسکا عیان — نقش کی گر حمد تو نے فاش کی — در حقیقت حمد ہے نقاش کی
گر کرے اوصاف و تعریف صفات — ہین حقیقت مین وہ سب اوصاف ذات — ہے صفات ذات اک کب فرق ہے — نور خورشید مین سب غرق ہے
موج و کف کو بحر سے دوری ہے کب — اصل کو سایہ سے مجبوری ہے کب — یعنی موج اور بحر سایہ اور اصل — ایک ہین رکھتے نہین آپس مین فصل
حمد خلقت کی ہے خالق کی ثنا — کیونکہ ہے مخلوق کی اُس سے بنا — حمد کیا اُسکی کرے کوئی بشر — عقل اور ادراک کے چلتے ہین پر
حمد اُسکی کیا کسیکی تاب ہے — مادح و ممدوح وہ خود آپ ہے — ہے حقیقت مین یہی سب سے بڑا — یاد تو اسکی کرے لیل و نہار
ہے یہی توحید و تحمید و ثنا — اپنی ہستی کو کرے اُسمین فنا — ہے یہی تعظیم حمد کردگار — رو برو اُسکے ہو تو بس خم اور زار
ہے یہی تنزیہ و توصیف غفور — وصف اوصاف خودی کر اپنے دور — ہے یہی تشریف و تکریم خدا — حکم پر اسکے کرے جاکو فدا
ہے یہی تسبیح و تہلیل و تمام — محو کر تو دوسرے کا دے سے نام — قول پیغمبر ہے لا احصی ثنا — کر سکے پھر اور کون اُسکی ثنا
جتنی موجودات مخلوقات ہے — سب اُسکی حمد مین دن رات ہے — دیکھتا ہے جسکو تو بے گوش و لب — ظاہر و باطن کرین ہین حمد رب
آسمان شمس و قمر انجم تمام — عشق مین اُسکے ہین سرگرداں مدام — عشق کی اُسکی زمین پر یہ اثر — ہے بڑی مستی و مدہوشی و خمار

بیخود و بیہوش و پر آہ و فغان — کرتی ہو رو رو کے دریا روان
فرش سے تا عرش وجود ات سب — مست و لا یعقل ہین اندر عشق رب
ہین ہوا ہی عشق سے اسکی تمام — سب رفتان جہان قصان و نام
کیا ملک کیا انس و جن کیا وحش طیر — عشق نے کی ہو ہر اک کے جی مین سیر
مست انسان ہر شراب خاص سے — عشق مین دیتا ہی جان خلاص سے
مست جام عشق سے ہین عارفان — فانی و باقی ہین اُس سے عارفان
مومنان مخمور از جام طہور — کافران ہین مست پیکر آب شور
جمعہ مسجد گشت و دیر مین — شہر جنگل جای شر و خیر مین
گر بظاہر ہو ہر اک کا یار اور — پر ہی باطن مین وہی کی چور چور
ہی جمال حق سے ہر دل آشنا — ہر لقب مین کرتا ہو اُسکی ثنا
سارے عالم کا وہی معبود ہے — سبکو ہر شے سے وہی مقصود ہے
رابطہ اُسکو ہی سب کی جان سے — با نوا ہر اک ہی اسکے خوان سے
ایک جرعہ سے ہوا بیہوش ایک — گر پیا دریا کے کو نوش ایک
غرق ہین دریا مین اور جویا ہے آب — مست ہین مستی مین اور مانگین شراب
مین عجب بیخود تماشا ہی عجیب — در بدر پھرتے ہین اور گھر مین حبیب
مظہر ہادی شہ آگاہ ہے — منظر اسیم مفضل گمراہ ہے
ہن اسی خورشید کی سا یہ تمام — بر حجر بر شجر و بر دیوار و بام
چھوڑ سایہ خور کی ہو جاوے نشان — تا کہ ہو سر یقین تجھ پر عیان
جبتلک رکھے نہ دریا مین قدم — مار اس مسئلہ مین تو ہر گز نہ دم
رکھیو تو فرق مراتب پر نظر — تا نہو ایمان مین تیرے ضرر
ہوش کر ٹک ہوش سے بیہوش ہو — اپنی ہستی سے ذرا خاموش ہو

مناجات بجناب الٰہی تعالیٰ شانہ

عرض کر اس سے کہ ای جان جہان — ہر زمین و آسمان مین جو کہ شی
آے مرے معبود ای میرے الٰہ — دیکھے ذرات عالم کو تمام
کوہ و دشت و بحر و بر بالا و پست — جملہ عالم کیا عقیل و کیا وحوش
انبیا مور جام وصل سے — اولیا مخمور بادہ اصل سے
اہل ظاہر دوغ کثرت سے ہین مست — اہل باطن جام وحدت سے ہین مست
رند اور اوباش اسکے درد نوش — زاہد اسکے جام سے گم کردہ ہوش
عاشق اسکے ہین نہان و آشکار — مومن و ترسا و رند خمار خوار
ایک سے ہی دوسرا بس بیخبر — اوسکا جویا ہے ہر اپنے طور پر
ڈھونڈھتا ہی اسکو ہر اک نہج طور — ہی ہر اک کا ذکر تسبیحات اور
رکھتی ہر جان اسکا ذوق اور — ہی ہر اک کو مستی دل شوق اور
کر گیا ہی وہ نہ دریا کو نوش — ایک ہی اک گھونٹ سے گم کردہ ہوش
بیخود و سرمست ہین جویا ہے یار — الغرض ہر اک باندازہ خمار
کوئی آسودہ ہی اور کوئی خراب — غرق ہین پانی مین پیاسے ہین آب
لیک یکرنگ نہ ہے انکا ظہور — ہر کوئی ہر اسم سے ہی فیضیاب
ہونگے آخر اصل مین اپنے نہان — گرچہ اک دریا کی ہین موجین ہزار
تا کہ ہو معلوم تجکو سر یار — عارضی ہین چند دن کو یہ نشان
حال ہو کر تو سکشادہ مال کر — نظر دریا مین موجونکو گذار
تا خرابی مین نہ پڑ جا فہم کر — یعنی مت بجا ل اسمین قال کر
کر طلب اُس سے اُسکی ذات کو — پس شکر آمد تو زیاد کلام
بڑ تری ہر گز نہین ہے اس مین جان — ہٹ اُدھر سے اور اُٹھا کر ہاتھ تو
ہی تو ہی مقصود دل اے اشتباہ — عشق مین اسکے ہر اک ہوش ہی

اے مرے مطلوب دل مطلوب جان
اپنے ملنے کا بتا کوئی نشان

اے مرے محبوب اے میرے حبیب
ہون غم دوری سے مر مر نیکے قریب

ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہین
اس سے بہتر ہے کہ مر جاؤن کہین

جو ندے تو جانکو راہ وصال
جان لے تجھ بن ہے جان مجھ پر وبال

کیونکہ جو جان کا اصل جان نہین
جان سے جان لیکے جا تن مین جان نہین

کیتلک یا رب رہے ہون تجھسے جدا
جلو گر ہو مجھکو کر مجھ سے جدا

یا الٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر
تا کہ دیکھون تجھ سے تجھکو اک نظر

دو جہان سے کچھ نہین مجھکو طلب
تجھ سے کرتا ہون دعے تجھکو طلب

مناجات دیگر

دونون عالم سے نہ مجھکو کار ہے
پر تو ہی تجھ سے مجھے درکار ہے

یا الٰہی تو ہے رحمان و رحیم
صاحب جود و کرم فضل عمیم

یا الٰہی تو ہی خلاق جہان
تو ہی زور آور قوی اور سب حقیر

مالک دارین شاہ انس و جان
تو ہی سلطان دو عالم سب فقیر

گرچہ دو عالم سے تو ہے بے نیاز
مستغیث عاجزان ہے تیری ذات

لیک بیچارون کا تو ہے چارہ ساز
دستگیر بیکسان ہے تیری ذات

چارۂ بیچارگان ہے تیری ذات
ہے پناہ بے پناہان تیری ذات

مونس غمخوار گان ہے تیری ذات
آسرا بے آسرون کا ہے تو ہی

ہے ہر اک حاجت کا تو حاجت روا
بے سہارون کا سہارا ہے تو ہی

ہے تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا
ہے انیس وحشت فرقت تو ہی

میرا مونس یکسی مین ہے تو ہی
رنج و غم مین ہے مرا غمخوار تو

دوسرا تجھ بن مرا ہے کوئی کب
الغرض ہر کام کا ہے کفیل

مین کرون ہر دم ترے جرم و خطا
پر کرون کیا آہ تیرے حلم و خیر

پیش خورشید کرم ہون مثل شب
گر ترے بخشش کا نکلے آفتاب

ظلمت عصیان ہو نور صلحات
گر ترا دریائے رحمت جوش کھائے

کرتا ہے جو جو کرم تو مجھ پر کرم
قطرۂ ناپاک سے مجکو فضل

عقل علم و نور دین مجکو دیا
پھر کرم پر یہ کرم مجھ پر کیا

لایابت اللہ مین فضل و کمال
گرچہ مین لائق نہا اسکے کبھی

ظاہر و باطن مین سر سے تا بپا
کی نہ تیرے جرم و عصیان پر نظر

کھینچ بلوایا مجھے یان سر بسر
کر دیا اپنے مشرف دار سے

دو مرے کیجو اب اس رتبہ سے
گرچہ مین نالائق دربار ہون

جھوڑ اس در کو کہان جاؤن بھلا
تجھ مرا اس در کے گر قابل نہین

ہون ترا گرچہ برا ہون یا بھلا
پر کرون کیا دوسرا بھی در نہین

گر ید بیضا لو نے ای شاہ جہان بتایا — پھر تا میر اٹھکانا ہی کہان — اس سے زیادہ اب تمنا کچھ نہین — آستان تیرا ہو اور سر میرا نہین

یون ہوس ہی ابتو ای پیر مگا — یہ ترا کوچہ ہو اور میرا غبار — کچھ دو عالم سو خواہش ہی مجھے — جو تری خواہش ہو خواہش ہی مجھے

ہے مجھ شاہی گدائی مین تری — ہو نواسب بینوائی مین تری — خواری در سوائی و ذلت تری — تیرے کو چہ کی ہو بس عزت تری

عزت و دولت تمامی سکر و صحو — ہو رضا و نا رضا مین تیری محو — تو ہو گر راضی تو ہو عزت تری — تیری نا راضی ہو بس ذلت تری

الغرض پھر پھر کے آخر دیدہ بر — اب تو آ رکھا ہی تیری در پہ سر — موبسو کر مرے ای سر فراز — گر کیا سجدے سے اپنے سرفراز

یون ہی نکھو نکو بھی میری سحر — جلوۂ دیدار سے روشن تو کر — کر مرے کانونکو اسرار و نکا گھر — ہر سر سر مین ہوائے شوق بھر

حیثم کو کر حشمۂ آب زلال — سبز تا ہو گلشن ذوق وصال — پاک ہر شے سے مرا کر کے دماغ — ہو مے دیدار سے معطر کر دماغ

محو کر بینی کو انور بوے یار — جس سے پہونچون تا بمبلغ ہے روا — کر ئے وحدت سے لبکو لب بلب — محو ہون جس سے خیال غیر سب

دو جہان سے کر کے محکو بے نیاز — دولت دیدار سے اپنی نواز — غفلت و سستی و ظلمت کر کے دور — کر عطا مستی و حالا کی و نور

دور کر دل سے ریا عجب و غرور — بخش عجز و مسکنت اخلاص نور — بخش گنج فقر و درویشی مجھے — سکر و مستی محو بیہوشی مجھے

دے شراب بیخودی کا مجکو جام — نوح دلسے محو کر ہستی کا نام — دھو مرے دل سے دوئی کا حرف نام — تا نمیرم او تو اُو مجھ جا تمام

اب دعا کو ختم کر کے یہ دعا — ہون رجوع اب جانب خیر الورا — کر وسیلہ اسکو ای امداد تو — وصل سے حق کے ہو تا دل شاد تو

گر تو طالب ہے وصال اللہ کا — چل پکڑ دامن رسول اللہ کا — جو کرا حامد آو اللہ کو صلی — بے وسیلہ اسکے چاہے ہی محال

نعت شریف پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ختم کر کے یہ مناجات نکو — کر وسیلہ ذات پیغمبر کو تو — حامد و محمود ممدوح خدا — احمد مرسل محمد مصطفےٰ

زینت تاج رسالت ہی وہ ذات — رونق تخت نبوت ہے وہ ذات — محرم خلوت سرای لایزال — ہی وہ آئینہ جمال ذوالجلال

بے وسیلونکا وسیلہ ہی وہی — ملجا سارونکا وسیلہ ہی وہی — روز محشر شافع خرد و کلان — مہربان مثل پدر سب بیکسان

عزت شاہی و فخر سروری — شان بخش مسند پیغمبری — بہتری کے بحر کا گوہر ہی تو — بہتری کے ملک کا مہتر ہی تو

ہے امین مخزن افلاک وہ — تاجدار کشور لولاک وہ — شمع بزم عالم کون و مکان — روشنی عرش و لامکان

رونق گلزار محبوبی ہے وہ — عشق کے بازار کی خوبی ہی وہ — باز خوش پرواز معراج علا — شہسوار عرصۂ چرخ و سما

راحت و روح روان کائنات — زندگانی پرور و جان حیات — موجب بنیاد آدم ہی وہی — باعث ایجاد عالم ہی وہی

گر نہو تا پیدا وہ شاہ نکو — یہ نہوتا وہ نہوتا مین نہ تو — ہے وہ مظہر وجود کائنات — دونون عالم اسکی ہی مقصود ذات

اول و آخر وہی اصل وجود — ہی یہ سب اسکے لیے اے بیخبر — واسطے پھل کے ہی بوتے ہین درخت

گر ہوا آخر مین وہ شاہ جلیل — پر ہو ظاہر اسکے سبقت کی دلیل — گر ہے پیچھے انبیا کے ظاہر ا — پر حقیقت مین ہو سب کا پیشوا

گرچہ آخر ہو ثمر اول شجر — کب شجر ہوتا نہ ہوتا گر ثمر — جب ثمر سے یہ شجر ظاہر ہوا — پس ثمر ہی اول و آخر ہوا

کیا کمال میوہ مین نقصان ہے — جو وہ اول سابق بستان ہے — میوہ کو سبقت ہوئی جب باغ پر — ہے وہ اول وہ ہی آخر ہر ثمر

بس سمجھ لے اس سے تو اے ہوشمند — رمز سخن الآخرون السابقون — ہو وہی شاہ جہان سب کے خیل — ہو وہی مقصود کل باقی طفیل

پڑھ تو امداد آپ پر صلوٰت و سلام — آل و اصحاب پر اسکی تمام

در مدح چہار یار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

چار یار اسکے ہین جان و جگر — ساری امت پر وہ رکھتے ہین سبق

دوست پیغمبر کے اور حق کے ولی — چار دن پیغمبر کے ہین برحق وزیر — ملک اسلام نے ہو رونق پذیر

رونق باغ طریقت ہین یہ چار — ہین یہ ملک معرفت کے شہریار — ہین حقیقت کے چمن کی یہ بہار

ملت حق کی ہین یہ انہار چار — ہین طریق حق کے چار ون منہ طرف — ہین یہ ایوان خلافت کے ستون

جو ہو باہر اُنسے ہے مردود و خوار — بحر وحدت مین ہین یہ چار ون غوطہ زن — ہو حقیقت ایک ظاہر چار تن

دو جہان مین بے شبہ بیکار ہے وہ — جو کوئی اُنسے ہوا بداعتقاد — ہے وہ دو عالم مین بیشک نامراد

در مدح اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

جو ہین اہل بیت اور آل رسول — گلشن دین کے ہین سب بقبول پھول

ہو ہر اک ان کا بیشک و یقین — مغفرت جان ایمان راہ دین

اُسقدر ہو دین و ملت مین کمی — جسقدر ہو اُنسے الفت مین کمی — راہ حق سے بے شبہ گمراہ ہو

جتنے ہین اصحاب پیغمبر تمام — ہو ہر اک نجم ہدایت و السلام — ہے وہ بیشک لائق گردن زدن

بھیج ان سب پہ تو صلوٰت و سلام — ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام

در بیان باعث نظم و تصنیف این مثنوی مسمّی بہ تحفۃ العشاق و مدح عشق و قدح عقل جزوی

ہو گیا لے دوستو یون اتفاق — باعث تحریر نظم پر مذاق

رہتا تھا مسجد مین اپنے متصل — مجمع علما و صلحا اہل دل

ایکدن پڑھتا تھا مین نفحات انس — لے رہے تھے جن سے سب نفحات انس

جوش پر تھا بحر علم عارفان — ہو رہے تھے گوہر معنی عیان

حاضر تھے کئی ملین ان باشان حق — ماسوا سے محو غرق نور تھے

رفتہ رفتہ حضرت تحفہ کا ذکر — ہمت مردانہ اندر راہ عشق

بول اُٹھا ہر اک بصد ذوق و شعف — آفتاب معرفت بحر صفا

کھل اٹھا گلشن عرفان حق — اویسا کا حال سن مسرور تھے

آگیا اُس عاشق شیدا کا ذکر — مسئلے اسکی شان و شوکت جاہ عشق

ہو یہ قصہ نظم کے لائق ضرور — خاص کر قطب زمان شاہ وفا

کاملان اکمل ولی بے بدل
عاشق ذات خدائے لم یزل

برگزیدہ دو جہان مقبول رب
مشرب چشتی و فاروقی نسب

نظم کرا اس قصۂ پُر درد کو
گرم کرا کر بار ہر دل سرد کو

قصۂ تحفہ اگر منظوم ہو
رتبۂ عشاق حق معلوم ہو

جان لیں تا ہر کوئی بے قیل و قال
عاشقان حق کا کیا ہوتا ہی حال

تا بشر گفتار عشق حق سے گرم
ہو کے بس دل سنگ ہو جیں موم نرم

جان لیں تا عاشق کی رسم و راہ
چاہتے کو اپنے کرتا ہے تباہ

عشق ہو جان اک بلائے جان گداز
ہمزاں سے دوست کش دشمن نواز

عقل چاہی ہو کہ ہو عیش و فراغ
عشق چاہی رنج و غم سینہ پہ داغ

عقل چاہی ہو مال و ملک و سلطنت
عشق و عجز و فقر و فاقہ مسکنت

عقل چاہی ہو کہ ہو شیر و شکر
عشق کہتا ہے کہ کھا خون جگر

عقل چاہی ہو قبا و پیرہن
عشق کرواتا ہی ساماں کفن

عقل کہتی ہو کہ جا زار میں
عشق لیجا جنگل و کہسار میں

عقل لیجا گلشن و گلزار میں
ڈالتا ہی عشق جتنی خار میں

عقل میں اور عشق میں رہتی ہی لاگ
عشق جب آیا تو جائے عقل بھاگ

عشق کیا ہی درد و غم کی کھان ہی
غیر لبکا عدد جان ہی

نار کو گلزار کر دیتا ہی عشق
دار کو دلدار کر دیتا ہی عشق

درد میں اسکے دوا ہی سر بسر
مرض میں اسکے شفا ہی سر بسر

رنج میں اسکے ہی گنج بیکران
مرگ اسکی ہی حیات جاودان

اسکی ویرانی کو آبادی سمجھ
خار کو گل غم کو تو شادی سمجھ

عشق کی ذلت کو تو عزت سمجھ
خواری زاری کو سو حرمت سمجھ

قہر صورت رحمت پنہان ہی عشق
اور طبیب درد درمان ہی عشق

ہے بیان عشق تو لیں بے بدل
اول آخر ظاہر پنہاں ہی عشق

رجوع بقصہ

صاحب ارشاد تلقین و سبق
عاشق صادق شہید راہ حق

یعنی شیخ حافظ محمد رضا من آپ
مجکو فرمانے لگے کر کے خطاب

مثنویاں مین مجازی عشق مین
یہ بہت کم ہی حقیقی عشق مین

ریختہ مین نظم کر اسکو تمام
تا کہ سمجھین اسکو سارے خاص و عام

دعوی جو کرتے ہین جھوٹا عشق کا
ہوش مین ہون سنکے رتبہ عشق کا

عاشق صادق بھی سنکر جاہ عشق
چاق اور چوبند ہو اندر راہ عشق

عاشقان رہتے ہین سر ہتھیلی پہ دھر
ہر راہ عشق نے نانی کا گھر

عشق کا سب سے الگ ہے رنگ و ڈھنگ
ہی ازل سے عقل مین اور عشق مین جنگ

عقل چاہی ہو عز و جاہ و جلال
عشق ذلت خواری و درد و ملال

عقل چاہی ہو عیش و عشرت و حرمی
عشق درد و کلفت و رنج و غمی

عقل کہتی ہو کہ چل گلزار مین
عشق لیجاتا ہو کوہسار مین

عقل کہتی ہو کہ کر عیش و طرب
عشق کہتا ہو کہ لے رنج و تعب

عقل چاہے دولت و سرداریان
عشق چاہی سو بلا و خواریان

عقل چاہی ہو حیا و نام و ننگ
عشق کو انسے ہمیشہ سو ہو جنگ

ہو حضرت عشق کا جسمین ظہور
عقل سر سے جاے اور دے سر بسر

کیا کہون مین عشق کی سرگرمیان
رنج مین راحت کو کرتا ہی عیان

خاک مین جسکو ملا دیتا ہی عشق
تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہی عشق

مارنا اسکا جلا دیتا ہی جان
توڑنا اسکا ملا دیتا ہی جان

عشق کے برعکس ہین سب کاریاں
تار کو اسکے سمجھ تو سو بہار

کلفت و تکلیف کو راحت تو جان
فقر اور فاقہ کو سو دولت تو جان

عشق کی تعریف ہو کس سے بیان
ہی تمام مین اسکے سو شفقت نہان

اب کرون ارشاد حافظ پر عمل
دونون عالم جسمین ہین اندر جہان عشق

آو نکے فرمانے کو ہین بے بندر
رکھ لیا سر پر سعادت جانکر
د خل کچھ پر حکم کو لایا بجا

تور نا موتی کا ہی کسان تر
نے کر حکم بادشاہ بحر و بر
گرچہ مجکو شعر گوئی مین نہ تھا

وقت فرصت دیکھتا تھا یہ کہ جو
حکم پر اس شاہ کے تعمیل ہو
لیکے انکے گوہر ارشاد کو

لایا اتنے مین زمانہ اور رنگ
ہو گیا کچھ اور ہی عالم کا ڈھنگ
پر نہ دیتا تھا مجھے فرصت زبان

فرقت جانان سے بس ہو کے تنگ
جان جانا پر فدا کی بند در بگ
ہو گئے بس حضرت حافظ جی شہید

ہم پیکار و نکو تر دیتا چھوڑ کر
سوے حق راہی ہوئے منھ موڑ کر
خوش آئی اس جہان کی رنگ و بو

وصل سے حق کے ہوے وہ بہرہ ور
پیتے ہین حسرت سے ہم خون جگر
وہ تو دان جام شہادت پی رہے

جام کوثر سے ہوے وہ لب بلب
جانتے ہین پیاس سے ہم ہیں لب بلب
تازہ نعمت مین وہ ہین مشغول دان

آپ تو راحت کے سامان لیکے
مایۂ رنج و الم یان دیگئے
آپ تو جاکر کیا جنت مین گھر

لے لیا عیش طرب ناز و نعم
رکھدیا سر پر ہمارے کوہ غم
آپ تو بے رنج و غم مثل عروس

عیش مین مجکو کیا یا فکل بھلا
حق الفت و قرابت سب گیا
عشق و عشرت مین ہوے مشغول دان

بغیر ہمے اگر رہنا تھا یون
ساتھ اپنے لیگئے مجکو نہ کیون
دعوی حب و قرابت گر گیا

شاہ کو زیبا ہی کب تنہا روی
گرچہ ہم لائق نتھے درگاہ کے
خواجہ ثانی کا بھی کیا حق تھا

گو بہت خادم نہون تھوڑے سہی
کفش بردار ی مین رہتے شاہ کے

در بیان محرومی و ندامت بر حال خود و حسرت مفارقت بزرگان و یاران طریقت

اظہار غم جدائی ایشان

آہ و واویلا در یغا حسرتا
مرحبا دل کا اسے حاصل ہوا
ساتھ والے چلدیے مین رہگیا

ساتھ کا اپنے ہمارا کل وصل ہوا
مثل تلچھٹ رہگیا مین زیر خاک
رہگیا مین ہی پڑا بس دور تر

صاحبو تھے جو چلدیے صاحب اور کب
جو کہ نوری تھے گئے افلاک پر
رہگیا سایہ کے جون مین خاک پر

بلبلون نے گھر کیا گلشن مین جا
گھر لیا فردی نے شاخ سرو پر
جھاڑ مین اٹکی ہی چمکادڑ ادھر

گھر کیا قمری نے شکر ستان مین
ماہی حق نے تو لی دریا کی راہ
موش سوراخ زمین مین ہی بنا

شیر حق کا آہو عرفان شکار
جا ملا دریا سے آپ سیر بار
رہگئے خشکی کے اندر سنگ و خار

گرگ دیان کو یا آہو چرے
اوشتران خار دہن چرتے رہے
کھو جڑا کر گس پڑا مردار پر

مرغ آبی نے کیا دریا میں گھر
مرغِ خاکی لوٹتا ہو خاک پر
مرغ بے پر تھمہ گر یہ ہوے

مرد باہمت ہو ہی شہ پر نثار
ہم سے دور ہیں نفس کے ہاتھوں نہ مرجا
جا ہو دریاے مطلب میں غریق

گوہر مطلوب ہر اک نے لیا
غوطہ خور رہیں بحر حرماں میں رہا
جا کہوں کس سے مصیبت آہ آہ

غم کا اپنے کون ہی غمخوار آہ
حال دل جس سے کروں اظہار آہ
زیر پاے رنج ہا کو مل گئے

ہو گئے وہ محو نعمت اسقدر
خواب میں بھی تو کم آتے ہیں نظر
آتش فرقت میں جلتے ہیں یہاں

آہ و ویلا کوئی ہمدم نہیں
جو سنے میری مصیبت کہ رحیم
غم مرا غمخوار ہی میں غم کا یار

دل کی دلمیں رکھکے چپ رہتا ہوں میں
مقدمہ شروع داستان حضرت بی بی تحفہ مغنیہ قدس اللہ سرہا
قصہ تحفہ کو اب کہتا ہوں میں

بعد مدت کے اب آئی المراد
گر ہی سے رہ پہ لاتا ہوں تمھیں
حضرت حافظ کی وصیت مجکو یاد

حسب ارشاد اوفکے میں لیکر قلم
راہ اس رہ سو کوئی بہتر نہو
قصہ تحفہ کا کروں یارو رقم

عشق کی باتیں سناتا ہوں تمھیں
دور کرکے ماسوا کا اس سے فکر
حق سے ملنے کی سمجھ اے راہجو

گنج عاشق ہی توسن و عاشق کا ذکر
عاشقوں کا ذکر کرتا ہے اثر
گرچہ پتھر سے بھی ہو دل سخت تر

عشق کی باتوں میں ہے اوج و درفش
مردہ دل زندہ ہو اندر گور تن
خشک مغز و زنگار ہو تر جس سے دماغ

ہوش سے بیہوش ہو کر ہوش کر
گوش سے بے گوش ہو کر گوش کر
جمع کرکے رکھ مری باتوں پہ دھیان

تا مزہ دیوین تری باتیں تجھے
عشق کی معلوم ہوں گھاتیں تجھے
کھینچ لیجا تجکو یوں کا عشق

دے وہ پہونچا شہر الفت میں تجھے
غرق کردے بحر وحدت میں تجھے
سننے سے بھی تخم خود بوتا ہی عشق

دربیان تمیز عشق حقیقی و عشق مجازی و ذم عشق مجازی
تاکہ بین بہت عاشق کی دیکھ جمال
دیکھنے ہی سے نہیں ہوتا ہی عشق
سنکے پائی عشق ہی بس گو نمال

بلکہ کامل عشق ہی عشق شدید
سوچ اس نکتہ کو کرکے دل میں غور
ناقص و ناامید ہی عشق دید

کیونکہ ہو عشق خبر دے حصول
عکس حسن حق ہی بیشک جانا گیا
عشق صورت کا ہی دیدہ سے نزول

دیدتابع دلکی ہی نے دل متبع
چھوڑ سایہ اصل سے جا تا وہ مل
یو منون بالغیب ہے مقبول حق

حسن محبوبان عالم سر بسر
آئینہ دل صاف کر اور کر نظر
اصل کو کر ترک سایہ دیکھکر

دید تھا اسکو نہ دل ہو تا جدا
منکے وصف کا کرین ہیں جانثار
گر ہی دلبر گل سے کم کب دل ہی ہو

اس سے زیادہ چاہیے تفصیل گر
انبیا اسواسطے آئے یہاں
سر کی آنکھیں دل کا پردہ ہی مقر

کہنے دیکھا ہی خدا کو آشکار
کھول دلکی آنکھ سر کی بند کر
تا کرین اوصاف حق تبصرہ عیان

تا گل اوصاف حق عاشق سنے — یعنی ہو وہ ذات بیشک یقین — خالق ارزاق رب العالمین
راحم و رحمان رحیم و بردبار — عالم الاسرار و ستار العیوب — غالب قہار و غفار الذنوب
عاشق و معشوق محبوب جہان — اول آخر وہی اور جزر و کل — ظاہر و باطن وہی معبود کل
ہو وہ اول بے ہدایت اسکی ذات — ہو وہ ظاہر باکمال استقرار — ہو وہ باطن سخت وظاہر آشکار
ہو ازل سے تا ابد وہ ایک سا — ہو وہ کب شان اور ہزاروں شان میں — جلوہ گر لاکھوں طرح ہر آن میں
ہے منور باکمال باجمال — فرد مطلق لا الہ الا ہو — بیچگوں بے کیف روشن چار سو
غیر اللہ لا ہو دونوں نفی اثبات ہیں — کیوں ہو انسے گمرہ و غافل سدا — لا ہو کو کر تو ورد دل سدا
تا کہ بخشد لا بہ قوت ترا — حق سے یا حرص ہوا کب تو ملے — ترک جملہ کو کرے تب تو ملے
کیوں تباہ ہوتا ہے اندر آب و گل — حضرت آدم سے تا آخر نبی — وصف حق کرنے چلے آئے سبھی
بعد پیغمبر کے آل اصحاب سب — وہ صفات و حال خوبی جناب — جسمیں تصنیف ہوئیں صد کتاب
اور امام اولیا اقطاب سب — تا کہ تو یہ دیکھ سنکر حال و قال — عشق کی راہ مین کر ی حال کمال
۱۵ سب مین تیری عشق بازی کیلیے — نے تو کر سکتا ہے آنکھون سے نظر — اور نہ سن سکتا ہے کانون سے خبر
لیک صد افسوس حسرت بیحساب — مرکب تو یہ عصلے آوے — پھر نکل دل سے اپنی راہ لے
پھنس گیا دل مین غفلت کے تو آب — میل سے غفلت کے کر کانونکو بند — بعد ازان سن یہ حکایت دردمند

شروع داستان و بیان حال حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا

کر تو پیدا دل مین اپنے درد عشق — سب عبادت کا ہوا ویران گھر — جسکے سننے سے تجھے آوے رحیم
گوش دل سے سن سری سقطی کا نقل — لذت سجدہ نہ کیفیت نماز — ایک شب کی جو کہ تھی غسے بھری
نقل اپنی کرتے ہین حضرت سری — نے تہجد نے تلاوت کی نمود — لے رہا وہ ظائف اوراد خواب
کہتے ہین اک شب ہوا یہ اضطراب — لیک کیفیت تھی اک دلمین عجیب — مہر عرفان پر گھٹا تھی چھا گئی
مضطرب ایسا رہا وہ رات بھر — وصل کی لذت سے کم جانین نہین — چوٹ کی پونجی عبادت کی تمام
نے رہا درد و ظائف کو نہ — کیا کہون اس شب کی بیخوابی کا لطف — لیک تھا بے صبر بیتاب و قرار
گو عبادت سے رہے شب بے نصیب — قبض ایسی دل پہ اُنکے آگئی — تھا مگر دلمین عجب سوز و گداز
ہجر کی لذت کو عاشقان زار — فوج بیتابی نے کر کے ازدہام — ایک لذت کا مزہ دونو مین لین
اضطرابی اور بیتابی کا لطف — تھی نہ بیہوشی نہ غفلت زینہار — حظ بیتابی کا بیتابو سے پوچھ

ذوق بیخودی کا تو چاہیے اگر — کوہ بیخودی مین کر اک سب گذر
لطف بیتابی کا ہو مطلوب گر — عاشق بیتاب کے رکھ پا مین سر

چاہیے گر کیفیت سوز و گداز — خدمت عشاق مین رکھ تو نیاز
گر تمنا ہو روشن دو چشم طالبان — سر گرد قدوم عاشقان

اضطرابی بیقراری کا مزا — جانتا ہے جسنے دل مین ہے چکھا
لذت درد و قلق رنج و بلا — وہ ہی جانے جو ہی اس مین مبتلا

لوٹنے کی خاک پر آرام کو — عاشق بیتاب جانے مین تو
جانے کیا بیدرد لذت درد کی — درد و رنج و غم غذا ہی مر کی

درسے نامرد کی نکلے ہے جان — مرد کے حق مین حیات جاودان
زہر مار اور دنکو ہے گرچہ سمات — سانپ کے حق مین ہے پر آب حیات

جو پڑے آتش مین ہو جلکر فنا — ہے سمندر کی وہی عیش و بقا
سوزش خورشید خاور تر کو دے ثمر — خشک کو دے آگ مین کر خشک تر

خون ہو فرحور نو نیر آب نیل — تو مے موسی پر ہو آب سلسبیل
لیک ہو نمرود پر قہر و شرر — نار ہو گلزار ابراہیم پر

زخم گرز و تیغ و تیر آبدار — ہے شہیدون کے لیے باغ و بہار
مرتے ہین اس زندگی سر فاشقان — درد و غم ہے زندگی عاشقان

کیونکہ ہے درد و بلا مطلوب یار — اسلیے عاشق کرین غم اختیار
جانتے ہین عاشقان بیقرار — رنج مین گنج اور خزان مین نوبہار

عار مین گل گل مین بلبل رگ مین خون — غم مین شادی اور شفا ہے درد مین
مسکنت مین سلطنت ہو بے عنا — ہو گلا مین تنگ صبر ی مین ثواب

گریہ مین خندہ ثواب اندر عذاب — رحمت ہے زحمت مین ظلمت مین نور
ذلت خواری مین عزت ہے ضرور

نیستی مین ہستی ہستی مین علو — موت مین حیا بقا اندر فنا
عاشق جانباز کو ہے بے عنا

زندگی مرنے مین گھٹنے مین نمو — خاکساری رنج و علت نامزا
عاشقون سے پوچھ ان سیکا مزا

دیکھتے ہین عاشقان جان نثار — آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
بیقراری انتظاری درد سر

بیخودی و بیکسی و بے پری — ذلت و رسوائی و رنج و عنا
لذت اور کیفیت ان سب کی خدا

بے گھری بے زری بے پری — کلفت و زحمت کا حظ اوٹھا سے
عاشقان باوفا سے پوچھ جا

نیستی و پستی و مرگ و فنا — پوچھ رونے کا مزہ یعقوب سے
لطف تن چرنیکا زکریا سے پوچھ

سر کے رکھدینے کا نیچے تیغ کے — پوچھ اسمٰعیل سے کیا لطف ہے
سر کے کٹنے کا مزہ یحیٰی سے پوچھ

جنگلون مین پھر کرین بھکا کا لطف — اور پہاڑون بیچ ٹکرانیکا لطف
آہ و زاری کا مزہ آدم سے پوچھ

زخم کھا کر خاک و خون مین لوٹکر — جان دینا بخطر با ذوق تر
فرش سے تا عرش پھرنے کا مزا

ہو کے بیجان جان فدا کرنیکا لطف — پوچھ جانباز و نسے وہ مزیکا لطف
پوچھ لے ہر تخم سے بستان مین جا

روشنی سے شمع کے جلنے کو پوچھ — شمع سے جا موم کے گلنے کو پوچھ
یہ ثمر کے خاک مین ملنے کو پوچھ

ابر کرو نکو خور کے سوز کو — باغ و اثمار جہانسے پوچھ تو
گریۂ ابر اور سوز آفتاب

گرمی دل چشم تر ہووے نہ گر — باغ جان کس طرح ہو سیر تر
عشق سرد دل گرم کر اور دیدہ تر

عشق کی یا تو نے مجھکو اے عزیز
کر دیا اب ایسا بیعقل و تمیز
حضرت سری کو اس حالت مین چھوڑ
عشق تجکو لیگیا کسطرف موڑ

عشق نے اونکے کیا مجھ اثر
نقل سے اونکی ہوا مین بیخبر
ذکر اونکا بھولا اونکو دیکھکر
جسطرح ہو آہو مین شیر نر

عشق کی باتو نکا سُنکر شور و غل
خواب غفلت سے گئی اٹھ آنکھ کھل
یاد آئی ہو مجھے اب اونکی بات
یعنی فرماتے مین یون وہ نیکذات

ہند و سے شب کا جو گذرا حد سے جور
ترک خرد اوسکا ہوا قاتل بزور
الغرض کی رات اس صورت بسر
ہو گئی جب صبح ظاہر سر بسر

اٹھ وضو کرکے بصد عجز و نیاز
کی دا جون تون فجر کی مین نماز
صبح کا جسدم ہوا روشن چراغ
نکلا جل بل گھر سے سینہ چاک داغ

چل کہین موقوف ہو تا یا لاک
گھر سے نکلا لمین یہ کرکے خیال
چل کہین ایسی جگہ تا ہو دے گم
اضطرابی اور بیتابی و غم

آخر شب گھر سے نکل پھرنے لگا
در بدر صحرا بصحرا جا بجا
ماہ کی جون کو بکو گھر بہ گھر
شہر و جنگل مین کیا اس نے گذر

گذرا تا یا زار مین ہو غم بسر
اور دل مضطر تھا جون گل کی کلی
گر گیا گلشن مین جون گل کی کلی
تھی زیادہ اور دلکو بے کلی

جو گیا صحرا مین کین کے لیے
اور اُٹھے ولسے بگولے آگ کے
سیر دریا کی کہ کم ہو اضطراب
جوش پر تھا اور بحر سوز و تاب

گو تسلی کو گیا اندر پہاڑ
اور غم کا آپڑا اسپر پہاڑ
اور مزار اہل دل پر بھی گیا
پر ہوا ہر گز نہ عقدہ دل کا وا

جسجگہ جاتا تھا مثل آفتاب
تھا تڑپتی پر کلیجن اور اضطراب
آتش درد فراق بیدلان
کب بجھے بے آب وصل دلبران

غنچہ دل کب کھلے عاشق کا یار
کب ہو مکلمت زدہ کا اضطراب
جبتلک دیکھے نہ روی آفتاب
ہووے کب بے گل کے بلبل کو قرار

باغ مین ہووے اگرچہ سو بہار
ہووے کب قمری کا کونہ غم دراز
گلشن و گلزار ہے بے سرو ناز
دیدہ حیران نہو کیون اشکبار

بے نظارہ رنگ رخسار نگار
جاوے کب عاشق کے دل کا پیچ و تاب
ہو نہ گر زلف صنم کا سایہ یاب
ہو فغان بیدل کے دلسے دور کب

تا نہو دلبر سے اپنے لب بلب
تا نہ وہ ہمبستر جانان نہو
جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار
کب علاج اوسکا ہو جز دیدار یار

تو سنا موقوف عاشق کا نہو
الغرض تدبیر کی مین سو ہزار
پر نہ آیا دلکو میرے کچھ قرار
مرض مہلک نے جو گھر جان کو

دلمین آیا جل مریضستان کو
کیونکہ ہو نہین بھی جو بسمل بیدل
دیکھکر ہمدرد و نکو نکلے کار دل
دیکھکے ہمدرد ہم مرضون کا حال

ہو دل غمگین مرا شاید بحال
نقل ہو کھلتا ہو خوب اسمین دل
جبکہ ڈو دیوانے بیٹھین ساتھ مل
جنس اپنی جنس کے ہو فیضیاب

غیر جنسیت سے ہو اندر عذاب
ہے مراد انجنس سے ہم وصف یار
جنس ظاہر کا نہین کچھ اعتبار
آدمی بھی جنس ہین صورتمین ایک

مختلف وصفون کے رکھتے ہین لیک
جنس ظاہر کا جو ہوتا اعتبار
فرقے کیون ہوتے بہتر آشکار
ہو گئے اوصاف جو رنگ رنگ

اسلیے ہر اک دن اوسپر جنگ
گر کرین اوصاف کو سب اپنے صاف
پھر رہے کاہکو ایسا اختلاف
آخر شب دلمین یہ اپنے خیال کے

در پہ جا نکلا مریضستان کے

رجوع بقصہ و کیفیت بیمارخانہ و مقولہ

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے دارو غہ سے اُسکے یہ کہا — کھول در بیمار خانہ کا ذرا — تاکہ دیکھوں اپنے ہمدو کو ٹک — تا۔ دیکھ ہما رو دیکھو ٹک
دیکھ کر پہلے تو بس تعظیم کی — بادب اُٹھکر مجھے تسلیم کی — بعد ازاں اُسنے یا جو در کو کھول — کھل گیا کو یا در دل بے غلول
دیکھکر احوال اہل ابتلا — غنچۂ دل میرا کچھ بار سے کھلا — دیکھا ہر اک کو کہ ہے زار و نزار — کوئی نالان ہے کوئی ہے اشکبار
کوئی کوٹے لیے اور کراہتا ہے کوئی — صبر اپنے بنا تا ہے کوئی — کوئی روتا ہے کوئی کرتا ہے آہ — کوئی کہتا ہے کہ ہوں یا حق تباہ
کوئی رٹے ہے کوئی ہو خواب میں — کوئی حیران کوئی پیچ و تاب میں — ہے کوئی گل کسیطرح سے جا پہ اک — مثل قمری ہے کسیکے سر پہ خاک
ہو رہا بلبل نمط نالان کوئی — مثل سنبل خاک میں غلطان کوئی — کوئی بیکرار و تلخ فراق — زخم دل پر مرہم تسویر یار
کوئی بیکرار و تلخ فراق — زندگی سے کر رہا ہے کر و اندراق — کوئی بیتابی سے مارے دل پہ سل — کوئی بیتابی سے مارے دل پہ سل
سینکتا ہے درد پہلو کو کوئی — تابش دل سے رکھ آہو نکی روئی — درد سر پر کوئی بیتابی کا لیپ — کرتا ہے بھرتا ہے بیصبری کی طیپ
ہو تپ لرزہ سے کوئی بیقرار — پی رہا ہے شربت زار و نزار — کوئی پیچش سے شکم کی ہو تباہ — گو لیان کھاتا ہے بیتابی کی آہ
ہو کے مرض لادوا سے بے امان — جان بلب کوئی ہے کوئی نیم جان — کوئی مسہل موت کا کرتا ہے شوق
دیکھ حال نیک و ظاہر میں خراب — ہو گیا موقوف میرا اضطراب — غنچۂ دل کھل گیا دیکھ اکبار — گلشن بیمار خانہ کی بہار

ملاقات شدن سری سقطی از حضرت بی بی تحفہ و بیان حالت غلبۂ عشق او در سر

تھا اسی میں جو گئی اک سو نظر — دیکھتا کیا ہوں کہ اک شکر قمر — تازہ پاکیزہ رو صاحب تمیز — با لباس خوب و دنیا اک کنیز
چہرہ اسکا ہے گویا شمع حرم — قامت اسکا گلبن باغ ارم — زلف اسکی دام راہ سالکان — لعل لب اسکا ہے جان تشنگان
چشم اسکی چشمہ ہے فتنہ کا بار — خال اسکا تخم شوق پاکباز — بیٹھنا اسکا وہ با حسن و وقار — چرخ کو دیتا ہے پھر نیسے قرار
بیٹھی ہے اک طرف کو جون بیخبر — دیکھکر اسکو ہوئے غم سر بسر — دیکھکر کے حسن کی جسکی بہار — نرگس و آئینہ تھے حیران و زار
قید میں بھی تھی یہ اسپر آب و تاب — کوہ کے اندر ہو جیسے لعل ناب — تھیں دو آنکھیں اسکی جون روشن چراغ — ذوق مستی سے کہ تھی اندر دماغ
دیکھ اسکے شعلۂ رخ کی تاب — کھاتا تھا نار نظر سو پیچ و تاب — بوئے خوش اُس سے مے اندر دماغ — پہونچی اور دل ہو گیا بس باغ باغ
دُرتے دُرتے مین ہوا اسکے قریب — دیکھا جو نزدیک جا کر مین بشوق — مثل قمری ہے گلے مین اسکے طوق
شاخ طوبی سے ہو لپٹا سانپ جون — اور دو مضبوط لوہے کے کڑے — مثل حلقہ ماہ یا نو نمین پڑے
عاشقانہ تھی غزل منھ سے خوان — مجکو جو دیکھا تو اُسنے اُسگھڑی — دی لگا آنکھو سے اشکونکی جھڑی

مثل ژالا اشک برسانے لگی — زرد گل کو لالہ دکھلانے لگی — روئی اور رو کر کے پھر کراہ سر — چند شعر اسنے پڑھے با سوز و در

اسکے عشق اور ذوق مستی کا اثر — پڑتا تھا پیر مرے جون تاب خور — تابش گرمی سے اُسکی میں — جانا یہ اتنی جو ہی بصیر و بین

ہی کسی فرزانہ کی دیوانہ یہ — بے شبہ ہی عاشق جانانہ یہ — پوچھا دارغہ سے میں اُس گھر کا جا — کیوں کیا ہی قید میں یہ دانا

کیا خطا اِس جیلانے کی کہو — قید میں ڈالا ہی اس یوسف کو جو — کیوں کیا زنجیر و طوق اس شاہ کو — ابر میں کیسے چھپایا ماہ کو

کوئی بیماری نہیں ظاہر اسی — ہی بھلی چنگی کہو یہ کیوں بندھی — بولا داروغہ یہ سنکر اے عزیز — تھی یہ اک موئی کی شانہ کی نیز

ہو گیا اسکو جنون تقدیر سے — اسلیے ہے بند یہ زنجیر سے — اسکے مالک نے کیا بند اسلیے — تاکہ شاید عقل و ہوش آوے اسے

ہمراہ نادان چونکہ در زندان شوند — مثقی زاہد و حق خوان شوند — طفل نادان گر کریں یکتب میں بند — تاکہ ہو عالم و دانا ہوشمند

قید و گل میں آدم کو کیا — نطفہ زندان رحم میں جب ہو پند — تشکل انسان تب ہو خوب اور پسند

بند ہو قطرہ صدف میں چند گاہ — جوہر انسان جب ظاہر ہوا — پا وے جب قیمت گران رائق عظیم

تخم کو دانہ کی قید میں — تب وہ موتی ہوے واخوی جاہ — کھان میں جب قید ہو وہیں رہیم

حرص جو قید قناعت میں ہو بند — تاکہ اس سے پھول پھل حاصل کریں — نفس سگ زنجیر تقوی میں ہو قید — آہو ہی عرفان کا جب کرتا ہی صید

نخل کو اندر سخاوت کے چھپا — ہو فنا قلبی وہی ہی ارجمند — طمع کو محو تو گل کر شتاب — تا یحبکم اللہ کا پاوے خطاب

بند یا دمرگ میں کر طول امل — تا ہی اکرم نہ تو بے نیک عمل — بولنے کو بند چپ رہنے میں کر — ہمکلام حق سے ہو تو تا لے پسر

کر تو اضع میں تکبر کو تو بند — تا کرے حق مرتبہ تیر ارجمند — حکم میں حق کے چھپا تو عجب کو — ظاہر و باطن تر اتا ایک ہو

عشق حق میں بند کر تو حب غیر — تا ہو باغ وصل حق کی تجکو سیر — کر ریا کو محو تو اخلاص میں — تا ہو حق کے بندگان خاص میں

کر خودی کو تو خدا میں محو — تا کہ معلوم و نہیں جز ذات ایک — کر صفات حق میں گم اپنے صفات — ماسوا سے تا کہ تو پاوے نجات

تا کہ ہو انکو باین قید بند — گوہر مطلب در مقصد حصول — اسلیے درویش و فقر ہو شمند — جلد تر عزلت میں ہو میں آپ بند

بند کرکے تا کریں سکو علاج — تا صحت پر ہو دیوانگ اسکا مزاج — اسکے مالک نے بھی اس امید میں — اِس کنیز ک کو کیا ہی قید میں

جو یہ سار دغہ سے لوندی نے سنا — رد پڑی کیا را دو سر کو دھنا — ہو ہے شاید عقل و ہوش اسکا بجا — تا نفع لے اس سے وہ بی انتہا

اے مسلمانو نہیں یہ بجنوں میں — درد ناک اک کھینچکر کے دل سے آہ — بولی میں ہوں الغرض بیگناہ

مسکے اس سے ظاہری سیدہ خال — اپنے دلبر کی ہوں میں مفتوں کمین — سمجھو تم موسیٰ کا چرواہا مجھے — جسکے دل سے بخیر موسیٰ رہے

نقل ہے جاتے تھے موسیٰ طور پر — ہو گئے غصہ شہ دیکھا دلکا حال — یون ہی تجکو بھی دیوانی بنا کر — کر دیا قید اور نہ لی دل کی خبر

کہہ با ھا یون بصد زاری و آہ — ایک چرواہا پڑا رہ میں نظر — اے رحیم و اے کریم و اے اکہ

تمثیلاً بیان چرواہا موسیٰ علیہ السلام

ہے کہان تو جلوہ گر تبلا مجھے — تیری دوری نے دیا تڑپا مجھے — ہو بتا کس جا تو اے جان جہان — تا کروں قربان تری صورت پہ جان

راتدن میں تیری خدمت میں رہوں — اکلِ مکلین تجھے ہونے نہ دوں — خوب سا مل جل کے نہلاؤں تجھے — اور اچھے کپڑے پہناؤں تجھے

تیل فل الوں سر میں اور کنگھی کروں — چپکنیں تیرے لیے اچھی سیوں — ڈھونڈھ کپڑونکی ترے مارون جوئیں — اور کھلاؤں ہر طرح کی نعمتیں

ہو اگر بیمار تو اے کردگار — جان و دل سے ہوں ترا میں نگلسار — ہو جو کچھ تکلیف اور زحمت تجھے — کر کے خدمت خوب دوں راحت تجھے

پاؤں دابوں اور چوموں ہاتھ کو — اور کروں سونیکو بستر رات کو — اے مرے رب جان تری تجھ پر فدا — اوسپ اولاد گھر یا ہر مرا

ہو کہان تو تا تری خدمت کروں — میوں گیری اور نجیہ کروں — دیکھ پاؤں میں ترے گھر کو اگر — دودھ گھی لاؤں ترے شام و سحر

روٹھی روٹی پکا کر اور کھیر — اور بہت لسی دہی مسکہ پنیر — لاؤں میں تیار کر آگے ترے — روز ہو کھانا ترا گھر سے مرے

اور کا ہرگز نہ کھانے دوں طعام — اپنے ہی گھر سے کھلاؤں میں مدام — رنج و غم ہرگز نہ تجھے ہونے دوں — یہ تری راحت کیلئے محنت بہروں

تیری خدمت سے نہو فرصت مجھے — تیری خدمت سے ہو تب راحت تجھے — اے خدا تجھ پر ہو قربان تیری جان — اور مری سب کمر جان اور خاندان

اسطرح بیوہ کہتا تھا شادمان — پوچھا بیوی سے یہ موسیٰ نے کہ ہان — کسکو کہتا ہے یہ تو مجکو بتا — بولا وہ جنے مجھے پیدا کیا

اور کیے جنے زمین و آسمان — عرش و کرسی دوزخ و جنت عیاں — ہو اوسی سے عرض یہ میری بجان — اور کیے جن و بشر اور دو جہان

یوے موسیٰ ہائے تو نے کیا کیا — ہو گیا کافر مسلمان کب ہا — ہو یہ کیا بیوہ ہذیان کفر و جہل — نیند کر منہ کو سمجھ اسکو ضلال

اس ترے کہنے سے اے بیوہ کو — ہو گئی عالم میں ظلمت چار سو — کفر سے تیرے ہوا عالم سیاہ — کفر نے تیرے کیا دین کو تباہ

کھانا پینا پھیر نا تیرا ہو کام — اور کیسب خورشید کو زیبا ہو کام — گر نہ روکا اس سخن سے خلق کو — آگ آ کر پھونک دیگی خلق کو

گر کیے تو جرم کرتے ہیں سبھی — آگ آتی ہو نہ جلتا ہے کوئی — گر نہ آئی آگ کیسا ہو دھواں — ہو گیا کیوں دل سیہ مردود یاں

جو تو جانے ہو کہ حاکم ہے خلل — پھر یہ گستاخی ہو کیسے تجکو روا — دوستی بے عقل کی ہو دشمنی — ہو خدا پاک ایسی خدمت سے غنی

کس سے کیتا ہو کیا خالق سے تو — یا کہ باپ اپنے سے یا موسے تو — جسم و تن حاجاتِ بشری تو قرار — دیتا ہو اندر صفاتِ کردگار

کھانا وہ کھاوے جو کھاتا ہو حکیم — کپڑا وہ پہنے کہ ہو جسکے جسم — چپکنیں پہنے جو ہو محتاج پا — وہ منزہ ذات حق دانائے راز — پاک ہے ہر چیز سے اور بے نیاز

صفت اسکی کر صفت جتنیں بات ہو — اسکے حق میں بھی نہیں کمتی ہوا — اسطرح کی گفتگو ہے نامرا — نے کہ در حقِ جناب کبریا

بے بدل بے مثل و بیچون و چرا — اولیا کو کہنا بے ادبی کی بات — گرچہ ہیں اک جنس مرد و زن سبھی — گر کیے اک مرد کو تو فاطمہ

وہ کریگا قصد تیرے قتل کا — دل کو کرتی ہو سیاہ اور جانکو تباہ — مرد کو بولے تو وہ ہو رنج و قبح — گرچہ ہو خوشخو حلیم و پارسا — فاطمہ ہے عورتونکے حق میں مدح

ہاتھ دیا میں ہمکو کیا کشائش تمام — اور خدا کے حق میں آلائش تمام — لم یلد و لم یولد اوسکو ہو سزا — ہو وہ خالق والد و مولود کا

ہو وہ پیدائش کی کیا جسم جو — جو ہو پیدا ہو اس عالم فانی سے ہو — کیونکہ جو اس عالم فانی سے ہے — خلق ہو اور خالق اسکو چاہے ہے

بولا چرواہا کہ تمنے یا نبی — سنی دیا منھ سیر لب پر مہر کی — اور شبانی کی آتش سے بھلا — جان و دل میرا دیا تمنے جلا

کیلئے یاد بھر کے دلے ایک آہ — پھاڑ کر کپڑے لیا جنگل کی راہ — بیخود و سرمست با آہ و فغان — نالہ و زاری ہوا کرتا رواں

عتاب آنی حضرت موسی علیہ السلام و سفید سیاہ

آئی موسی کیطرف وحی خدا — کہ تیرے بندے کو کیا مجھ سے جدا

تیرے ملنے کیلیے آیا تھا تو — یا جدائی ڈالنے آیا تھا تو

ہو سکے جبتک نہ تنفر نام فرق — ہر کسی میں سیرت اک رکھی ہے میں

ہندیونکی اصطلاح سندمیں — معنی و دل میں اور ہوتی بات ایک

حق میں اسکے مدح میرے حق میں ذم — حق میں اسکے شہد تیرے حق میں سم

حق میں اسکے نیک تیرے حق میں بد — حق میں اسکے خوب تیرے حق میں دد

نے کیا میں حکم تا لون خالد — لبن ٹٹی ہیں پاک دنا پاکی سے ہم

میں نہ کیوں کھولوں لبکی قال کو — ملکہ کو بخشش کردوں بند و بستا

ہو زبان یا دل حقیقت یا مجاز — انکی کب بسیج ہے کچھ ہوتیں پاک

موسیا آداب داں اور ہیں میں — دیکھتا ہوں دل اور اسکے سوز و گداز

گر گناہ آنے سے ہے عصیاں کہیں — چاہوں سے میں سوز و گداز

گم ہو رسم فیلہ جب کعبہ میں ہو — اور سوز و تاب والے اور ہیں

ملت عشق از ہمہ دین ہا جدا — جو ہوا پر خون شہدا سکو ندو

یہ عتاب حق جو موسی نے سنا — پا برہنہ غم ہے کیا غواص کو

عذر نمودن موسی علیہ السلام بخدمت شبان یعنی چرواہا

اسکے پانو کے نشانو پر چلے — مژدہ دیکر اس سے موسی نے کہا

رفتہ رفتہ آخر شہ تک گیا — جو تیرا دل سوختہ چاہے وہ کہہ

اب تو ترتیب ادب پر کچھ نہ — بے محابا تو زبان کو کھول جا

اے معاف بفعل ما صد مایشاء — بولا اے موسی نہیں میں وہ رہا

مارا کوڑا تو نے گھوڑے کو مرے — اڑ گیا وہ عرش سے اوپر پرے

کیا کہوں کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں اب — شہد حضرت نے کیے ہیں بند لب

خلق ہو اور خالق اسکو چاہے ہے

جان و دل میرا دیا تمنے جلا

نالہ و زاری ہوا کرتا رواں

تیرے بندے کو کیا مجھ سے جدا

یا جدائی ڈالنے آیا تھا تو

ہر کسی میں سیرت اک رکھی ہے میں

معنی و دل میں اور ہوتی بات ایک

حق میں اسکے نور تیرے حق میں نار

حق میں اسکے خوب تیرے حق میں خار

لبن ٹٹی ہیں پاک دنا پاکی سے ہم

انکی کب بسیج ہے کچھ ہوتیں پاک

دیکھتا ہوں دل اور اسکے سوز و گداز

دلمیں اپنے عشق کی آتش لگا

سوز و غم میں کرتے ہیں عیشاں ہر آن

ہے وہ خون پانی سے افضل اے شبہ

رہبری ست شہ ہوئے مستوں نے تو

برجوع بقصہ مقولۂ حضرت بی بی تحفہ مغنیہ وبیان زور وشور وغلبۂ عشق

حضرت تحفہ قدس سرہا

گرچہ بھید اسکا نہ جانین مردمان — جبکہ سمجھین انبیا کم راز عشق کا — لیک کب خاموش رہنے دیگا عشق

گرچہ بھید افسانہ کہنے دے عشق — کس طرح ہو سکے کب شعلہ خاموش کی

ہو سکے کب شعلہ خاموش کی — کس طرح ہو عام پھر راز عشق

بے لیے معلوم میرے لگا بھید — لیک ہونمین اپنے مستانہ کی مست

تیزی سے عشق کی گمراہ ہون — مست سے مستی سے جسکی یہ شراب

لے گیا ہے وہ ہی میرے عقل وہوش — شمع روے یار کی پروانی آہ

مست ہون پر دل مرا ہشیار ہے — جان کی خاطر کیا تن کو تباہ

ہو گیا گنہ کہ مین گنہگار ہون جاہ — گرگنہ ہے تو یہ مجھسے ہے گناہ — اپنے اُس محبوب کی کہتی ہون چاہ

عشق نے اُسکے کیا جو جانین گم — شمع مراد نور الٰہی جب تا ہو عیان — اندر اندر جلتی ہون پروانہ سان

آتا ہے جب ذکر لب ودہان یار — حبکہ یاد آتی ہے میشانی یار — پھوٹتی ہون سر کو دیوار ودر سے مار

چہرۂ گلگوں کا اُسکے کر خیال — خنجر ابرو کو اُسکے یاد کر — کرتی ہون قربان اپنا سینہ سپر

یاد کردہ خال سوے گلعذار — داغ دل سے ہوتی ہون باغ باغ — جھڑی آنکھین مین پھر اگین

تو کرے مژگان کا خیال ہے اُسے جب — سینہ چھین چھنکر مرا چلنی ہو سب — تن چھڑکون ہون جگر کے زخم پر

یاد آوین جب دُرد ندان یار — گوہر اشک اُسپہ کرتی ہون نثار — تشنگی سے چاٹتی ہون اپنے لب

یاد کرکے قد وقامت یار کا — کرتی ہون شور قیامت کو بپا — خاکمین ہوتی ہون کیا پائمال

دور باغ یاد کرکے یار کا — زہر کھے گھونٹ بھر رہتی ہون آہ — کرتی ہون واویلا وامان گریہ وفغان

یاد آوے جب سرو باصفا — جلتی ہون حسرت سے سر تا قدم — لوٹتی ہون جیسے بسمل خاک پر

کو دُرد ندان لب خندان کو یاد — گاہ روتی ہون کبھی ہنستی ہون شاد — عقل سے یک لخت بیگانی مجھے

کوئی کہتا ہو اسے آسیب ہے — کوئی کہتا ہے جنون لاریب ہے — ہستم اندر آتش غم چون خسے

حال سر من نمی داند کسے — ہمدمی ایسی مثال ہمدرد نیک — خاک والا ہو کوئی نکمو نہین ایک

اُسکو سب نکو بنا دین سر بسر — عقل وہوش اسکا اُڑا دین یکسر — خلق کے نزدیک پرجاہل ہو نہین

جس سے نین کہتی ہون اپنا درد وغم — گرچہ اپنے کام مین عاقل ہو نہین — کوئی دیوانی کہے بیجین کوئی

ہر کسے از ظن خود شد یار من — در زدرون من نجست اسرار من — کب یہ سیر واقف اسرار ہین — اپنی اپنی بوجھ کے سب یار ہین

---

۱۷ مراد صفت محبوبیت حق ست و مراد تجلیات فوری کہ سالک را بکیفیت آن مطلع میشود ۱۲ مراد تجلیات کہ در بیخودی خواب مشہود ۱۳ مراد صفت بصیری وتعالے ونظر وعنا

جسمین سمجھین ہین یہ سیر فائدہ ۔۔۔ ہی حقیقت مین وہی بس سفید ۔۔۔ اور جسے جانین کہ ہی اسمین فساد ۔۔۔ ہی سر حقیقین وہی انصاف دار

درد کا میر نہین کرتے علاج ۔۔۔ کرتے ہین وہ جس سے اور بگڑی مزاج ۔۔۔ بند کرنا کیسے وحشت کا علاج ۔۔۔ وحشیون کا ہو فقط صحرا علاج

جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار ۔۔۔ کب علاج اسکا ہو جز دیدار یار ۔۔۔ ہی علاج ایسا کہین زیر فلک ۔۔۔ جام مرہم زخم پر چھڑکین نمک

ہی یہ کس حکمت مین دہقان تھا ۔۔۔ دین بھنڈائی کی جگہ دار و مدار ۔۔۔ تشنگی بجھنے کی کیا یہ بھی ہی راہ ۔۔۔ جام شربت زہر دے پیاسے کو آہ

ہو کوئی آتش بجھانیکا یہ کھیل ۔۔۔ ڈالے پانی جگہ جلتے پہ تیل ۔۔۔ ہی مروت یہ کہین تمنے سنی ۔۔۔ دوستی کی جا کرے جو دشمنی

چاہتے ہین دردِ عشق ہو اس سے دور ۔۔۔ اور ہی میری زندگی اسمین ضرور ۔۔۔ درد جانان کسطرح چھوڑون بھلا ۔۔۔ زندگی سے کیسے مُنہ موڑون بھلا

بار رحمت ہی مجکو اُسکا غم ۔۔۔ مونس وحشت ہی مجکو اُسکا غم ۔۔۔ درد کی میری دوا ہی اُسکا درد ۔۔۔ اور تب ہجران کی دارو آہ سرد

عشق جانکاہ محرم ہی میری جان کا ۔۔۔ زخم غم مرہم ہی میری جان کا ۔۔۔ عشق کی آتش ہی ٹھنڈک جانکی ۔۔۔ دای سوزش ہی ٹھنڈک جانکی

پُر ہو درد عشق سے جو جام دل ۔۔۔ ہی تڑپنا لوٹنا آرام دل ۔۔۔ گریۂ آنکھون مین ہی زخم انتظار ۔۔۔ دھوتی ہون اشکون سے اشکوبار

مین نہین مجنون ہون بس ہوشیار ۔۔۔ آتا ہی طعنہ جنون سے مجکو عار ۔۔۔ پیش اہل عقل فرزانہ ہونمین ۔۔۔ جاہلونکے آگے دیوانہ ہونمین

دمن سخر میری عقل و فہم عام ۔۔۔ اور جنون میرا ہی اک ادنی غلام ۔۔۔ ماندم در قید زنجیر جنون ۔۔۔ بہ کہ باشم اہل عقل و ذو فنون

شیخ نے جونکہ تھا سنے ۔۔۔ عشق کے دلمین دُرِ تھا جینے ۔۔۔ درد کی سُن گفتگو غش کر گئے ۔۔۔ جان وصل اندوہ غم سے بھر گئے

دل جلا سُن گفت دل آویز کو ۔۔۔ دی اجازت اشک گوہر ریز کو ۔۔۔ تھا نے سوز نہانی شیخ کی ۔۔۔ دیکھکر وہ اشک رانی شیخ کی

یون کہا اے شیخ جان کنتو را ۔۔۔ اُسکے وصف نیز ہیہ رونا ترا ۔۔۔ اسکو بیجا تو کہا ہے ننگ بخت ۔۔۔ یعنی ہی جیسا کہ حق معرفت

اُسگھڑی کیا حال ہوتا ہی ترا ۔۔۔ تو رہی اعقل و ہوش تیرا بجا ۔۔۔ گر بہ بینی یک نفس حسن و ود ۔۔۔ اندر آتش افگنی جان و وجود

اسکے وصف نیز ہو جب عالم فنا ۔۔۔ عاشق حق کیون نہو ہر دم فنا ۔۔۔ جان و دل دین جب مجازی عشقمین ۔۔۔ کیون نہون قربان حقیقی عشقمین

حکایت بطریق تمثیل

اُسکے در کہتی ہونمین اک مثال ۔۔۔ خوبی عالم تھا حسنمین بے مثال ۔۔۔ حُسن کا اسکے کرونمین کیا بیان ۔۔۔ تاکہ ہو معلوم جانبازی کا حال

نقل ہی لڑکا تھا اک دولت کے ۔۔۔ تھا پڑھا دہر و فنون کا مین سب مین فرد ۔۔۔ میر لڑکا جو پڑھتا تھا وہان ۔۔۔ خوبصورت پاک طینت نیک بے

صورت و سیرت مین سب کا مال تھا ۔۔۔ آشیانہ طائر انظار کا ۔۔۔ ہو گئی ناگاہ الفت درمیان ۔۔۔ تھا گویا اک حق کی رحمت کا نشان

پڑھتا تھا اک میر کے مکتب مین وہ ۔۔۔ ایکدم رہتا نہ بے ابن امیر ۔۔۔ ناگہان اک روز امیر بوفاق ۔۔۔ اسکل صورت مین تھا یکتا زمان

تھا وہ گلبن حسن کے گلزار کا ۔۔۔ آخر اس لڑکیکو مفلس جانکر ۔۔۔ حکم اٹھا دینے کا اُسکے دیدیا ۔۔۔ کہ لڑکے کی اور اسکی بجائے

شیفتہ ایسا ہوا اُسپر فقیر ۔۔۔ اور معلم سے یہ مضمون کہدیا ۔۔۔ آگیا مکتب مین جسدم اتفاق

حال سب لڑکو کا پوچھا انکر

یعنے ہو گی آخر خرش ای اہل بیر — صحبت اسکی میرزادیکو مضر — الغرض اُستاد نے مجبور ہو — جا کہا درویش کے فرزند کو
کہنے سو اُستاد کے ہو شوم تر — اوٹھ گیا مکتب سے وہ خستہ جگر — پھر ستا تھوڑے دنونکے بعد یون — ہو وہ لڑکا سخت بیمار و زبون
تھی نہ اُسکو کوئی بیماری شاق — کھا گیا تھا میرزادے کا فراق — آتش فرقت مین اُسکے روز و شب — جلتا بھنتا تھا بعینہٖ نیج و تعب
عیش و نوکو تھا نہ شب سوتا تھا وہ — خون دل پیتا تھا اور روتا تھا وہ — کھانے پینے نے دیا اُسکو جواب — خواب و راحت نے کیا آرام و خواب
بھوک زیادہ ہو تو کھا دکھ کیا کہا — پیاس غالب ہو تو دے آنکھو نسے آب — غم کے کونے زمین پڑا رہتا نڈھال
حال کو اُسکے کوئی گر پوچھتا — ہنسکے رو دیتا نہ تھا کچھ بولتا — اندر اندر رکھا کے رنج یار سخت — رفتہ رفتہ ہو گیا بیمار سخت
میر کے لڑکے کو جب پہونچی خبر — اسکی بیماری کی پھر تو جلد تر — جھٹ بُلا کر ایک خدمتگار کو — یون کہا جا پوچھ اس بیمار کو
جا مری جانب سے یون اکہکر کہہ — کیا ہے بیماری تجھے اے یار کہہ — آگے خدمتگار نے بعد از سلام — میر کے لڑکے کا پہونچایا پیام
یون جواب اس تختہ جان نے دیا — تیری فرقت مین ہوا بیمار مین — اب کوئی دم کا ہون مہمان یار مین
جان کے الفصہ میر ایگیا ان — ٹوٹ کر کے میرزادے کا غلام — آیا اور بیمار کا لایا پیام
میر کا لڑکا یہ سُنکر ناز سے — یوں اُٹھا کیا جانے کس انداز سے — یعنی نوکر کو کہا جا جلد تر — کہدے اس دلدادہ سے اسطور پر
گر ترا دل مجھپہ یون مائل ہے اب — پھینے مین کون چیز حائل ہے اب — دل نہ ارہتا ہے گر مجھپر اوداس — بھیجدیتا کیون نہین دل میرا پاس
جلکے نوکر نے پیام جان گزا — میر کے لڑکے کا عاشق سے کہا — ٹھہر دروازہ پہ نوکر سے کہا
بعد لمحے طلب تو گھر مین آ — اور طبق پوشیدہ لیجانا اُٹھا — وہ طبق سربستہ لیجا کر ضرور — جلد رکھنا میرزادے کے حضور
بعد لمحے ساعت کے نوکر میر کا — جا کے دیکھا ہے طبق رکھا ڈھکا — اور زمین پر اک طرف لڑھکا دیا
ہے طبق رکھا ڈھکا اور پردہ لگا — حسب فرمودہ بسر اندر گیا — میر کے لڑکے کے جانے کے دھرا
اور کہا اب اُس سے جا کر یا جرا — اور زمین پر ہے پڑا وہ نوہنال — اور اس جاندادہ کی لایا خبر
دیکھتے ہی اک لگی سینہ پہ چوٹ — میر کے لڑکے نے سُنکر پھر ذرا — سُنتے ہی خادم گیا واں جلد تر
دیکھے دل آرام اسکو ہو گیا — ہو گیا اسکا بھی دل بس لوٹ پوٹ — رکھ کے سر انو پہ بیدم ہو گیا
جب گیا پہلو سے دشمن سو گیا — اس طبق کو دیکھا جو دل اُٹھا — ہو گیا وہ جان بحق تسلیم آہ
اور اس جاندادہ کی لایا خبر — وہ تو دلکو دیکے راحت پا گیا — فائدہ کیا اس پشیمانی سے اب
رکھ کے کلیجے جون چپو گیا — سہر کہا خادم کو جلدی دوڑکر — چلگیا جب تیر پٹ سکتا ہے کب
سانپ کے کاٹے جون چپو گیا — یعنی وہ دلدادہ لڑکا مر گیا — عشق اپنا کام کر کے چل گیا
سُنکے اسکی بھی ہوئی حالت تباہ — جان کو جانان پہ قربان کر گیا — اپنے کہنے سے پشیمان ہو گیا وہ
عاشق صادق تھا اور اہل کمال — گلبن نو پائے گل مین ملگیا — ہو گیا بیہوش سر دیوے کو وہ
دیدہ دلبر کو جو دل بے ملال

لیکے سکین پر اشارہ دلربا — دیدیا دل کرکے پہلو سے جدا — اِک اشارے مین دیا دل بخلیل — کرگیا اس شعر پر گویا عمل

عشق بن دل یا لاکھون خریدم سیم تن — اِک کلی دیکر لیا پھولونکا باغ — جبکہ ہو عاشق مجازی کا یہ حال — کیون نہ ہون عاشقان ذوالجلال

خلق دے مخلوق پر جان کے جفا — عشق خالق مین نہو کیونکر فنا — عشق مولی کچھ نہین لیلےسے کم — کیون نہون مجنون اوسپر مقتدم

شمع پر پروانہ ہو جلکر فنا — عاشقان حق نہون کیونکر فنا — حُسن یوسف پر زنان مصر مست — ہوگئے کاٹین جو ہیون اپنے دست

حُسن یوسف عکس حسن حق ہے — حُسن حق پر کیون نہون عاشق فنا — عاشقان صورت وہم وخیال — کیون نہون مثل عاشقان ذوالجلال

گوی شو میگرد پہلوی صدق — غلط غلطان فرہم چوگان عشق — عشق حق مین تو جو دے اِک جانکو — پاوے بدس سے لیکر سات سو

عشقہا کز پے رنگی بود — عشق نبود عاقبت ننگی بود — حضرت تحفہ بغم پر سینہ چاک — کہہ چکی جب یہ حکایت دردناک

آہ بھر کر گر پڑی بیہوش ہو — بعد ساعت کے جو آیا اسکو ہوش — پھر وہی نعرہ تھا اور جوش و خروش

شیخ نے اسکو پکارا اے عزیز — یون کہا پھر شیخ نے ہی با ادب — کیا مر جانے ہو تو نام و نسب

نام جو لیتی ہو میرا بر ملا — بولی جب سے دوست کو جانا ہو مین — اس سے اسکو خوب پہچانا ہو مین

غم مین اسکے عشق کے کھیلی ہو تو — بولی کھل گئے سب دلمین اسرار جہان — ہو نہ کوئی بھید اب مجھ سے نہان

شیخ بولے مانا مین عاشق ہو تو — کر ذرہ روشن ترا ہو کون ماہ — کونسے بت نے تری ماری ہو راہ

کونسے محبوب کی عاشق ہو تو — کونسے دلدار پر مائل ہو تو — کسکی تیغ ابرو کی یون گھائل ہو تو

کونسے شعلہ رو کی سوختہ — ہو تو کس شیرین دہن کی تشنہ لب — ہو تو کس چاہ ذقن مین غرق آب

کونسے مہ وقد کی پامال — عشق مین کس ماہ کی ہو تو ہلال — ہو تشنہ مین بیچ بتا کس پل کی تو

زخم خوردہ ہو تو کس چوگان کی — گیسو کی جو ہے چوگان ہو غلطان ہر گھڑی — کونسے آزاد کی قیدی ہو تو

کونسے کل کی ہو تو بلبل بتا — کونسے شمشاد کی قمری ہو تو — کون ہو محبوب تیرا گل بتا

عرض کی تحفہ نے اے قطب زمان — **بیان کردن بی بی تحفہ معشوق و محبوب خود را کہ محبوب من معبود برحق و قادر مطلق است** — ہو تو محبوب خلاق جہان

لیے جسنے کر دیا ہے بے نصیب — مالک دارین کی شائق ہو مین — حرف دو سے دو نون عالم کا ظہور

عشق سے پر جان جسنے دی مجھے — اپنے اس جانبخش کی مرہم ہو مین — یاد مین اپنے بہر مو کی مجھے

محو اپنے سے شناسا کر دیا — دل دیا جسنے دیا دل اوسکو مین — نور عرفان سے مرا دل بھر دیا

خالق کونین جانشو ہو تمین — اپنی ہستی بخش پر ہو مین فنا — آپ کو بھولا گئی مل اوسکو تمین

دل دہندہ ہی کی لبریز ہو تمین — میری ہستی مین ہے وہ جلوہ نما

ہوں فرشندہ آبرو کی آسکر یز — اپنے عورتخبش کی ہوں خاکسیز — اپنے ہوں افروختہ پر سوختہ — اپنی شادی پر ہوں خم اندوختہ
اپنے اوپر آپ سرگل ہو نہیں — گاہ قمری ورگے بلبل ہو نہیں — ہے مرا محبوب دوعالم کا رب — جسکی باکی بولتی ہے خلق سب
جسکی وحدت کی ہے کثرت جلوگاہ — جسکی کیتائی کا شاہد للہ گواہ — ذات حق بادشاہ بے بدل — فرد مطلق لایزال ولم یزل
ہے وہی محبوب برحق میرا دوست — ہے وہی موجود مطلق میرا دوست — ہے مرا محبوب ستر کن نکان — راز عالم جان جان روح جہان
ہے مرا محبوب مطلوب و حبیب — جو ہے مجھ سے بھی بہت میرے قریب — ہے مرا معشوق وہ بیشہ بہ تشک — عشق میں جسکی ہے سرگردان فلک
جسکی پی کر مے میرستی میں — ہے پڑی بست بیجان و حزیں — ہے نشہ میں جسکی عبد بت کے چور — آدم و جن و ملک حور و قصور
جسکے جام عشق سے نرات مست — فرش سے تا عرش موجود ات مست — اور سوا اوسکے نہیں کوئی محبوب — ہے وہی دلبر مراد مہی حبیب
ہو جو محبوبان عالم پر یہ نور — ہو اسکے پرتو کا سب ظہور — حسن محبوبان عالم سر بسر — عکس حسن حق ہے جو ن خورشید پر
سن لے اندوہ ربا خوبی خلق — عکس محبوبی ہے محبوبی خلق — اور گیا جب زر ہوئی ظاہر مسی — اسکے عاشق پر جب آتی ہے ہنسی
سایہ اپنے اصل کو جب جا ملا — خاک میں عشق مجازی مل گیا — ہو کر عاشق مجازی کچھ عمل — ساتھ اس سایکے وہ کرتا ہے نعمل
سایہ تو جا اصل میں اپنے ملا — عشق حقیقی اسکو حاصل ہو گیا — تب حقیقی عشق میں کر کر ناز — عشق مجازی سرد سب
لیلے جب معشوق اسکا مر گیا — بیوفائی اپنی ظاہر کر گیا — ہو گئی باہر بدن سے روح جب — ہو گیا عشق مجازی سرد سب
چشم و گوش و چہرہ سب موجود ہے — عشق تھا جسپر وہ کیا تھی شے — پرتو حسن حقیقی کا وہ تھا — جسپہ یہ عاشق ہوا تھا مبتلا
پرتو جب اصل کو اپنے گیا — رہگیا عاشق بچارا دیکھتا — کھل گئی جب آنکھ تب فرد کی — عشق ناقص میں عمر برباد کی
اصل اور سایہ میں سمجھا کچھ فرق — جھوٹ دریا کو ہوا قطرہ میں غرق — دیکھ کر عکس خورد یوار — عشق کیا اور کی نہ سرو پر نظر
آئینہ میں دیکھکر عکس حبیب — اصل صورت میں ہا تھا یا نصیب — جب خیال سوا باطل ہوا — عشق حقیقی تب سے حاصل ہوا
عشق برمردہ نباشد پائدار — عشق ابر می برقوم دار — عشق زندہ در روان در بصر — میشود ہر دم ز غنچہ تازہ تر
عشق مردہ پر نہیں ہے پائدار — زندہ اور قائم گر عشق اختیار — عشق زندہ کا ہو ہر دم تازہ تر — دلمیں اور آنکھو میں باصد کر فر
ماسوا حق کے جو کچھ موجود ہے — نقش ہستی ہو دلے نابود ہے — بند کر آنکھو نکو کر دے نظر — ہے وہی محبوب ہر جا جلوہ گر
غیر ہی کب ہے وہی موجود ہے — اول و آخر نہان و آشکار — دو نظر آتے ہیں احول گو دو یک — ہے حقیقت میں نہیں جز ذات یک
ماحولی کو دور کر کے کر نظر — ہے وہی خورشید ہر جا جلوہ گر — گرچہ رنگارنگ ہے اسکا ظہور — ہیں سی دریا کی سب موجیں صور
ایک ہی جب دو پر جاوے نظر — ہے ہزاروں آئینو میں نقش ایک — عقل اس کثرت سے حیران ہو دیک
آئینو کو دیکھ کر کے رنگ رنگ — پوچھے آئینو کی کثرت سے تو کر — حق کے اسماء و صفات میں جلوہ گر

دس ہزار ہون یا ہزار ہون لاکھ کروڑ
وہ نہین حسین نہین وہ حسین ہو
وہ بھی ہی ناچیز آحاد احد جو

یہ نہین ہی نہین ہین تو
دو دو کر اور دو دو ہو اور دو جا نہ
جان حسین آپکو محو وہان

اس سے زیادہ کہہ نہین سکتا ہون نہین
ہی ہماری وحدت اب پرواز پر
آئے کب دام سخن مین ای مدبر

قطرہ مین دریا سما سکتی ہی کب
یا اندر مشت آسکتی ہی کب
آگ نیپہ مین سما سکتی ہی کب

کوہ کو کیونکر اٹھاوے برگ کاہ
نور مین ظلمت کو ہو سکتا ہی راہ

رجوع بقصہ

شیخ تبریز یہ سخن تجھ سے سن
قند وحدت سے ہوے شیرین کام
رہگئے حیران و شنشدر بے سخن

اسکے اس بے بدل میٹھے کلام
روئی اور رکھ ہاتھ دلبر پہ کہا
شربت توحید کو بس کر کے نوش

یون کہا تیدی نے تجھ سے کیا
جا ہلون نے کر کے باہم مشورہ
بند مجھ آزاد کو بس کر دیا

بعد زمان اک آہ بھر کر گر پڑی
ہوش جب آیا تو پھر اسنے پڑھے
چند شعر اپنے مناسب حال کے

دیکھا اسکی حالت مضطر کو شیخ
صاحب بیمار خانہ سے کہا
بہر حق کر اس ولیہ کو رہا

اس گرفتار محبت کو تو چھوڑ
قید سے تو چھوڑ اس بے قید کو
تا ترے بر لاوے حق امید کو

کر تو آزاد دو عالم کو آزاد
سکے اوسنے طوق اور زنجیر توڑ
آنکے کہنے سے دیا تحفہ کو چھوڑ

پھر کہا یون شیخ نے خستہ جان
عرض کی تحفہ نے اے والا گہر
سیر جانیکا ٹھکانا ہی کدھر

قید مین ظاہر کی کیا مین بند ہون
شیر معنی ہو نہین آزاد دو کون
بند کر سکتا ہی یان اب کون کون

طوق اور زنجیر اور یہ زندان سیر
اک اشارہ مین فنا ہوتے ہین سب
قید مین منصور کی قوت کا حال

قید مین جسدم کیا منصور کو
کیا نہین تجھنے سنا اے خوشخصال
فانی حق غرق بحر نور کو

حکایت حضرت شیخ منصور رحمہ اللہ

ساتھ اسکے تین سو تھے اور چند
کیون نہین دیتے خلاصی آپکو
اپنے اپنے جرم کی شامت سے بند

بولے منصور انکو تم سے بند توڑ
یون کہا مجکو شریعت کا ہی پاس
تم اگر چاہو تو دو نہین سکتا چھوڑ

یون کہا سب نے یہ گر ممکن ہی جو
اک اشارے مین تمھارے بند توڑ
قید حق مین ہون نہین مجکو ہراس

ہان اگر چاہو تو دو نہین تمکو چھوڑ
پھر اشارہ جو کیا انگشت سے
بند دست و پا سے اوسکے گر پڑے

قید یون نے آپکو دیکھا جو خاص
حرص کی سب نے کہ ای شیخ بلند
کسطرح جاوین وہ زندان بند

اور ہین دربان در و زنجیر مستعد
یون کہا منصور نے پھر کیا ہی ڈر
کیکے یہ اور کی سوے زندان نظر

ہیں اور چوکی کے اوپر مستعد
پھر کہا اب جاؤ تم سارے نکل
اپنے اپنے گھر کو جاؤ بے خلل

ہو گئے پھٹ کر کے دیوار و نہین در
اپنے اپنے گھر کو جاوے بے خلل

بولے سب تم کیون نہین چلتے ہو گھر
یون کہا جاتا ہی محبوب دار پر

بعد اسکے حکم سے دلدار کے
ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جسم زار کے

ہی عجب توبہ نکتہ دان ایذ و فنون
اسطرح مین بھی ہون حکم حسین بند

اسکی مرضی پر رہونگی دلسے بند
ہو جدا میرے یہان گر بند بند

شیخ سری نے کہا ہنسکے یون
اُس سر مے محبوب نے کردی مجھے

شیخ اور تحفہ ہم آپسمین باز
گر مرا مالک ہو راضی جاؤنگی

تا جرد ل خستہ سینہ سوختہ
اسسخن سے ہو گیا اب آشکار

ملاقات شدن شیخ سری سقطی از تاجر مالک تحفہ

آ گیا باہر سے اندر ناگہان
ہی کہان تحفہ کہا اندر ہی جا

آکے دار و غہ سے یون اُسنے کہا
فکر سے تحفہ کے دل بے غم ہوا

شیخ کو دیکھا تو بس خرم ہوا
رکھدیا پھر شیخ کے پاؤن پہ سر

بعد تسلیم و ادب ہو چشم تر
شاہ معنی کو کیا ہی بندہ خوار

ہی ادب مجھ سے گدا کا بیشمار
درجہان اہل دل جد میکنند

البہان تعظیم مسجد میکنند
باز کو پیشہ کہین پشہ کو باز

کیا نظر بندی ہی اے دانا و راز
شاہ کو مسکین کہین مسکین کو شاہ

چاہ کو جانین ہین مہ اور مہ کو چاہ
تم کو دریا سمجھین اور دریا کو تم

غم کو شادی جانین اور شادی کو غم
اہل کو نااہل نا اہلون کو اہل

سہل کو مشکل کہین مشکل کو سہل
پیش اہل دل ذلیل و خوار ہی

خلق جسکو جانتی سردار ہی
کیسلیے رکھا ہی خوار و مستہان

اس کنیز کو کو کہی سلطان جان
خاکمین در کو ملاتا ہی کوئی

جان کو اپنے ستاتا ہی کوئی
اول اور آخر سے کیسر موبو

کر بیان اسکی حقیقت مجھسے تو
ہی مرے سینہ مین اک سر نہان

ہو گئی ہی کب یہ جرأت اسے
اسطرح مین بھی ہون حکم حسین بند

اشک سے لعل گہر کرکے نثار
اُس سر محبوب نے کردی مجھے

گر مرا مالک ہو راضی جاؤنگی
اسسخن سے ہو گیا اب آشکار

بیان نمودن تاجر حال تحفہ را رحمہا اللہ

دار پر جا کر کرونگا مین عیان
پاس اسکے بیٹھے ہین حضرت سری

اترنے اُسکا ہی مجھپر مثل قند
بولا برکت سے دعا کی انکی اب

اپنے اک بندہ کی بس بندی مجھے
شیخ بولا ہوش کر اے تیز

ورنہ صابر ہون نہ گھبراؤن کبھی
لائق تعظیم پر تو ہو ستم

مین ہون مجنون اور تو ہی ہوشیار
کب ہے مسجد جز دلون اولیا

کر رہے تھے گفتگو ے راز و نیاز
ہے عجب دنیا کا یہ برعکس کار

پشت خم غصہ سے سینہ دوختہ
نیک کو جانین ہین بد اور بد کو نیک

جانب زندان بندی لے اماں
خوار کو سلطان سلطان کو ذلیل

سنکے یہ خوش ہو گیا وہ اسگھڑی
عاقلونکو جانتے مجنون ہین

مشکلین آسان ہونگی بیسری
اور جسے سمجھین ہین سب خوار و ذلیل

مجھسے سو درجہ ہی بہتر یہ کنیز
کیون کیا اس گلبدنکو خوار زار

اور ہو نالائق معظم محترم
کیون اس آزاد دو عالم کو کیا

کیونکر ہو وان جلوہ فرما کبریا
حال کیا رکھتی تھی اور کیہ ہر جوع

خار کو جانین ہین گل اور گل کو خار
ایک کو سمجھین ہین سوا اور سو کو ایک

دانا کو نادان نادان کو عقیل
اور جو ہین مجنون اونھین عاقل کہیں

ہی حقیقت مین وہی شاہ جلیل
کیون کیا اس آئنہ کو پر غبار

قید مین اسکا سبب مجکو بتا
یہ جنون اُسکو ہوا کیونکر شروع

کتنی مدت سے ہی یہ حالت اسے
شیخ سے کی عرض تاجر نے کیا

سنیئے مجھ سے قصۂ تحفہ بہوش — عشق کے کیجے ذرا تحفہ بگوش — سنیئے ساتھ اسکے کہانی کو مری — اس بلائے ناگہانی کو مری

کان دیجے تا مرے دلکا دھواں — نکلے راہ گوش سے کچھ تو اس آن — ایکدن پھرتا تھا میں بندادمین — آگیا اک کوچہ بیداد مین

خلق کا دیکھا وہان اک ازدحام — گرمی تھی قند پر جیسے ہو ام — ایک سے پوچھا مین کیون ہے یہ ہجوم — ہو کہا اک فتنۂ تحفہ کی ہوم

لکتا ہو اک شاہد خورشید فام — صنعتی تحفہ ہو تحفہ اسکا نام — دیکھ اوسکو شمع رو و گلبدن — سب گئے ہین بلبل و پروانہ بن

وصف اس گلرو کا جب مجھ سے کھلا — دلمین پھول اسکی تمنا کا کھلا — جلوۂ آن ماہرخ از راہ گوش — بردا زتاجر روان و عقل و ہوش

الغرض مین بھی عزیمت کر دیا — بہر تسخیر پری آگے بڑھا — دیکھا رخ اسکا تو یا جلوہ گر — کان سے بہتر ملی مجکو نظر

نو کا بتلا عجب دیکھا عیان — حسبکی ہو تعریف مین قاصر زبان — ہین خریدار اسکے صدہا پیش پا — قیمت اسکی کرتے جاتے ہین سوا

سب سے آگے بڑھکے آخر مین کہا — اسکی قیمت دو جہان مین ہے سوا — یان تلک لایا کہ جو اندر شمار — آئے درہم اسکی قیمت مین ہزار

لے لیا مین مول آخر کو بجان — آیا خوش ہو کر کے پھر مین جلد تر — خانہ ویران کر کو لیکر اپنے گھر

خوبی و حسرت کا تھا اس مین محل — سرسے پا رکھتی تھی زیبائی پنا — پریان چہرے سے سودائی پنا

شوق کی پیکر کے اکدن بنکر کو — تھی لگی گانے بجانے چنگ کو — تھا زبانپر یہ کہ آہ و فریاد رس — کون تجھ بن بے بس و بیکس کا کس

چارہ بیچاری کا بیکس کا رفیق — مستغیث عاجز ان چار سہاز — دل ہے شیدا بیدلان عاشق نواز

اظہار شدن عشق تحفہ و زور و شور او

یارب یا کا بیکس کا شفیق — دستگیر ناتوان عاجز نواز — پرہ تو دلمین مرے بی تو نے جا

مرہم زخم دلان پاک باز — اے مرے دلبر مرے جانکے حبیب — بندگی تیری ہی سیری نر بندگی

خلق کے در پہ نہ مجھے دی تو نے جا — پرہے تیرے عشق سے سرتن مرا — دو جہان کا دے سیرے غم گیا

غیر کا کر دفع بند بند گی — ہی قسم تیرے جمال پاک کی — بیکسونکا تو ہی کس بیکس ہمین

تخم الفت تیرا دلمین جم گیا — ہر گرو پے مین سمایا ہو تو ہی — کہکے یہ پھوٹے تماشا رو پڑی

دستگیری کر کہ بس بے بس ہمین — ہاتھ سے اس اسکے کر مجکو خلاص — حیرل کی آرزو مین تو ڈین

کھولدی مژگان سے مرجان کی لڑی — بعد ازان اُٹھکر کے توڑا اسار کو — بول اُٹھا ہر ایک کسی سودے آ

آرزو مین اس نے اپنے چھوڑ دین — جو کوئی اس محفل دلکش مین تھا — عشق کا مارا کسی نے اسکو تیر

سر مین اس زیبا کے سودا پر گیا — تیر عشق پھینکا کسی خوش ادا نے — پر ہوا روشن وہ ہی کون آہ

پار دل کے ہو گیا سینہ کو چیر — لیک کی ہر چند سب نے یا ہنر — کونسے بت نے ہی ہمارا اسکو آہ

ماری تیغ عشق کس معشوق نے — زخم دل کھایا جو اس معشوق نے — جستجو اسبات کی ادھر اودھر

گذرا اس حالتمین اُسکو ایکسال — کھانا اور پینا تھا سب اوسپر وبال — عیش دنکو تھا نہ سونا رات کو — لب خندان نے زبانسے گفتگو
اُنس رکھتی تھی غم بیٹھ ہے — بھا گتی تھی مثل وحشی سب یہ — تھی گریبان سے عداوت ہاتھ کو — تار دامن مین نہ چھوڑے بات کو
آہ و نالہ سے تھا الفت بکمال — اپنے بیگانہ سے تھی وحشت کمال — شور و افغانکی کبھی تھی معدوم دہم — گاہ خاموشی سے رکھتی تھی کلام
گاہ سر پٹتی تھی دیوار دنسے پھوڑ — گاہ جا جنگل مین دروازے کو توڑ — رات بھر مشغول تھی یاد دلبر — محکو سونے دے نہ خود سوتی تھی یہ
نوچتی تھی گاہ اپنے سر کے بال — گر ملا جوتی سے کرتے تھی مُنہ کو لال — کام تھا گریہ سے اسکو روز و شب — جان میری اس سے آئی ہے بلب

مقید کردن تحفہ را در بیمارستان و بیان زور شور او در غلبۂ عشق الٰہی

گرچہ تدبیرین کرین مین سو ہزار — ایک نے بھی پر کیا اُسپر کار — جبکہ بگڑا اور بھی اُسکا مزاج — بند کرنا ٹھہرا آخر کو علاج
کرکے بس آہن دلی سے بند و بست — کر دیا اس ماہ کو زنجیر طوق — چشم سے جاری تھا اسکی خونفشان — پڑھ رہی تھی شعر اپنے حسب حال
اشک آنکھونمین لہو پینے تھی فغان — عاشقانہ تھی غزل اُنسے عیان — جبکا سب مضمون سوز و درد تھا — گریہ و افغان و آہ سرد تھا
جیسے اشک و ہی دیوانی ہے — عقل و حس سے اپنے بیگانی ہے — دشمنی ہے خویش داری سے اسے — ہمدمی ہے آہ و زاری سے اسے
کھانا پینا ترک اسکا ہو گیا — خواب و آرام اسکا سو گیا — کھا کباب دل لگے ہے بھوک اگر — جب پیاسی ہو پیے خون جگر
نقل غم اسکا ہے رونا ہنسنا خواب — رونا جگنا ہے بیہوشی ہے خواب — رحت و آرام اسپر شاق ہے — اور تڑپنے لوٹنے مین طاق ہے
ہے جنون پر اپنے دیوانی سدا — عقل سے رہتی ہے بیگانی سدا — گر ہنسے تھوڑا بہت رو دیتی ہے یہ — رنج و غم پر اپنے خوش ہوتی ہے یہ
ہو ہے روشن جسجگہ شمع بلا — غش ہے اپنی بیخودی مستی یہ یہ — مرتی ہے نت ہستی پستی پہ یہ
ہے محبت اسکو دولت سے سدا — اپنی حیرانی کی یہ مشتاق ہے — شور و غل مین شہرہ آفاق ہے
اسکی آنکھونکو ہے نت روشنی عشق — اشک کو بیل خود دی دھوسی نے عشق — اسکی اس حالت نے اہو الاضطراب — کر دیا ہے عیش میرا سب خراب
اور چوپہ چوپ میری پونجی ہے یہ — گنج دولت کی مری کنجی ہے یہ — ہے خریدار دیکے درہم بس ہنر
دکھتا تھا امید تا نومین بصور — ہم مثل قیمت کی ہے سودا اور — جس سے اسکو چاہتا ہے ہر بشر
رکھتی ہے ظاہر جو یہ حسن و جمال — اس سے زیادہ اور ہے اسمین کمال — شوق کا خلقت کی ہے اُسپر ہجوم
شیخ بولے اسمین کیا ہے وہ ہنر — جس سے اسکی ہے یہ قیمت اور قدر — یون کہا ہے مطربہ گاتی ہے یہ
فن موسیقی مین رکھتی ہے کمال — قال سے اسکی ہو عالم اہل حال — جو کوئی آواز کو اُسکی سُنے — ذوق سے دو دو پہر سر کو دھنے
ذوق مین آکر کے یہ گاتی جب — مست ہوتے مین در و دیوار سب — لحن داؤدی اسے حق نے دیا — اور دم عیسیٰ اسے حق نے دیا

واسطے نغمہ کے جب کھولی زبان — جا کے آتی ہے تن مردہ میں جان — بلبلِ روحِ اسکا سن آواز چنگ — جای گلزار ارم کو سمجھے رنگ

ہاتھ میں جب ساز کو لیتی ہے — صوفی اک عالم کو کر دیتی ہے یہ — مرغ دل پران ہو جب کھولے زبان — ہو صدا اسکی حیران کو شنوان

جب بلند کرتی ہے یہ آواز کو — ہوتی ہے پر یا قیامت چار سو — اوس سے واقف ہے خدا ہے لایزال — اوسکے سر ہی ہین جو سمین کمال

پرسیدن شیخ سری سقطی از تحفہ مطربہ بحقیقت حال او

سکے سری نے کہا تحفہ سے یون — سچ ہے کیا تا جربیان کرتا ہے جو

حال دل کچھ تجھ کو بھی کر اپنا بیان — دست بزدل دیدہ تر کھونی ہے نہ

روئی اور ہنسکر کہا اے شیخ دین — سچ کہا تا جر نی گرچہ سچ نہین

کہتا ہے اپنی سمجھ کی ہر کوئی — جنکے معنی مین نے ہندی مین لکھے

یعنی کی حق نے مرے دل سے کلام — کر لیا حق نے مجھے پاک اور قبول

لے لیا بس کچھ الف کو مین — ہو گئی حاضر بکا راجب مجھے

سب گنا ہونکو مرے کر کے معاف — ہو گیا وہ وارث ہر دو سرا

فضل سے حق کے ہوئی جو قبول مین — زہد ناقص تلخ و بیمثل قند

زہد ناقص چیز حقیر — فضل سے لکھی ہے نعمت کثیر

ہی یہ فضل و لطف اسکی ذات مین — پوتھ لیکر دی ہے موتی ہاتھ مین

سنگریزہ دیکے دے لعل و گہر — لے ہے مشت خاک دے ہے یم زر

ذکر عطاے بی انتہاے الٰہی در عبادت بندگان خود

لے گل پژمردہ دے گلشن تجھے — بدلے اک دانے کے دی خرمن تجھے

لیکے تجھ سے کوزۂ آب خراب — جام کوثر دے ہے یا مشک و گلاب

بدلے اسکے دی ہے قرب بیچگون — ہین جو اعمال جوارح خاک و باد

آہ دل کے دی ہے دم وصلت تجھے — دست و پا و بال و پر کے اور زبان

بخشد ہادی کو اک ملک جہان — تخت بخشش کی جب ہو جلوہ گر

رویہ مسکین کو طاقت شیر نر — ذرہ کو خورشید کر دیتا ہے وہ

وہ ہوا اسکا تو سب اسکا ہوا — ہوش کر کیا بار بہر وصل جان

کر کے طاعت چند یام اعتبار — وہ حیات جاودان بے انتہا

ایک ساعت وہ بھی ہے حسرت ہی بس — ہین کہان افسوس تیری بیہودہ عقل

پیش عقبے دنیا اک ساعت ہی بس — سانس تیری رائگان کر لی تو نے

مست کر ان انفاس خوش کو خواہ نا — غفلت و نسیان سے ہیچ و ہو شیار — تین دن کے عیش پہ مت ہو تو شاد — آخر ہو مثل عقیمہ نا مراد

آخر ش سب چھوڑ کر مر جائیگا — جز ندامت کے نہ لیکر جا ئیگا — تو حیات جاودان چاہی اگر — پہلے مرنے سے جا گا فی مر

آوز مین جان کو جو رہ اسکی مین جا — مرحبا سر کو جو اسپر فدا — مرنا اس رہ مین ہر سنگ زندگی — ہے یہ مرنا زندگی پائیندگی

عہد پیمان ازل کو یاد کر — ذکر حق سے ملک دل آباد کر — غفلت و نسیان سے تو رہ دور تر — پاس کر انفاس کا اے بیخبر

پاسبان ذکر کا رکھ زور و شور — تا نہ آجائے کہین غفلت کا چور — ایکدم نسیان اگر تجکو ہوا — عمر کی دولت سے لیجا گا چور آہ

ایکدم غافل نہ رہ کر ذکر حق — تا نہ رہوے غیر ذکر و فکر حق — غیر حق کو دل سے اپنے دور کر — نور کے جلوے سے دل معمور کر

ذکر کر مذکور تا ہووے عیان — تا کہ ہو جس ذکر سے جاری زبان — ذکر تن عطا سوذکر دل حضور — ذکر سری نور ہستی سی نفور

ہی مشاہدہ حق کا ذکر روح نہان — رویت اور دیدار ہو سبحان — ذکر نفسی عارفی ہی اے عزیز — ذکر روحی جوہری ہی لاتحوز

جبکہ تجھپر ہو عیان سلطان ذکر — اُس گھڑی ہو سر بسر کان ذکر — ذاکر اور مذکور ہو جا ایکبار — غیر حق کی کب ہی باقی شمار

ہووے تر دلمین جہان جان عیان — جسکے اک ریا کا قطرہ یہ جہان — یہ جہان نمرودیم سے ہے تہنا — تمکو ہو اُس یم سے بس نشود نما

پیش خورشید کرم ای جان عم — ہین یہ دونون ماہ و خورد ذرہ سے کم — الغرض برق تجلی نہان — پھونک کر کر دے تجھی بس بے نشان

بعد اسکے ہو نہین سکتا بیان — ہو تری ہر جزو سے جو ہر عیان — جب کرے عشق احد نے ظہور — ہیم احمد دریان سے ہووے دور

دے جسدم عشق کا شعلہ اُٹھا — جز احد کے کون ای احمد رہا — بند کرا مداد آگے زبان — تصفحہ کو کرہم ہے بیان

رجوع بقصہ و خریدن شیخ سری تحفہ را و منظور نکردن تاجر و آزاد کردن تحفہ را

شیخ ذی سن دیکھکر کے حال و قال — پائے جب تحفہ مین سب تحفہ کمال — خاطر نادر مین اپنے با کمال — بو یا ایک اُسکی تمنا کا نہال

اور کہا دلمین کہ لڑکو نگی گھر — مول لینا ہی بہت آسان تر — دونون عالم سے ہی بہتر یہ گہر — اور ہو تا جر طفل نادان بیخبر

حقہ پر لعل سر بستہ ہی یہ — لے تو اسکو کھولدی زر کی گرہ — گرچہ تیرے پاس کر درہم نہین — لطف حق کا بھی نگہ کچھ کم نہین

شیخ نے پھر اُٹھکے تاجر سے کہا — بیچ تحفہ کو مین دون اسکی بہا — بیچتا ہو تو اگر لیتا ہو نہین — جو طلب قیمت کرے دیتا ہو نہین

جسقدر زر چاہیے تجکو سوے — لیک تحفہ بیمبر کو مجکو دے — عرض کی سنکر کے تاجر ذی آہ — ہو گیا ہون فقر سے مین تو تباہ

مین تو لٹ کر ہو گیا اسپر فقیر — کب ہے تم پاس اسقدر دولت کثیر — جو خریدے وا سے ای بہرہ ور — تم ہو مسکین ہے کہان تم پاس زر

جو کہ نقد و جنس میری پاس تھا — سب کا سب مین اُسکی قیمت مین دیا — ہو گیا محتاج سب کچھ صرف کر — نے کنیز کا ہاتھ مین ہے اب نے زر

یہ رہا نہ وہ مین بیکس رہ گیا — مثل عاشق بیدل و بیدل رہا — آہ صد افسوس اب مین کیا کرون — کس سے جا اپنی مصیبت کو کہون

شیخ نے اُس سے کہا مالک صبر کر
بعد ازاں اُٹھکر کے یا آہ و بکا
گھر گئے شیخ اور تھا پاس ایلچی
جا کے بس حیران تنہا بیٹھکر
پاس میرے کچھ نہیں اے ہو جواد
کھول گنجینہ کرم کے اپنے در
ہو مرا یارب تو اجابت بر آر
شیخ کی بس عجز و زاری دیکھکر
کھولا دروازہ تو دیکھا ایک میر
اور کئی ہمراہ خادم با ادب
شیخ نے اُس سے کہا اے تو بتا
یعنی لیکر پیر زر کی تھیلیاں
آپکے پاس لیلے آیا ہو نہیں
صبح ہوتے ہی ادا کر کے نماز
ہاتھ احمد کا پکڑ اک آن میں
شیخ کو دیکھا تو کہکر مرحبا
غیب سے کل آئی مجکو یون ندا
ہو خدا کا قرب اُسکی جان میں
یعنی خوش مٹھی تھی میں اے اکبر
خلق میں مشہور کر کے ایخدا
خلق میں جو ہو گیا مشہور تر
ہر طرف سے اُسکے اوپر کر ہجوم
مرکب عزلت ہو گمنامی کی راہ

مناجات شیخ سری سقطیؒ در طلب نعمت

تحفہ رحمہا اللہ

رات بھر روئے بصد سوز جگر
عرض کرتے تھے کہ اے پروردگار
ہے ترے فضل و کرم پر اعتماد
کر دے اسدم اپنی رحمت کی نظر
اور عطا تحفہ کی قیمت مجھکو کر
سُرخرو کر مجھ تاجر کے حضور
کر نہ مجکو سامنے تاجر کے خوار
بہر حق ہو بحر رحمت موجزن
اگیا دریا کرم کا جوش پر
لوٹتے تھے شیخ خاک عجز پر
با لباس فاخرہ روے منیر
ہی کھڑا اور پر باد اب تمام
تھیلیان پُر زر لیے ہاتھ مین سب
کون ہی پوچھا دیا اُسنے جواب
کیسلئے آیا کہا اے نیک خو
مجکو اس رات اے ولی باخدا
جاے سری کی مذکر اس زمان
دیکھے سری کو اُسکا جی خوشی
ہو یہ مقبول اب جو کچھ لایا ہو نہین
شیخ نے سن مژدۂ راحت فزا
بار آئے شیخ با شوق و رانہ
میر کو لے ساتھ اپنے با شرف
لیگئے اسکو بمارستان مین
دیکھا جو صاحب بمارستان کو
عرض کی آ کر کہ اب مجھپر کھلا
یہ کہ درگاہ خدا مین بیگمان
بے شبہ ہے تحفہ مقبول خدا
چاہتی ہی رب کو وہ اور اسکو رب
نور و عظمت اسکو ہی زیبا مین
شیخ کو دیکھا تو تحفہ رو پڑی
تو نے عالم مین مرا شہرہ کیا
حال اسے میرے کوئی واقف نہا
کر دیا مجکو بلا مین مبتلا
بندہ محکم مین ہی جو ہی مشتہر
کھلگئے سو آفتون کے اُسپہ در
غیبت و رشک و حسد غصہ و چشم
آ کر رہے ہی جیسے ابر جھوم
گر تو ان آفات سے چاہے پناہ
آمن شہرت سے جب پکڑی ہی

لاتا ہون مین اسکی قیمت بیخطر
روتے روتے شیخ اپنے گھر گیا
جز دعا گریہ و افغان و بانگ
حال میرا تجھپہ ہے سب آشکار
مجھ غریب و مفلس و بیمار پر
وعدہ کر آیا ہو نہین اُس سے حضور
کر مجھے رسوا نہ اندر روز جزا
نا گہان ٹھونکا کسی نے آ کے در
اور شمع روشن لیے ہر غلام
ہو نہین احمد بن شنی اے جناب
خواب مین یون ہو پکی تھی نقد جان
جان تو اسکی خوشی میری خوشی
سجدۂ شکر حق کی نعمت کا گیا
لیگئے تشریف تحفہ کیطرف
بیٹھا ہی آنکھین لگائے چار سو
قرب تحفہ رکھتی ہی یہ قدر و شان
فضل رب کا اُسپہ ہی سر تا قدم
اور یہ کی حق سے مناجات اسکی دی
وصف کا میرے کوئی واصف نہا
ہی یہ بندا آہن سے بھی سخت تر
بعض و حرص و دشمنی کینہ و خشم
دامن عزلت پکڑ اور امن جا
کیا قدر جانے وہ گمنامی کی یا

شب قدر سے قدر کم ہونکی پوچھ — عظمتِ مرتبت کو ہم اعظم سے پوچھ — قدر اور عظمت اگر چاہی ہو تو
آگیا تاجر بھی تحفے لیکر وہان — آنسوؤنکی سیل چہرہ پر رواں — شیخ بولے غم نہ کر آیا ہو نہیں
شیخ نے پھر پرسش کی ہمبان زر — عرض کی تاجر نے انکو دیکھکر — میں نہیں دیتا ہوں اس تحفہ کو اب
قیمتِ تحفہ ہی بس اس سے سوا — اس سے اس کو کب کوئی دیسکے بہا — پھر بڑہائے اور درہم چند بار
رو کے تاجر نے کہی آخر یہ بات — خواب میں حق نے کہا مجکو یہ رات — یعنے ہے مقبول حق تحفہ ضرور
جانے میری طرف مائل ہے یہ — ہے دیوانی بہت عاقل ہے یہ — ہو گیا حظ ہر سکا مرتبہ
اب گرو دنیا کی دولت نیستم — کیف قولون اسکو میں لے یکنام — خالصاً للہ اب میں لقمین
اور جو کچھ ہے یہ روز اسکے سوا — وہ بھی میں نے فقیر کو دیا — کر دیا سب کچھ رہ حق میں نثار
حق کی مرضی میں کٹا تاجر کے گھر — باندھ لی مولے کے رستہ میں کمر — میر نے جو حال تاجر کا سنا
اور کہا گویکہ رب العالمین — خوش ہے اعمال سے بالکل ہمین — جو رہا محروم اس حرکت سے میں
مجھ سے راضی ہو تو گر پروا نہ کر — مال میرا ہو تو تحفہ پر نثار — شیخ سے پھر میر بولا بھر کے آہ
پاس میرے مال فرضی ہے بجا — خالصاً للہ دیا میں سب کا سب — چھوڑ کر کے حشمت و جاہ و سریر
پاس میرے جیسکدہ ہے کاروبال — ترک دل سے کر دیا میں نے مال — کر دیا راہ خدا میں سب سبیل
الغرض دولت لٹا کر میر نے — رکھا بار فقر سر پر میر نے — دل سے اپنے میر دیں تو کر کمر

بیان تاثیر صحبت کاملان و تحریص صحبت و خدمت ایشان

پڑ گیا تحفہ کی برکت کا اثر — جون گر کرکان نمک میں ہو نمک — خو کر کا ہو سنگ و شجر میں جیا اثر
عشق کا تحفہ کے اک شعلہ اٹھا — رنگ عارف کیوں نہ پھر چوکو رنگ — ہے بس اکسیر کامل کی نظر
عشق کو دریا میں خم دی تھی جو ان — تا وصال حق ہے ہو تو ہمرہین — ہو تو ان شیر نر کے قدموں پر نثار
کر لیا اپنا سا سبکو یک بیک — تا کہ ہو وصل تجھے آب حیات — خاک سے کم ہو جو ہو خاکی کا یار
پکڑے خرمن کو خریدار اور تونگ — صحبت کامل سے ہو لعل و گہر — ڈھونڈ حق کی یار کو اے مرد کار
تو بھی ہو کامل کا بھائی نشین — بے شمع جانا ہلا کی ہے میان — بحر مقصد بکران اور دور نہ
ہوئے ان مرغابیوں کے ساتھ تم — گر چہ ہو تو سنگ و آہن سے تیر — صحبت کامل سے ہو لعل گہر
رات اندھیری اور رستہ گمرہان — رات اندھیری اور رستہ گمرہان — رات اندھیری اور رستہ گمرہان

بیٹھکر خلوت مین گم کر آپ کو — جسکا تو طالب ہے وہ ملا نہیں — قیمت اسکی دے سکیگا کوئی کب
بڑھتے بڑھتے پہونچے تا چالیس نفر — پاس میرے خویش و بگانے دور — کر سکے کون آسکی اب ہمسری
کر دیا آزاد تحفہ کے تئین — تا کرون حاصل رضائے کردگار — ہاتھ سر پر مار کر رونے لگا
جلگیا ستا قدم حسرت سے میں — تم رہو اس بات کے میرے گواہ — راہ میں حق کی میں ہو تا ہون فقیر
بس مجھے کافی ہو وہ نعم الوکیل — باندھ لی مولی کی مرضی پر کمر — کر دیا یک لخت سبکو راہ پر
گھر دئے ہمسایونکو سب بھی ملا — پاس والونکو بھی بے دھوبی وہ رہن — صحبت کامل دے کیونکر نہ ثمر
سنگ و آہن جس سے ہووے لعل و زر — پھر شکار معرفت کا کر شکار — صحبت لوری سی دیکھے سو بہا
ناخدا تیرا ہو یار اور غمگسار — رکھ ستار و پیر نظر تا ہو پناہ

خدمتِ کامل کو کر تو اختیار — دین و دنیا کے ہوں تا سب کام کار — تا توانی بندۂ سلطان مباش

خاک پا کا ملان ہو اے پسر — خاک سا کاملان ہوا ے پسر

آزاد شدن تحفہ رضی اللہ عنہا و گریختن او از خلق

درد کی برگشت نے تحفہ کے فرض — جسم سے پوشاک پھر کر کی جدی

اسکی صحبت نے کیا ایسا اثر — ٹاٹ کا ٹکڑا لیا اک سمت دال

تحفہ بندِ بندگی ہے جب چھوٹی — جامے ملکس کر لیا تن پر پلاس

سب لباس فاخرہ تن سے نکال — عشق کی لی ڈال اپنے سر پہ خاک

عقل کی چادر کو کر کے چاک چاک — پہن عریانی کا ایک کرتا لیا

اشک کے دانو کی لی تسبیح بنا — باندھی بیتابی کو پنکھے سے کمر

درد و رنج و غم کو اپنا کر رفیق — اور کیا آنکھو نے جاری بحر خون

وقت ہنسے کا ہوا نے رونیکا اب — آہ بھر کر عرض کی تحفہ نے یون

اس سے اسپر روتی یا ہنستی ہو نہین — بھاگتی ہون اس سے مین اسکو معاف

چاہتی ہون اس سے اسکو خاص — جبتلک اس سے ملک نہین ہو چھوٹی مین

جبتلک ہو گا نہ دلبر کا وصال — ہو نہ جبتک بحر تک دریا گزر

ہو قرار و صبر کب بلبل کو آہ — تا نہ دیکھونگی لب و دندانِ یار

تا نہ دیکھون شعلۂ رخسار ماہ — اسکے سودائے محبت مین تباہ

تا نجا و نگی مین اس گلگون سے مل — گرچہ ہر دم سر پہ ہر لحظہ یاس

گرچہ ہے ہر دم نیا جلوہ وصال — اے برادر یہ نہایت درگی است

کہکے یہ اور اٹھکے بازاری آہ — واسے دامن جھاڑ کر وہ چاک چاک

شیخ اور تاجر وغیرہ بعد ازین — ڈھونڈا ہر جندسب نے اسکو جابجا

رفتن شیخ و تاجر و امیر احمد بن متنے

دین و دنیا کے ہون تا سب کام کار — تا توانی بندۂ سلطان مباش

رخم خورچون گوی شو چوگان مباش

بہتر اس سے ہے کہ ہو تو تاج سر — کھو دیا اس سب کا روحانی مرض

ہو گئی اکسیر سے چون مثل زر — تن پہ اک کملی پرانی ڈال لی

نرگس ل سے کر دیا راحت کا باب — مفلسی و فقر کا توشہ لیا

اور مصلی عجز کا موڈھے پہ دھر — شیخ سری نے کہا پھر اس سے یون

واسطے اپنے نہ رون تجھ منحوس — اور رونا اس سے ہے اسپر صرف

جانکو اپنے یون ہی کھوتی ہون مین — جبتلک اس تک نہین ہو چھوٹی مین

ماہی بی آب کو کب ہو قرار — تا نہ کھولے یہ اور اٹھکے بازاری آہ

بین ہونگی خون دل سے اشکبار — جان اور تن کو کرونگی مین فدا

لیک مستی کی کب بجتی ہے ہوا — چہ برد سیری بروے ماست

ہو گئی مشل پری اک دم مین غیب — پر نہ تحفہ کا پتا اونکو ملا

ماہی بی آب کو دریا کی راہ — کھلتے ہی کھڑکی لیا گلشن کی راہ

بند کھلتے ہی ہوا مشل ہوا — وہ ہوا سحر اس دشت مین گم

بہ بیت اللہ و انتقال کردن امیر در راہ مکہ و ملاقات شدن شیخ از تحفہ و

انتقال نمودن تحفہ و تاجر

جب تحفہ کا پتہ اُن کو ملا
چل دیے پھر تینون بیت اللہ کو

شیخ و تاجر میر تینون ہو بہم
جان بھی جان آفرین پر کی نثار

جب پایا تحفۂ جان کاہ کو
کر رہے تھے شیخ کعبہ مین طواف

دولت دنیا تو تھی کر کے نثار
یعنے کہتا ہو کوئی بیدل یہ بات

ایکدن باشوق دل اور سینہ صاف
اے مرے معبود اے محبوب دل

تھا یہ اکر مضمون اُس نازک کے ساتھ
اے مرے مقصود اے مطلوب دل

ہو چراغ شب سیہ روزونکا تو
رہنمائی تجھ سے ہو گمراہ کو

شادی دل ہو غم اندوزون کا تو
دیدہ ہو آگاہی تو جان گاہ کو

درد ہو تیرا شفا بیمار کی
تیرا ہو دیدار کی

عاشق حق تو ہی دنیا مین مرے
آہ و درد اُسکی دوا ہو درد نقیض

سنکے اُس سے شیخ مضمون دعا
مثل سیل اشک اُس جا چلا

سنکے اُسنے شیخ کی آواز یا
چونکہ اُٹھی یکبارگی وہ یار سا

شیخ نے پوچھا کہ تو کون ہو بتا
جسکے نالہ سے مرا دل خون ہوا

رحم حق تجھ پر ہو حیرت کی جا
آشنا کے بعد ہونا آشنا

مین ہون تحفہ جسکو کی تمنے رہا
پائی پردہ سے ترے مین سکونوا

ہو پڑی اک خار مین وہ پاک تن
خاک مین غلطان ہو اُسکا تن یہ

سُرو سیمین قد ہوا اُسکا خلال
بدر تن گھٹکر ہوا مثل ہلال

قطرۂ خون تھے ہزارون چشم پر
تو لبون پر آہ و نالہ پُر شرر

کیا ہوا حاصل تجھے کہ بعد ازان
خلق سے ہو کر کے خلوت مین نہان

جب سے چھوڑا دوستون اور شہر کو
تونے کیا دیکھے کرم حق کے کو

اسم اعظم سے تجھین ہو گا عیان
کیا ملی عظمت سے ہو کر نہان

قدر و قیمت پائی مین چھپنے مین یون
لعل و گوہر کو کہ کونے مین چھپن

مر گیا انمین سے رستہ مین اسیر
میر تو اُسنے گیا مر راہ مین

اک صدا پُر درد آئی کان مین
اے مرے مقصود اے مطلوب دل

دیدہ ہو آگاہی تو جان گاہ کو
تیرا ہو آپ وصل بن کب سے مرے

بے ترے دیکھے اسے ہو کب قرار
سر بسجدۂ خاک مین ہو نعرہ زن

اور کہا اے شیخ سری خوش قدم
جہل ہو بعد علم کے اے نیک خو

مین ہون تحفہ مول لیتے تجھ سے جسے
مثل تحفہ ہو گئی ہو سوکھ کر

ہو گل تر مرہ کانٹے کی مثال
مار مردہ کی طرح کا کل پیچان

نخل تنہائی سے پائے گا ثمر
کر بیان کچھ لطف و صنع کبریا

شب قدر نے چھپکے پائی کیا قدر
خاک سے پاتا ہو جون تخم عمل

نگہا کان نہان سے ایک شیخ
کر دیا پھر عزم بیت اللہ کا

متفق ہو کر کیا قصد حرم
حسرت و درد و الم کا کھا کے تیر

شیخ و تاجر ہو پھر بیت اللہ مین
جس سے جوش اُن کی پڑا آجا نہین

خلق سب جسم ہوئی ہوں جان — جو نہان تھا ہو گیا مجھ پر عیان — لاکھ میں ہے اک کرم اسکا یہ — دی ہے اپنے قرب میں مجکو جگہ

تخت پر اپنی محبت کی بٹھا — تاج الفت کا مرے سر پر دھرا — دفع درد و غم مرا سب کر دیا — عشق سے اپنے مرا دل بھر دیا

قربت حق سے ملے انس مجھے — غیر اسکے سب سے ہو وحشت مجھے — شیخ نے اس سے کہا یوں وہ اگر — دے تمہا جو تیمت میں تیری زر کثیر

تھا مرے ہمراہ عرب کی زمین — مر گیا غم سے وہ تیری چاہ میں — یوں کہا تحفہ نے وہ نیکو سرشت — ہیگا ہمسایہ مرا اندر بہشت

حق تعالی کی مرا گفت یہ ہے — ہمقرین ہیگا مراجعت میں وہ — حق نے بخشا ہے اسے وہ مرتبا — آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا

شیخ بولے وہ کریم بے ریا — خط آزادی تجھے جسنے دیا — تا جو دل خستہ الفت میں رہی — چار چشمہ ہے شوق زیارت میں رہی

ہو طواف اندر ترے امید پر — اگر رہی ہے ہر طرف اسکی نظر — سنکے تحفہ نے دعا اک یہ کہی — مر گئی رکھکر در کعبہ پہ سر

دم میں بھر کر سالک ٹھنڈی ہو گئی — عشق کر کے کام پورے کر گئی — جان دی جان نے جان آفریں کے — جان جانان پر فدا کی اسنے جان

عمر طاعت میں گذاری یا کی — مردوار آخر کو جان بھی ہار گی — چھوڑ کر ایدل و دنیا سبھی — سیکھ لے اس سے تو مردانگی

غم تو اپنا کر نہیں گر مجکو غم — جاے ماتم ہے نہ جسپر ہیں موئم — آ گیا تا جر بھی ناگہ اسکے گھر — دیکھا تحفہ کو کہ ہے مردہ پڑی

بیدلی ہے وہ بھی گر خاک پر — مر گیا تحفہ کے رکھ پاؤں پہ سر — جاں دی بسیاختہ مثل پتنگ — ساتھ اس شمع کے جلکر بیدرنگ

دیکھکر یہ حال بولے شیخ یوں — انا للہ و انا الیہ راجعون — بعد زان تجہیز اور تکفین کر — خاک میں دونو نکو سونپا سر بسر

شیخ نے دونو کا کر گور و کفن — رحمت حق ہو جو ہیں شام و سحر — اُن شہیدوں کی روان پاک پر — رحمت حق ہو سدا شب و سحر

رحمت حق ہو سدا اُن پر مدام — بارہ سو تھے اور اکاسی سال ہجری — ہو چکا جب حضرت تحفہ کا ذکر — ہو چکی جب مثنوی تحفہ تمام

نحفۃ العشاق رکھا اسکا نام

تمت بالخیر

از جناب عالم لوذعی و فاضل ملمعی جناب مولانا مولوی اشرفعلی صاحب مدرس اول بدست آمد

آہ کہ وہ یار مرا یار نہیں — آہ وہ دلبر مراد لدار نہیں — آہ مجھے جسنے لیا پھیر دیا — آہ مرا کوئی خریدار نہیں

آہ جو ہے ہی مجھے پھینکے وہیں — آہ کوئی مجھ سا بھی مجرم نہیں — آہ جسے دل یا بس رخ لیا — آہ کوئی یار و وفادار نہیں

آہ سنے کون مرا درد و غم — آہ بجز غم کوئی غمخوار نہیں — آہ کہوں کس سے میں احوال دل — آہ کوئی محرم اسرار نہیں

آہ مصیبت مری پھر کون سنے — آہ مرا یار بھی جب یار نہیں — آہ ای امداد نہ کر آہ آہ — آہ ہی سر قابل اظہار نہیں

تمام شد

رسالہ در بیان وحدۃ الوجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از فقیر حقیر امداد اللہ فاروقی چشتی صابری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

بعد حمد صلوٰۃ وافیات وتقدیم سلام وتحیات مودت سمات بخدمت شریف اکرم ومنعم درویشان قدوۂ ایشان حقائق آگاہی معارف دستگاہی جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب چشتی صابری زلالہ اللہ تعالیٰ مجدہ مبرہن ومکشوف باد معاوضۂ سامی مضمون عجیب واشارات غریب موصول شدہ محظون یاد آوری فرمود بلحاظ ہم مشربی وہم طریقی دربارۂ مسئلۂ وحدۃ الوجود وما یتعلق بہا استدراکی شدہ است وطلب جوابش مبالغہ رفتہ مقدور ما فقیر این لیاقت کجا دارد وخود را در زمرۂ عارفین حقائق شناس کجا میشمارد کہ متصدی چنین امر خطیر گردد آما از انجا کہ جناب بکمال جوشش وکوشش جواب طلب فرمودہ اند دیباچہا گفتہ ۱۲۸
فرستادہ لاعلاجاً امتثالاً للامر قلم برداشت وہر چہ حق ست در فہم رسید از رطب ویابس نگذاشت واللہ الموفق والمعین۔ رجا مید ارم کہ اگر سہوی وخطائے یا بند نہ پوشند بلکہ باصلاح آن کوشند کہ نست خواہ بود چرا کہ فقیر ہیچ ایشان را جز منصب ترجمانی ہیچ نیست۔

آغاز

فقرۂ ماخوذ مکتوب بطریق انتخاب مضامین آن۔ اینکہ سوال اول مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم معتقدان وحدۃ الوجود ووحدۃ الموجود را الحد وزندیق میگفتند مرید وشاگرد شان مولوی احمد حسن صاحب نیز ہمچنان میگویند واقوال ضیاء القلوب را اول بید انند تاویل دان آن جز خود دیگرے را نمی شناسند ومولوی رشید احمد صاحب ومولوی محمد یعقوب صاحب نیز ہمبرین مسلک بودہ اند با وجود آنکہ اجازت از تو گرفتہ اند ومشرب اہل چشت میدارند خلاف مشائخ چشت سخنان میگویند

جواب

نکتہ شناسا مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح است و درین مسئلہ شکے و شبہے نیست معتقد فقیر و ہمہ مشائخ فقیر و معتقد
کسانیکہ با فقیر صحبت کردہ و تعلق میدارند ہمین ست مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و مولوی رشید احمد
صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی احمد حسن صاحب و غیرہم از عزیزان فقیر اند و تعلق با فقیر میدارند
ہیچگاہ خلاف اعتقادات فقیر و خلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلکی نخواہند پذیرفت۔ مگر با اعتقاد تحقیقی
است قلبی کہ بندہ را از کمال علم و یقین صدق برامری در دل مستحکم گردد این را در عرف شرع شریف
تصدیق میگویند و اقرار بلسان برائے اجرائے احکام مسلمانی ضرور افتاد و گرنہ بنا بر ثبوت اسلام عند اللہ
اقرار ضروری ندارد و تصدیق قلبی کافی ست این مسئلہ وحدۃ الوجود چنان نیست بلکہ در نجات تصدیق قلبی
و تیقن و کف لسان واجب ست چرا کہ اسلام شرعی تعلق با خدا و با خلق میدارد و اسلام حقیقی محض تعلق
با خدا دارد آنجا تصدیق یا اقرار ضرور ست اینجا فقط تصدیق باید سوائے آن در استثنار این مسئلہ فائدہ ہمین
کہ اسباب ثبوت این مسئلہ بسیار نازک نہایت دقیق فہم عوام بلکہ فہم علمای ظاہر کہ از اصطلاح عرفا
عاری اند قوت درک آن نمی دارد چہ علما بلکہ صوفیائیکہ ہنوز سلوک خود تمام ناکردہ باشند و از مقام
نفس گذشتہ بمرتبہ قلب نرسیدہ ازین مسئلہ ضرری یابند و از نکر نفس و تزلزل و لغزش پا در چاہ ہائے ۱۲۹
و قعر ضلالت سرنگون می افتند بلکہ گروہ ہا افتادہ اند کما شہدنا ہم نعوذ باللہ من ذلک جناب
ہم نیکو میدانند کہ این مسئلہ خاصیت عجیب میدارد ع بعض را ہادی و بعضی را مضل ۔ ہر چند نعمت
خوشگوار ست اصحار از ان لذت و حلاوت حاصل مرضی را تلخ و ناگوار و در حق شان زہر قاتل
برای ہمین فرمود مَنْ صَدَّہُ اَسْرَارُ الرُّبُوبِیَّۃِ فَقَدْ کَفَرَ ۔ استثنار آن لازم افتای آن ناجواز اول
کسیکہ درین مسئلہ خوض فرمود شیخ محی الدین ابن عربی ست قدس اللہ سرہ اجتہاد او درین مسئلہ
و اثبات آن بر اہین واضحہ بر گردن جمیع موحدان تا قیام قیامت منت نہاد لطف اینجاست کہ
شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ سرہ ہم عصر و ہم بلد او بود مردمان حال شیخ اکبر از و
پرسیدند گفت فہو زندیق مردمان از صحبت او احتراز می کردند چون وفات یافت از شیخ ابشیخ
حال آخرت او پرسیدند فرمود مات قطب الوقت من کان وَلِیًّا اللہ ہمہ مردمان تعجب کردند و پرسیدند کہ چرا او را
زندیق لقب مارا از استفادہ محروم داشتی گفت او ولی و واصل بحق بود اما جذبہ قوی داشت
ہر چند مقرب بارگاہ بود لائق اتباع نبود و در زمان اخیر مجذوب شدہ بود زبان او در افشاء اسرار

بے اختیار شدہ اگر شما در صحبت او میرسیدند گمراہ می شدید چرا کہ از غلبۂ حال سخنان کہ میگفت در فہم شما نمی آمد و عوام را زیان دارد اگر دانید بر شما منت نہادم پس اینجا غور باید فرمود کہ مردمان را چہ میرسد کہ با کس و ناکس بازار مسئلۂ وحدۃ الوجود گرم داریم و عوام را کہ جزوی از ایمان تقلیدی میدارند ازان ہم بے نصیب سازیم در اینجا گفتگو بے حاصل ست وقت خود را اعتقاد عوام ضائع کردن ست معارف آگاہان برای ہمین احتیاط احباب تقریر مثل فقیر زبان ازین قیل و قال بستہ میدارند و احتراز میکنند سائلان را اشارات بتاویلات مینمایند تا انکار آن مسئلہ نگردد و بسیار مردم بدستاویز این مسئلہ سرشنجی برداشتہ مجلسہا می آرایند خود گمراہ شدہ گروہ مسلمانان را گمراہ میسازند چنانچہ مشاہدہ می افتد پس ازین قیل و قال چہ فائدہ اگر میباید مردمان را بطلب حق و ترک تعلق دنیا و کثرت ذکر و فکر تحریص باید فرمود و دران باید کوشید چون ازین سلوک تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب حاصل گردید خود ضرورت آن قسم مراقبہ کہ در ضیاء القلوب مرقوم شدہ پیش می آید خدا خود رہبری میکند وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا غرض از ہدایت کردن سبیل تجلی ذاتی است تا قلب سالک بحقیقت مسئلۂ وحدۃ الوجود منکشف گردد۔ این راہ فتنی ست گفتنی نیست از گفتن تا دانستن از دانستن تا دیدن و شدن فرق بسیار ست خدا تعالیٰ ما و احباب ما را و شما و احباب شما را در این راہ از زلت پا نگہدارد۔ پیر و شیخ اکبر حضرت جامی قدس اللہ سرہ السامی میگوید قطعہ از ساحت دل غبار کثرت رفتن ۔ خوشتر کہ بہر زہ در وحدت سفتن ۔ مغرور سخن مشو کہ توحید خدای ۔ واحد دیدن بودن و حد گفتن ۔ اگر از راہ انصاف نگذریم و بتعمق نظر در حقیقت این مسئلہ نکنیم جز حیرت در حیرت بدون فنا در فنا ہیچ بدست نمی آید چہ خاک گویم کہ چنین ست و چنانست ع آن سوختہ را جان شد و آواز نیامد ۔ ناطقہ در تشریح این اسرار وجدانی لال است مثل نابینای مادرزاد کہ در خواب نگہا و چیزہای عجیب می بیند با مردمان چہ تواند گفت کہ چنین بود یا چنان بود و چرا کہ در محسوسات چیزے ندیدہ است کہ بدان مشابہ کند و فہماند اگر چیزا گوید و فہماند و الا نگفتہ باشد واللہ اعلم بالحقیقۃ والعلم

فقرہ دو بطریق انتخاب از مضامین مکتوب

سوال ۲۔ حالانکہ در ضیاء القلوب نوشتہ لا موجود الا اللہ و مراقبہ ہمہ اوست بتصریح تاکید ست و ہم در مراقبہ ہمہ اوست ملاحظۂ معنی لازم گفتہ پس این مراقبہ بلا لحاظ عینیت و اتحاد صورت بلند و نیز جای دیگر ضیاء القلوب درج ست تا وقتیکہ فرق در ظاہر و مظہر پیش نظر سالک ست بوے شرک باقی است از این مضمون معلوم شد کہ در عابد و معبود فرق کردن شرک ست جواب ۲ شک نیست کہ

فقیر اینہمہ در ضمن القلوب نوشتہ است اگر گویند کہ ہر چہ گفتہ نمی شود چگونہ نوشتہ شد گوییم اکابر دین بکشوفات خود
را بہ تمثیلات محسوسات تعبیر میکنند تا طالب صادق را فہمانند نہ آنکہ کاتہ گفتہ باشند مثلاً اگر انبیا در خواب باری
بینند و دربیان آن عاجز آید گوید کہ مثل ساعد من بود و دران حال بدست او اگر رسن نہند و گویند کہ آہن چنین
بود گوید ہان چنین بود اینست تفہیم بہ تمثیلات ازین قبیل است تحریرات پیشینیان برای آگاہی پس
آیندگان تا انقاضیہ برقرار ماند و وقت حاجت رفع شکوک گردد اسرار کہ سینہ بسینہ می آمد والقلم کردن
مناسب ندانستند و راہ حقیقت کشادہ داشتند و گفتند تا آن کسانیم کہ نا اہل را در کتاب نظر کردن حرام است
حقیقت حال نیست فقیر ہم بتقلید ایشان قول ایشان را ترجمانی کردہ است باوجود آن جناب استفسار
میفرمایند و انکشاف چگونگی آن میخواہند لاعلاجاً امتثالاً للامر بندی بایضاح آن ضرور افتاد تا خاطر نشین
آن حقایق شناس گردد و اطمینان دست دہد تردد نماند۔ اختصارش اینکہ۔ از بیان سابق بر من
گردید کہ در اصل مسئلہ کور حق و بالیقین ہست صدق آن انگاہ معلوم گردد کہ طالب از محنت و ورزش ہای
ممارست استغراق و ترک خطرات ماسوا از خود ی خود و رشود و چون از خیال خود گذشت گویا از ہر گذشت ۱۳۱
ہیچ شے در نظر او و خیال او نماند ہمہ ہستی حق معاینہ کند و چنانکہ از نظر سالک تعینات و ہستی ہا سوا مرتفع گردید
جز خدا ہیچ نہ بیند و بخیر گردد بلکہ شعور اینمعنی ہم مرتفع شود ہر چہ بینید خدا بینید ہو گفتن چہ معنی انا گوید این
مرتبہ را فنا در فنا گویند این گفتار از می نباید فہمید بلکہ نائی میگوید مولانا قدس سرہ است ؎ نی کہ ہر دم
نعرہ آرائی کند ۔ فی الحقیقۃ از دم نائی کند ۔ بے فنای خویش رو بے جذب قوی ۔ کی حریم وصل را محرم شوی ایضاً
عارفی گفتہ ۔ تو مباش اصلا کمال است و بس ۔ تو دران گم شو وصال است و بس ۔ ازین جہت خود خبر داد
سلطان انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل و از
خواص امت دے گفت بایزید سبحانی ما اعظم شانی و گفت منصور حلاج انا الحق اینہمہ از زبان
باب ہست باوجود اینہمہ غریب اعتباری کہ اصطلاحی ست از بیان عجز و رب مرتفع نشد ہر چند در حالت فنای شعور و نظر
سالک نماندہ باشد زیرا کہ چون انبیے شعورے باز بشعور در آمد دانست کہ من از خود بیخبر شدہ بودم مثل آن آہن
پارہ کہ در آتش سرخ شدہ نعرہ زد کہ من آتشم انکار این قول وے کردہ نمی شود اما واقعی آتش نشدہ است این
حالتی ست بر پارۂ آہن کہ عارض شدہ وگرنہ آہن آہن ہست و آتش آتش این ہست ثمرۂ از حقیقت وحدۃ الوجود در نجا
کیفیت عینیت و غیریت اندکے دانستن از واجبات است تا آنکہ ازین آگاہی نباشد کیفیت وحدۃ الوجود

مفہوم نگردد و ورزش مراقبہ ہمہ اوست و ملاحظۂ عینیت صورت نبندد و کسانیکہ بمجرد خوض در مسئلۂ وحدۃ الوجود
در ندقہ افتادہ اند از نادانستن مسئلۂ عینیت وغیریت بوده است ہر کہ اول این دو امر بہ تحقیق دانست
دانستن ہمہ مسائل بر او سان گردد اگرچہ تحقیق این مسئلۂ عینیت وغیریت متعلق ست بدانستن تنزلات ست
اما فقیر باطناب آن ہمہ پرداختن نمیتواند مختصری نگارد و آن اینکہ در عبد ورب عینیت وغیریت ہر دو ثابت و
متحقق ست آن بوجہی و این بوجہی اگرچہ در باوی النظر اجتماع ضدین در شخص واحد محال مینماید الضدان
لا یجتمعان صحیح ست اما این دو ضد لغوی ست ضد اصطلاحی جمع میشود برای ہمین ست کہ محققین را جامع الاضداد
میگویند کہ اصطلاح صوفیان دیگری باشد مثل آنکہ نور و ظلمت ضد لغوی ست این ضد در یکجا در یک وقت
جمع نمیشود زیرا کہ معنی این دو لفظ بر وضع خود قائم ست اگر بر وضع خود قائم نباشد اجتماع آن جائز ست
مثل آن سایہ را اگر ظلمت گویند مجازا از روے استعارہ میتواند شد و این سایہ را کہ ظلمت نام نہادہ
شد با نور در یکجا و در یک وقت جمع میشود چنانچہ دیدہ میشود کہ در یک وقت یکجا تابش آفتاب کہ نور ست و سایہ
دیوار جمع میشود زیرا کہ سایۂ ظلمت اصطلاحی بود پس از ین تمہید معلوم شد کہ در عبد در رب عینیت حقیقی لغوی ۱۳۲
نیست و ہم غیریت حقیقی لغوی نیست۔ اجتماع این ہر دو ضد در شی واحد محال ست پس ضد کہ در علم
معقولات ممنوع واقع شدہ آن بمعنی لغوی ست نہ اصطلاحی این قوم محققین از جہت جامع الاضداد انکہ
دو ضد را جمع میکنند آن دو ضد بمعنی لغوی نیست زیرا کہ اجتماع ضدین لغوی نزد ایشان ہم محال و لا یجوز
است۔ بمثال دیگر تفہیم اینکہ اگر شخصے گرد اگرد خود آئینہ ہا گذارد و در ہر آئینہ بذات خود و صفات خود کما
ہو ارشود و نمودار ی صفات آنست کہ ہر حرکت و سکون و ہر ہیات شادمانی و غمگینی و خندہ و گریۂ شخص
در عکس ہویدا میشود از یجہت شخص عین عکس ست عینیت حقیقی اصطلاحی ست اگر لغوی بودی ہر کیفیتی کہ بر عکس
گذرد بر شخص گذشتن واجب شدی چرا کہ عکس در ہزارہا آئینہ است این کثرت در وحدت شخص فرقی نمی
آرد اگر بر آئینہ و بر عکس سنگ زنند یا بجاستی اندازند شخص ازان متضرر و محبس نمیشود بحال خود ست
و ازین نقصانات منزہ و مبرا است ازین رو غیریت حقیقی اصطلاحی بہ ثبوت میرسد پس در شخص و عکس عینیت
و غیریت ہر دو متحقق شد بدانکہ در عبد در رب عینیت حقیقی لغوی ہر کہ اعتقاد دارد و غیریت بجمیع وجوہ انکار کند ملحد و زندیق ست
ازین عقیدہ در عابد و معبود و ساجد و مسجود ہیچگونہ فرقے نمی ماند این غیر واقع ست نعوذ باللہ من ذالک اگر محض
غیریت حقیقی لغوی در خالق و مخلوق اعتبار کنند و ہیچ نسبت و تعلق عینیت در عبد در رب جز نسبت خالقی

ومخلوق ثابت نہ نمایند مثل نسبت کلال با ظروف اگر کلال بمیرد ظروف ساختہ او بجای خود ماند
این سبب غیریت لغوی ست در ظروف و کلال این قسم غیریت در عبد و رب واقعی نیست ہمین غیریت را کہ قائل
علماء ظاہر و متکلمین اند غافل از اصطلاح موحدین شدہ می ترسند کہ عبد و رب یک میشود نمی داند کہ بموجب
اصطلاح محققین در عکس و شخص با وجود ثبوت ہر دو جہت گاہی این آن نشود و آن این نگردید
عکس عکس ست شخص شخص عکس مخلوق و حادث و ناقص ست و شخص قدیم و باقی و کامل پس
انیست حقیقت این مقدمہ **بیت جامی** ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد ✦ گر حفظ مراتب نکنی زندیقے
مصداق مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان ہمین بحرین حدوث و قدم ست نیز اینجا یک
تمثیل لطیف یاد آمد اعنی بندہ قبل وجود خود باطن خدا بود ظاہر بندہ کنت کنزا مخفیا این
معنی گواہ ست حقا کہ نیز کہ نتایج علم الٰہی اند در ذات مطلق مندمج و مخفی بودند و ذات بر خود ظاہر
بود چون ذات خواست کہ ظہور خود بر نہج دیگر شود اعیان را بلباس قابلیات شان بجلوۂ تجلی خود ظاہر
فرمود خود از شدت ظہور خود از چشم بصیرت ایشان مخفی گردید مثل تخم کہ شجر با تمام شاخ و برگ و گل و ثمر
دران پوشیدہ بود گویا تخم بالفعل بود شجر بالقوہ چون تخم باطن خود را ظاہر نمودہ خود پنہان گردید کہ کسی نمی بیند ۱۳۴
شجر می بیند تخم بنظر نمی آید اگر بغور بینی تخم ملباس شجر ظہور فرمودہ تخم بالقوہ شد شجر بالفعل شد ہر چند از وجہی
تخم و شجر یک ست جدائی نیست عینیت یافتہ می شود امداد لائل غیریت و جدائی نیز در پیدا و واقعی ست
حفظ مراتب ضرور ست زیرا کہ صورت و شکل و تاثیر و خواص تخم دیگر و اجزائے شجر دیگر ست و جہات غیریت
ہم کثیر ست مرد صاحب فطانت انکار آن نخواہد کرد از روے عینیت تخم و شجر اگرچہ واحدت این وحدت اعتباری
و اصطلاحی است در بینجا اول ست نہ اتحاد معنی بالفعل و بالقوہ شرکت دارد پس ہر چہ بالفعل بود بالقوہ
شد و انچہ بالقوہ بود بالفعل گردید فہم من فہم جل حکمتہ و عظمت شانہ کسی گفتہ **بیت** تا لکوبست
بگویم حکایتے بے پوست ہمہ اوست اگر نیک بنگری ہمہ اوست فائدہ چون نسبت دو جہت
در عبد و رب ثابت و متحقق گردید لازم آمد کہ بر ای عروج از مرتبہ پست ترین نزول و حصول قرب و
وصال این سہ در بدرجۂ عبدیت حقیقی کار ہا ضرور افتاد و آن مجاہدہ و مراقبہ است و ما خلقت الجن و الانس
الا لیعبدون عبادت کردن اعنی عبد شدن ست در حقیقت عبد اللہ حقیقی خاتم الرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ست عبد شدن دشوار ست تا از دہم انانیت خود تماما و کما لا بگذرد بدین مرتبہ نرسد بنا بر آن بمجاہدہ و ریاضات

وترک تعلق دنیا و حظ نفس و ترک توہم ماسوا واجب گردید تا ذکر و فکر بدرستی و راستی ظہور رسد چون اول بمصقلۂ ذکر نفس مطیع و قلب صافی شود ذوق و شوق روبترقی آرد دل از خطرات پاک شود و قت مراقبہ لا موجود الا اللہ در آمد چون درین مراقبہ از ہمہ اوست اغماض نظر کردہ ہمہ اوست را پیش نظر دارد درین استغراق فیض باطنی وجذبۂ غیبی مدد میفرماید از ہر چہ جز اوست بے خبر گردد شعور این بیخبری ہم نمی ماند بیند ہر چہ بیند دا ند ہر چہ دا ند گوید ہر چہ گوید معذور ست ۔ اینست وحدۃ الوجود وحدۃ الموجود مثل آہن پارہ کہ در آتش رنگ آتش گرفتہ نعرۂ انا النار زد نہ آنکہ بانقلاب حقیقت آتش شدہ این از حال تعلق دارد نہ از قال مقام غیورست اعنی در حالتیکہ آہن پارہ خود را حوالۂ آتش کردہ از خیال آہن پارگی خود گذشتہ منتظر آنست کہ آتش بر خود مستولی گردد و رنگ خود بخشد درین تصور اگر خیال دیگر گذرد در حق وے شرک است کہ مانع مقصود و قاطع الطریق اوست انیست یعنی آنکہ در ضیا القلوب بلا حظہ سامی در آمدہ کہ در مراقبہ ہمہ اوست تا وقتیکہ فرق در ظاہر و مظہر پیش نظر سالک است بوے شرک باقی است واللہ اعلم لا علم لنا الا ما علمتنا گرامی قدرا فقیر بی محابا طول لسانی کردہ چہ گندکہ بدون آن سخن تمام نمیشود ہر چند ازین تحریر خود نادم میشوم اما شادم کہ بہر تقدیر جواب رقائم متعددۂ جناب دا گردید اگر پسند خاطر و منظور والا گردد بندۂ ضعیف را بدعای خیر خاتمہ دہند ورنہ باز فقیر را نیازارند والسلام وعلینا الا البلاغ المبین ؎

	درین مشہد بگو یا لی مزن دم	سخن را ختم کن واللہ اعلم	

محررہ ۲۱ ۔ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ در مقام خیر البلاد مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا تعظیما

مختصر احوال وصال عاشق ذو الجلال والجمال حضرت حاجی امداد اللہ رح

حضرت حاجی صاحب کی کچھ عمر زائد نہ تھی کل چوراسی سال تین مہینے بیس روز کا سن شریف تھا مگر کچھ خلقۃً ضعیف خفیف اللحم تھے اسپر مجاہدات و ریاضات و تقلیل طعام و منام پھر ہجوم خواص و عوام اور سب سے بڑھکر عشق حق نے زلی جو استخوان تک کو گھلا دیتا ہے ان اسباب سے آخر مین استعداد

ضعف ہو گیا تھا کہ کروٹ تک بدلنا دشوار تھا کھانا پینا بار تھا مگر دل عشق منزل ہر وقت نشہ لقا
مین سرشار تھا اسی مین اسہال شروع ہو گیا مگر نظافت و لطافت و استقلال و استقامت و شفقت
بحال تربیت طالبان خدا مین ذرہ برابر فرق نہ آیا تھا آخر ضعف دائمہ ہوتا گیا حتی کہ بارہ یا تیرہ جمادی الآخر
سنہ ۱۳۱۷ھ روز چہارشنبہ وقت اذان صبح اپنے محبوب حقیقی سے واصل ہوے اور جنت المعلی مقبرہ اہل مکہ
مین ہم پہلو مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر کے رکھے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ واقعی یہ ہے کہ ایسا
شیخ کامل مکمل کسی نے کم دیکھا ہوگا۔ اللھم ارفع درجتہ فی اعلی علیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین اللھم لاتحرمنا
اجرہ ولا تفتنا بعدہ آمین یارب العالمین ۔ حقیر نے ایک مختصر ترجمہ تاریخیہ کہا ہے حَیٌّ دَخَلَ الْخُلْدَ کہ قول اولیاء اللہ
لایموتون سے مستنبط ہے حضرت صاحب کے ایک خلیفہ عالم رویا مین مشرف بہ زیارت ہوے اسطرح کہ کوئی مقام
نہایت بلند مثل ٹیلہ کے ہے اُسپر ایک سفید خیمہ کھڑا ہے جسمین حضرت رضی اللہ عنہ رونق افروز ہین اور خطاب کرکے فرماتے ہین

آئینہ ہستی چہ باشد نیستی ؎	نیستی بگزین گر ابلہ نیستی ؎

۱۳۵ سبحان اللہ ۔ اس خواب مین حضرت رضی اللہ تعالے عنہ کے علو مقام و قرب تام پر کئی وجہ سے دلالت
ہے اوّل مقام کا بلند ہونا کہ مطابق آیہ ورفعناہ مکانا علیا و حدیث کتبان مسک کے رفعت مرتبہ کیطرف اشارہ
ہے دوم خیمہ مین ہونا جو حسب آیہ حور مقصورات فی الخیام نعیم جنت سے ہے سوم خیمہ کا سفید ہونا کہ احب الالوان
البیاض الخ وارد ہے و نیز لباس سفید موافق حدیث صحیح ورقہ کے علامت جنتی ہونے کی ہے جہاتم تعلیم و یقین
فرمانا کہ اشارہ ہے طرف مقبولیت شان ارشاد حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے نیچے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو
بدولت اس پستی و نیستی کے جو خاص مشرب و مذاق حضرت کا تھا جیسا اہل مشاہدہ پر مخفی نہین بڑی درجہ تمکین
ملی ہے اسی لیے اس طرف مخاطب کو متوجہ فرمایا ششم مثنوی شریف کے مضامین مین ذکر حسب قول
اہل حقیقت کے معنی کلام حق ہے آپ کی روح مطہر کا مستغرق و مشغول ہونا دلیل مناسبت روحانی مولوی
معنوی کی ہے اور حسب آیہ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ الخ دلیل قرب الٰہی ہے ہفتم حضرت رضی اللہ عنہ کی
شفقت و توجہ اپنے خدام کیطرف کہ موقوف ہے حصول اطمینان و سکون پر جس سے ظہور مضمون لَا تَخَافُوْا وَلَا
تَحْزَنُوْا کا بخوبی ہوتا ہے اور اس سے افاضہ برزخیہ کی تائید بھی ہوتی ہے جسکا محققین اثبات کرتے ہین ایسا ہی
خواب رویاے صالحہ کہلاتا ہے جسکے باب مین ارشاد نبوی ہے یراہا المسلم او تری لہ والحمد للہ تعالی علی ذلک
الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ وحدۃ الوجود از تصانیف حضرت شاہ اللہ اللہ در مطبع مجیدی کانپور بطبع رسید

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

غذای روح

باہتمام نیاز مند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الواہب

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

ہر قسم کی عمدہ و سستی کتابین ملنے کا پتہ:- حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کس سے ہو حمد و ثنا اُس ذات کی — کُن سے پیدا جسنے موجودات کی
اُس وجودِ پاک کی ہو حمد کب — جلوہ گر ہے جس سے موجودات سب
قدرتِ حق یہ ہی جس سے دو جہان — ہوگئے دو حرف سے کُن کے عیان
حکم کاف و نون کے ہوتے ہی ہوا — کُن سے یہ کونین کا نقشہ بنا
ہے منزہ وہ تو از کون و مکان — اُسکے پر اوصافِ قدرت ہیں عیان
یا الٰہی تو ہے بیچون و چگون — راہ اپنی کا مرا ہو رہنمون
ہے تو ہی پروردگار دو جہان — ہے تو ہی پیدا کنندۂ انس و جان
خوانِ الوانِ عام ہے سب پر ترا — شکر احسان پر کروں تیرا سدا
ہم سے طاعت کب تری آوے بجا — ہاں مگر ہو لطف کچھ ہم پر ترا
تجکو جو لائق ہے طاعت اے خدا — ہووے شاید جب کسی سے کچھ ادا

نعت شریف حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نام پیغمبر سے اے امداد آ — کر تو اب کام و زبان شیریں ذرا
نام پاک اُنکا ہے احمد مجتبےٰ — ہیں وہ مقبولِ جنابِ کبریا

۱۲۱

کس سے ہووے نعت ختم المرسلین — جز بذات پاک رب العالمین
ذات احمدؐ ہے وہ بحر بیکران — جس کا اک قطرہ ہی یہ کون و مکان
ذات پاک احمدؐ ہے والشمس الضحیٰ — جس کے یہ ذرے ہین سارے اولیا
ہے سزاوار اُس کو تاج سروری — زیب اُسے ہی خلعت پیمبری
سرور عالم محمدؐ شاہ دین — پیشوای اولین و آخرین
حکم اُن کا ہے جہان مین سر بسر — وہ یہان آئے ہین سب سے پیشتر
ذات پاک اُنکی نہ پیدا ہوتی گر — ہوتے کب ارض و سما جن و بشر
اُسپہ پڑھ آمد اد تو لاکھون صلوٰۃ — تجکو ہو جس کی شفاعت سے نجات
آل اور اصحاب جتنے ہین تمام — پڑھ تو اُنپر تو درود اور تو سلام

۱۲۲

مدح مبارک ہر چہار خلیفہ و دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم

شہسوارانِ جہان مردانِ دین — چار یار مصطفےٰ اہل یقین
اولاً بوبکر صدیق اہل دین — دوسرے عادل عمرؓ والا یقین
تیسرے عثمانؓ با حلم و حیا — چوتھے ہین حضرت علی شیرؓ خدا
اور سب اصحاب اُسکے ذی علوم — ہین ہدایت کے فلک پر وے نجوم
صدق اور عدل اور شجاعت اور حیا — ہے اِن ہی چار و نسے دین کو ارتقا
اُن سے راضی ہے خدائے دو سرا — اور خوش ہین اُنسے حضرت مصطفےٰ
تو بھی جان و دل سے لے آداب — رہ فدا اُنپر سدا ہر روز و شب
جو کوئی بد اعتقاد اُن سے ہوا — ہے وہ مردود جناب کبریا

اس داستان مین تبرکاً بیان حضرت پیر و مرشد برحق عارف

نور مطلق شیخ المشائخ والاولیا حضرت مولانا و اولانا قطب

میان دوآب نورالاسلام حضرت خداوندمیانجیو نورمحمد جھنجھانوی لوہاروی نوراللہ مرقدہٗ وروح اللہ روحہ العریض قدس سرّہٗ العزیز

نام سے مرشد کے لے امداد آ — دے زبانِ دل کو اب کچھ ذائقہ
سرورِ عالم شہِ دُنیا و دین — عاشق و معشوق ربّ العالمین
ماہی دریائی توحیدِ خدا — مظہرِ حق مصدر سرِّ خفا
واقفِ اسرارِ حق دانای راز — بے نیازِ عالم سے حق سے باںیاز
شاہ دیں سرخیلِ جملہ اولیا — تاج بخشِ اصفیا و اتقیا
پیشوا و شاہ شاہانِ جہان — مقتدای جانِ جانانِ جہان
رہنمائے زبدۂ اربابِ علم — رہبرِ ہر قدوۂ اصحابِ علم
حامیِ دینِ متین خیر الامم — دافعِ بدعات و کین کفر و ظلم
اخترِ چرخِ ہُدا ماہ عطا — بحرِ علم معرفت نجم الہدا
قبلۂ اربابِ و اصحابِ یقین — کعبۂ عُبّاد و زُہاد اہلِ دین
میرے پیر اور مُرشد اور مولیٰ مرے — حضرتِ نورِ محمد نیک پے
حضرتِ نورِ محمد اولیا — پیر و مرشد ہین مرے اور رہنما
ہین وہ بیشک مظہرِ انوارِ حق — سر سے پا تک مصدرِ انوارِ حق
دیکھ تک جلوہ ذرا اُس نور کا — جس سے ہو پُر نور یہ دونون سرا
سارے عالم پر ہے اُسکا پرتوا — کونسی جا وہ نہین جلوہ نما
جس کے سر پر خاص سایہ اُسکا ہو — مُلکِ غیبی کا ہو اسلطان وہ
خاص جلوے کی چمک جسپر پڑی — چرخِ غیبی کا ہوا ماہ جلی
چشمِ رحمت سے نظر جس پر کرے — قطرے سے دریا ہو وہ پل مارتے

پرتو اُس نور کا جسپر پڑا — ہوگیا ذرے سے خورشید ضیا
پرتو دن کا اُسکے کیا ہووے بیان — ہے ہر اک اُنمین سے خورشید جہان
آگے اُنکے ذرونکے ذرہ مثال — ہے وہ خورشید فلک بے قیل و قال
کیونکہ ہین یہ سب کے سب خورشید جان — اور وہ ہی آفتاب آسمان
اِن مین اُنمین فرق ہی بس بیشمار — اِن سے حاصل کار غیر اور اُنسے یار
روشنی انکی سے ہی دنیا کا کار — نور سے اُنکے ہو حاصل رہے یار
دیکھے ہی چشم دل کی کھولکر — ہر جگہ نور محمد جلوہ گر
چاہیئے تجکو اگر وصل خدا — سایۂ نور محمد مین تو آ
عکس سے اُس نور کے تا ہی پسر — روے جانان پر پڑے تیری نظر
الغرض جو راہ حق مطلوب ہے — جا قدم لے دوڑ میرے پیر کے ۱۲۴
گرچہ یان سے کرگئے ہین انتقال — فیض باطن ہووے اُنکا بحال
بلکہ سو چند اس سے ہی نور و ضیا — کیونکہ پردہ جسم کا بھی اُٹھ گیا
اب تو بے شک وہ سراسر نور ہی — نور ہے سایہ سے بالکل دور ہی
سال تاریخ تولد اور وفات — اُنکی دونون مجھ سے سُن اے نیکذات
جب ہوا پیدا وہ نور معرفت — شبلی دوران ادیم کی صفت
ہجرت نبوی کا اے فرخندہ فال — بارہ سو پر ہی تھا زیادہ ایک سال
بارہ سو اُنسٹھ مین کرکے انتقال — اس جہان سے جا لے باذو الجلال
جس کو ہووے شوق دیدار خدا — اُنکے مرقد کی کرے زیارت وہ جا
مولد و مرقد شریف اُنکا پسر — خلق مین روشن ہی جون شمس و قمر
گر نہ آوے تجکو کوری سے نظر — پوچھ لے مجھ سے تو اب اے بیخبر
شہر جھنجھانہ ہے اک جاے ہدا — مسکن و ماوا ہی اُس جا آپ کا

مولدِ پاک آپ کا ہی اور مزار — اس جگہ تو جان لے اے ہوشیار
متصل اُس شہر کے اے نیکنام — ہے عجب دلچسپ درگاہ امام
سیدِ محمود ہے نام شریف — ہی مکان وہ بس عجیب و بس لطیف
پاس اُس مرقد کے قبلہ رُخ بنی — ہے زیارت گاہ میرے پیر کی
اُس جگہ ہے مرقد پاک جناب — سر جھکاتے ہین جہان سب فیض و ثواب
اعتقاد دل سے جو جاوے وہان — اُسپہ سب اسرار باطن ہون عیان
دیکھتے ہی اُسکے مجھ کو ہے یقین — اُسکو ہو دیدارِ رب العالمین
کرتے ہی زیارت مزار پاک کی — ہو دین ظاہر اُسپہ اسرار خفی
کیون پھرے ہے جا بجا سر مارتا — سایۂ نورِ محمد مین تو آ ۱۲۵
جو نہ ہو قدرت تجھے اُس نور تک — اُسکے خلفا کے تو جا دامن سے لگ
ہین بہت اُنکے خلیفہ اور مرید — پا سکے ہے اُنکو کب تو اے سعید
ہین مرید اور طالب اُنکے بیشمار — جن کی برکت ہی جہان مین آشکار
لیک اُنکا مرتبہ دیکھے ہی وہ — چشم بینا دل مصفا جس کے ہو
اُن کا رتبہ کب تجھے آوے نظر — ہو رہا ہے تو تو بالکل بے بصر
الغرض گر تجکو اب منظور ہے — دون پتا بعضونکا اُن مین سے تجھے
طالب صادق ہی جو تو اے میان — دون بتا خانہ کا مین اُنکے نشان
راہِ حق تجھ کو اگر مطلوب ہے — قصبۂ تھانہ بھون کی راہ لے
ہین خلیفہ آپ کے چند اک وہان — نور سے جن کے ہی روشن سب جہان
فیض اُنکا عام ہی اِک خلق پر — چھوڑ گھر اور جلد لے جا اُن کا در
صحبت اُنکی جان پارس ای فتا — جنکے ملنے سے ہو مس خالص طلا
ہے نگہ مین اسقدر اُنکی اثر — سنگریزے جس سے ہون رشکِ قمر

دیکھتے ہی اُنکے دم مین اے اخی — سنو برس کا بُت پرست ہوے ولی
اسطرح کے چھوڑکر مردانِ مرد — چھانتا پھرتا ہی کیون عالم مین گرد
ہین خلیفہ اُنکے گرچہ بے شمار — لیک اُنمین ہین دو اعلیٰ باوقار
اُنمین سے دو شخص ہین اہلِ ہدا — ماہِ برجِ معرفت شمس الضحیٰ
نیّرِ برجِ کرم ماہِ عطا — گوہرِ درجِ نعم بحرِ سخا
صاحبِ ارشاد و تلقین و ہدا — عاشقِ حق نائبِ خیر الورے
عالم و زاہد ولی اہل مقام — متقی و پارسا و نیک نام
یعنے ہین حافظ محمد ضامن اب — فیض کی طالب ہے جن سے خلق سب
دوسرے شیخ محمد مولوی — علم زہد اُن کا ہی عالم پر جلی
بحر ہے مواج دونون علم کا — ظاہری و باطنی با اہتدا ۱۲۶
وصف اُنکا ہو سکے کس سے ادا — بحرِ عرفان کے ہین دونون آشنا
مجمع البحرین ہین عرفان کے — جنسے باغ دوجہان سرسبز ہے
دیکھنے کو حق کے یہ آنکھین ہین دو — ہے حجاب ہو دیکھ اِنسے یار کو
دیکھنے کو مصحفِ رخسار جان — چشمۂ عینک ہین دونون ایکسان
مُلکِ عینی کے ہین دو شمس و قمر — نور سے دیکھ اُنکے روے سیمبر
شمع دو ہاتھو نمین دیدی ہین ترے — راہ سیدھی آپ تو اب دیکھلے
اِسپہ بھی پھر تو اگر اندھا رہے — تو گمراہی مین بیشک جا پڑے

مناجات بجناب باریتعالی

اُن کی برکت سے مجھے بھی یا خدا — اپنے کوچہ کا ذرہ رستہ بتا
ساتھ کا سیرے ہر اک واصل ہوا — کوے فرقت مین رہا مین ہی پڑا

مین بھی تو اُس نور کا سایہ ہون آہ
در د مجکو ڈالکر مت کر تباہ

گرچہ نا لائق ہون بد کار اور بُرا
کفش بردار ہون مگر اُس نور کا

نیک ہون یا بد بھلا ہون یا بُرا
تیرا کہلاکے کہان جاؤن خدا

مت اُٹھا ذلت سے اس در سے کہین
دوسرا در مجکو اب ملتا نہین

اپنی رحمت سے بلا یا دور کر
پر نہ چھوڑون گا کبھی مین تیرا در

مجھ سے ہین بندے ترے بے انتہا
پر نہ مجکو تجھ سوا ہے دوسرا

دیکے عزت پھر مجھے مت کر تو خوار
اور نہ کر ذلت گنہ سے شرمسار

مت مسلط مجھ پہ کر شیطان و نفس
ہاتھ سے تیرے ہو جو ہو اور بس

تجھ سے ہی شرمندگی بس ہو مجھے
پر نہ کر شرمندہ آگے اور کے

۱۲۷ شامتِ اعمال سے اپنے مگر
ایک مدت تک رہا ہون دور تر

ہو کے قائل اپنی تقصیرات سے
اب جو آیا ہون تو مجکو بخشدے

کیا کرون مین عذر تقصیرات کا
تیرے آگے عجز و زاری کے سوا

آہ و زاری سے اُٹھا دستِ دعا
مانگتا ہون تجھ سے تجھ کو اے خدا

تجھ کو ہی تجھ سے طلب کرتا ہون مین
اور کی خواہش نہ اب کرتا ہون مین

نے گدائی تاجداری چاہیئے
پر ترے کوچہ کی خواری چاہیئے

کر مجھے یون اپنی اُلفت سے گو مست
جتنے ہو وین سب خیال غیر پست

دے مجھے اب ہوش یارب اسقدر
تجھپہ دیوانہ رہون آٹھون پہر

ذکر ہووے تو ترا ہووے سدا
فکر ہووے تو تری ہووے سدا

غیر تیرے جو ہو دل سے دور ہو
تیری اُلفت سے یہ دل معمور ہو

فکر باطل دل سے میرے دور کر
مظہر انوار سے پُر نور کر

دے تڑپ ایسی تو اپنے عشق کی
ایک دم آرام نا پاؤن کبھی

شغل ہووے درد وغم کے جام سے — ایک دن بیٹھون نہ مین آرام سے
درد وغم کر اسقدر یارب عطا — جو کہ دیکھے مجکو دے آنسو بہا
سینہ بریان چشم گریان جان بلب — عشق مین کھینچون سدا رنج وتعب
کر عنایت بیخودی اب مجکو دو — آپ کو کھو کر مین پاؤن آپ کو
دردِ الفت دے وہ اب دلکو مرے — درد میرے کو دوا ہو درد سے
خاکِ راہ دردمندان کر مجھے — جان بریان چشم گریان کر مجھے
دے وہ گریہ کو مرے شور لے غفور — جس سے ہو جا چشم طوفان کا تنور
تاکہ کر دون غرق اُس مین غیر کو — ماسوا دلبر کے جو کچھ ہو سو ہو
کر عطا ایسی طپش دل کو مرے — ماسوا جانان کے سب کو پھونکدے
داغ دل سے کر مجھے باغ وبہار — تاکہ آوے سیر کو وہ گلعذار
خانۂ دل کو مرے ویران کر ۱۲۸ — گنج اُلفت اُس مین بھر دے سر بسر
رنگِ غیر آئینہ دل سے دور کر — تاکہ دیکھون اُس مین روے سیمبر
دامِ الفت مین پھنسا کر جلد تر — دو جہان کی قید سے آزاد کر
جامِ وحدت سے مجھے یون مست کر — حرفِ غیریت کا ہو دل سے بدر
دوست سے کر پُر مرا یون لحم وپوست — پوست سے باہر نہ نکلے غیر دوست
دے رہائی مجکو یارب آپ سے — آپ کو مین اپنے پاؤن آپ سے
کر جگہ دلبر کی یون دل مین مرے — غیر کی اُس مین نہ گنجایش رہے
ہر رگ وپے مین سماوے مثلِ جان — دور ہو حرفِ دوئی از درمیان
ماومن کا مرض دل سے دور ہو — تو ہی تو باقی رہے تن نور ہو

اسمین بیان ہے لطف اور احسان کا حضرت مولانا وہادینا ومرشدنا قطب میان دوآب نور الاسلام حضرت خداوندم مولوی نور محمد قدس

کاکہ اوپر مجھ ناکارہ بیچارہ بدراہ روسیاہ امداد اللہ چشتی نوری عفا اللہ عنہ کے سے

جلوۂ نور محمدؐ نے اب آ دو جہان سے مجکو فارغ کر دیا
خود دکھا برق تجلی کا جلال خرمن تن مین مرے دی آگ ڈال
دیکھکر اُس شعلۂ رو کی بہار سر بسر مُو سے مرے نکلے شرار
اُن شرارون کو اجازت دون اگر خاک کردین ماسوا کو پھونک کر
دیکھتے ہی لالۂ رُخ کی پھبن داغ دل سے ہوگیا باغ و چمن
پھنسکر اُس کی زلف مین آمداد مین دونون عالم سے ہوا آزاد مین
تھی شب معراج نے وہ زلف تھی جو تجلی اُس نے پائی نور کی
بحر عرفان لطف سے اُس نور کے ۱۲۹ موجزن آمداد کے سینہ مین ہی
ایک چشمہ بھی جو اُس سے کھولدون غرق اُسمین دونون عالم کو کرون
اِک حباب اُس بحر کا ہے یہ سما ایک ذرہ ہی یہ خود اُس نور کا
گرد کھاؤن اُس کا دُر شاہوار دوجہان کو اُسپہ کر ڈالون نثار
جو دکھاؤن اُس تجلی کی چمک پھونکدے ماہی سے لیکر ماہ تک
یہ رہے نہ وہ رہے نہ مین نہ تو ہو ہی ہو باقی رہے خود ہُو ہی ہُو
بل نہ حرف ہُو رہے پھر جان تو ہو ہی ہُو باقی رہے خود ہُو ہی ہُو
اس جگہ خاموش رہنا چاہیئے سر باطن مت زبان پر لائیے
رکھ قدم امداد اس جا تھام تھام غور فہم عام پر کرو السلام
لطف و احسان اُسکا لکھ سکتا ہی کب سر قلم کا بھی قلم اس جا ہی اب
دیکھ یان مت مار دم امداد اب بندہ ہو کر حق سے کر حق کو طلب

ذوق شوق محبت الٰہی کے بیان مین ۱

نے قولی جامی حکمہ جزا ان ہ

اے خدائے مالکِ ہر دو سرا — دردِ فرقت سے مرا دل ہے بھرا
تیری دوری سے بہت بیتاب ہون — ریگ پر جون ماہیِ بے آب ہون
بیقراری ہے بہت اے کبریا — ڈھونڈھنے تجکو کہان جاؤن بتا
تو ہی بتلا آپ اپنی مجھ کو راہ — جس سے پہونچون تجھ تلک اے بادشاہ
بن بلائے تیرے اے شاہ جہان — تجھ تلک مین پہونچ سکتا ہون کہان
واسطے اپنے ذرا صورت دکھا — تاکہ جی قیدِ دوئی سے چھوٹ جا
اس دوئی نے کردیا دور اسقدر — آپ کی بھی مین نہین رکھتا خبر
بحرِ وحدت سے مجھے لاکر یہان — ڈالا یون کثرت مین اے جانِ جہان
دور کرکے مجھ سے کثرت کے حجاب — جلوۂ وحدت دکھا مجھ کو شتاب ۱۳۰
تاکہ قیدِ ماؤمن سے چھوٹ کر — اصل سے اپنے کہین پاؤن خبر
پھر مین اپنا اُس کو کرکے راہبر — تجھ تلک پہونچون کہین اے باخبر
وہ بھی تو اِک وقت تھا اے کبریا — جز وجودِ پاک کے کوئی نہ تھا
بحرِ وحدت مین یہ جان تھی غوطہ زن — کچھ دوئی کا تھا نہ واں رنج و محن
تُو تُو مین ہستی کے اے امداد — گم کیا ہے آپ کو تو نے بھلا
قیدِ ہستی مین پھنسا تو اس قدر — اصل کی اپنی نہین تجھ کو خبر
عہد و پیمان جو کیے تھے تو نے واں — کچھ بھی اُن سے یاد رکھتا ہے یہان
عہد و پیمان توڑ کر اے بے وفا — راہ سے بے راہ تو اب ہو گیا
جس لیے پیدا کیا تھا تجھ کو یار — وہ کیا ہرگز نہ تو نے اختیار

بھائی نے یہ مضمون کتاب نان وحلوا کا کہ تصنیف بہاء الدین عالی کی ہے جو مطابق اپنے حال کے تھا لکھا

سُن تو اے تلکندۂ راہ قدیم — اور اے گم کردہ راہ مستقیم

گوشِ جان سے سُن تو بلبل سے ذرا — یار کی باتون سے یہ کہتی ہے کیا
ہے یہ بُلبل یار کے گلزار کی — پوچھ باتین اُس سے اُس دلدار کی
آفرین اے بلبلِ بُستانِ جان — کہہ مرے دلدار کی تو داستان
آفرین اے بلبلِ دستانِ حے — آفرین اے قاصدِ بُستانِ حے
قاصدا جلدی خبر مجکو سُنا — کہتا ہے حق مین مرے کیا دِلرُبا
مجھ سے راضی بھی ہو وہ دلبر بتا — اور مائل بھی ہے کچھ سوئے وفا
یا ہمیشہ ہجر پر مسرور ہے — سچ بتا جو کچھ اُسے منظور ہے
آفرین اے پیکِ فرخ فالِ من — آفرین اے مایۂ اقبالِ من
افرین اے بُلبلِ خوش خوان تجھے — ماسوا سے کردیا فارغ مجھے
ہین نوا مین کیا تری آتش بھری — آگ جس سے یون مرے دلمین لگی
سوزِ دل سے میری با آہ و فغان — ہر بُنِ مو سے نکلتا ہے دھوان
آفرین اے مُژدۂ شہرِ سبا — آفرین اے قاصدانِ دلرُبا
آفرین اے طوطیِ شکر شکن — تجھپہ ہو قربان میرا جان و تن
کہہ تو پھر مجھ سے ذرا حالِ صنم — لیگیا تحقیق دل سے رنج و غم
نجد کے یارون کی دے مجکو خبر — تا کہ ہو وین مست سب دیوار و در
پھر سُنا بہرِ خدا اے نامہ بر — زمزم و خیف و منا سے کچھ خبر
ہے دل و جان دونون غم مین مبتلا — تا کہ چھوٹین سُنکے حالِ دل رُبا
مسکن و ماوی سے پھر میرے ذرا — دے خبر بہرِ خدا بہرِ خدا
پھر کہو کچھ یار بے پرواہ سے — کیلیے مجھ سے وہ اب ناراض ہے
کیون خفا مجھ سے ہوا وہ بے سبب — عہد و پیمان توڑے کیون یک لخت سب
کہہ ذرہ بہرِ خدا اک حرف تو — از زبانِ آن نگارِ تُند خو

۱۳۱

جس سے ہو تسکین کچھ دل کو مرے — وہ بیان کر مجھ سے ہون قربان ترے
ایک دن وہ تھا کہ ہم اور وہ صنم — مثل بو و گل تھے آپسمین بہم
ایک دن وہ تھا کہ ہم سے دلربا — گاہ خوش ہوتا تھا اور گاہے خفا
خوش وہ دوران تھا کہ گاہی از کرم — مارتے راہ وفا مین تھے قدم
خوش زمانہ تھا کہ اس ہجران مین — مجھ پہ جو جو گذرے تھا اُس آن مین
پھرتا تھا صحرا بہ صحرا کو بہ کو — اپنے اُس دلبر کی کرتا جستجو
آخرش اک شب بصد رنج و الم — بین کرون تھا گوشہ مین یاد صنم
سر بزانو غم سے اُسکے بیٹھکر — کھینچتا تھا دل سے آہِ پُر شرر ۱۳۲
جان لبونپر حسرتِ گفتار سے — دل بھرا تو میدی دیدار سے
وہ قیامت قامتِ پیمان شکن — آفت دوران بلائے مرد و زن
فتنۂ ایام و آشوبِ زمان — خانہ سوز صد چو من بے خان و مان
دیکھتا کیا ہون کہ وہ مہر منیر — خود بخود ہوتا ہی بان رونق پذیر
ناگہان در سے مرے وہ بیحجاب — لب گزان ڈالے ہوے رُخسے نقاب
زلفِ مشکین دوش پر ڈالے ہوے — اور نگہ سے کار عالم کا کیے
بے محابا پاس میرے آن کر — پوچھنے مجھ سے لگا وہ باخبر
یہ کہ اے شیدا دلِ محزون مرے — وے بلاکش عاشقِ مفتون مرے
آتش فرقت مین تیری دل کا حال — کیا ہی کچھ تو مُنھ سے تو اپنے نکال
مین کہا اُس سے قسم اللہ کی — جان اب مجھ مین نہ کچھ طاقت رہی
بیٹھکر اِک دم سرِ بالین پر — اُٹھ گیا بے ساختہ وہ باخبر
ساتھ اپنے لے گیا وہ خود پرست — عقل و دین میرا وہ سارا ایک لخت
مین نے تب اُس سے کہا اے خوش ادا — پھر مین کب دیکھونگا تجکو یہ بتا

یہ لگا کہنے مجھے دیکھے گا تو | خواب مین اپنے پھر آدھی رات کو

یہ داستان بیچ بیان تاسف اور ندامت اور صرف کرنے عمر کے بیچ اس چیز کے کہ نفع نہ دے قیامت کو اور بیچ معنون اور غرض قول نبی صلعم کے کہ سوء المومنین شفاء یعنے جھوٹا مومن کا شفا ہے

عمر گذری ساری قیل و قال مین | پھنس رہے غفلت سے اس جنجال مین
اے ندیم اب بہر حق اٹھ تو سہی | کچھ نہین طاقت ہی اب مجکو رہی
اے ندیم اب کفش پا سے دور کر | بہر موسیٰ ہی وہ آتش جلوہ گر ۱۳۳
دے مجھے اب وہ شراب شعلہ زن | جس سے جلکر خاک ہو تن اور بدن
اور بلا جلدی سے مجکو وہ شراب | غیر حق ہو جس سے جلکر سب کباب
وہ شراب اب مجکو دی تو اے لبیب | راہ پر ہو جو کہ در راہ حبیب
دے شراب ایسی مجھے اب جلد تر | مست ہون پینے سے جسکے اسقدر
جسطرف دیکھون اٹھا کر کے نظر | کچھ نہ آوے غیر دلبر کے نظر
وہ بلا مجکو تو اب بہر خدا | تاکہ فارغ ہون ز قید ما سوا
اور می خمر الحنا ہی لاؤ تم | چھوڑ پیالون کو لگا دو منھ سے خم
اٹھ توجہ کر ذرہ بہر خدا | کرنا ہے تسبیح اسکی دل مرا
خوف مت کر اب تو اے صاحب شعور | کیونکہ ہے اللہ تو رب غفور
ننگ ہی افسوس وقت عمر اب | حیف ہی صد حیف کھوئی عمر سب
آہ صد افسوس یہ عمر عزیز | کھوئی اپنے ہاتھ سے ہو بے تمیز
علم رسمی دور کر مجھ سے اخی | عمر علم رسم مین گذری مری
علم رسمی سارا قیل و قال ہی | اُس سے کچھ حاصل نہ خط اور خال ہے

دل کو کرتا ہی یہ مُردے سے تبر — کچھ نہین حاصل ہی اس سے جز خطر
طبع کو افسردگی بخشے مدام — مولوی باور نہ رکھے پھر کلام
علم کا ن برتن زنی مارے بود — علم کان بر دل زنی یارے بود
خرچ تونے علم گر تن پر کیا — ہوگیا حق مین وہ تیرے اژدہا
علم سے کرلے صفائی دل کی یار — ہے وہی پھر تیرا یار و غمگسار
علم حق ہے جان علم عاشقی — ما بقی ہے مکر ابلیس شقی
عاشقی کا حکم حق ہے اور درست — اور سوا اسکے ہین سارے علم سُست
جسکے دل مین ہو نہ اُلفت یار کی — ہے بلاشک وہ تو قابل نار کی
ہو نہ جس دل مین محبت کا اثر — ہے خدا کی مار اُس پر بیشتر ۱۳۴
جسکے دلمین ہو نہ مہر گلرخان — گنہ انبان ہی وہ پر از استخوان
رازِ باطن اس سے کب تجھپر ہو باز — گو ترے شاگرد ہون سو فخر رازی
علمِ رسمی گو تو کیسا ہی پڑھے — رازِ باطن اُس سے کب تجھپر کھلے
جو کوئی قربان نہ ہووے یار پر — اس کا لائق ہی جدا ہو تن سے سر
جو نہ ہووے مبتلاے ماہ رو — نام اُسکا لوحِ انسانی سے دھو
جس کسی کے ہو نہ دلمین مہر یار — اُسپہ لائق ہے کہ ہو یا لان کا بار
الغرض اس علمِ رسمی مین اجی — کھو چکا تو عمر اپنے کام کی
علمِ دین ہے فقہ و تفسیر و حدیث — جو سوا اسکے پڑھے ہو وہ خبیث
عمر سے تیرے کوئی پوچھے اگر — سات دن باقی ہین اسمین تنگ کر
سُن تو اس ہفتہ مین اے فرخدا — اب پڑھے گا علم مبتلا کونسا
فلسفہ یا نحو یا طب یا نجوم — ہندسہ یا رمل اعداد و رسوم
یہ علوم اور یہ خیالاتِ صُور — فضلۂ شیطان ہے یہ سنگ پر

جو ہو دل خالی زعشق دبران — سنگِ استنجا شیطان اسکو جان
دل کو علم عشق سے خالی اگر — دیکھتا ہے بے حیا تک غور کر
سنگِ استنجا شیطان ہی وہ دل — دل نہین پر ہے سرشت آب و گل
حیف ہی رکھتا ہے جو تو اے دغل — سنگِ استنجا دیوا اندر بغل
لوح دل سے فضلۂ شیطان دھو — اے مدرس درس عشق ہم بگو
چند خوانی حکمتِ یونیان — حکمتِ ایمانیان را ہم بخوان
پڑھ چکا تو حکمت یونیان — حکمتِ ایمانیون کو بھی تو جان ۱۳۵
علم معقولات بے بنیاد ہی — مغز کو خالی کرے گا نا بکے
بحث نحو صرف مین کی عمر صرف — ابتو فصل عشق سے پڑھ یک دو حرف
دل کو روشن کر بانوار جلی — کیون بنا ہے کاسہ لیس بوعلے
فخر رازی اور ارسطو بوعلے — ہین یہ باطل اور اِنکے علم بھی
ان کو جو پڑھتا ہی تو اے زشت خو — خوک اور کتون کا جھوٹا کھاتا تو
سرورِ عالم شہ ہر دوسرا — کہتا ہے مومن کے جھوٹے کو شفا
سورا رسطالیس سور بوعلی — کب شفا حضرتؐ نے فرمایا اخی
مومنون کے جھوٹے مین ہے شفا — کافرون کا جھوٹا ہی زہر اور بلا
کھالیا ہی زہر اگر تو نے ذرا — جاکے کھا تریاق تا ہووے شفا
سینہ اپنا جاکے تو صد چاک کر — دل کو تو آلودگی سے پاک کر
کب تلک افسوس زاری بیشمار — شرم کر حق اور نبیؐ سے ابتو یار
کب تلک بیہودگی سے گفتگو — تو کرے گا اب بتا اے زشت خو
کب تلک اس فکر باطل مین بھلا — تو رہیگا مبتلا اے بیحیا
فکر کر اس کا جو تیرا یار ہو — درد و غم کا تیرے حامی کار ہو

سُن دف و نے سے وہ کُل مرد عرب — کہتا تھا کیا خوب از روے طرب
گوشِ جان سے سُن ذرا اے نیک خو — قول اک مردِ عرب کا مجھ سے تو
تھا عرب مین ایک مرد خوش ادا — عشق سے رکھتا تھا وہ کچھ ذائقہ
ایکدن فرحت سے وہ بے رنج و غم — دائرہ اور نے بجاتا تھا بہم
اور کہتا تھا یہ خوش الحان سے — یعنے اس مضمون کو جی جان سے
ہو ولے تم قوم اے مردان کار — مدرسہ مین رہ کے یون لیل و نہار
کچھ کیا حاصل نہ تم نے زینہار — جز خیال اور وسوسہ ای نابکار
جو کہ کرنا تھا کیا تم نے نہ کام — عمر باتون مین کری ناحق تمام
حق چق و بق بق مین یہ عمر عزیز — تم نے کھوئی رائگان اے بے تمیز
پر کبھی تم نے نہ ذکر اُس کا کیا — جس نے یہ تم کو دیا ذہن و ذکا
ذکر مین اور فکر مین غیرون کے آہ — جان اور تن کو کیا ناحق تباہ
چھوڑ کر کے تم نے کوچہ یار کا — لے لیا ہے آہ رستہ نار کا
ہے تمھارا ذکر در غیر الحبیب — کچھ نہین عقبیٰ مین اب تم کو نصیب
لوح دل سے دھو اُسے ای نیکذات — علم جو دیوے نہ عقبیٰ مین نجات
ساقیا یک جرعہ از جامِ قدم — دے تو اب امداد کو بہر کرم
تا کرے شق پردۂ پندار کو — یار کی آنکھون سے دیکھے یار کو

یہ داستان بیچ قطع علائق اور گوشہ نشین ہونے خلائق سے ہے

جس کو دے توفیق رب العالمین — ہو وہ قیل و قال سے عزلت گزین
تجکو خلوت مین ہی عزت اے فتا — اختلاط خلق سے ڈھونڈے ہی کیا
جو ملے گوشہ سے عزت بر ملا — خلق کے ملنے سے پھر حاصل ہی کیا
دامنِ عزلت سے پا مت کر بدر — کیون پھرے ہی چون گدایان در بدر

گوشۂ خلوت مین تو بیٹھا اگر — پھر قدم ہرگز کبھی باہر نہ دھر
جو تو دیو نفس سے پاوے امان — جا پری کی طرح سے ہو جا نہان
جسطرح پریان جو رہتی ہین چھپی — دیو کے ہاتھون سے رہتی ہین بچی
اسطرح جب دور ہو تو خلق سے — نفس و شیطان کے ہاتھونسے بچے
کب حقیقت سے کھلے گا تجھپہ در — تو مجازی سے نہ گذرے گا اگر
ہووے کب حاصل تجھے راہِ خدا — جب تلک چھوڑے نہ دنیا کا مزا
جو تو چاہے عزت دُنیا و دین — خلوتے از مردم دنیا گزین
جس نے پایا کچھ بھی خلوت کا مزا — ہوگیا وہ دو جہان کا پیشوا
جب ہوئی پوشیدہ رب سے لیل قدر — ہوگئی وہ رشک صد خورشید و بدر
چھپ رہی ہی جو شب قدر اے فتا — اسلیے مقبول ہے پیش خدا
ہے نہان جو اسم اعظم اسلیے — سارے نامون کا وہی سردار ہی
ہو تو گر عالم سے پنہان اے ولی — لیلِ قدر اور اسم اعظم ہے تو ہی
بیٹھ جا گوشہ مین اے فرزانہ مرد — اور جمیع ماسوا اللہ سے فرد
گنج مقصد ہی یہ خلوت اے پسر — لیک علم اور زہد ہو وین جمع گر
علم بن مت بیٹھ گوشہ مین فتا — اسمین ذلت ہے تجھے بے انتہا
اور بُرا ہے علم بھی بے زہد کے — تو سمجھ اسکو ذرہ اے نیک پے
اسپہ یاد آیا مجھے قصہ لطیف — غور سے سن اِسکو اے مردِ شریف

حکایت ایک عابد جاہل کی کہ غار مین رہتا تھا اور جوان دنیا دار کی

تھا کسی جا ایک مرد خوشخصال — عالم و فاضل ولی صاحب کمال
عالم و زاہد سخی اہل کرم — متقی و پارسا و محتشم
رکھتا تھا گھر مین وہ اپنے اک پسر — صورت ظاہر مین مانند قمر

۱۳۷

گرچہ ظاہر مین تھا ازبس خوبرو — لیک باطن مین تھا بداور زشت خو
تا خلف تھا حد سے زیادہ وہ پسر — رنج تھا اس بات سے اُس شیخ پر
الفت پدری سے پر ای نیک پے — علم کی تعلیم کرتا تھا اُسے
اپنی کم بختی سے لیکن وہ پسر — بھاگتا تھا پڑھنے سے ادھر اُدھر
کرتا تھا صحبت بد دنکی اختیار — نیک باتون سے اُسے آتی تھی عار
کہتا تھا جس بات کو اُسکا پدر — کرتا تھا بر عکس اُسکے وہ پسر
آخرش اک روز تنگ ہو کر کہا — باپ نے اُسکے کہ سُن اے بچیا
جو کہ تجکو لکھنا اور پڑھنا نہین — دور ہو جا پاس سے میرے کہین
مین نہین دیکھا ہی تجھ سا ناخلف — گاؤ خر بھی تجھ پہ رکھتے ہین شرف
ایسے نالائق سے کیا اُمید ہی — دین و دُنیا مین نہ کام آوے مرے
دور ہو گھر سے نکل اے بچیا — نوکری کر جا کہین اور کھا کھلا
بے حیائی سے یہ بولا وہ پسر — ہے خوشی میری بھی یون ہی اے پدر
عرض کی اُسنے کہ حضرت خوب ہے — جلد مجکو آج رخصت کیجیے
ایک گھوڑا خوب سا لے دیجیے — اور خرچ راہ بھی کچھ دیجیے
تا کہ جب تک مین کہین نوکر نہ ہون — قوت یسری اُس سے مین اپنی کرون
سنکے اُسکے باپ نے پھر جلد تر — کر دیا تیار اسباب سفر
ایک گھوڑا جو کہا تھا لے دیا — اور خرچ راہ بھی کچھ دے دیا
اور کپڑونکے کئی جوڑے بنا — ساتھ اُسکے کر دیے اور یون کہا
جا ترا حافظ خدا اے بد گہر — پھر قدم ہرگز نہ رکھیو تو اِدھر
ہو کے رخصت باپ سے راہی ہوا — پھر نہ مُنھ اِسطرف کو اُسنے کیا
شہر شہر و در بدر پھرنے لگا — نوکری کی جستجو کرنے لگا

رفتہ رفتہ آخرش وہ نوجوان — اِک شہر کے بیچ پہونچا ناگہان
کہتے ہین اُس شہر مین تھا اِک امیر — صاحبِ حشمت امیرِ بے نظیر
اُس امیرِ نیک کی اے خوش ادا — نوکری کا تھا قلم جاری سدا
دے تھا عرضی نوکری کی اُسکو جو — اُس کو نوکر اپنا کر لیتا تھا وہ
عرض کی اُسنے جون ہی جا کر کہا — نام اُسکا جھٹ سوار ونمین لکھا
ایک مدت تک سوار ونمین رہا — ہوتے ہوتے عہدہ پھر بڑھنے لگا
پھر جو کی قسمت نے اسکی یاوری — فوج ساری کا ہوا افسر یہی
چند عرصہ مین ہوا وہ نوجوان — صاحبِ حشمت امیرِ کامران
عیش و عشرت مین وہ رہنے لگا — بے غم و بے رنج و بے محنت سدا
ایک مدت تک رہا اس رتبہ پر — جب تلک چاہا خدا نے وہ پسر ۱۳۹
اُس پسر کی جس گھڑی انیکنام — عیش و عشرت کی ہوئی مدت تمام
کی قضا نے جو نظر نوعِ دگر — دم کے دم مین ہو گیا زیر و زبر
نے رہا لشکر نہ وہ فوج و سپاہ — نا وہ دولت نا وہ حشمت نا وہ جاہ
نہ قلعہ نہ محل نہ وہ بارگاہ — دم کے دم مین ہو گیا بالکل تباہ
رہ گیا جیسا کہ تھا پہلے وہ مرد — مفلس و مسکین پھر با سوز و درد
ہاتھ سے تقدیر کے وہ بینوا — ٹھوکرین کھاتا پھرے تھا جا بجا
پھرتا تھا صحرا بہ صحرا در بدر — فقر و فاقہ سے وے خستہ جگر
پھرتے پھرتے الغرض با سوز و درد — اِک شہر کے بیچ جا نکلا وہ مرد
دن کو تو اُس شہر مین پھرتا رہا — رات کو جا ایک مسجد مین پڑا
تا مسافر جانکر اُس شخص کو — دے کھلا کھانا کوئی مردِ نکو
الغرض کی رات مسجد مین بسر — ہو گئی اتنے مین صبح جلوہ گر

صبح ہوتے ہی وہ مردِ بینوا — باہر آ مسجد کے در پر ہو کھڑا
سوچنے دل مین لگا اپنے جوان — یا الٰہی اب بتا جاؤن کہان
تھا اسی حالت مین وہ مردِ گدا — دیکھتا کیا ہے کہ اک خلقِ خدا
پہنکر پوشاک اور گھر سے نکل — جاتی ہے جنگل کو دوڑی بے خلل
اپنے اپنے گھر سے ہر اک مرد و زن — جانب صحرا رواں ہے بے محن
اس جوان کے دل مین یہ آیا خیال — دیکھ تو تو بھی ذرہ چل کر کے حال
ہو رہا ہے آج صحرا مین یہ کیا — بے محابا جو ہر اک جاتا ہے چلا
کہہ کے یہ اور اٹھ کے وہ مردِ خدا — ساتھ اُن لوگون کے آخر ہو گیا
عقریب اُس شہر کے اک کوہ تھا — اسمین اک درویش رہتا تھا سدا
غار کے اندر ہی اندر وہ گدا — رات دن کرتا عبادت کو ادا
حق تعالیٰ اُسکو قدرت سے مدام — بھیجدیتا تھا اُسی جا پر طعام
اسلیے اُس غار سے باہر اخی — وہ فقیر ہرگز نہ نکلے تھا کبھی
اُسکا بعد اک سال کے معمول تھا — غار سے باہر نکل کر بیٹھتا
تھا معین ایک دن ہر سال مین — باہر اُسدن آتا تھا ہر حال مین
کوہ کی چوٹی پر آکر بیٹھتا — آپ کو دکھلاتا سب کو دیکھتا
خلق اُسکے دیکھنے کے واسطے — جمع ہوتی تھی تنے اُس کوہ کے
منزلون سے آتی تھی خلقِ خدا — اُس کی زیارت کے لیے اُسدن سدا
تھا وہ دن عالم مین گویا روزِ عید — وان کا جانا سمجھے تھا ہر اک سعید
اور کچھ خیرات بھی کرتے تھے وان — لائق اپنے ہر کبیر و ہر جوان
الغرض اُسدن اسی معمول پر — جمع خلقت ہو رہی تھی بیشتر
یہ جوان بھی تھا وہین حیران کھڑا — دیکھیے ہوتا ہے یان کیا ماجرا

جاتا ہے ۱۴۰

اتنے مین اک شور خلقت سے اٹھا — آئے حضرت سامنے دیکھو ذرا
دیکھکر درویش کو اُس کوہ پر — دور سے کرتا تھا زیارت ہر بشر
اور طلب کرتے تھے اُس درویش سے — بس دعاے خیر سب چھوٹے بڑے
اپنے اپنے مدعا کے واسطے — لوگ اُس سے ہی دعا کرواتے تھے
اور وہ درویش بھی با التجا — اُنکے حق مین مانگتا حق سے دعا
الغرض اُسدن صبح سے تا بشام — تھا رہا اُس کوہ کے گرداگرد حام
شام کے ہوتے ہی وہ پیر ہُدا — اُٹھ وہان سے غار کے اندر گیا
خلق ساری اپنے اپنے گھر گئی — رہ گیا وان وہ جوان اجنبی
سوچے جی مین لگا اپنے جوان — مین بھلا اے دل بتا جاؤن کہان
آدمی ہر ایک اپنے گھر گیا — تو کرے گا شہر مین جا کر کے کیا
کر بسر جیون تون یہان اس رات کو — صبح کو پھر دیکھیے جو ہو سو ہو
کہہ کے یہ اور ہاتھ رکھکر زیر سر — پڑ رہا جنگل مین تنہا خاک پر
جب گئی تھوڑی سی رات اُسکے تئین — دل مین اُسکے یہ خیال آیا وہین
کیون پڑا تنہا یہان اے پُر خلل — اُٹھ کے اُس درویش کی خدمت مین چل
گر تجھے کچھ عقل ہے اے ہوشیار — کر تو درویشون کی خدمت اختیار
صحبت درویش سے مسرور رہ — اور ساری خلق سے بس دور رہ
حُبِّ درویشان کلیدِ جنت ست — دشمنِ ایشان سزاے لعنت ست
دوست درویشون کا ہووے جنتی — دشمن اُنکا ہو بلاشک دوزخی
چلکے اُس درویش کی خدمت مین اب — سیکھ کچھ راہ خدا اے بے ادب
واسطے دُنیا کے کیون اے بیخبر — ٹھوکرین کھاتا پھرے ہے دربدر
کیا ہے حاصل رنج لے جانا تجھے — آخر اک دن یار مر جانا تجھے

۱۴۱

آخرت کے کار سے غافل نہ ہو — دولتِ دُنیا پہ تو مائل نہ ہو
دلمین اپنے پختہ کرکے یہ خیال — غار کی جانب چلا گھوڑے کی چال
اعتقادِ دل سے وہ اے نیک بخت — جاکے قدمونپر پڑا درویش کے
دیکھکر درویش بولا اے جوان — کیا ترا مطلب ہے کر مجھ سے بیان
عرض کی اُسنے کہ اے پیرِ ہُدا — ہے مجھے مطلوب اب راہ خدا
اور مجکو چاہتا ہے کچھ نہین — راہِ حق بتلائیے میرے تئین
یہ کہا درویش نے اے نوجوان — گر یہی منظور ہے تو رہ یہان
میری خدمت مین رہا کر تو سدا — تا ترا مقصود بر لاوے خدا
بے کیے خدمت کوئی پاتا نہین — خدمتی محروم اب جاتا نہین
ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد — ہر کہ خود را دید او محروم شد
جس نے خدمت کی ہو مخدوم وہ — کی خودی جسنے رہا محروم وہ
جو مجھے خدمت پسند آئی تری — ایک دم مین تجکو کردونگا ولی
جہل سے اپنے وہ درویش غبی — آپ کو سمجھے تھا عالم اور ولی
جہل سے بدتر نہین ہو کوئی شے — جہل کفر و شرک کی بنیاد ہے
جہل سے ہو دلمین نخوت اور غرور — رہتا ہو جاہل سدا رحمت سے دور
جہل تن مین اک بلاے جان ہو — آدمی جاہل بھی کچھ انسان ہو
ہو سکے جتنا تو رہ جاہل سے دور — جاہلونپر ہو غضب حق کا ضرور
تو بھی اے آمد اگر ہے ہوشیار — صحبتِ جاہل نہ کرنا اختیار
تیر کے مانند تو جاہل سے بھاگ — جاہلون کی ہو دے صحبت مثل آگ
ہو یہان جاہل سے اکثر کام بد — آخرت مین اُسکا ہوا انجام بد
جب تلک زندہ ہو جاہل خوار ہے — عاقبت اُسکا ٹھکانا نار ہے

جہل سے اپنے گدا نے آہ آہ
غیر کو ناحق کیا یار و تباہ

جہل کا اُسکے کرونمین گریبان
قہقہہ مارے ہر اک پیر و جوان

الغرض پھر وہ جوان با صد خوشی
پڑرہا خدمت مین اُس درویش کی

پاس اُس درویش کے رہنے لگا
اُسکے کہنے پر عمل کرنے لگا

جو کہ فرماتا تھا پیر اُسکے تئین
جان و دل سے جھٹ وہ کرتا تھا وہین

ایک مدت جب گئی اُسکو گذر
پاس اُس درویش کے اے بہرور

ایک دن درویش نے اسکو اخی
سامنے اپنے بٹھایا با خوشی

ہر طرح کی گفتگو کرنے لگا
اُس جوان سے وہ فقیر بے نوا

اُس جوان نے خوش جو پایا پیر کو ۱۴۴
عرض کی اُسنے کہ اے فرخندہ خو

ہو جو گستاخی مری اسدم معاف
عرض خدمت مین کرونمین صاف صاف

یہ کہا درویش نے اے نوجوان
جو ترا دل چاہے کر مجھ سے بیان

عرض کی اُسنے کہ یہ جو آپ کی
آنکھ پر ہے موم کی ٹکیا لگی

اِس کو ہم وقتِ وضو اور غسل کے
دور کیون کرتے نہین ہو آنکھ سے

دوسرے یہ ناک مین بتی جو ہے
اسکے رکھنے کا سبب بتلایئے

دونون باتون کا مجھے دیجیے جواب
تاکہ ہو موقوف دل کا پیچ و تاب

یہ کہا درویش نے اے یار غار
جبکہ کی مین نے فقیری اختیار

یہ کیا تھا عہد مین نے اُس گھڑی
جب تلک باقی ہے جی مین میرے جی

مین کرونگا نفس کے برعکس کار
گو وہ کیسا ہی ذلیل ہو اور خوار

اس سبب سے رات دن مین برملا
برخلافِ نفس کرتا ہون سدا

ناک کی بتی کا سُن مجھ سے سبب
نفس نے اِک بار کی خوشبو طلب

یون کہا اک روز مجھ سے نفس نے
عطر مجموعہ کا مجھکو چاہیئے

مین نے بدلے عطر کے لی ایسپر — گوہ کی بتی ناک مین اُسدن سے دھر
تاکہ آوے نفس قابو مین تمام — ایسے ایسے اسلیے کرتا ہون کام
اور سُن تو دوسرا مجھ سے یہ اب — آنکھ کے اِک بند کرنے کا سبب
بند مین نے آنکھ کو یون کر لیا — حق کی نعمت مین نہ ہو اسراف تا
کیونکہ دُو سے دیکھتے ہین جسقدر — ایک سے بھی اُتنا آتا ہے نظر
اسلیے کافی ہے مجکو ایک بھی — گرچہ مین نے بند کر لی دوسری
بند کی ہے آنکھ مین نے اسقدر — نا کھلے ہرگز نہ یہ پھر عمر بھر
اسقدر ٹکیا جمائی موم کی لو — حشر تک ہرگز نہ اُترے گی کبھی
سُنکے یہ باتین جوان نے یون کہا — گرچہ مین جاہل ہون اے مردِ خدا ۱۴۴
عالم و فاضل ہے پر میرا پدر — اُس سے مین اکثر سُنی ہے یہ خبر
غسل کرنے سے جنابت کے کبھی — خشک رہجائے اگر اِک بال بھی
اُس جنابت سے نہ ہوگا پاک وہ — گو کرے تو بار تن کو شست و شو
کیونکہ دھونا فرض ہے گا جسم سب — گر رہا کچھ خشک پاک ہوتا ہے کب
اور تیرا عضو سارا اے عزیز — خشک رہتا ہے سدا کرلے تمیز
یعنے تیری آنکھ ساری دیکھ لے — خشک رہتی ہے یہ نیچے موم کے
دوسرے یہ ناک مین تیرے اڑی — ایک بتی گوہ کی جو حد سے بڑی
کسطرح تیری نماز ہووے درست — جب تلک غسل و وضو ہووے نہ چست
اسکے اوپر آپ کو اب ہے فقیر — کہتا ہے تو صاف پاک اور بے نظیر
ایسے علون سے خدا دیوے پناہ — دین و دنیا جو کرے دونون تباہ
اسطرح کے زہد و تقویٰ سے ترے — یہ ترا خادم بہت حیران ہے
سُنکے یہ باتین جوان سے وہ گدا — دلمین کر انصاف اور چپ رہگیا

زانوؤن مین رکھکے سر اپنا فقیر — ملے خفت کے ہوا ایسا حقیر
شیر کے آگے ہون جون روباہ پیر — اُس جوان کے سامنے اسدم فقیر
ایک عرصہ تک تامل مین رہا — پھر یہ اپنے دل سے اُسنے یون کہا
کرکے تو انصاف ایدل اب ذرا — اِس جوان کو اپنا تو مُرشد بنا
اُٹھ یہان سے کرکے تو یہ جلد تر — اس خباثت کو بدن سے دور کر
غسل کامل اور وضو کو چست کر — باندھ پھر حق کی عبادت مین کمر
الغرض نہادھو کے اُٹھکر بانیاز — کی ادا اُسوقت جو اُسنے نماز
وہ مزہ اور حظ اُسے حاصل ہوا — جسکا کچھ ہوتا نہین ہے انتہا
وہ تجلی اُس گھڑی حاصل ہوئی — پہلے اِس سے جو نہ دیکھی تھی کبھی ۱۴۵
ہوکے نادم پہلی باتون سے بُلا — اُس جوان کو پاس اپنے یون کہا
علم دین جاکر کے پڑھ تو شہر سے — پھر سکھایا کر یہان آکر مجھے
شرم آتی ہے بُڑھاپے سے مجھے — اسلیے پڑھنے کو کہتا ہون تجھے
اُس جوان نے سُنتے ہی جھٹ پٹ چلا — جو کہا تھا پیر نے وہ ہی کیا
سیکھنے سے علم کے اے بہرہ ور — ہوگیا درویش راہ راست پر
ہوگیا درویش پھر تو بے خلل — عالم وزاہد ولیّ بے بدل
ہوگئے جب علم اور زہد ایک جا — جب ہوا مقبول درگاہ خدا
ہونا علم اور زہد آپسمین بہم — رکھ سکے کب رہ مین غربت کے قدم
علم ہے جو راہ دکھلا دے تجھے — دھوئے زنگ گمرہی دل سے ترے
زہد وہ ہے جو اُکھاڑے بیخ سے — ماسوا دلبر کے دلمین جو ہے شے
جو جو ہے دل مین سوا حق کے بھرا — زندہ وہ شے ہے کرے سب کو فنا
یہ ہوس دل سے ترے باہر کرے — اور دلمین خوف وڈر ظاہر کرے

ڈرتے ہین حق سے وہ مردانِ خدا — علمِ حق جنکو کیا حق نے عطا
اِنَّمَا یَخْشَی ہے اُنکی شان مین — کہتا ہے حق دیکھ لے قرآن مین
یعنے مجھ سے اب بہت ڈرتے ہین وے — عالم و عامل ہین جو بندے مرے
خَشْیَۃُ اللّٰہ کو نشانِ علم جان — اِنَّمَا یَخْشَی قرآن مین پڑھ جوان
دل کو علمِ خوف سے آباد کر — جا حدیث کُوْ عَلَمُکُمْ یاد کر
یعنے فرماتے ہین یہ حضرت نبیؐ — جانتا ہون مین جو تم جانو کبھی
ذکر کیا ہنسنے کا بلکہ بر ملا — روتے روتے غم سے دونالے بہا
ساقیا وہ جام اب مجکو پلا — ٹکڑے ٹکڑے جس سے ہو سینہ مرا
درد و غم سے کرکے پُر اک جام لا — جلد دے آمد آد کے مُنھ سے لگا
تاکہ در دیار جا دل مین سما — درد سے ہو درد اُسکے کی دوا
زاغ علم کان بہر کاخ و باغ بود — ہمچو مرد وزد را چراغ بود

اس داستان مین مذمت اُن علما کی ہے جو مشابہت رکھتے ہین اُمرا کی اور دور رہتے ہین فقرا سے ۱۴۶

فقر سے ہو علم کو زیب اے پسر — نے زباغ و زاغ واپس گاؤ خر
فقر فخری کہتے ہین حضرت نبیؐ — فقر سے ہو زیب و زینت علم کی
علم کی عزت بلا شک فقر ہے — فقر و فاقہ عالمون کا فخر ہے
فقر و فاقہ سے ہے عزت علم کی — حشمتِ دنیا ہے ذلت علم کی
فقر و فاقہ عالمون کا تاج ہے — مومنون کا فقر ہی معراج ہے
مولوی کو یہ گمان لاریب ہے — اُسکو اسبابِ جہان سے زیب ہے
علم کا نقصان ہے حضرت مولوی — حشمت و مال و منال دُنیوی
قاقم و خز کب تلک یون پہنکر — ہوگا تو آراستہ اے نامور

اور کب تک مرغ و ماہی سے اخی
تو کریگا زیب و زینت و زینت خوان کی

آپ کر انصاف اے صاحب کمال
ہو میسر کب تجھے یہ از حلال و

اسقدر مال و منال اے با ادب
جز فریب و مکر کے ہو جمع کب

تو مشقت گر کرے ہو ہو نڈھال
آہ کب کچھ ہاتھ مین مال حلال

اسمین بس اتنا تکلف ہو ضرور
جو کی روٹی اور کچھ دال مسور

موٹا جھوٹا کپڑا تن ڈھکنے کو ہو
اس سے زیادہ ہو نہ پھر تجکو کبھو

اور یہ تیرا اسقدر مال و منال
جمع ہو کیونکر یہ از وجہ حلال

مال و ملک و دولت و باغ و بہار
مسند و تکیہ و خانۂ زر نگار

۱۴۷ نان و حلوا قند و شکر قورما
ہو میسر بے شبہ کیونکر بھلا

جسکے اوپر آپ کو کہتے ہو وا
عالم و فاضل ہین ہم با اتقا

علم دین سے یون کرو جھنڈا کھڑا
اور کھانا پھر نا ہو اسطرح کا

ہاتھ مین کچھ مال لایا شبہ ناک
تاکہ ہو تو نرم پوش اور خوش خوراک

آخرش تجکو کرے دین سے بری
یہ تن آرائی و یہ تن پروری

مال و ملک و دولت و باغ و چمن
سب یہ گردن مین پڑینگے طوق بن

ایک لقمہ بھی جو کھاوے شبہ ناک
خاک کھا اور ڈال تو دانتو نپہ خاک

اور یہ لقمہ آخرش اے نیکنام
زہر قاتل ہو ترے حق مین تمام

تجھکو مال و جاہ پر مفتون کرے
نور عرفان دل سے وہ بیرون کرے

تو تو اس لقمہ کو کھاوے بے شبہ
دین اور ایمان ترا کھاتا ہے یہ

ایسا لقمہ دین کو یون کھاوے سن
اندر اندر جسطرح لکڑی کو گھن

تو برائی اور خباثت بدر کی
شبہ کے لقمہ کو سن مجھ سے اخی

یعنے اک دانہ ہو اگر شبہ ناک ق
اسکو لیکر حضرت ابراہیم پاک

لیکر دین تعظیم اور عزت سے جا — بو دین کعبہ کے حرم مین بر ملا
تخم اُسکا ڈالے اپنے ہاتھ سے — اور گاؤ چرخ سے بونا کرے
اور سینچین آب زمزم سے اُسے — حضرت ابراہیمؑ آکر پے بہ پے
اور اُسکے کاٹنے کے واسطے — آہن نو سے اگر دانتی بنے
اور بینین حضرت خیر النار — حجر اسود سے بنا کر آسیا
اور گوندھین اُسکو حورین جنتی — باخوشی کوثر کے پانی سے اخی
اور خمیر اُسکے پہ پڑھیے بے عدد — فاتحہ یا قل ہو اللہ احد
اور جلاوین لاکے حضرت جبرئیلؑ — لکڑیان طوبیٰ کی جھٹ بے قال و قیل
اور پھونکین آگ اُسکی دمبدم — حضرت عیسیٰؑ نبی محترم
اور پکاوین حضرت مریمؑ اُسے — نوحؑ کے تنور مین اے نیک پے
اور گرچہ تو پڑھے لے ہوشیار — اُسکے ہر لقمہ پہ بسم اللہ ہزار
گرچہ اُسپر ایسے ایسے ہون عمل — پر نہ اُس لقمہ کا کچھ جاوے خلل
باوجود ایسی کراماتون کے یار — وہ خباثت اُسکی ہو پھر آشکار
آخرش خاصیت اُسکی جب کھلے — وہ ہی لقمہ زہر ہو تجکو لگے
راہ طاعت مین تجھے بیجان کرے — خانۂ دین کو ترے ویران کرے
راہ جنت کی چھڑا کر بے خلاف — راہ دوزخ کی بتادے تجکو صاف
درد دین کا ہے تجھے اپنے اگر — جلد اسکا کر علاج اے بے خبر
ورنہ ہوگا دین تیرا سب تباہ — کر علاج اس کا ذرہ بہر آہ
کرکے محنت اور مشقت باکمال — جاکے پیدا کر تو کچھ قوت حلال
اس ہوا و حرص سے تو درگذر — کر قناعت پیشہ مت پھر دربدر
جو نہ ہووے جامۂ اطلس تجھے — تن کے ڈھکنے کو ہی کملی بس تجھے

۴۸

ہو نہ گر کمخاب و مخمل گلبدن — اِک گزی کافی ہے ڈھنکنے کو بدن
نان و حلوا و رمہ زردا پلاؤ — اور بریانی مستحسن نان پاؤ
ہون نہ یہ کھانے اگر باقند و مشک — تجکو کافی ہے پیاز و نان خشک
سونے چاندی کے نہ ہون برتن اگر — مٹی کی صحنک بھی کافی ہی مگر
اور نہ ہووے گر پیالہ زرّ ناب — کف سے پی سکتا ہی اپنے یار آب
اور سنہرے آبخورے گر نہ ہون — پی سکے ہے یار پانی چلو ون
اور نہ ہووین اسپ گر زرین لجام — پا پیادہ چل سکے ہے چند گام
گھوڑا ہاتھی اونٹ خچر جو نہو — چل سکے ہے پا پیادہ یار تو
جو نہ ہووے دور باش زینتِ ویس — دور باشِ نفرتِ خلق از تو بس
یعنے گر ہووین نہ تیرے باوقار — آگے اور پیچھے نقیب اور چوبدار
اس سے بہتر ہے کہ تجکو ضرور — سارا عالم ہر طرف سے دور دور
اور نہ ہون گر خانہاے زرنگار — کر سکے ہے زندگی در کنج غار
ہو نہ گر دالان کوٹھا کوٹھری — رہنے کو کافی ہی خس کی جھوپڑی
اور نہ ہووین فرش گر ابریشمین — بوریے کہنہ پہ ہو گوشہ نشین
مخمل و دیبا کا تکیہ گر نہ ہو — رکھ کے پتھر کے نیچے یار سو
واسطے ڈاڑھی کے گر کنگھی نہ ہو — انگلیون سے کنگھی کر سکتا ہی تو
اس جہان مین ہی تو چند اکروزکو — بن کے پھل سے کر بسر اوقات کو
الغرض جس چیز کا چاہے یہان — ہو سکے ہی اسکا بدلہ بیگمان
جسکا چاہے تو جہان مین ہو عوض — تجکو حاصل اسکا بدلہ ہو غرض
اور جہانمین بے عوض ہی جان تو — قدر اپنی عمر کی پہچان تو
عمر کا بدلہ نہ ہو سکتا ہے یار — اسکو ہاتھون سے نہ کھوے ہوشیار

۱۴۹

ساقیا بہر خدا وہ جام دے | چھوٹ کر حرص و ہوا کی قید سے
تا کرے آمداد جا کر بے محن | یار کے کوچہ مین قربان جان و تن

بیان چیزون مختصر متفرق کا اور مبنی اشارہ قولہ تعالےٰ کے

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً انصاف اور اخلاص کیسا تھ

خرچ جان اپنی کرو اے عاشقو | دوستی مین اپنی گر تم راست ہو
جو کوئی اس راہ سے آگاہ ہی | تن کو جانے ہی کہ سنگ راہ ہی
ٹھوکرین کھاتا ہی سب کی وہ سدا | جو کوئی اس راہ سے واقف ہوا
گیند دولت کا وہ آخر لے گیا | جان دی جس نے بپاے دلربا
دو جہان سے اُسنے بازی جیت لی | یار کے قدمونپہ جس نے جان دی
گر حیات اور عیش خوش چاہے ہی یار | گاو نفس اپنے کو تو اول تو مار
کر جوانی مین نثار دوست جان | جا عوان بین ذالک پڑھ جوان
یعنے بچہ یا کہ بوڑھی گاے ہو | اُسکی قربانی نہ ہووے جان تو
کر جوانی مین تو قربان آپ کو | یار کے قدمونپہ جو کچھ ہو سو ہو
جو ہوا بوڑھا گران جانی نہ کر | بوڑھے بکرے کی تو قربانی نہ کر
سب ہوے برباد ایام شباب | بہر دین کچھ بھی نہ لی تونے ثواب
دن جوانی کے ہوے آخر تمام | کچھ کیا حق کے لیے تونے نہ کام
گذرا سن پنجاہ سے اور اک سجود | نے کیا تا کام آوے اے جہود
ساٹھ سے بھی عمر زیادہ ہوگئی | کام کی جو بات تھی ہرگز نہ کی
عمر تیری کام کی گذری ہے آہ | ایک بھی سجدہ نہ تونے کر لیا
تا کہ کام آتا وہ تیرے یوم دین | وہ کیا ہرگز نہ تونے اے لعین

اب بھی تو اے عندلیب کہنہ سال — کر شروع آہ و فغان چیخ بنال
جو کیا نالہ نہ در فصلِ بہار — کر ادا اُس کو خزان مین زینہار
اب بھی تو بہر خدا اے بے خبر — اِس بڑھاپے کو غنیمت جانکر
عجز سے رو کر خدا کے رو برو — توبہ و استغفار کر ہر لحظہ تو
جو جوانی مین کیا تو نے نہ کام — کر ادا اُسکو بڑھاپے مین تمام
تا کہ تو جانے زیان کا سود یار — تھے گنہ تو نقد اور توبہ اُدھار
غرق دریاے گناہی تا بکے — وز معاصی روسیاہی تا بکے
غرق دریا مین گناہونکے بھلا — تو رہیگا کب تلک مجکو بتا
اور بدیون سے تو اپنی روسیاہ — کب تلک رکھے گا ایہ حالِ تباہ
گوش جان سے پنبۂ غفلت نکال — جدِّ امجد کا تو سُن پھر مجھ سے حال
حضرتِ آدمؑ کہ دادا سب کے تھے — اور خلیفہ تھے خدا کے جان لے
اور فرشتون نے اُنھین سجدہ کیا — دی خدا نے رہنے کو جنت مین جا
اِک گنہ کرتے ہی سُن اُنکو کہا — مذنبی مذنب نکل اب یان سے جا
تو طمع رکھتا ہی با چندین گناہ — داخل جنت ہو تو اے روسیاہ
اِک گنہ کے ساتھ آدم کو نکال — حق نے جنت سے دیا پھر دور ڈال
جو کرے صدہا گنہ شام و سحر — کسطرح جنت مین ہو اُسکا گذر
حد سے گذرا انتظار اب ساقیا — کر مدد یہ وقت ہے امداد کا
عمر گذری ہجر مین جلتے ہوے — اب تو مت محروم رکھ دیدار سے

اس دو استان مین بیان ہی مُراد قول نبی صلعم کی حُبُّ الوطن من الایمان
اور یہ کیا غرض ہی اِس سے

قید مین عصیان کی جو فید ہین — سِرِّ غیبی سے وہ نا اُمید ہین

جو گناہون کے پڑے ہین جال مین — یار کے دیدار سے محروم ہین
تن بدن کو پالتے ہین جو کوئی — قید مین ہین نفس اور شیطان کی
لذت تن مین پڑے ہین جو کہ بد — اُن کی گردن مین ہی حبلٌ مّن مّسد
بند تن کو توڑ زندان سے نکل — یار کے کوچہ کو اُٹھ کر جلد چل
اُٹھ توجہ کر سوے مُلکِ نعیم — یاد کر اوطان اور عہدِ قدیم
اُٹھ کہین بہر خدا تک سوچ تو — یار کے کوچہ کو اور اُس عہد کو
یار کی تجکو محبت ہے اگر — راہ لے کوچہ کی اُسکے جلد تر
ظاہر اور باطن یہ علم اے نیک تن — کہتے ہین ایمان سے ہی حُبِّ وطن
یہ وطن ہند و عراق و شام کے — وہ وطن ہی اور جس کا نام نے ۵۲
یہ وطن دنیا کے ہین سب ہی اخی — کب کرے تعریف دنیا کی نبیؐ
دوستی دنیا کی سر ہے ہر خطا — ہو خطا سے کب تجھے ایمان عطا
ترک دنیا کو کرے ہے یار جو — دو جہان کا ہوتا ہی سردار وہ
چھوڑ کر دنیا کو جاتا ہے وہ یار — اُس وطن کو نفس پر ہو کر سوار
نیک طالع ہین وہی اے نیک تن — جنکو رغبت ہے سوے اصلی وطن
ہین سعادت مند جو سب چھوڑ کر — رکھتے ہین وہ راہ اصلی پر نظر
اس وطن مین ہی تجھے جان اک سفر — جون مسافر چاہیے کرنا گذر
دیکھکر اس راہ کی باغ و بہار — کرلیا تونے وطن ہی اختیار
شہرِ تن مین اسقدر تو آ پھنسا — اُس وطن کو کر دیا دل سے جدا
اس وطن مین ہی جو یہ خود بو وطن — تو پڑا کب تک رہیگا خستہ تن
موڑ مُنھ اور تن سے جان کو شاد کر — اپنا تو اصلی وطن آباد کر
چھوڑ کر اصلی وطن اپنا بھلا — کوئی ویرانہ مین رہتا ہی پڑا

ہے یہ دُنیا خانۂ ویران یار — اس کو نادان ہی کرے ہے اختیار
ہے یہ ویرانہ سمجھ اور غور کر — اُلّو ون اور چند دن کے رہنے کا گھر
ہے یہ جنت واسطے کفار کے — ظالم و فساق و بداطوار کے
اور مومن کو ہو زندان یہ جہان — عیش اور آرام زندان مین کہان
فکر کر ایسی کوئی اے بے خبر — تا کہ تو اس قید سے ہووے بدر
آشیانہ ہو ترا عرشِ برین — تو پڑا ہے قید مین اندر زمین
چھوڑ کر کے اپنا خانۂ زرنگار — اس نجاست پر ہو تو مفتون یار
کیون خراب آباد مین ہو تو پڑا — دیکھ جا کر گلزار کی آب و ہوا
کب تلک اے شاہبازِ پرفتوح — تو رہیگا دور از اقلیم روح
چیف ہے صد چیف اے صاحب ہنر — ایسے ویرانے مین کھوے باک و پر
کب تلک اے ہُدہُدِ شہر سبا — تو رہیگا اس سفر مین بستہ پا
کر کے کوشش بند پا سے دور کر — اور اُڑا تو آپ کو پھر عرش پر
کیون پڑا خاکی کنوین مین سر کے بل — گر تو یوسف ہے کنوین سے آنکل
تا عزیزِ مصر ربانی ہو تو — جسم سے چھوٹے تو روحانی ہو تو
اس نجاست پر یہ سبزہ دیکھکر — ہو گیا مفتون تو اے خیرہ سر
ایک دانہ کے لیے اے زشت خو — جال مین تو نے پھنسایا آپ کو
واسطے تصویر بیجان کے میان — آپ کو رسوا کیا اندر جہان
پھر رہے دلمین خیالاتِ جہان — ذکر و فکرِ حق بھلا اسمین کہان
لوحِ دل سے سب خیالا تو نکو دھو — جان سے اِک یار پر مفتون ہو
یار ہرجائی نہ بن اے بیوفا — خالصاً اک دلربا سے دل لگا
جب نہ تجکو ہو پسند ہرجائی یار — کیون نہ ہو بیزار اُس سے کردگار

۱۵۳

ایک سو ہو کر یہ سُن مجھ سے مثال | تا کہ ہو معلوم تجکو سب یہ حال

حکایت بسبیل تمثیل کے لکھی گئی

تھی اِک عورت خوبصورت نازنین | سیم تن نازک بدن اور مہ جبین
زلف ورخسار ولب اُسکے رشکِ حور | جسکی الفتمین دل اک عالم کا چور
ایکدن بانازو با صد کر و فر | ایک کوچہ مین ہوا اُسکا گذر
اتفاقاً سوختہ دل اک جوان | دیکھ اُسکو ہو گیا عاشق بجان
اُس پری کا دیکھکر حُسن وجمال | ہوگیا وہ مثلِ تصویرِ خیال
اُڑ گئے سب ہوش اور صبر وقرار | ہو گیا کُل محو اندر روے یار
اُسکو یون مجنون وشیدا دیکھکر | عشق کا اُسکے ہوا زن پر اثر
یون کہا زن نے اُسے اے سادہ رو | حال اپنے کو بیان کر مجھ سے تو
کیون کھڑا ہی کسکا تجکو دھیان ہے | کس لیے آئینہ سان حیران ہے
جا یہان سے دیکھ اپنا کام کر | کیون بلا مین پڑتا ہی اے خیرہ سر
اُس جوان نے یون کہا جانِ جہان | چھوڑ تجکو اب بھلا جاؤن کہان
عشق تیرا لے گیا اے میرِ جان | ہوش وعقل وصبر اور تاب وتوان
عشق نے تیرے مجھے بیخود کیا | کام مجکو کچھ نہین اب تجھ سوا
یہ کہا زن نے اُسے اے بیخبر | ہے مری تمثیرہ مجھ سے خوب تر
حُسن مین بہتر ہے مجھ سے لاکھ بار | جسپہ مین شمس وقمر دونون نثار
دیکھ اُسے ہٹکر ذرہ اے سادہ رُو | آتی ہے پیچھے مرے وہ ماہرو
سُن کے یہ اور چھوڑ کر اُسکو وہ خام | ہٹ کے پیچھے کو چلا چند ایک گام
جب لگا جانے تو زن نے دوڑ کر | دھول اِک سر پر لگائی جلد تر
اِک طمانچہ اُسکے مُنھ پر مار کر | یہ لگی کہنے اُسے اے خیرہ سر

۱۵۴

میری صورت پر اگر عاشق ہی تو ق اپنے اس دعوے مین جو صادق ہی تو
غیر پر کیون کی نظر میرے سوا ہے یہ دعوی عشق کا اے بیحیا
کرتا ہے دعوی تو میرے عشق کا غیر کو یون دلمین پھر دیتا ہے جا
کیا یہی ہووے وفائے عاشقان غیر پر مائل ہو ظاہر یا نہان
جو کہ ڈالے غیر پر اپنی نظر ہے حقیقت مین وہ مشرک سربسر
عاشقِ حق ہو کے دیکھے غیر کو کعبہ مین چاہے بنا نا دیر کو
رکھتا ہے دلبر تو داغ حُبِّ غیر اور چاہے کوچۂ دلبر کی سیر
غیر کو نظرون سے تو اپنے نکال چشم دل سے دیکھ پھر حق کا جمال
دوسرا ہے کون یان حق کے سوا کیسلیے احول بنا ہے بے حیا
جو سوا حق کے ہی دے سب کو جلا ۱۵۵ ایک دلبر سے تو اپنا دل لگا
جز وجودِ مطلق اور ہستیِ پاک دھیان مین تیرے جو آوے سب ہے خاک
تو کہان اور مین کہان عالم کہان ف ہے یہ اک نور منزہ اے جوان
اول و آخر نہان و آشکار ایک ہی خورشید اور ذرہ ہزار
ہے ہزارون آئینہ مین جلوہ گر ایک صورت جان لے اے بیخبر
ہے ہزارون آئینون مین اک جمال اس تکثر سے ہی حیران عقل حال
ہی کہان سے کثرت آئینہ جان ہین سب اسما و صفات اس نکتہ دان
اس سے زیادہ کہ نہین سکتا ہون اب قید وحدت سے ہوے ہین بند لب
اس شکر نے بند لبون کو کر دیا گفتگو کی قید سے دل چھوٹ گیا
ساقیا اس دشتِ وحشت سے چھوڑا یار کے کوچہ کا دے رستہ بتا
جامِ وحدت دے کے ساقی جلد تر ماسوا کی قید سے آزاد کر
تا کہ مین سب چھوڑ کر کے بندِ تن بحرِ درد عشق مین ہون غوطہ زن

اسمین بیان ہی بلاؤن اور محنتون کا حال جو عشق کی راہ مین ہین اگرچہ بھاری ہین لیکن سبک اور ہلکی ہین عاشقونپر بلکہ بڑی راحتین اور چین ہی اوپر عاشق آزاد کے

ہین طریق عشق مین صدہا بلا — ایدل غمگین غم مین مبتلا
عشق کے رستہ مین لاکھون ہین الم — آفت و درد و بلا و رنج و غم
محنت و خواری و ذلت اور حذر — انتظاری بیقراری درد سر
کھانا اور پینا نہ سونا ہو وہان — ہان مگر اک نالہ و آہ و فغان
نے عزیزونے قریبونے شفیق — نے کوئی غمخوار اُن کا نے رفیق
ہوتے ہین ہمراہ عاشق کے مگر — آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
لیک عاشق ماہران عشق ہین — ہین وہ خوش ہر دم بلا و رنج مین ۵۶
عشق کے وہ آزمودہ کار ہین — بادشاہ باطن مین ظاہر خوار ہین
جان بازی مین ہین پختہ پر نہ خام — بودے اپنے ہین بے خود لاکلام
تو بھی اے آمد اد اپنے سے نکل — ہو کے بیخود کوچۂ دلبر کو چل
خار و خس کو غیریت کی آگ دے — با فراغ دل تو تنہا راہ لے
سُن نہ ہونے مین ترے کب ہے بُرا — مت ہو تو اُسمین تجھے ہی فائدہ
ڈھونڈھ مت اندر خودی کی بہتری — بہتری ہی بیخودی مین اے اخی
راہ مین فقر و فنا کے سہل ہے — جسم و جان کو پہونچے غم گرے بہ بے
رنج و غم ہوتا ہے فرحت اور خوشی — جبکہ حاصل ہووے مقصود دلی
بکریون کا دیکھ گلہ جس طرح — بھیڑیا ہوتا ہی خوش اور با فرح
بکریون کے پاؤن کی گرد و غبار — بھیڑیے کی آنکھ مین باغ و بہار

ہو اسی صورت سے حال عاشقان — سو بلا و در و غم مین بے گمان
اُن کو حاصل یان جمال یار ہو — گرچہ تن اُن کا مثال خار ہے
عشق کی رہ مین ہو کب آسودگی — سر بسر ہے درد و غم آلودگی
عیش و عشرت جب تلک چھوڑے نہ تو — غیر حق سے اور مُنھ موڑے نہ تو
ہو نہ جبتک تجھپہ آسایش حرام — رکھ سکے کب عشق کے رستہ مین گام
کب بھلا حاصل تجھے ہو راہ عشق — مبتلا ہے تو تو اندر جور و فسق
غیر ناکامی کے اس جا کام نے — عشق کی رہ ہے رہِ حمام نے
توشہ ہے اس راہ مین تقویٰ ترا — نان و حلوا طاق مین رکھا ہی فنا
نان و حلوا کیا ہو تیرا جاہ و مال — باغ و راغ و حشمت و اقبال حال
نان و حلوا کیا ہو یہ فرزند و زن — تیری گردن مین پڑے جون طوق بن
نان و حلوا کیا ہو فکرِ نام و ننگ — جسکی خاطر ہو یہ ساری صلح و جنگ
نان و حلوا کیا ہے یہ باغ و بہار — مسند و تکیہ و خانہ زر نگار
نان و حلوا کیا ہے یہ طولِ امل — اور فریبِ نفس و علمِ بیعمل
نان و حلوا کیا ہو سُن اے بد قماش — یہ سعی تیری ہو از بہر معاش
واسطے دنیاے دون کے ہوشیار — زیرِ منت ہوگا کس کس کے تو یار
بے بقا کے واسطے اے خود پسند — ہوگا کس کس کا تو یان احسانمند
عیش اور آرام تیرا اے جوان — لیگیا یک لخت یہ حلوا و نان
تجھکو یہ صبر و توکّل سے چھڑا — در بدر رسوا پھراتا ہے سدا
دھو دیا لوچ توکّل سے سبھی — نام تیرا جان اے مرد غبی
گوشۂ صبر و توکّل چھوڑکر — کیون پھرے سر مارتا ایدھر اُدھر
کان مین تیرے پڑا بھی ہے لئیم — حرف اَلرِّزقُ عَلیٰ رَبِّ کَرِیم

۱۵۷

یعنے ہی رزّاق وہ پروردگار — رزق سب کو دیتا ہی وہ لیل و نہار
رزق دے ہی وہ تجھے شام و سحر — پھر پھرے ہے کس لیے تو دربدر
جا قناعت پیشہ کر اے بے خبر — صبر کے گوشہ مین اب تو بیٹھ کر
گھر کے کُتّے ہی کو جا مُرشد بنا — تاکہ دے تجکو دکھا راہِ خُدا

اسمین بیان اُس عابد کا ہی کہ دنیا کو ترک کرکے پہاڑ کے غار مین بیٹھا تھا اور آزمانا اللہ تعالیٰ کا اسکو امتحاناً اور نصیحت لینی اُسکو ایک کُتّے سے

۱۵۸

کوہ لبنان مین تھا اِک عابد مُقیم — غار مین جسطرح اصحاب الرّقیم
چھوڑکر ظاہر کی ساری چق و بق — غار مین بیٹھا کرے تھا یا دحق
دن کو رہتا تھا ہمیشہ روزہ دار — رات کو کرتا عبادت بیشمار
قدرتِ حق سے اُسے اِک وقت پر — نان و حلوا پہونچتا اے نامور
آدھا اُس سے رات کو کھاتا تھا وہ — اور سحر وہ نوش کرتا نصف کو
الغرض وہ رات دن مردِ خدا — یاد مین اللہ کی مشغول تھا
یون بسر اوقات کرتا تھا گدا — فکر کھانے پینے کا اُسکو نہ تھا
نان و حلوا دیتا تھا اُس کو خدا — بے مشقت اور بے محنت سدا
آخرش اِک روز بہر امتحان — ہوگیا موقوف وہ حلوا و نان
انتظاری کی نہ آیا پر طعام — وہ ہوا زار و نحیف اے نیکنام
جب نہ آیا شام سے لے تا سحر — سیکڑون آنے لگے دل مین خطر
بھول سب جاتا رہا صوم و صلوٰۃ — فکر کھانے مین رہا وہ ساری رات
اور نہ کی اُسنے عبادت کچھ ادا — اور نہ سویا رات کو وہ مطلقا
الغرض کی رات تو جیو تون بسر — ہوگیا اتنے مین ہنگامِ سحر

آخرش اُٹھکر وہ با صد اضطراب — غار سے باہر نکل آیا شتاب
کوہ پر ہو کر کھڑا وہ بے خطر — اور لگا پھر دیکھنے ایدھر اُدھر
جب کہ چار و نطرف کی اُسنے نظر — دور سے قریہ اُسے آیا نظر
کوہ سے نیچے اُتر کر وہ اخی — گانوں کے اندر گیا با صد خوشی
سُن تو اُس قریہ مین رہتے تھے تمام — گبر اور قوم نصارا لا کلام
عابد اِک کافر کے در پر ہو کھڑا — یہ کہا کچھ دو مجھے بہر خدا
گبر نے دو روٹی اُس عابد کو دی — لیکے اُسکو وہ چلا با صد خوشی
اور کیا عابد نے پھر قصد مکان — تا کرے افطار روزہ اُس سے وان
گانوں سے باہر نکل کر وہ جوان — غار کی جانب ہوا جسدم روان
ایک کُتا گبر کے دروازے پر — رہتا تھا مدت سے اے نیکو سیر ۱۵۹
بھوک کے مارے یہ تھا احوال سگ — رہ گئے تھے استخوان اور پوست و رگ
گرچہ آگے اُسکے کوئی جو کبھی — کھینچتا گر گردہ پر کار بھی
تو وہ غُرّا روٹی اُسکو جان کر — جان دیتا تھا وہ اُسپر بے خطر
جو زبان پر آتا تھا لفظِ خبر — وہ سمجھ کر خبز دے تھا اُسپہ سر
کُتا بو پا کر کے عابد کی ذرا — دوڑ کر جھٹ اُسکے وہ پیچھے پڑا
جب لگا عابد کو پہونچانے ضرر — ایک روٹی خوف سے دی جلد تر
ایک روٹی بچ رہی تھی اُس سے جو — لیکے اُسکو دوڑا وہ مردِ نکو
کتا جب اس سے فراغت پا چکا — دوڑ کر عابد کا پھر پیچھا لیا
دوسری روٹی جو اُسکے پاس تھی — تنگ ہو کر اُسنے وہ بھی ڈالدی
دے کے اسکو پھر ہوا عابد روان — اُسکی ایذا سے کہ تا پاوے امان
دوسری روٹی بھی جب وہ کھا چکا — جھڑ جھڑا کر کان پھر پیچھے پڑا

پیچھے اُس کے مثل سایہ وہ چلا — بھوکا تھا اور کپڑے اُسکے پھاڑتا
ہو کے عاجز اُس سے عابد نے کہا — مین نہین دیکھا ہی تجھ سا بیحیا
تیرے مالک نے دو روٹی کے سوا — کچھ نہین مجکو دیا اے بیحیا
سو وہ دونون تجکو اب مین دیچکا — پھر تو کیون ہی گرد تو مجکو بتا
اور کیا چاہے ہی مجھ سے اے پلید — کیا حیا تجکو نہین ہے اے مُرید
قدرت حق سے وہ گویا ناگہان — گفتگو کرنے لگا جون مردمان
یہ لگا کہنے کہ اے مرد خدا — غور کر ٹک مین نہین ہون بیحیا
بچنے سے اب تلک ای نامور — رہتا ہون اُس گھر کے دروازہ اوپر
گھر کا اُسکے بن رہا ہون دربان — بکریون کا اُسکے ہون مین پاسبان
گاہ تو دیتا ہی مجکو پارہ نان — اور گاہے وے ہی مشت استخوان
اور گاہے بھول جاتا ہے مجھے — کچھ نہین اُسدن کھلاتا ہی مجھے ۱۶۰
گذرے ہین مجھ پر بہت شام و سحر — روٹی ہڈی کچھ نہین آئی نظر
گاہ ہوتا ہے کہ پیر کبر کو — نے میسر آپ کو نے مجکو ہو
ہفتہ ہفتہ گذرے ہین یہ ناتوان — خشک ٹکڑے کا نپایا کچھ نشان
پر ورس پائی جو مین اُس در اوپر — اور کے در پر نہین کرتا گذر
گرچہ صدہا رنج اب سہتا ہون مین — در پر اُسکے پڑا رہتا ہون مین
اُسکی نعمت کا کبھی کرتا ہون شکر — صبر سے رہتا ہی گاہے مجکو شکر
کھیلتا ہون عشق کی بازی سدا — ساتھ اُسکے مین بصد رنج و عنا
الغرض یہ عاصی اُسکے در سوا — اور کے در کو نہین پہچانتا
اور تجھے جو ایکدن ای نوجوان — نے ملا تقدیر سے حلوا و نان
پس بناے صبر مین آئی شکست — غیر کے در پر گیا اے خود پرست

اپنے اُس رزاق کا در چھوڑ کر — گبر کے در پر تو آیا دوڑ کر
کچھ نہ کی رزاق پر اپنے نظر — مانگنے آیا تو اک کافر کے گھر
واسطے روٹی کے اپنے دوست کو — چھوڑ کر آیا تو یان اے نیک خو
اور دشمن اُسکے سے کی دوستی — کچھ حیا تجھکو نہ آئی اے اخی
اب ذرہ منصف ہو اے مردِ خدا — بے حیا تو ہے کہ یا مین ہون بتا
سُن کے یہ عابد گرا مدہوش ہو — پیٹ کر سر ہو گیا بے ہوش وہ
اے سگِ ملعون نفس امدا دکی — یہ نصیحت گبر کے کُتے نے کی
صبر کا در بھی اگر تجھپر کھُلے — گبر کے کُتے سے کمتر پھر تو ہے
ساقیا میری خبر لے جلد آ — نفس اور شیطان کے ہاتھونسے بچا
نفس و شیطان نے کیا مجکو اسیر — ہو کہین بہر خدا تو دستگیر

۱۶۱ اسمین مذمت ریاکارون اور مکارونکی کہ بڑا لشکر شیطان کا ہے

کیا ہے دنیا جان لے مردِ غنی — واسطے زر کے بنے تو متقی
شانہ و مسواک تسبیح و ریا — جُبّہ و دستار و قلب بے صفا
زہد کا دعویٰ ہو تجکو بے شمار — جاہ و عزت کے لیے اے نابکار
بے بنا تقویٰ کی صورت بیظیر — تا کرین تعظیم سب شاہ و وزیر
ہے گمان تجھ کو کہ ایسے مکر سے — سارے عالم کو مطیع اپنا کرے
ہے توقع تجکو اے مردِ غنی — تا کہ اس جھوٹی فقیری سے تری
معتقد ہو کر کے سب اہل جہان — لائین نذرین پاس تیرے بیگمان
یہ نہین معلوم تجکو اے عزیز — ہین جہان مین سیکڑون اہل تمیز
ہین بہت عالم مین عاقل نکتہ دان — جانتے ہین سب کی خوبی و زیان
یہ جو کرتا ہے فریب و مکر تو — اس سے وہ واقف ہین بیشک مو بمو

پر یقین ہی تجکو اب بیشک یہی — حال سے میرے نہین واقف کوئی
اپنی خود بینی سے تو ہی مارتا — لافِ تقویٰ اور عدالت کی سدا
فکر مین ہر دم ہی تو اس بات کی — جس سے یان کی عزت اور دولت ملی
کار تیرا سر بسر لیل و نہار — کرنا ہی تحصیل جاہ و اعتبار
واسطے زر کے بنے اے نابکار — متقی و عاقل و پرہیزگار
نان و حلوے کیلیے تونے لعین — کھو دیا ہی ہاتھ سے اسلام و دین
جاہ و عزت کے لیے اے بیخبر — دین و ایمان سے پڑا تو دور تر
دین دیا تونے لیا نانِ حرام — مکر و حیلہ ہر تسخیر حرام
مال کھاتا شاہون کا با مکر و شید — چھوٹے غیبت سے نہ تیری عمر و وید
سے فریب و مکر سے شاہونکا مال — ہر طرح سے پھر اُسے سمجھے حلال
پھر یہ تقویٰ اور عدالت با وجود — ایسے وصفون کے ہی قائم ای جہود
ہی ہمیشہ برقرار اور پائدار — یہ عدالت اور تقویٰ نابکار
سنگ و آہن سے بھی یہ مضبوط ہی — جو نہین نقصان کسی شی سے اُسے
کچھ نہین نقصان فریب و مکر سے — اس عدالت اور تقویٰ کو ترے
نے خلل اُسکو کسی شے سے عزیز — چون وضوے محکم بی بی تمیز

حکایت تمثیل

حال اُس عورت کا سُن ٹک اے عزیز — جو کہ تو رکھتا ہے کچھ عقل و تمیز
شہر ہرات امین تھی سُن اِک بیوہ زن — کہنہ رند و حیلہ ساز و پُر ز فن
نام اُس عورت کا تھا ای ہوشیار — کہتے ہین بی بی تمیزہ ہوشیار
بس عبادت سے اُسے لیل و نہار — تھی سدا رغبت بہت ای نامدار
صبح سے لیکر کے تا وقت عشا — با وضو رہتی تھی اے مردِ خدا

بعد عشا کے صبح تک وہ بے شعور — رات بھر کرتی زنا فسق و فجور
اکیدم بھر مرد بن رہتی نہ تھی — گرچہ پھر چوڑھا چمار ہوے کوئی
آتا جو اُس بیحیا کے پاس یار — آگے اُسکے پڑتی تھی دامن پسار
لے نماز شام سے تا بامداد — نامرادون کو سدا دیتی مراد
اور نہ خالی ہوتی تھی اُسکی دوات — اکیدم بھر بے قلم سے نیک ذات
جو کوئی لاتا مراد اپنی دہان — جھٹ رقم کرتی وہ اسپر بیگمان
رند اور اوباش کے مقصود کو — خوب برلاتی تھی وہ اے خوبرو
اُسکی چکی شیخ کے مانند یار — پھرتی ہی رہتی سدا لیل و نہار
اور اسی حالتمین پھر وہ نابکار — کرتی تھی حق کی عبادت بیشمار
جس کسی کے بیچے سے اُٹھتی نماز — ہوتی تھی فی الحال مشغولِ نماز ۱۶۳
بے وضو بے غسل بے نیت سدا — خوب کرتی تھی رکوع سجدہ ادا
اُسکے اوپر کہتی تھی وہ بدگہر — باوضو رہتی ہون مین آٹھون پہر
ایسی بدذاتی سے پھر وہ بیحیا — آپ کو کہتی تھی مین ہون پارسا
اکیدن اِک رند نے اُس سے کہا — کیا کہون مجکو تعجب ہے بڑا
اسطرح کے کار سے تیرے مجھے — حیرت آتی ہی بہت اے نیکپے
باوجود ایسی جنابت کے سدا — خوب رہتا ہی وضو تیرا بجا
نیت اور آداب یہ محکم وضو — کر بیان کچھ حال اسکا مجھسے تو
یہ وضو تیرا سُن اے نیکو سیر — سنگ روئین سے بھی ہی مضبوط تر
بلکہ ہی سدِ سکندر سے دوچند — جو کسی شے سے نہین اسکو گزند
ہے مثال ایسی ہی تقوی کی ترے — ہر طرحکے کار سے قائم رہے
جسطرح بی بی تمیزہ کا وضو — سو جنابت سے نہ ٹوٹے تھا کبھو

یون ہی تقوی اور عدالت تیرا یار — سو فریب و مکر سے ہے پائدار
ہو خدا کی مار ایسے شخص پر — بے حیا بے شرم جو ہو اسقدر
ساقیا آحد سے گذرا انتظار — جام دے وہ جس سے ہو سینہ فگار
کر کے تا ناموس کے دامن کو چاک — آتش دل سے مین ڈالون سر پہ خاک

اسمین مذمت اُن درس کہنے والونکی ہو کہ مقصد اُن کا محض ظاہر کرنا فضل اور علم اور بزرگی اپنی کا اور دھوکا دینا ہے خلقت کو

کیا ہو دنیا جان تو اے خود پسند — مکر و حیلہ کا ترے یہ وعظ و پند
درس تیرا اسلیے ہو صبح و شام — تاکہ ہو مشہور علم اور فضل تام
بہر اظہار فضیلت اور عمل — آپ کو ڈالے ہے تو اندر خلل ۱۶۴
تو یہ کرتا اب جو وعظ و پند ہو — خلق مین مشہور ہونے کے لیے
علم و فضل اپنا جتانے کے لیے — تو خرابی اور بلا مین تو پڑے
ہر طرح اپنا جتا فضل و کمال — مرد و زن کے واسطے ڈالے ہو جال
تاکہ ہون تابع ترے کچھ عام مین — تو فریبون سے تو لایا دام مین
جاہل و نادان و بے عقل و شعور — جال مین تیرے پڑے ای پُر غرور
معتقد تیرے ہوے وے پر ضرور — کون شوئی کا نہین جن کو شعور
جاہلون مین بیٹھ کر بن بن سدا — علم و فضل اپنا جتایا خوب سا
خوب سی تقریر کو دیکر کے زیب — جاہلون نادانون کو دے فریب
دوسرے کو تو نصیحت ہو مدام — اور ہووے خود فضیحت لاکلام
راہ جنت کا بتا دے اور کو — آپ لے دوزخ کی رہ بے گفتگو
رہ بتا دے اور کو گلزار کی — اور لیوے آپ رستہ نار کی

شہد و شربت اور کودے ہی پلا — آپ پیتا ہی پیالہ زہر کا
کرتا ہی اور ونکو سیدھی راہ پر — اور ہووے آپ گمرہ جانکر
بھیجتا ہے اور کو گلزار مین — آپ کو ڈالے ہے تنہا غار مین
ہے یہ سب اسواسطے اے پُر خلل — لوگ جانین تا ترا علم و عمل
خوب سی شیخی جتائی کھولکر — مکر اندر مکر لکھا ہے ہنر
پر اصول و فرع تیرے اے اخی — محکم ان دوسے نہین ہی ایک بھی
کچھ حیا بھی تجکو آتی ہے بتا — حق تعالیٰ اور پیمبر سے بھلا
جان اس رہ مین ترا کیا غول ہے — یہ ریائی درس نا منقول ہی
کرتا ہی جو تو ریا کا وعظ و درس — ہی یہی شیطان تیرا اور نفس ۱۹۵
یہ ریا کا جو ترا ہے وعظ و پند — زہر ہی باطن مین اور ظاہر مین قند
ہوتی ہے جس درس مین روے ریا — درس ہی کب ہی وہ اک قہر بلا
چور ہی پوشیدہ دل مین یہ ریا — دولت ایمان کو ہے لوٹتا
خنجر لاحول سے اس چور کو — قتل جس نے کردیا اے نیکخو
دولت ایمان لی اُسنے بچا — با خوشی جنت مین جا ڈیرا کیا
درس جو قربت نہ ہو اُس سے غرض — ہے نہین وہ درس لیکن ہی مرض
آپ کو جس نے اگر اس مرض سے — کردیا آزاد جان اے نیک بے
اسپ و دولت کو وہ اپنے باہنر — ہے وہ دوڑاتا فراز عرش پر
سا قیا ے بہر حق میری خبر — نفس و شیطان نے کیا زیر و زبر
وقت ہی امداد کی امداد کا — کرکے امداد ان کے بچون ہی چھڑا
تا کہ یہ جا کرکے بے روے ریا — اُسکے قدمونپر کرے سر کو فدا

اِسمین مذمت اور برائی اُن لوگون کی ہی جو ہمیشہ اسباب اس دُنیا

کا اکٹھا کرتے رہتے ہین اور غافل ہین حاصل کرنے اسباب عقبیٰ کے سے

کیا ہی دنیا یعنے اسباب جہان — آفتِ جان ہی ہر اک پیر و جوان
یہ کرے قربِ خدا سے تجھکو دور — اور کرے راہِ ہدٰے سے تجھکو دور
کر دیا قربان اسپر اپنا سر — ہو گیا تو راہ حق سے دور تر
کر دیا ہے تخم تیرا یار کام — اسطرح کے نان و حلوانے تمام
اور بھی اکثر ترا اے نیک خو — لے گیا ہے رونق اسلام کو
جلد اس اسباب کو لے بہہ دور — بیخ دین سے تو اکھاڑ اور دور کر
اور اس دنیاے دون پر خاک ڈال — آپ کو بار گران سے تو نکال ۱۶۶
سعی تیری ہی یہ اے صاحب ہنر — واسطے دنیاے دون کے سر بسر
سعی کچھ جانی نہ عقبیٰ کی ہی کیا — سعی دُنیا مین رہا تو مبتلا
اس کی رہ مین موشگافی اے شقی — اُس کی رہ مین کُند فہمی احمقی
پیچھے اسکے دوڑی ہی از جان و دل — اُسکے پیچھے جاے جیسے خر بگل
باوجود اس سعی و محبت کے ذرا — جو کہ چاہے تھا نہ وہ حاصل ہوا
سعی دُنیا مین رہا تو عمر بھر — کیا ہوا حاصل تجھے جُز دردِ سر
سعی عقبیٰ کی جو تو کرتا میان — کار دنیا کا بھی بر آتا میان
کار عقبیٰ کا جو کرتا بند و بست — کار دنیا کے بھی سب ہوتے درست
اسلیے فرماتے ہین خیر البشر — ق جو کوئی دنیاے دون کو ترک کر
ہوتا ہی جھٹ با خضوع و با خشوع — اپنے اُس اللہ کی جانب رجوع
کار اُسکے دنیا و دین کے تمام — ہوتے ہین آسان سب بے نکنام
اسکے اوپر یاد آئی اک مثال — کان دھر کر سُن اُسے اے خوشخصال

اسمین بیان ہی کہ اختیار کرنا کار آخرت کا اوپر کار دنیا کے بہتر ہے

تھا کوئی اک مرد صالح نوجوان — کرتا تھا کھیتی کا پیشہ اہی میان
پاس اُسکے کہتے ہین تھا اِک شتر — بھاگنے کی اُسکو عادت تھی مگر
اتفاقاً دن جو آیا جمعہ کا — اونٹ اُسکا بھاگ جنگل کو گیا
اور آدھے دن جمعہ کا اسلیے — تھا کہ پانی زرع کو دے نہر سے
مرد حیران ہوکے بولا اے خدا — پانی دینے کا بھی یہ وقت ہی مرا
گر مین دون کھیتی کو پانی اب یہان — اونٹ اپنے کو مین پھر پاؤن کہان
اور نماز جمعہ بھی دون ہاتھ سے — ہون خرابی مین پڑا اس بات سے
گر نہ دون کھیتی کو پانی اس زمان — ہوتی ہی بالکل خراب ایمہربان
جو مین ڈھونڈون اونٹ کو جنگل مین جا — پس نماز اور زرع دونون کھو چکا
اِس تردد سے وہ مرد خوش لقا — ہر طرح کے رنج مین تھا مبتلا
آخرش بولا تامل کرکے وہ — چل نماز جمعہ کو جو ہو سو ہو
کیونکہ اس دولت کو ہی بیشک بقا — اور سوا اسکے ہی سب شے کو فنا
یعنے کار دین کو ہووے بقا — اور کار دنیوی کو ہے فنا
جو کہ فانی سے لگاوے دل عزیز — اُس سے زیادہ کون ہی بے تمیز
کہتے ہین حضرت محمد مصطفےٰ — حج مسکینون کا ہی دن جمعہ کا
جا غرض تکبیر مسجد اُسنے کی — اجر قربانی کا پایا اونٹ کی
جاکے مسجد مین ہوا مشغول ذکر — اور بھلائی دل سے سب بیباکی فکر
باخضوع دل بصد عجز و نیاز — سامنے حق کے پڑھی اُسنے نماز
ہوکے فارغ جب کہ آیا اپنے گھر — دیکھتا کیا ہے کہ وہ اُسکا شتر
ہے کھڑا اپنے مکان پر اہی میان — عاجز و مسکین غریب و ناتوان

۱۶۷

اپنی بی بی سے یہ پوچھا اُسنے جا — کس طرح یہ اونٹ آیا ہے بتا
یہ کہا عورت نے اسکی اے میان — اِک درندہ اِسکو لایا ہے یہان
ہوکے گرد اِسکے قوی سا بھیڑیا — مار کریان تک اُسے پہونچا گیا
شکر حق کرنے لگا وہ نیک خو — یہ کہ رب لایا ہے میرے اونٹ کو
اب مین جاکر سینچتا ہون کھیت کو — اپنے اُس معمول پر جتنا کہ ہو
کُل نہ آوے ہاتھ مین تیرے اگر — جُز کو تو مت چھوڑ پر اے بہرہ ور
آخرش اُٹھکر وہ مردِ نوجوان — کھیت کی جانب ہوا اپنے روان
جاکے دیکھا کھیت کو جو غور کر — پایا سب سرسبز اور خوش تازہ تر
خود بخود اُس نہر سے بس بیگمان — اُس کی ہر کیاری مین ہے پانی روان
ہوکے حیران مرد بولا اے خدا — کھیت یہ سیراب کیونکر ہو گیا
ہے نہ ہمسایہ مرا ایسا بھلا — کھیت مین پانی مرے دیتا جو آ
پوچھا آخر اُسنے ہمسایون سے جا — کھیت مین پانی مرے کسنے دیا
بولے سب ہے یہ عجب اِک ماجرا — خود بخود پانی اِدھر کو ہو لیا
سینچتے تھے ہم تو اپنے کھیت کو — پر یہ پانی جاتا تھا تیرے کھیت کو
روکتے تھے ہر طرح سے ہم اگر — پر یہ تیرے کھیت مین کرتا گذر
ہوگئے ناچار جب لے با ادب — چھوڑ کر آخر گئے ہم بیٹھ سب
حکم حق سے کھیت مین تیری میان — ہر کیاری مین ہوا پانی روان
ہوکے شادان اور خرم وہ جوان — شکر حق کرنیلگا بس بیکران
جو کوئی دنیائے دون کو ترک کر — باندھلے حق کی عبادت مین کمر
آپ خود آکر یہ دُنیائے قلیل — پانُون مین اُسکے پڑے ہوکر ذلیل
دین کو دل سے کرے جو اختیار — خود بخود دنیا ہو اُس پر نثار

۱۶۸

اور جو حق کو چھوڑ دنیا مین پڑے | دین و دنیا سب خراب اپنی کرے
جس نے کی دنیا مقدم دین پر | وہ ہوا خوار و تباہ خستہ جگر
ہو گیا اُس شخص پر قہر خدا | جو ہوا دنیای و دون مین مبتلا
ہو نہ حاصل دین اور دنیای دون | قعر دوزخ مین پڑی جا سرنگون
ساقیا وہ جام دے اب نو بنو | عیش دنیا جس سے مجھپر سرد ہو
چھوڑ کر دنیاے دون کو سربسر | حکم پروردگار کے باندھون کمر

سوال کرنا کسی زاہد کا ایک امیر سے کہ کسقدر سعی اُس امیر نے کی بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اور تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا اُسکا اوپر حاصل کرنے سامان آخرت کے ۱۶۹

ایک عارف نے کہ تھا صاحب کمال | ایک منعم سے کیا اُسنے سوال
یہ کہ دل تیرا ہے ہر شام و سحر | در پے مال و منال اے نامور
سعی تیری بہر دنیاے دنی | کسقدر ہے کہہ تو اے مرد غنی
یون کہا اُسنے کہ بے حدّ و شمار | کار میرا ہے یہی لیل و نہار
یہ کہا عارف نے اُسکو تو بھلا | رہتا ہی پھر کیون تگ و دو مین سدا
کیا ہوا حاصل تجھے میرے خلیل | یہ کہا اُسنے کہ کچھ قدر قلیل
پر جو ہے مقصود اے روشن ضمیر | پر نہ آیا اُس سے کچھ عشر عشیر
یہ کہا عارف نے اُسکے ہی تو اب | فکر مین تحصیل کے ہر روز و شب
رنج و غم مین تو عبث اُسکے میان | عمر کو کرتا ہے اپنی رائگان
قبلہ اپنا شغل کو اس کے کیا | عمر اپنی اُسپہ کی تو نے فدا
جانتا ہی وہ جو کچھ تو اے فتا | اس سے کچھ حاصل نہین تجکو ہوا

مدعا دل کا ترے اس سے کہین — کچھ نہین حاصل ہوا اے نیک دین
ہے بھلا دنیا بھی یہ عقبے کا گھر — سعی کچھ اُس کی نہ کی تو نے مگر
اُس سے کچھ حاصل تجھے کیونکر ہو جان — مین نہین کہتا تو کہہ اے نکتہ دان
یعنے اس دنیا سے دون ہے اب تجھے — دارِ عقبیٰ ہووے حاصل کب تجھے
مردوہ ہین جو کہ دنیا چھوڑ کر — باندھتے ہین راہ عقبیٰ میں کمر
اور تو بہر گاؤ نفس بے حیا — کرتا ہے ہر دم نماز اپنی قضا
یادِ حق کو تو نماز فرض جان — اُس سے رہتا ہے تو غافل ہر زمان
اس جہان فانی مین تو فانی ہوا — راہِ عقبیٰ کو دیا دل سے بھلا
واسطے عقبیٰ کے تو اے بہرہ ور — چھوڑ تا مردار دنیا کو اگر
خود بخود یہ زال دنیا ہو ذلیل — پاؤ نہین پڑنی ترے باقال و قیل

اسمین یہ بیان ہے کہ جو شخص دنیا کو چھوڑتے اور ترک کرتے ہین دنیا انکے پیچھے دوڑتی ہے اور جو لوگ دنیا کے درپے ہوتے ہین دنیا اُنسے بھاگتی ہے حکایت

ایک صاحب دل ولی با عزوجاہ — باخوشی بیٹھا تھا اندر خانقاہ
اور گرد اُسکے مرید اور طالبین — جمع بیٹھے تھے بصد صدق و یقین
ناگہان سہ جانور اک طرف سے — سامنے کو آگئے اُڑتے ہوے
ایک کے تھا ایک پیچھے بھاگتا — اور اُس کی جستجو مین دوسرا
اُن مین آگے تھا کبوتر بس روان — سب سے عاجز اور حقیر و ناتوان
اُسکے پیچھے مرغ زرین بال و پر — اُڑتا جاتا تھا وہ باصد کروفر
اور پیچھے مرغ زرین کے اُڑا — جاتا تھا بدبخت کوا جون ہوا

۱۷۰

کرتا تھا ایسی ہر اک کوشش دلے ہاتھ آتا تھا نہ اِک بھی ایک کے
دیکھ یہ بولے مریدِ شاہ دین ماجرا ایسا کبھی دیکھا نہین
کیون کبوتر کے پیچھے مرغ یون اور پیچھے مرغ کے کوا ہی کیون
ہے کبوتر کا مطیع کیون مرغ یون زاغ باغی مرغ کا تابع ہی کیون
جنسہای مختلف مین ہی یہ کیا ایک کا تابع ہوا جو دوسرا
جنس کا طالب ہے اپنے ہر کوئی جنس سے ہی جنس کو مَیل ہی اجی
جنس جانب جنس کے رکھتی ہی مَیل ساتھ دن کے دن ہی اور ہی رَب کے بیل
ہوتا ہے مومن کا مومن آشنا اور کافر پر ہو کافر مبتلا
صالحون کے ساتھ ہوویں صالحان ساتھ بدکاردنکے ہون بدکاریان ۱۷۱
زاغ ہمرہ زاغ کے ہو کر اُڑین بلبلون کیساتھ بلبل خوش رہین
انبیا اسواسطے پیدا ہوے جنس سے انسان کے لے نیکیے
آدمی تا ملکے اپنی جنس سے بے تکلف راہ حق کی سیکھ لے
جنس سے ہو جنس اپنی کامیاب فیض ہو ہم جنس سے سب کو شتاب
انبیا ہوتے فرشتون سے اگر کب پکڑتے اُنسے اُنسیت بشر
کب بھلا انسان ہو کر بیحجاب راہ حق لیتے فرشتون سے شتاب
اِک خلافِ جنس سے ہون سو حجاب اور ہون ہم جنس سے لک فتحیاب
فائدہ ہم جنس سے ہو جس قدر غیر جنسیت سے ہو اُتنا ضرر
روح جو آئی ہی مُلکِ امر سے زہد و طاعت سے ہی راغب اسلیے
جسم ملک خلق سے پیدا ہوا خواب و خور مین اسلیے ہے مبتلا
اُنس کی پیدایش ان دو سی ہوئی حق نے جو دونون کی اسمین جمع کی
جو کرے یہ مَیل جانب خاک کی نفس امّارہ بنے ہے اسگھڑی

اور کرے جو روح کی جانب گذر | نفس لوّامہ بنے اس وقت پر
مَیل مُلکِ امر کا جب اِس میں ہو | آوے لوامہ کی جانب دوڑ دو
جو بہت کوشش سے لاہوتی کو جا | ملہمہ کی طرف پھر رکھتا ہے پا
بعد تہذیب اور کمالِ اجتہاد | مطمئنہ ہووے وہ اہل وداد
اِس سخن کی کب ہے امداد انتہا | ماجرا اِن طائرون کا پھر سُنا

جواب دینا اُس صوفی کا مریدون کو واسطے تسکین اور دلجمعی کے اور بیان کرنا حال طائرون کا کہ ایک کے پیچھے دوسرا اُڑتا تھا

۱۷۲

مرد صوفی کو ندا آئی نہان | یہ مریدون سے تو اپنے کر بیان
جو اُڑے جاتے ہین یہ تین جانور | ہے مثال ان کی سمجھ اور غور کر
بھاگتے ہین ایک جو دنیا سے دور | دوسرے طالب ہین اسکے بالضرور
یہ مثال ان کی ہین تینون جانور | ایک سے اک بھاگتا ہے دور تر
طالب و تارک ہین جو دنیا کے اب | ایک کو ہے دوسرا کرتا طلب
بھاگتا ہے یہ کبوتر پے بہ پے | مرغ زرّین کے فریب و مکر سے
اور در پے مرغ زرین اسکے ہے | تاکہ اِس سر آپ کو قربان کرے
لیک ہرگز یہ کبوتر نازنین | ہاتھ آتا مرغ زرین کے نہین
اور پیچھے مرغ زرّین کے اُڑا | حرص سے جاتا ہے کوّا بے حیا
پر نہ ہاتھ آتا ہے اِک کے دوسرا | گرچہ کوشش کرتے ہین بے انتہا
جان عارف ہے کبوتر کی مثال | جاتا ہے حق کی طرف بے قیل و قال
اور زرّین مرغ تو دنیا کو جان | دوڑے ہے عارف کے پیچھے بیگمان
زاغ یعنی اہل دنیا حرص سے | چون زغن مردار دنیا پر پڑے
کر تو دنیا دار کو کوّا شمار | ہوتا ہے مردار دنیا پر نثار

اہل دنیا واسطے دنیا کے یار — دوڑتا ہی ہر طرف ہو بیقرار
لیک وہ مکارہ اُن سی بھاگ کے — مرد حقانی کے جا پیچھے پڑے
بھاگتا ہے مرد حقانی مگر — مکر سے اس بیحیا کے خوف کر
دوڑتی ہے اس کے پیچھے یہ سدا — بھاگتا ہے اُس سے وہ مرد خدا
ہے یہی دنیا کا یار و ماجرا — بھاگے ہی جو اس سی یہ اُس پاس جا
اور جو اِس کو طلب کرتے ہین یان — بھاگتی ہی اُس سی یہ کوسون یہان

تمثیل

۱۷۳ اور سن اسپر تو مجھ سے اِک مثال — نیک لوگون کا ہوتا معلوم حال
ایک دن ہارون رشید بادشاہ — تخت پر بیٹھا تھا با صد عز و جاہ
اور گرد اُس کے بکثرت لا کلام — تھے کھڑے آداب سے لونڈی غلام
مہربان اُنپر جو کچھ سلطان ہوا — حکم یہ مختار کارون کو دیا
جو کہ توشہ خانہ مین موجود ہے — سامنے لاکر دھرین ہر اک شئے
سنتے ہی مختار کارون نے تبھی — پیش شہ ہر ایک نعمت لا دھری
حکم پھر لونڈی غلامون کو دیا — شہ نے کین یہ نعمتین تمکو عطا
جسکو اس نعمت سی جو مطلوب ہو — لے اُٹھا اِسمین سے وہ بے گفتگو
سنتے ہی اس بات کے لونڈی غلام — گر پڑے ایک اک نعمت پہ تمام
کچھ کسی نے اور کسی نے کچھ لیا — ہاتھ اِک لونڈی نے شہ پر رکھدیا
ہو خفا باندی سے یون شہ نے کہا — رکھدیا کیون ہاتھ مجھپر اب بتا
عرض کی لونڈی نے جب اے نیکخو — صاحب ان نعمات کا موجود ہو
اُس کی کمبختی ہے کیا پھر جو شہا — چھوڑ صاحب کو پڑے نعمت پہ جا
بادشاہ سنتے ہی جھٹ اس بات کے — اُسپہ عاشق ہو گیا دل جان سے

اور کہا شہ نے اُسے اے با ادب — کر دیا آزاد تجکو مین نے اب
اور یہ سب نعمے اور باندی غلام — کر دیے تجکو عطا اے نیک نام
اسطرحسے جو کوئی حق کے لیے — دل سے سب نعمای دنیا چھوڑ دے
چھوڑ کر نعمای دنیا سر بسر — دل لگا وے اپنے حق سے بیشتر
حق تعالی ہو کے خوش اُس شخص سے — آخرت کی نعمتین سب اُسکو دے
تو بھی اے امداد بہر ذوالجلال — دو جہان کی نعمتونپر خاک ڈال
ماسوا پر ہو نہ ہرگز مبتلا — خالصًا للہ حق سے دل لگا

اسمین مذمت اور برائی اُنلوگونکی ہے کہ فخر کرتے ہین ساتھ مصاحبت بادشاہونکے
اور دعوی رکھتے ہین تسلیم ہونیکا پیش اہل سلوک کے اور جمع ہونا دو ضدونکا محال ہے ۱۷۴

کیا ہے دنیا جان تو اے بہرہ ور — قرب سلطان ہے تو کر اس سے حذر
ہوش سر سے بھی ہے اور دل سے سرور — قرب سلطان اس سے رہ تو دور دور
ہے سعادتمند وہ ہی اے فتا — آپ کو جسنے لیا اُس سے بچا
قربت سلطان سے بچ کر جی سکے — کیونکہ یہ تیرا وبال جان ہے
اور ہے ایمان کا بھی اسمین ضرر — ہو سکے جتنا تو کر اس سے حذر
اسکے اوپر کہتا ہون اک داستان — کان دل سے تم سنو اے مہربان
نیک لوگون کا طریقہ ہے یہی — جو بیان کرتا ہون تجھسے اے عمی

داستان

ایک تھا درویش بس رو تنضیر — راہ حق مین چست و کامل بے نظیر
چھوڑ کر دنیا کے سارے کاروبار — کر لیا تھا اُس نے گوشہ اختیار
خلق سے ہو کر جدا جنگل مین جا — کرتا تھا تنہائی مین یاد خدا

بیٹھکر اک غار مین تنہا سدا — ذکر حق مین ہر گھڑی مشغول تھا
باہر آتا تھا نہ وہ اُس غار کے — پر کبھی حاجت ضروری کیلیے
بعد ہفتہ کے جو ہوتی اشتہا — کھاتا تھا برگ شجر وہ پارسا
ایک مدت ہو گئی اُس کو بسر — ذکر حق کرتے ہوے اس طرح پر
تھی اُس عارف پر عنایات خدا — واصل مولیٰ وہ رہتا تھا سدا
چھوڑے اِس عالم کو جو حق کیلیے — بے شبہ وہ اپنے دلبر سے ملے
جہد و کوشش شرط ہے پر اے پسر — راہ مین دلدار کے شام و سحر ۱۷۵
ہے بہت باریک راہ دلربا — چل سکے بے راہبر کے کب بھلا
ہین گی اس راہ مین بہت سی گھاٹیان — طے ہو کب بے راہبر کے اے فلان
کہتے ہین حضرت محمدؐ اِس لیے — راہبر لے ساتھ پھر تو راہ لے
راہ بر لے تا تو سیدھی راہ جا — گھاٹیون مین ورنہ ہو گا مبتلا
اولیا ہین راہبر اِس راہ کے — اُنکے دامن کو پکڑ اور راہ لے
عمر بھر گرچہ کرے روزہ نماز — بے مدد مرشد کے کب ہو سرفراز
سر باطن کب ترے دل پر کھلے — تو عبادت گرچہ کیسی ہی کرے
گرچہ کی تو نے عبادت سالہا — لیک بے مرشد تو ویسا ہی رہا
جو کہ تھی حرص و ہوا دل مین بھری — اِس عبادت سے نہ وہ کچھ کم ہوئی
جو نجا حرص و ہوا دل سے ترے — اُس عبادت کو ترے پھر کیا کرے
کہتا ہے حق دیکھ دیدہ کر کے باز — منع کرتی ہے گناہون سے نماز
عادتی ہے یہ تری روزہ نماز — سر باطن اس سے کب تجھپر ہو باز
پیروی کر جان سے مرشد کی تو — تا کہ کر دے تجکو سیدھی راہ کو
ورنہ اس رہ مین تو بے مرشد سدا — ٹھوکرین کھاتا پھرے گا جا بجا

سوچ تو دل مین ذرہ اہی نیک بے — بے کمان کے تیر کیونکر چل سکے
تیر دیکھا ہی کوئی بھی اب بتا — بیکمان کے جا نشانے پر لگا
کس نے پایا ہی صراط المستقیم — بے مدد مرشد کے بتلائے کریم
انتہا رکھتا نہین ہی یہ سخن — حال اُس درویش کا اب مجھ سے سُن

آنا دنیا کا ایک عورت نازنین کی صورت بن کے آگے مرد عارف کے

درمیان اُس غار کے وہ پارسا — ذکر و فکر حق مین رہتا تھا سدا
ناگہان اِک روز اہی فرخندہ فال — ایک عورت صاحب حُسن و جمال
باہزاران خوبی و زیبندگی — آگئی خدمت مین اُس درویش کی
دست بستہ باادب ہوکر کھڑی — عرض خدمتین یہ کی درویش کی
جو کروا سدم قبول حضرت مجھے — کیا کریمون کے کرم سے دور ہی ۱۷۶
تیری خدمتین رہونگی مین مدام — جو کہ فرماؤ بجا لاؤن تمام
دیکھکر درویش نے اُسکے تئین — کریبا معلوم باطن سے وہین
ہے یہ دنیا بدگہر اور نابکار — سامنے آئی مرے کرکے سنگار
یہ کہا درویش نے اے بیحیا — دور ہو مجھ پاس تو ہرگز نہ آ
بھاگ کر تجھ سے یہان آیا ہونین — چھپ کے آ بیٹھا ہون تنہا غار مین
پھر تو کیون آئی ہی اس جا اے پلید — مکر سے ڈرتا ہی تیرے ہر سعید
یہ کہا اُسنے کہ اے درویش جان — حکم سے حق کے مین آئی ہون یہان
حق مین میرے نجکو اے مرد یقین — فائدہ کچھ منع کرنے مین نہین
آئی ہونہین حکم حاکم سے یہان — کیون خفا ہوتا ہی مجھپر اے میان
کہکے یہ نظرون سے وہ غائب ہوئی — اور عارف کو ہوئی وحشت بڑی
یہ کہا عارف نے وہ جو آئے گی — جو تیان مجھ سے بہت سی کھائیگی

گر نہ جائے گی وہ میری پاس سے — گور کا مصرف کرونگا مین اُسے
گر بچا مجھ پاس سے دنیا کا دون — خرچ اُسکو راہ عقبیٰ مین کرون
مال دنیا ہی یہ زہر سہم ناک — گر اُسے پاوے تو اُسپر ڈال خاک
یعنے اُسکو صرف کر نیک امر مین — تا کہ کام آوے وہ تیری قبر مین
ولسطے حق کے جو دے تو اک یہان — اُسکے بدلے پاوے سو حصے وہان
گر سخاوت کا تو پیشہ اختیار — تا کہ راضی تجھ سے ہو پروردگار
چاہتا ہی وہ جو کچھ پروردگار — کرتا ہی اسباب اُسکا آشکار
دس برس تک وہ فقیر اُس غار مین — تھا رہا مشغول حق کے کار مین
کوئی آتا تھا نہ اُس پاس اے پسر — کیونکہ بستی سے تھا جنگل دور تر
گاہین بکری اونٹ خچر اور گدھے — وان تلک آتے نہ چرنے کیلیے
اتفاقاً اک برس تقدیر سے — قحط عالم مین پڑا حد سے پرے
خشک سب کھیت اور جنگل ہوگئے — آدمی حیوان کل مرنے لگے
گلہ ہاے اشتر و گاو ان و خر — پھرتے تھے چرواہے ایدھر اور اُدھر
کچھ بھی جس جا پاتے تھے سبزے کی بو — دوڑتے چوپائے جھٹ اُس طرف کو
یون ہی پھرتے پھرتے اک دن ناگہان — آئے پاس اُس غار کے سب راعیان
چند اک چوپائے گرد اُس غار کے — دیکھ سبزہ کھاتے کھاتے آگئے
پھر تو چرواہے وہان آنے لگے — لے کے چوپائے چرانے کیلیے
ناگہان اِک دن وہ عارف غار سے — آیا باہر ایک حاجت کے لیے
کی تھی جو حق کی عبادت بیشمار — نور حق تھا اُسکے مُنھ سے آشکار
دور سے چرواہے صورت دیکھ کے — گرد اُس درویش کے آکر ہوے
اعتقاد دل سے جا ہر ایک نے — رکھدیا پا تو نپہ سر درویش کے

۱۷۷

جو کہ تھا درویش مشغولِ خدا — اُن کی جانب کو نہ کچھ راغب ہوا
جسکو حاصل ہووے وصلِ دلربا — پھیر اِسکو اور سے مطلب ہی کیا
آخرش سب نے بصد عجز و نیاز — یہ کہا درویش سے اے پاکباز
آپ کو خواہش ہو اب جس چیز کی — حکم کیجے ہم بجا لاوین ابھی
دیکھا جو درویش نے اُنکے تئین — پاس سے میرے یہ ٹلنے کے نہین
کرکے اُن کی عجز و زاری پر نظر — یہ کہا کچھ دودھ لاؤ ہو اگر
ایک مدت سے یہ نفسِ بدمرا — مانگتا ہے دودھ مجھ سے برملا
شیر کے دو ایک دیگر گھونٹ یار — دودھ تا مین مارِ نفس کا دون زہر مار
عرض کی یون قحط سے باران کے آب — گائین بکری ہوگئین بے دودھ سب
جب نہ اُنکو چارہ کھانے کو ملا — دودھ شیرِ اُن کے خشک پستان سے ہوا
اور کہا رو رو کے سب نے با محن — تم نے جو جانا نہ آیا ہم سے بن
دیکھکر درویش اُنکا اضطرار — یہ کہا اُن کو کہ اے مردانِ کار
ایک گائے کرکے اب سب سے بدر — اُسکو دو ہو تم خدا کے نام پر
کرکے بسم اللہ اب اے نیک راہ — سعی کر تو ہوگی امدادِ الٰہ
کارِ عقبےٰ مین ہی کوشش شرطِ یار — جہد کوشش کر جو تو ہے ہوشیار
گوش جان سے سُن ذرہ اے مہربان — کہتے ہین کیا سرورِ پیغمبران
سعی و کوشش ہی اُن ہی کی بامراد — کرتے ہین جو نفس پر اپنے جہاد
بے سفر چلنے کے کب ہو راہ طے — جہد کر چل منزلِ مقصود پے
راہ کو کر قطع چل پاؤن اُٹھا — بیٹھنے کا رہ مین کیا ہی فائدہ
ہو مسافر کو کہان آرام و خواب — ہر گھڑی رہتا ہی اُسکو اضطراب
راہِ حق دیکھی ہے کیا آسان یار — جو پڑا ہے تو یہان پاؤن پسار

۱۷۸

راہ لے چل عیش کے دامن کو پھاڑ — تا نہ اُلجھے اُن سے اندر خار و جھاڑ
ہے یہ منزل پُر خطر با خار و زار — جو تو جا کپڑون سے ہو بالکل فگار
یعنے یہ کپڑے اُلجھکر جھاڑ مین — خوب ساتن کو ترے زخمی کرین
طاق مین رکھ تن سے تو کپڑے اُتار — با دلِ فارغ تو پھر لے راہ یار
دور ہے منزل بہت رہ مین پہاڑ — اور بہت سے جا بجا کانٹونگے جھاڑ
چاہتا ہو جو تو جا اس راہ کو — ہاتھ مین لے اپنے تیشۂ آہ کو
قطع کر یہ خار رہ سے تا کہ تو — جلد پہونچے منزلِ مقصود کو
ورنہ بے تیشہ ترا تن ہو فگار — رُد کدین رہ سے تجھے یہ سنگ خار
یعنے لا سے تیز لے تیشہ بنا — سنگِ غیریت کو پھر رہ سے ہٹا
منزلِ مقصود الّا اللہ کر — سیر وان جا با دلِ آگاہ کر ۱۷۹
یعنے یہ حرص و ہوائے دُنیوی — غیر حق کے ہی ترے دلمین بھری
بہر حق تو دل سے اُنکو دور کر — نورِ عرفان سے اسے معمور کر
یہ سخن ہی بے بیان اے دوستو — حال اُس درویش کا مجھ سے سُنو

قصہ دوہنا ایک چرواہے کا آزمائش اور بد اعتقادی سے

ایک چرواہا غرض اُنسے اُٹھا — پاس گاؤنار سیدہ کے گیا
اُسکے دُہنے کا ارادہ کر لیا — تا کہ لیوے امتحان درویش کا
اُس جوان نے پاس اُس گائے کے جا — ہاتھ جھٹ اُسکے تھنون پر رکھدیا
ہاتھ رکھتے ہی تھنونپر بیگمان — دودھ کی دھارین ہوئین اُنسے رواں
ہو کے حاضر سامنے درویش کے — دودھ لے با اعتقاد حاضر ہوے
دودھ لے عارف نے اُس سے پی لیا — بعدہٗ اُس غار مین جا کر چھپا
ریوڑون کو لیکے سارے راعیان — شہر کی جانب ہوے یار و رواں

شہر مین وہ سب کے سب داخل ہوے | اِس کرامت سے وے حیران رہے
دن کئی گذرے غرض اسطرح پر | آتے تھے چرواہے وے اُس غار پر
رفتہ رفتہ پھر شہر مین جا بہ جا | اِس کرامت کا بہت چرچا ہوا
تھا خلائق کی زبا نپر یہ کلام | شاہ تک بھی ہوگیا یہ قصۂ عام
سُنتے ہی اس بات کے شہ نے کہا | سب امیرون اور وزیرونسے بلا
چلکے اُس عارف کی زیارت کیجیے | کیونکہ وہ دُور سے مین اپنے فرد ہی
اُس کا ثانی کوئی عالم مین نہین | عالم و کامل ولی سلطانِ دین
کہکے یہ اور اُٹھکے باصد التجا | خدمتِ درویش مین حاضر ہوا
شہ کے آنے سے ہوا درویش کو | شغل مین حق کے حرج بے گفتگو
صحبتِ میر و وزیر و بادشاہ | ہے بڑا فتنہ سمجھ اے نیک راہ ۱۸۰
ہی سلاطینون کی صحبت مثلِ آگ | تیر کے مانند ان سے دور بھاگ
اِن کی صحبت سے ہر اک حیران ہوا | عاجزان کے مکر سے شیطان ہوا
ہے تکبر ان کے دِل مین یون بھرا | بکریون پر جسطرح ہو بھیڑیا
پاس سلطانون امیرونکے نہ جا | آپ کو ان سے بہر صورت بچا
صحبت اِن کی کبر و غفلت لائے ہی | اور قناعت کا اثر لے جائے ہی
اسلیے فرماتے ہین خیر الزمان | دین حق کے ہین امین یہ عالمان
پر نہ ہو جو ہمنشین و ہم طعام | ساتھ سلطانون امیرون کے مدام
جو کہ عالم جا امیرون سے ملے | دین کے بیشک ہوے وہ چور سے
بس ڈرو اِن سے بچو اے مومنین | تا تمھارا بچ رہے اسلام و دین
الغرض شہ عجز و زاری سے سدا | پاس اُس درویش کے رہنے لگا
پھر تو دونون عارف و شہ بے خطر | ہوگئے آپس مین جون شیر و شکر

ہوتے ہوتے چاہا یہ سلطان نے — خوب ہو جو شہر مین عارف چلے
سوچ کر دلمین کہا وزیر دستور کو — جو چلے محلون مین عارف خوب ہو
باعث برکات رحمانی ہے یہ — سایۂ انوار ربانی ہے یہ
اسکے قدمون کے طفیل اے بہرور — رحمت حق ہووے نازل شہر پر
شہر مین ہو اسطرح کا مرد جو — زیب شاہی رونق اسلام ہو
الغرض آیا وزیر حیلہ جو — پاس اُس عارف کے با صد گفتگو
با ادب کی عرض یہ درویش سے — شہر مین چلیے تو اب کیا خوب ہے
مرد آزادہ تھا وہ مرد خدا — بھاگتا تھا خلق سے کوسون سدا
بولا وہ سن اے وزیر اب مجکو کیا — خلق کے ملنے سے تبلا فائدہ
مجکو آبادی سے ویرانہ بھلا — اختلاط خلق سے کوسون سدا
ہے موافق طبع ویرانہ مجھے — دور ہر اک طالب آرام سے
طالب آرام نفس اپنے کا اب — مین نہین ہون اے وزیر با ادب
مرضی حق کا ہون طالب مین سدا — خوب تنہائی مین ہو فرضی ادا
ہے بھلا حق مین مرے گوشہ سدا — گاؤ خر مین رہنے کا کیا فائدہ
کہتے ہین حضرت محمد مصطفےٰ — جو رہا تنہا وہ آفت سے بچا
اختلاط خلق سے ہے جو بچا — جان اپنی کو سلامت لے گیا
فائدہ وحدت مین ہووے جسقدر — اس سے سو درجہ ہو کثرت مین ضرر
جسنے کثرت سے بچایا آپ کو — ملک وحدت کا ہوا سلطان وہ
پھر وزیر حیلہ جو نے عرض کی — گر پکڑتے اسطرح گوشہ نبی
کب پہونچتا خلق کو دین خدا — رہتا گمراہی مین ہر اک مبتلا
یون اگر گوشہ پکڑتے اولیا — راہ حق پاتی یہ کب خلق خدا

۱۸۱

یون کہا درویش نے اے باخدا
جو کہا تو نے یہ حق ہے اور بجا

لیک جو بیمار ہو اے باشعور
چاہیے پرہیز اُسکو بالضرور

جو نہ بیماری مین پرہیز اب کرے
بے شبہ وہ ہاتھ دھوئے جان سے

اور صحت جس نے پائی مرض سے
کیا دوا پرہیز کی حاجت اُسے

انبیاء اور اولیاے راسخین
رنج و بیماری سے ہین پاک اور متین

لیک مجھ مین حرص کچھ باقی ہے اب
چاہیے پرہیز مجکو اس سبب

سُنکے بولا وہ وزیر اے نیک خو
کسر نفسی سے یہ اب کہتا ہے تو

تارک دُنیا ہو تم تو بالیقین
آپ سے ہم پاس تم آئے نہین

خود بخود آئے ہین ہم بالالتجا
آپ کی خدمتین اے پیر ہدا ۱۸۲

تیرے نفس پاک سے اے مہربان
ہوگئی روشن ہماری جانِ جان

تیری صحبت سے ہوے ہمپر تمام
عیش دُنیا سرد بالکل لاکلام

سامنے تیرے ہوا حرص سب
محو دل سے ہوگئے یک لخت اب

ہین یہ فرماتے امام المرسلین ق
ہے وہ سب لوگونمین بہتر بالیقین

نفع جس سے ہو خلائق کو تمام
فائدہ اُس سے اُٹھاوین خاص و عام

تم بھی اسپر اب عمل کچھ کیجیے اپ
فیض اپنا چل کے سب کو دیجیے

فیض سے تیرے ہون وہ ذاکر تمام
جو پڑے رہتے ہین غفلت مین مدام

کرتے ہین کفرانِ نعمت جو کوئی
تیری صحبت سے ہون شاکر وے ابھی

بولا عارف جاے تشنہ چاہ پر
چاہ پیاسے پاس کب جاتی پسر

جو کہ چاہے مجھ سے وہ آوے یہان
مین بھلا کسواسطے جاؤن وہان

ایک مدت الغرض اسطرح پر
عرض کرتے ہوگئی اُسکو بسر

آخرش جانا جو عارف نے نہین
یہ وزیر اب یان سے ٹلنے کا نہین

بولا بہتر تیری فرحت کے لیے | مین چلون گا شہر مین سلطان کے
بعد اسکے جو صلاح وقت ہی | وہ کرونگا تیری خاطر جان کے
ہولیا درویش ہمراہ وزیر | سوے دولتخانۂ شاہ کبیر
شاہ نے دیکھا جو اُسکو دور سے | اُٹھکے آیا واسطے تعظیم کے
وہ فقیر اپنی خلاصی کے لیے | مارنے پتھر لگا سلطان کے
تاکہ دیوانہ سمجھکر اُس گھڑی | چھوڑدے سلطان مجکو اہی ولی
باہر درویش وان مستانہ وار | مارتا تھا بے خطر پتھر ہزار
بے محابا اسقدر مارا کہ شاہ | بھاگ کر وان سے گیا باد دو آہ
بھاگ کر نکلا جھٹ اُس ایوان سے | جسمین بیٹھا تھا وہ سلطان شان سے
اُس مکان سے شاہ جب باہر ہوا | حکم حق سے وہ مکان جھٹ گر پڑا ۱۸۳
شاہ نے جانا کہ عارف لطف سے | مارتا تھا مجکو پتھر اِس لئے
اس مکان مین تا نہ یہ دب کر مرے | کیونکہ تھا معلوم اُسکو کشف سے
مارنے مین اُسکے یہ تھا فائدہ | تاکہ اس صدمے سے دے مجکو بچا
چاہے تھا عارف چھٹانا آپکو | حکم حق تھا مبتلا یہ اور ہو
چاہے تھا یہ تو کہ ہو بد اعتقاد | اور ہوتا شہ کو زائد اعتقاد
صدق دل سے باہزاران التجا | آکے شہ عارف کے قدمونپر پڑا
عرض کی اے پیشوا اے عارفان | لطف کا تیرے کرونمین کیا بیان
کیا کرون احسان کا تیرے شکر مین | جو رہین تیرے ہزارون لطف مین
خضرؑ نے کشتی جو توڑی جور سے | تاکہ وہ ظالم کے ہاتھون سے بچے
اسطرح مجکو بھی تو نے خضروار | کردیا سو ورطۂ قاتل سے پار
جانا عارف نے کہ ہی حکم خدا | کیا ہے چارہ جب ہوا امر قضا

دل سے اپنے پھر وہ یون کہنے لگا | مرضیِ حق سے تو اب یان آ پھنسا
مرضیِ حق پر ہی رہنا چاہیئے | زہر بھی اک عرصہ چکھنا چاہیئے
یعنے خواہش پر خدا کی برملا | چاہیئے راضی رہے صبح و مسا
مالِ دنیا گرچہ ہے زہر اور بلا | زہر بھی چکھیے ذرہ بہر خدا
الغرض کہنے سے عارف شاہ کے | شہر مین آیا نکل کر غار سے
شہ نے عارف کے لیے باعزّ و جاہ | کر دیے تیار محل اور خانقاہ
اور نعمت بھی ہر اک موجود کی | واسطے درویش کے باصد خوشی
وہ فقیر پاک جان وراست باز | ہوگیا ظاہر مین اندر عزّ و ناز
عیشِ دنیا مین تھا ظاہر مین پھنسا | لیک باطن مین تھا وہ سب سے جدا
پوستین اور دلق کو پہنے ہوے | نفس پر کرتا جہاد ہر دم وے ۱۸۴
ایک حجرے مین وہ تنہا بیٹھ کر | کرتا تھا یاد خدا شام و سحر
باخوشی رہتا تھا اُس گدڑی مین وہ | فقر پر کرتا تھا محکم آپ کو
کچھ نہ اُس دولت سے حاصل تھا اُسے | پر فقیرونکو دیا کرتا تھا نے
گرچہ ہے دنیا یہ ملعونِ ازل | پر ہے مومن کے لیے بیت العمل
مالِ دُنیا گرچہ ہے زہر اور بلا | نیک ہو گر خرچے اُسکو نیک جا
نیک کامون مین تو اُسکو صرف کر | ورنہ تو کتا سا ہے مردار پر
مالِ دنیا کو بقا گرچہ نہین | خوب ہے گر خرچے اندر کار دین
واسطے دانا کے دنیا خوب ہے | اور نادانون کو بد اسلوب ہے
جانتا ہے جو کہ منتر سانپ کے | سانپ ہووے دوست اُسکا دیکھلے
گر نہ ہو منتر تجھے معلوم یار | سانپ سے مت گرد پھر تو زینہار
تا نہ دھووے ہاتھ اپنی جان سے | یاد رکھ یہ بات میری مان لے

مال دنیا کے نہ ہرگز گرد جا — جو تو جاوے خرچ کر راہ خدا
الغرض درویش کو رہتے ہوئے — ہوگئے دس سال پاس اس شاہ کے
دس برس اسکو گئے یون ہی گذر — پر رہا ویسا ہی اپنے حال پر
زہد و طاعت مین نہ آیا کچھ بھی فرق — گرچہ ظاہر مین رہا دنیا مین غرق
تھی یہ رسم شاہ جو ہوتا سوار — بہر تنظیم ملک یا بہر شکار
وقت ملنے کے وہ سلطان ذی احتشام — آگے زیارت کرتا اس درویش کی
الغرض اکدن اسی معمول پر — اسکی زیارت سے ہوا وہ بہرہ ور
اور اسی حالت مین وہ پیر ہدا — یاد مین اللہ کی مشغول تھا
ناگہان وہ زن جو پہلے آئی تھی — سامنے سے دوسری بار آگئی
پوچھا عارف نے کہ تو کس واسطے — آئی ہی مجھ پاس اب تبلا مجھے
عرض کی اسنے کہ اے سلطان جان — تجھ سے مین ہوتی ہون رخصت اس زمان
یون کہا چل دور ہو اے بیحیا — مکر سے تیرے خدا رکھے بچا
تو دغا دے ہی ہر اک کو پر جو دو — ہو ترا تابع تو اس سے دور ہو
دور ہو مجھ سے کہین اب ای غبی — پوستین اور دلق مجھ پاس ہی وہی
پاس میرے دونون یہ موجود ہین — مین نہین آیا ہون تیرے داؤ مین
دور ہو یان سے تو جلدی بیحیا — کب تلک دے گی مجھے تبلا دغا
ہوگئی غائب نظر سے سن یہ ذکر — اسکے فتنہ کا ہوا عارف کو فکر
دیکھیے کسطرح ہووے گا جدا — مال و دولت دنیوی مجھ سے بھلا
معتقد مجھ سے ہی ہر چھوٹا بڑا — آپ سے مخلوق کرے کیونکر جدا
دیکھیے تقدیر سے ہو کیا سبب — تیل کھل سے ہو جدا کسطرح اب
شاہ رکھتا ہے بہت تعظیم سے — دیکھیے رسوا کرے کیونکر مجھے

١٨٥

پڑھ کے پھر لاحول ہو شاغل برب ہوگا جو حکم خدا سر پر ہے اب
جو قضا آوے تو ہو بر عکس کار ہووین سب تدبیرین باطل اور زار
جو کیا چاہے ہو کوئی کار رب عیب سے کرنا ہی اُسکا کچھ سبب
ایکدن تقدیر سے ناگاہ یار شاہ جنگل کو گیا بہر شکار
جستجو کی اور محنت بے شمار پر ملا اُسکو نہ وان اُسدن شکار
رنج بے حد پایا اور تکلیف سخت دل ہوا گرمی سے شہ کا لخت لخت
وان سے ہٹ کے شہ اسی معمول پر خدمتِ عارف مین آیا دوڑ کر
گر کے قدمونپر وہ اُس درویش کے پائونپر بوسہ دیا شوق صدق سے
آیا تھا گرمی مین گھبرایا ہوا اُس جگہ آرام کچھ اُسنے لیا
شدتِ گرمی تھی رستہ کی تکان کچھ ہوا آسودہ شہ اُس جا وہان ١٨٦
اِک طرف تکیہ لگا دیوار کا جون مسافر تھک کے غافل سو رہا
شاہ تنہا اور وہ عارف تھا وان کھنچکر اِک سلطان نکل کر از میان
ننگا ہو شہ کے شکم پر گر پڑا دیکھکر یہ عارفِ دینِ خدا
چاہے تھا اُسکے شکم پر سے اُٹھا اِک طرف رکھدون ہی غافل بادشہ
چونک اُٹھا یکبارگی شہ خواب سے ڈر گیا شمشیر ننگی دیکھ کے
دوڑ کر جھٹ محل مین داخل ہوا پر غضب سے آگ کا شعلہ بنا
بولا غصہ سے کہ جھٹ آوے وزیر تا کرے درویش کو اسدم اسیر
اور کرے آ قتل اُسکو بر ملا تا کہ دیکھے فعل کی اپنے سزا
کیا کیا تھا مین کہو اُس کا بُرا پائونپر رکھا تھا سر اُسکے سدا
کیا کوئی کا ہے بدلہ یہ کہو کھینچے خنجر جو ہمارے قتل کو
جو وزیر اس امر سے آگہ ہوا پڑھ کے استغفار یون شہ سے کہا
کرکے اپنے لطف و احسا نپر نظر جان بخشی اُس کی کرکے نامور

شاہ بولا تجکو بخشی اُسکی جان — پر تجھے لازم ہی اُسکو اس زمان
چھین کر اُس سے یہ سب مال و منال — کرکے ننگا شہر سے باہر نکال
ہوہے یہ صدق و وفا اہل دول — وہم سے بس صدق مین آیا خلل
مت ہو نازان لطف پر انکے کبھی — دم مین ہون شیطان اور دم مین ولی
اعتقاد اہل دولت پر کبھی — دل نہ دیجو کوئی اے میرے اخی
ایک وہم بے حقیقت سے وہ شاہ — ہوگیا بدظن اُسی عارف سے آہ
دشمن جان اسقدر اُسکا ہوا — جسطرح بکری کا ہووے بھیڑیا
دل لگا اُس شاہ سے اے بیوفا — جو ہزارون جرم بخشے اور خطا
دیکھکر کے سب کے وہ جرم و گناہ — دے ہی روزی لطف سے شام و پگاہ ۱۸۷
چھوڑ دے جو ایسے شاہنشاہ کو — اُس سے زائد بیوقوف اور کون ہو
سو خطا مین کرکے تو آوے جو پھر — خاص ہو درگاہ مین اُسکی تو پھر
مال دنیا کا بھی ہے بس بیوفا — دل لگانا اُس سے ہی بیشک خطا
جان سلامت اپنی عارف لیگیا — کیونکہ دُنیا پر نہ اُسنے دل دیا
جو دغا کھاتا وہ اُسکے مکر سے — قتل ہوتا ہاتھ سے سلطان کے
زیر تیغ بے دریغ شاہ دون — ہوتا عارف بے شبہہ زار و زبون
کی تھی اُسنے احتیاط حد سے بدر — مال دُنیا پر نہ کی تھی کچھ نظر
جان و تن اپنا سلامت لیگیا — مکر سے دنیاے دون کے وہ بچا
حیف ہی صد حیف ای صاحب سلوک — ہو تو یون نازان بتعظیم ملوک
خاص لذت اُسکے جو وقت خطاب — ہے نہ آوے وہ ز صد خم شراب
شیخ اپنا شہ تجھے ہر دم کہے — یہ ندا سُنکر کے تو مدہوش ہی
مست و مدہوش اس خطاب سے ہی ہر — ہر دم آگے شہ کے تو سجدہ کرے

پوجتا ہے گویا تو اُس شاہ کو | کچھ نہین کرتا ہے یاد اللہ کو
اللہ اللہ ہے یہ کیا اسلام و دین | شرک ہی یہ تو برب العالمین
جرعہ اک بحر قدم سے نوش کر | آیت لا تشربوا پر گوش کر
ساقیا اب آنکھین مت دیر کر | دل مرا تجھ بن ہوا زیر و زبر
عیش کے سامان سب موجود ہین | تجھ بنا پر ساقیا نابود ہین بغیر
آنکھین دے بہر حق اک بھر کے جام | عیش و عشرت جس سے ہو دلپر تمام

اسمین مذمت اُن کی ہی جو مضمون دُنیا مین غرق مین واسطے حظ بے بنیاد کے

کیا ہی دنیا منصب دُنیائے دون | گر دمت جا اُسکے تو ای پُر فنون
اِس سے آلودہ کیے تو نے اگر | ہاتھ اور مُنھ اپنے ای نیکو سیر ۸۸۱
روے آسایش کو دیکھے گا تو جان | اِک سر مو ہی کہین اندر جہان
منصب دنیا نہین تو جانتا | ہے وہ کیا سُن لے تو اب مجھ سے ذرا
راہ حق سے دور جو تجکو کرے | اور ڈالے کوی فرقت مین تجھے
ہے یہی دنیا سمجھ اے نیک تن | نے قماش و نقرہ و فرزند و زن
مایہ بدنامی اسکا نام ہے | سر بسر ناکامی اسکا کام ہے
یہ نہان ہر نطفہ خاص و عام سی | زہر کا پیالہ پلاتی ہے تجھے
واسطے اُس زہر کے دن اور رات | ہوگا تو کب تک خراب اینک ذات
منصب دنیا ہی وہ جس نے دیا | خرمن دین کو ترے بالکل جلا
منصب دنیا ہی وہ ای پُر فنون | اسطرح جسنے کیا تجھ کو زبون
خوش ہی وہ مقبول جسنے یان کبھو | ہاتھ سے چھوڑا نہ اپنے دین کو
اور اس حلوا و نان سے ای فتا | مُنھ کو اپنے کچھ نہین شیرین کیا

خوش ہو وہ دانا کہ جہان چھوڑکر — منصب دنیاے دون کو سر بسر
مار کر اسپر وہ اپنے پشت پا — خلد مین جون شاہ مردان کے گیا
مثنوی مین مولوی معنوی — نکتہ اک فرماتے ہین سن اے اخی
"ترک دنیا گیر تا سلطان شوی — ورنہ ہم چون چرخ سرگردان شوی"
چھوڑ دنیا کو کہ تا سلطان ہو تو — ورنہ مثل چرخ سرگردان ہو تو
"زہر دارد در درون دنیا چو مار — گرچہ دارد از برون نقش و نگار
زہر این مار نقش قاتل ست — میگریزد زو ہر آن کو عاقل ست
زہر قاتل ہے یہ مار نقش دار — بھاگتے ہین اس سے جو ہین ہوشیار
زین سبب فرمود شاہ اولیا — آن گزین انبیا و اولیا
اس سبب کہتے ہین شاہ اولیا — ہین وہ مقبول ولی و انبیا
حب دنیا راس کل خطیئہ — ترک دنیا راس کل عبادۃ
حب دنیا سب خطاون کا ہو سر — ترک دنیا سر ہے ہر طاعت کا پر
چھوڑ دنیا کو جو تو ہشیار ہے — عاقلو نیر جان یہ مردار ہے
پہلے تو تحصیل مین اسکے تو یار — کھینچے محنت اور ذلت بیشمار
بعد اسکے چھوڑ کر پھر راہ لے — حسرت اور افسوس کو ہمراہ لے
اسمین اول تو ہزارون محنتین — اور آخر مین ہون حاصل حسرتین
اہل دنیا الغرض یان اور وہان — محنت اور حسرت مین ہینگے بیگمان
یا الٰہی مجھکو بھی بہر خدا — اُلفت دنیاے دون سے رکھ بچا
حب منصب حب جاہ و حب مال — واسطے اپنے مرے دل سے نکال
حب مولیٰ حب حق حب خدا — مجکو اب بہر محمد کر عطا
غیر کی اُلفت سے کرکے مجکو دور — ہر دم و ہر لحظہ رکھ اپنے حضور

۱۸۹

اسمین بیان ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ خلق کے بھلے بُرے کہنے پر خیال نہ کرے اور موافق حکم خدا و رسولؐ کے کیے جاوے

گر تو چھوٹا خلق مین خلقت سے اب — بدزبانِ خلق سے چھٹتا ہی کب
کون ہی جو بدزبان سے ہو بچا — حق پرست ہو یا کہ ہووے خود نما
گو کہ ہون تجھ مین کرامات تین ہزار — اور ہو گھوڑے پہ گر تو بھی سوار
گر زمین سے آسمان تک تو اڑے — پر نہ طعنِ خلق سے ہرگز بچے
کر سکے کوشش سے نالہ بند تو — پر نہ بند ہووے زبانِ عیب جو
جمع ہون اہلِ نفاق آپسمین جب — اہلِ تقوی کی بدی کرتے ہین سب ۱۹۰
تو خدا کی بندگی سے منھ نہ موڑ — کہنے دے جو کچھ کہے خلقت کو چھوڑ
چاہیے راضی ہو بندہ سے خدا — غیر کی راضی و ناراضی سے کیا
حق سے بد اندیش کب آگاہ ہی — خلق کے غوغا سے وہ بیراہ ہی
چھٹ سکے ہی ان سے کب تو اے ولی — گو کرے سو حیلے اور از حد سعی
چھوڑتی ہی خلق کب پیچھا ترا — گرچہ تدبیرین کرے تو لاکھا
جو کوئی گوشہ کی ہے اختیار — اختلاط خلق سے رکھتا ہی عار
یون کہین اُسکو کہ ہی یہ مکر و ریو — آدمی سے بھاگتا ہے مثلِ دیو
اور جو ہووے خندہ رو و خوش ادا — اُسکو کب جانے یہ نیک اور پارسا
اور جو کوئی ہو غنی اور کامران — اُسکو بولے ہین یہ فرعونِ زمان
اور جو کوئی مرد درویشِ نکو — فقر و فاقہ سے کوئی سختی مین ہو
یون کہین اُسکو جو یہ ناچار ہے — اسکی بدبختی کا یہ ادبار ہے
اور جو کوئی کامران تقدیر سے — رتبۂ شاہی سے اپنے گر پڑے

خوش کہین کب تک ہو یہ گردن کشی ہو خوشی کے بعد آخر ناخوشی
اور جو کوئی مفلس و مسکین فقیر تنگدستی سے وہ ہو جاوے اسیر
کھولین حق مین اُسکے کینہ سوز بان ہے یہ دون پرور فرومایہ زمان
ہاتھ مین دیکھین جو تیرے کوئی کار سمجھین تجکو بس حریص اور دنیادار
اور جو بے کاری کرے تو اختیار سب گدا پیشہ کہین اور سوختہ خوار
اور جو تو باتونین ہو بولین تجھے چق چق و بق بق سدا کرتا ہی ہے
اور جو خاموشی کرے تو اختیار نقش دیواری کہین تجکو پکار
اور کہین نامرد جو ہو بُردبار ڈرتا ہی ہر شخص سے تو زینہار
اور دلیری مردمی گر تو کرے تجکو دیوانہ سمجھ بھاگین پرے
اور کم کھاوین کرین طعنہ اُسے مال اُسکا ہے یہ اور ونکے لیے
اور جو خوش خوراک ہون اور خوش لباس تن شکم پرور کہین اُسکو یہ ناس
بے تکلف ہو جو کوئی مالدار یہ کہ زینت باتمیز و نیر ہے عار
اُسکو یون طعنہ کرین یہ بے حیا ہے یہ بدقسمت نہ پہنے اور نہ کھا
اور جو گھر اچھا بناوے نقشدار خوش لباس اور خوش وضع ہو باوقار
اُسکو دین طعنہ کہ اپنے کو جوان رکھتا ہی آراستہ شکل زنان
جو مسافر ہو نہ کوئی عمر بھر مرد اُسکو کب کہین اہل سفر
یعنے ہے زن کی بغل مین یہ پڑا کسطرح عقل و ہنر آوے بجا
اور کرین اہل سفر کو یون خطاب بخت برگشتہ پھرے ہی یہ خراب
یعنے یہ صاحب نصیب ہوتا اگر پھرتا کیون شہر و بشہر و در بدر
مرد بے زن کو کہین یون خرد ہین اسکے پھرنے سے ہی رنجیدہ زمین
اور کرے گر زن کوئی کہتے ہین یون پڑ گیا دلدل مین سر سے خر کے جون

گر کسی سے بُردباری تو کرے — یہ کہیں غیرت نہیں ہے کچھ اسے
اور سخی کو یون کہیں کراب تو بس — ہاتھ تیرے ہونگے کل کو پیش و پس
جو ہو اتارع بنانِ خشک و دلق — رات دن کرتی ہو اُسکو طعنہ خلق
باپ کے جون یہ بھی آخر سفلہ مرد — جائیگا دنیا سے با افسوس و درد
کون ہے جو رِ زبان سے جو بچا — با خوشی گنج سلامت مین رہا
جب نہ چھوٹے ہاتھ سے حضرت نبی — دشمنونکے . کیا حقیقت اور کی
ہے خدا ممثیل بے انباز و جفت — کیا کہا ترسانے اُسکو ای شگفت
جورو اور بیٹا مقرر کر دیا — مریمؑ و عیسےٰؑ کو اُس کا بر ملا ۱۹۲
پاک ہے وہ ذات از زوجہ و ولد — لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ اَللّٰہُ الصَّمَدْ
کب چھٹے کوئی کسیکے ہاتھ سے — مبتلا کو صبر ہر دم چاہیے
کب کوئی یان جورِ مردم سے بچا — نیک ہو یا بد بُرا ہو یا بھلا
کہنے سُننے خلق پر مت کر دھیان — صبر کر کے مجھ سے سُن یہ داستان
گر سُنے تو دل سے یہ میرے بیان — خلق کے ہاتھون سے جب پاوے امان

حکایت بوڑھے مرد بیوقوف کی

ایک بوڑھا مرد تھا بس بے شعور — عقل کے غم سے تھا وہ جینے سے دور
ناگہان عزمِ سفر اُسنے کیا — ساتھ بیٹے کو بھی اپنے لے چلا
ایک گھوڑی پاس تھی اُس پیر کے — ہو سوار اُس پر کیا رستہ کو طے
تھا پسر اُسکا پیادہ در رکاب — ہر دو باہم در کلام و در خطاب
مل گیا جو اک گروہ رہروان — یہ کہا سب نے کہ اے بوڑھے میان
خود سوار ہو کر کے طے کرتا ہو تو — رحم بیٹے پر نہین کرتا ہے تو
باری باری چاہیے ہونا سوار — تا نہ ہو تو اور بیٹا تھک کے زار

پیر نے جب یہ سُنا سب سے کلام — ہاتھ مین بیٹے کے تب دیکر لگام
کر دیا گھوڑے پہ بیٹے کو سوار — خود پیادہ ہو لیا زار و نزار
سامنے سے اک اور خلقت آگئی — دیکھ اُس کو مار نے طعنہ لگی
یہ عجب بوڑھا ہی بے عقل و شعور — ہے یہ خبطی یا کہ مجنون یا لضرور
طفل کو بے عذر راکب کر دیا — خود ضعیفی مین پیادہ ہو لیا
راہ طے آسان کرے طفل اور جوان — پیر ہو اک کوس مین بس ناتوان
یہ نصیحت جو سُنی اُس پیر نے — طعنہ پہلون کا بھی یاد آیا اُسے
کر کے دونون قول کے برعکس کار — ایک گھوڑے پر ہوے دونون سوار
سوچے یون گھوڑے کو اب تکلیف دین — تاکہ پھر طعنہ سے اور ونکے بچین
اتنے مین اور اک جماعت آگئی — جھٹ ملامت پیر کو کرنے لگی
اے ستمگر رحم کر بر بیزبان — بوڑھا ہو کے تو ذرہ ہو مہربان
چاہیے اک اسپہ ہووے اب سوار — رکھا اس عاجز پہ تونے دُہ کا بار
یہ ستم اس بیزبا پر ہو روا — گر ہے حیوان پر ہے مخلوقِ خدا
شکر کر حق کا سواری تجھ کو دی — مہربانی کر تو اسپر اے اخی
جو سُنا بوڑھے نے یہ اُنسے بغور — دل مین کی نادانی سے تدبیر اور
یعنے دونون پھر تو گھوڑے سے اُتر — پا پیادہ ہو لیے بہر سفر
گرتے پڑتے جاتے دونون پائے ریش — جا رہا تھا گھوڑا خالی پیش پیش
اور ایک فرقہ ملا آکر براہ — دیکھا اُس بوڑھے کو با حال تباہ
گر نا پڑتا جاتا ہے آپ اور پسر — اسپ بھی ہمراہ ہی کوتل مگر
ہے سواری ساتھ موجود اُنکے پر — ہین پیادہ دونون اور خستہ جگر
پہلے تو اُسکے بڑھاپے پر ہنسے — بعدہٗ پھر اُسکو یون کہنے لگے

۱۹۳

کیون نہین ہوتا سواری پر سوار — تا نہ ہون محنت سے پا تیرے فگار
حیف ہی ہوتے سواری چھوڑ کر — رنج رکھا اپنے اور بیٹے کے سر
تجھ سا نادان کوئی عالم مین نہین — نے سُنا ہی اور نہ دیکھا ہے کہین
آئے ہون سب کام جب آوے قضا — عقل و ہوش و فکر سب ہو وین فنا
عقل کامل کو ہو حاصل خیر گی — فہم روشن پر ہو مائل تیر گی
پیر مرد القصہ حیران ہی رہا — اور ہمراہی ہوے مثل ہوا
جا کے منزل پر کیا سب نے مقام — وہ رہا رہ مین پڑا با عقل خام
گر نہ سُنتا یہ کبھی قول فضول — راہ چلتا بے ملامت وہ ملول
جو کیا ہر قول پر اُسنے عمل — راہ چلنے مین پڑا اُسکے خلل
رکھتا ہی ہر کام مین جو اشتغال — کام مین اُسکے ہون پھر سو قیل و قال
لغو سے بچتی ہی کب خلق خدا — آپ کو امداد تو اُن سے بچا
خلق کے اچھے بُرے کہنے سے تو — رنج و غم مین ڈال مت بس آپکو
کہنے سُننے پر نہ کر اُنکے خیال — کام کر راضی ہو جس سے ذوالجلال
نیک اور بد پر نہ کر اُنکے نظر — کام کا جو کام ہے وہ کام کر
ساقیا آ کھو غم دنیا و دین — اِس سے اُس سے تا مین ہون فارغ کہین
ہو نہ دنیا مین خیال اکتساب — اور نہ عقبے مین غم اجر و ثواب
شغل ہو ہر دم خیال یار سے — بیخبر ہون اپنے کار و بار سے
ہون مین یون اندر خیال عشق یار — غیر استغراق کے ہو کچھ نہ کار

۱۹۴

اسمین بیان ہی خاموشی کا جو بہتر ہے سب خوبیون اور عادتون سے انسان کی

کیا ہے دُنیا جان اے صاحب کمال — یہ جو ہے بیحال تیری قیل و قال

کھول کان اور لب کو بند کر از مقال
ہفتہ ہفتہ ماہ ماہ و سال سال

کر تو خاموشی کی عادت اختیار
جس سے ہو جاوے ترا دل ہوشیار

ہووے بعضی گفتگو اے نیک پے
ہو کے وہ زنار گردن مین پڑے

خوش نصیب ہوتے ہین مردان خدا
بند رکھتے ہین زبان اپنی سدا

کر کے خاموشی بہت سی اختیار
کرتے ہین دل سے وہ یاد کردگار

خامشی بس ہے مقالِ اہل حال
گر بُلا دین تو وہ ہو جاتے ہین لال

بیٹھ جا خاموش ہو کر اے جوان
تا خموشی ہو تری نطق و بیان

یون رہیگا کب تلک اے بیفروغ
تو گرفتار دروغ اندر دروغ ۱۹۵

ہوش مین آ اب بھی تو بہرِ خدا
آپ کو گفتار باطل سے بچا

بیٹھکر خاموش مجھ پاس اے جوان
گوشِ دل سے سُن ذرہ یہ داستان

تاکہ ہو معلوم تجھ کو زینہار
فائدہ اور نقص خاموشی کا یار

حکایت تمثیل

تھا کہین اک بادشاہ عالیجناب
ایک بیٹا اُسکا تھا نائب مناب

شاہ چاہے تھا کہ ہو یہ ذوفنون
تا ولی عہد اسکو مین اپنا کرون

اک معلم با ہنر تعلیم کو
کر دیا شہ نے مقرر نیک خو

تاکہ اُس کے سیکھ لے بیٹا ضرور
ہر طرح کے علم و فن اے باشعور

چند عرصہ مین غرض اُسکا پسر
عالم و فاضل ہوا با کر و فر

حل معلومات و مجہولات کے
بحث منقولات و معقولات کے

عقل کامل جو کرے کسکا کمال
ذوفنون دہر ہووے لامحال

چند برسون مین غرض اے نیکنام
ہو گئی تحصیل اُسکی اختتام

علمون کی تحصیل

دیکھکر فضل و کمال اُسکا تمام — کرتا تھا سو آفرین ہر خاص و عام
لیک وہ شہزادۂ والا حسب — رکھتا تھا ہر گفتگو سے بند لب
وصف خاموشی کا تھا اُسنے پڑھا — اسلیے خاموش رہتا تھا سدا
علم سے دِل پُر تھا لب خاموش تھا — مثلِ دریا زیرِ لب در جوش تھا
بادشہ نے جو کمال اُسکا سُنا — پاس اپنے جھٹ لیا اُسکو بُلا
سامنے اپنے بٹھا کر با خوشی — گفتگو کرنے لگا ہر طرح کی
وہ پسر خاموش تھا اندر جواب — سنتا تھا سب کچھ صواب و ناصواب
بادشہ اس بات سے حیران ہوا — اور معلّم کو بُلا کر یون کہا
کر بیان باعث ہی کیا ای با ہنر — رہتا ہی خاموش کیون میرا پسر
عرض کی اُسنے کہ جبدن سے شہا — وصف خاموشی کا اِسنے پڑھ لیا
ہو گیا خاموش جب سے یہ پسر — کچھ نہین اچھی بُری کہتا خبر
شاہ نے اُسپر معین کر دیے — چند مردم تا سخن اُسکا سنے
کہدیا سب سے یہ جب بولے کلام — پاس میرے لاؤ اسکو و السلام
الغرض اکدن گیا شاہ جہان — دشت مین بہر شکار و حیوان
تھا پسر ہمراہ گھوڑے پر سوار — اور شہ جنگل مین مشغولِ شکار
صیدگہ مین ایک تیتر تھا نہان — چھوڑ اُسکو شہ ہوا آگے روان
ناگہان بولا وہ تیتر ایک بار — شاہ نے جھٹ کر لیا اُسکا شکار
شاہزادہ دیکھکر یہ ماجرا — ہنس پڑا اور یون ندیمون سے کہا
جو یہ اسدم جانور رہتا خموش — بند کرتا لب نہ کرتا کچھ خروش
صید کب ہوتا نہ یہ گر بولتا — کھولا جو لب ایکدم مین سر دیا
گر نہ اسدم بولتا یہ جانور — قطع کیون ہوتا اب اسکا تن سے سر

جاکے جاسوسون نے شہ کو دی خبر — ہو مبارک آپ کا بولا پسر
شاہ نے خوش ہو باکرام تمام — سامنے اُسکو بُلایا لا کلام
یون کہا شہ نے پسر سے میری جان — جو کہا تھا تو نے کر مجھ سے بیان
ہو پشیمان اُس سخن سے وہ پسر — رہ گیا خاموش لب کو بند کر
شاہ نے گرچہ بہت تاکید کی — شاہزادہ پر نہ کچھ بولا اخی
غصّہ سے بولا وہ شاہ بے خبر — مارو اِس کو تا زیانہ بے شمر
اُس پسر نے پھر ندیمون سے کہا — کیا یہ تم باتین بناتے ہو سدا
اِک دفعہ وہ جانور بولا تھا وان — قطع سر اُسکا ہوا اور مین یہان
اِک سخن کہنے سے یہ پائی سزا — اے سخن گو ڈر تو از روز جزا
اِک سخن کہنے سے دیکھو یہ غضب — تازیانے تن پہ تو کھائے ہین اب
چق چق و بق بق مین جو رہتے ہین یان — دیکھیے کیا حال ہو اُنکا وہان
تو بھی اے اُمداد باہوش رہ — سو حکایت کرنے خاموش رہ
خامشی کا ہے قلعہ مضبوط تر — صاحب اس قلعہ کا رہتا ہے نڈر
کیونکہ اس عالم مین ہے سود و زیان — ہون زبان سے آفتین اکثر یہان
تا دم آخر زاول دم مزن — از دم خود کار خود برہم مزن
ساقیا آہے کہان تیرا خیال — بیقراری ہے یہان مجکو کمال
آ کہین دے خُم کے خُم مُنھ سے لگا — جرعہ جرعہ دے کے ترساتا ہے کیا
خُم سے بھی تسکین ہوتی ہے محال — آج قفل میکدہ کو توڑ ڈال

۱۹۷

اِسمین مذمت اور بُرائی اُن لوگونکی ہے کہ مشابہت رکھتے
ہین ظاہر مین ساتھ فقرا کے اور باطن مین وہ اشقیا سے ہین

کیا ہو دنیا یہ ترا اعمال ہے — جبّہ پشمین رداے شال ہے
یہ مقام فقر خورشید اقتباس — ہووے کب حاصل کسی کو در لباس
اس رداو جبّہ پر تیرے اخی — مجکو یاد آئین دو بیت مثنوی
ظاہرت چون گور کافر پر خلل — واندرون قہر خدا عزّ و جل
از برون طعنہ زنی بر بایزید — واز برونت ننگ می دارد یزید
ہے ترا ظاہر خباثت سے بھرا — جسطرح ہو گور کافر پر بلا
اور ترا اندرونہ اے پسر — ہے بھرا قہر خدا سے سر بسر
رکھتا ہے ظاہر سے تو طعنہ سدا — بایزید پاک پر اے بیحیا
اور باطن سے تری اے جان پلید — سو حیا اور ننگ رکھتا ہے یزید
سن ریا کو آپ سے کر کے بعید — پاک لوگون کا طریقہ اے پلید

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۹۸

ایک کوچہ تنگ مین سے بایزید — جاتے تھے اتنے مین اک کتا پلید
ناگہان اُن کے برابر آگیا — اپنے دامن کو لیا اُس سے بچا
یک بیک کتّے نے کھولے اپنے لب — عرض کی اُسنے کہ اے مقبول رب
اپنے دامن کو بچایا کس لیے — مجھ سے اب اسکا سبب سن لیجیے
خشک ہون گر مین تو ہی کپڑا بھی پاک — اور جو تر ہو نتو ہو دھونے سے پاک
اور جو دیکھے اپنے اندر غور کر — وہ جنابت تجھ مین ہی اے با خبر
سات دریاؤن سے بھی دھووے اگر — پاک کب ہو اُس سے تو اے بہرور
یہ لگے کتّے سے کہنے بایزید — تیرا ظاہر میرا باطن ہے پلید
آکر ین آ پس مین ہم تم دوستی — خوب گذرے گی بہم میری تری
عرض کی کتّے نے اے سلطان دین — دوستی کے مین ترے قابل نہین

مین ہون مردود اور تو مقبول ہی — تیری میری اب بھلا کیونکر بنے
دیکھتا ہے مجکو جو کوئی بشر — دور سے مارے ہی پتھر بے خطر
اور تجھے جو دیکھتے ہین خاص عام — کرتے ہین تعظیم بے حد اور سلام
اور یہ ظاہر ہے کہ مین رکھتا نہین — کچھ ذخیرہ وقت اگلے کا کہین
اور تجھ پاس ایک مٹکا ہے بھرا — آرد گندم کا اے مرد خدا
مجھ مین تجھ مین دوستی کسطرح ہو — مین پلید اور تو ہی پاک اے نیک خو
رو پڑے سنکر کے یہ وہ پاک دین — وائے مین کتے کے بھی قابل نہین
آہ کیونکر ہونگا پھر مین بے خلل — قابل درگاہ حضرت لم یزل
پاک لوگون کا تو ایسا حال ہی — اور یون تیرا خبیث اب فال ہی
نیر اثانی کوئی عالم مین نہین — عالم وزاہد ولی اور پاک دین
اور حقیقت مین ہی یہ حال آپکا — جس سے شیطان بھی امان چاہی سدا
دست بر تسبیح در دل گاؤ خر — ایسچنین تسبیح کے دارد اثر
ہاتھ مین تسبیح دلمین گاؤ خر — ایسی کب تسبیح رکھتی ہے اثر
ہاتھ سے تسبیح کو تو دور کر — ذکر دلبر سے تو دل معمور کر
پھونکدے اس جبۂ ناپاک کو — اور عصاؤ شانہ و مسواک کو
ظاہر اور باطن ترا اگر ایک ہو — پاوے بیشک جب تو حق کی راہ کو
مختلف ہو ظاہر اور باطن اگر — تیرا ہو جاوے جہنم مین مقر
تو بھی اے امداد اب حق کیلیے — بیخودی مین اب خودی کو چھوڑدے
ہے خودی مین جبتلک بیخود ہو تو — ہو تو بیخود پھر تو خود ہے ہو بہو
خود ہی تو کس کی کرے ہے جستجو — تو حجاب اپنا ہوا ہے آپ کو
آپ کو اپنے مین اول دیکھ لے — غیر کو کر ترک مل اس یار سے

199

معرفت پیدست از عرفانِ خویش | گر شناسی خویش را گشتی ز خویش
ساقیا وہ بیخودی کا م دے | جس سے مین آپے مین آؤن آپ سے
آپ کھوکر محو ہون درحسنِ یار | محو اندر محو ہون مین زینہار
نام عینِ رسم آثار اپنا سب | ہو فنا اندر فنا یک لخت اب

اسمین بیان ہی کہ خدا تعالیٰ کو صرف خدائی کے واسطے پوجے نہ طمع جنت کے لیے اور نہ خوف دوزخ سے

کیا ہی دُنیا جان اے نیکو سرشت | یہ عبادت ہی تری بہر بہشت
ہے یہی نزدیک اہلِ دل مقرر | دین گھٹانا جان تو اے بہرہ ور
یعنے مزدوری عبادت پر یہان | مانگتا ہی حق تعالیٰ سے وہان
جا حدیثِ ما عبدناک اے پسر | تو کلامِ مرتضےٰ سے یاد کر
یعنے فرماتے ہین یون شاہِ علی | عاشقِ حق نائبِ حضرت نبی
اے خداے خالقِ ہر دو جہان | ہی تو ہی مطلوب مجکو ہر زمان
پوجتا ہون اب نہ تجکو اس لئے | طمع جنت یا نہ خوفِ نار سے
پوجتا ہون تجکو تیرے واسطے | ہر طرح تیری رضا مطلوب ہے
جب نہ پایا مین کہین تیرے سوا | پوجنے کے لائق اے میرے خدا
پس مین پوجا تجکو کیتا جان کر | غیر کی اُلفت کو کی دل سے بدر
لیتا ہے طاعت پہ اُجرت یہ گروہ | رکھتی ہی اُجرت کی طاعت پر شکوہ
آرزو اُجرت کے عملون پر اگر | رکھتا ہی تو ہے یہ گمراہی بتر
واسطے حق کے ہی کب اے پُرخلل | طمع اُجرت کے لیے ہی یہ عمل
یاد آئی اِک مثال اسپر مجھے | ہوش کرکے سُن تو اسکو غور سے

حکایت محمود بادشاہ غزنوی اور ایاز غلام کی

کہتے ہین اک شخص نے محمود کو — یہ دیا طعنہ کہ اے شاہ نکو
ہے ایاز ایسا نہ کچھ صاحب جمال — جسپہ تو عاشق ہی یون ہی باکمال
سُنتے ہی اس بات کے محمود شاہ — اُس سے یون کہنے لگا اے نیک راہ
اُس کی خوی نیک پر ہو نمین فدا — اور نہ عاشق اُسکے رنگ و روپ کا
نقل ہی اک دن کہ جاتا تھا وہ شاہ — ایک کوچہ تنگ کو با عز و جاہ
ساتھ اُسکے تھے جواہر سے بھرے — چند صندوق اونٹونکے اوپر دھرے
اتفاقاً کھا کے ٹھوکر اک شتر — اُس گلی مین گر پڑا اے بہرہ ور
گرتے ہی اُس اونٹ کے اے نیک پے — ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے صندوق کے
ہو گئے اک لخت وان اس سے بدر — لعل و یاقوت و زمرد سیم و زر
دیکھکر اس حال کو محمود شاہ — لوٹنے کا حکم دے کر چلدیا
سُنتے ہی یہ حکم جو ہمراہ تھے — یک بیک سب لوٹنے پر پڑ گئے
چھوڑ شہ کو سب کے سب پیادہ و سوار — لوٹنے پر پڑ گئے بے اختیار
اور رہا ہمرہ نہ کوئی شاہ کے — رہ گیا پر اک ایاز اے نیک پے
دیکھکر سلطان بولا اے ایاز — تونے بھی لوٹا ہی کہہ مجھ سے تو راز
عرض کی اُسنے کہ اے سلطان دین — جسکی سب نعمت اُسے لاتا ہو نہین
دور ہو کر اب تری خدمت سے مین — کچھ نہین حاصل کیا نعمت سے مین
قربت سلطان حاصل ہو جسے — چھوڑ اسکو پھر وہ کیون نعمت کو لے
ہی طریقت کے خلاف اب یہ کیا — غیر حق کو حق سے مانگے زینہار
اُس سے زیادہ کون ہی بے ادب — جو سوا حق کے کرے حق کی طلب
نفس پر ور ہی جو رکھے کچھ نظر — دوست سے جو دوست کے احسان پر

تو جو کرتا ہے عبادت بے شمار — واسطے حق کے ہو کب لے نابکار
نفس کی خواہش سے کرتا ہو ضرور — یعنے بہر جنت و حور و قصور
خواہشاتِ نفس ہین یہ سب کی سب — زہد کے پردے مین کرتا ہو طلب
کہتا ہو پوچون ہون مین اللہ کو — خواہشاتِ نفس کو پوجے ہے تو
اجر عابد چاہے طاعت پر اگر — ہو وہ طاعت گر سمجھ اے بےخبر
اجر پر کب تک تو ہے اُمیدوار — بہتر اس سے اجر کیا چاہے گا یار
اُسنے فضل و لطف سے تجکو فتا — اپنی خدمت کے لیے پیدا کیا
باوجود آلودگی کے قدر ترا — اپنی قدرت سے مزیّن کر دیا
اور اِس قدر پر ترے اے باوفا — خلعتِ عرفان کیا آراستہ
ساقیا آدے وہ جام بے قرار — جس سے ہون مین محو اندر ذکر یار
ہون مین یون دنیای دون سے بےخبر — نے اُمید خلد نے خوفِ سقر
خلد اپنی مظہرِ لطف و جمال — دوزخ ہم کو ہی ظہورات جلال

اسمین بیان ہے شوق چھوڑنے کا ماسوا کے اور شائق ہونا طرف شراب طہور کے مُراد اِس سے محبت الٰہی ہے

عمر ضائع اور قضا میری ہوئی — اے ندیم اب بہر حق اُٹھ تو سہی
تاکہ بیجا نون مین اپنے وقت کو — رائگان گذرا ہی جو اے نیک خو
کر عطا بہر خدا اِک بھر کے جام — اُس شراب پاک سے ای نیکنام
ہے خوشی کے درد کی بیشک کلید — اُس سے مت رکھ بہر حق مجکو بعید
اور رہا کر ساقیا ارواح کو — قید سے رنج و الم کے جلد تو
اور چھڑا جلدی خدا کے واسطے — تن بدن کو رنج و غم کی قید سے

۲۰۲

اس خراب آباد ویران مین مرا — خانقاہ و مدرسے سے دل اُٹھا
نے تو مجکو نفع خلوت سے ملا — اور نہ کچھ اب سیر سے حاصل ہوا
دیر و کعبہ مین پھرا سر مارتا — نے ملا مقصود دل کا کچھ پتا
اب بہت بیچین ہون اے ساقیا — ہو مری مشکل کا تو مشکل کشا
بس شراب بیخودی مجکو پلا — قید سے تا یان کی دل چھوٹے مرا
وہ جو عالم ہے اس عالم کے سوا — ہے وہی درکار مجھ کو ساقیا
ایک عالم چاہون اس عالم سے اور — ہو نرالا اس سے اُس عالم کا طور
تا کہ ہون مقصود دل سے بہرہ ور — خاک ڈالون ہستی موہوم پر
آہ و نالہ شور و غل ایسا کرون — خلق مین اک حشر سا برپا کرون ۲۰۳
وہ شراب اب ساقیا مجکو تو دے — استخوان کہنہ کو جو زندہ کرے
آتش موسیٰ سے اک شعلہ ہے یار — اُس شرار پاک کا نور آشکار
طور ہے اُس نور کا سینہ مرا — خم ہے اُسکا قلب اپنا اے فتا
پس پلا لاکر کے وہ مجکو شراب — جس سے واپس ہو مرا عہد شباب
ہو وہ ایسی جو پیے اُسکو ذرہ — دو جہان کی قید سے ہو وہ رہا
اُٹھ کہین بہر خدا ہو جلوہ گر — صبح ہونے آئی اب مت دیر کر
ماہ بھی اور سب ستارے چھپ گئے — اور صدائین مرغ بھی دینے لگے
مطربا کچھ کہہ یہ میری التجا — رائگان گذری ہے در رنج و عنا
عیش ہے بے عیش میرا مطربا — بے غنا کے کچھ غنا مجھ کو سنا
کر بیان کچھ یار کی باتون سے آ — دل مرا اُس بن ہے غم مین مبتلا
دور کر مجھ سے اب ایام فراق — ہو گئی طاقت مری دوری ہے طاق
بادف و نے سے تو اُٹھکر مطربا — مجکو اشعار عرب سے کچھ سنا

تاکہ ہون ہم پر یہ سب اے نیکنام — عیش و عشرت حظ و کیفیت تمام
آہ کب تک مین کرون آہ و فغان — ایک بھی سُنتا نہین وہ جانِ جان

آہ واویلا دریغا حسرتا — حسرتا صد حسرتا صد حسرتا

پھر سُنا مجکو وہ نظمِ مستطاب — جو کہی تھی مین نے درعہدِ شباب
عمر سب گذری مری در قیل و قال — اپنی غفلت سے ہوا مین پائمال
مطربا اب بہر حق اُٹھ تو سہی — کچھ بھی اب طاقت نہین مجھ مین رہی
پھر کوئی شعرِ عجم مجکو سُنا — تاکہ دل قیدِ الم سے ہو رہا
اور کہہ کوئی تو بیتِ مثنوی — از حکیم مولوی معنوی
بشنو از نے چون حکایت میکند — وز جدائی ہا شکایت میکند
بشنو از نے بشنو از صاحب نفس — کز جدائی نالہ نشنید ست کس
نے سے مت سُن سُن تو صاحب نفس سے — کیونکہ جا مد سے کوئی نالہ سُنے ۲۰۴
ہو مخاطب اُٹھ کہین اے بہرہ ور — سب زبان سے تو مجھے آگاہ کر
وہ کوئی نغمہ سُنا اے نیک خو — خواب و خور سے تاکہ دل بیدار ہو
دل مرا غافل ہی اپنے حال سے — ہی سدا مشغول قیل و قال سے
بندِ آہن مین پڑا ہی ہر نفس اور پر — جہل سے بھی اپنے قائل ہی مگر
اور کہتا ہی کہ ہو اس سے سوا — یعنے پا مین بیڑی حرص و ہوا
سر بسر گمرہ ہوا اے نیک خو — اپنی گمراہی سے بھولا راہ کو
ہے مے غفلت سے مدہوش اسقدر — آپ کی بھی کچھ نہین رکھتا خبر
ایک مدت گذری ہی اسکے تئین — ہے یہ بتخانہ مین یون گوشہ نشین
قہقہہ مارے ہین کافر بر ملا — دین اور اسلام پر اُسکے سدا
اب بھی اے امداد تو بہر خدا — خوابِ غفلت سے ذرہ تو چونک جا

غیر دلبر کو تو دل سے دور کر — جلوۂ دلبر سے دل معمور کر
ماسوا دلبر کے دل مین ہی جو شے — جان لے تیرا وہی معبود ہے
یعنے یہ حرص و ہوا و حبِّ غیر — سب یہ بتخانے ترے ہین اور دیر
ہو سکے جتنا انھین دل سے نکال — اپنے دلبر سے تو پھر ہو ہم مقال
دل مین جبتک تیرے حبِّ غیر ہی — مل نہین سکتا تو اپنے یار سے
غیر سے ہے بیر اُسکو اے جوان — غیر ہو جس گھر مین وہ آیین کہان
غیر سے خالی تو گھر کو جلد کر — نورِ دلبر تا ہو اُس مین جلوہ گر
ہو کے تو خاموش قیل و قال سے — ہو خبردار اب تو اپنے حال سے
الغرض امداد تو اپنی کتاب — ختم کر و اللہ اعلم بالصواب
سال ہجری بھی ہوئی جب ختم یار — یکہزار و دو صد و شصت و چہار
جب ہوئی یہ مثنوی یار و تمام — رکھدیا اس کا غذاے روح نام

خاتمۃ الکتاب

بعد اسکے سن لو اب اے دوستان — کر دیا ہی یہ جو کچھ مین نے بیان
شاعری سے مجکو کچھ بہرہ نہین — علم نظم و نثر بھی رکھتا نہین
چاہیے مقصود دل اُس یار سے — ہے کہ مطلب خوبی اشعار سے
شاعری سے کچھ نہین ہی مجکو کام — چاہتا ہون یہ کہ ہو ہی فیض عام
اُسکے یہ زیادہ ہو عشقِ عاشقان — اور ہووے دور فسقِ فاسقان
شاعرون سے کچھ نہین ہے التجا — عرض ہی اہلِ صفا سے یہ ذرہ
جو کہ دیکھین اسمین کچھ سہو و خطا — دین بنا اپنے کرم سے پر ملا
کرکے اپنے لطف و احسا نپر نظر — اسمین دین اصلاح بیخوف و خطر

نکتہ قابل یاد ہر ذرہ اسم ذات کا مظہر ہی اور ہر چیز سے نام مبارک اللہ ظاہر ہی

رُباعی

ہر چیز کہ خواہی عددش گیر دوبار	یک ساز زیادہ وسہ چندان بشمار
پس از طرح ششم چو باقی ماند	در سبت و دوم ضرب کردہ اللہ برآر

تفصیل اس اجمال اور تحلیل اس اشکال کی یہ ہی کہ خالق اکبر کے اسم کی ظاہریت اور مخلوق اصغر کے اسم کی مظہریت اس صنعت سے بالبداہت یون ظاہر ہی کہ جسوقت منظور ہو کسی شے سے نام مبارک اُس صانع حقیقی کا تو اُس چیز کے عدد بحساب ابجد نکالیے اور اُن اعداد کو دو چند کیجیے اور اُسمین ایک ملا کر تین مین ضرب دیجے ۲۰۶
اُسکے بعد چھ سے تقسیم کیجیے جو باقی رہے اُسکو بائیس مین ضرب دیجیے اعداد ذات باری ہویدا ہونگے۔ مثلاً اگر ہم چاہین کہ ولی سے اعداد ذات بحت پیدا ہون تو بحساب ابجد عدد ولی کے (۴۶) ہوے اسکو دو مین ضرب دو بانوے (۹۲) ہوے اسمین ایک ملا کر تین مین ضرب دو (۲۷۹) ہوے (۲۷۹) کو چھ سے تقسیم کیا ۳ باقی رہے اسکو ۲۲ مین ضرب دو اعداد ذات مقدس (۶۶) پیدا ہوے اور یہی مطلوب ہی و علی ہذا القیاس من سائر الاسماء الغیر المتناہیۃ المستخرج محمد جعفر علی نگینوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تاریخ وفات شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی مرحوم

عالم و عارف شہ عبد الغنی	کرد چون جملہ مراتب عمر طی
این ندا آمد ز ہر سو غم فزا	داد جان عبد الغنی با جلوہ حی

تاریخ وفات مولانا محمد یعقوب دہلوی مرحوم ۱۲۹۶ھ

بست و ہشتم ذیقعدہ جمعہ کو	چل دیے جنات کو یعقوب
رو کے کہا سب نے کہ جہان سے تمام شد	ماہ ہدا ہوا آہ غروب

۱۲۸۲ھ

کتب اخلاق وتصوف وحالات اولیاے کرام اُردو

نام کتاب	قیمت
مذاق العارفین ترجمۂ اُردو	
اجیار العلوم کاغذ عمدہ	پندرہ روپیہ
اکسیر ہدایت کیمیاے سعادت	تین روپیہ
گنجینۂ معرفت دوسرا ترجمہ کاغذ عمدہ	تین روپیہ
سراج السالکین ترجمہ	
اُردو منہاج العابدین	بارہ آنہ
ترجمۂ سیر الاقطاب	سات آنہ
مثنوی حور جنان	آٹھ آنہ
مجلس گیارھویں	تین آنہ
محفل گیارھویں	ڈھائی آنہ
اعجاز غوثیہ مجیدی	دو آنہ
غنیۃ الطالبین مترجم اُردو	ساڑھے بارہ روپیہ
مجموعۂ سنہ ضروریہ	ساڑھے تین روپیہ
پنج گنج لفظات خواجگان	
چشت اہل جنت	تین روپیہ آٹھ آنہ
سلطان الاذکار فی	
مناقب غوث الابرار	بارہ آنہ
ترجمہ اُردو رفع شرک کلیمی	پانچ آنہ
تذکرۂ غوثیہ	دو روپیہ آٹھ آنہ
ترجمۂ اُردو عوارف المعارف	ایکروپیہ آٹھ آنہ
حدیقۃ الاولیا	ساڑھے بارہ آنہ
مثنوی علی شاہ قلندر	ڈیڑھ آنہ
مترجم اُردو	
پیر ہن یوسفی مع ترجمۂ	

نام کتاب	قیمت
مثنوی شریف نظم اُردو کامل	چھ آنہ
بستان معرفت شرح	
مثنوی شریف کامل شرح	پانچ روپیہ بارہ آنہ
شجرۂ معرفت منتخب	
مثنوی شریف نظم	ایکروپیہ آٹھ آنہ
اخبار الاخیار اُردو	آٹھ آنہ
کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا	
روم مولوی اشرف علیصاحب	دو روپیہ
اول حصہ اول	دو روپیہ
ایضاً حصہ دوم	دو روپیہ
ارشاد مرشد	سوا آنہ
باغ ارم منتخب مثنوی م اُردو	دس آنہ
بحر الحقیقۃ	پونے دو آنہ
اسرار العارفین	تین آنہ
ضیاء القلوب مترجم	ساڑھے بارہ آنہ
ترجمۂ منتخب العیب اُردو	چھ آنہ
غذاے روح	تین آنہ
تحفۃ العشاق	ڈیڑھ آنہ
گلزار معرفت	ڈیڑھ آنہ
ترجمۂ فصوص حکم اُردو	ایکروپیہ
تذکرۃ الاولیا	دو روپیہ بارہ آنہ
مجموعۂ تصوف	تین آنہ
منظر غوثیہ	سوا آنہ
ارشاد رحمانی	پانچ آنہ

نام کتاب	قیمت
کلیات امدادیہ	بارہ آنہ
جامع الخطب حافظ ابن حجر	
عسقلانی عربی	دس آنہ
نظم قادریہ کرامات	
حضرت غوث پاک	چار آنہ
کرامات حضرت مجدد سرہندی	ڈیڑھ آنہ
گلزار ابراہیم	تین آنہ
سراج الفقرا	تین آنہ
مقامات امام ربانی	بارہ آنہ
حکایات الصالحین	آٹھ آنہ
مجموعۂ رسالہ حق	ساڑھے چار آنہ
مقاصد الصالحین	پونے چار آنہ
تحفۃ العاشقین	دو آنہ
فضیلۃ الذکر	تین آنہ
دستان مذاہب	بارہ آنہ
زین المجالس مناقب حضرت	
غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	ایکروپیہ
مجموعۂ ذخیرۂ کرامت	بارہ آنہ
ذخیرۂ کرامت	آٹھ آنہ
ذخیرۂ کرامت حصہ دوم	بارہ آنہ
جامع الاخلاق ترجمۂ	ساڑھے تین روپیہ
اخلاق جلالی	
اسرار خلیل اُردو	چھ آنہ
نور الاولیا مصنفۂ شاہ	

نام کتاب	قیمت
خلیل الرحمن صاحب مدنپوری	آٹھ آنہ
شمس العارفین تصوف	
مین عمدہ کتاب ہے	
رفیق السالکین مصنفۂ	ایک روپیہ
مولانا کرامت علیصاحب	پون آنہ
زاد التقوی مصنفۂ	
مولانا کرامت علیصاحب	بارہ آنہ
مناقب غوثیہ	ساڑھے تین آنہ
فیوض رحمان	پانچ آنہ
منتخب النصائح	تین آنہ
اوقات عزیزی کشوری	
اُردو	چار آنہ
فدائی فضل رحمانی	چار آنہ
گلدستۂ کرامات	سات آنہ
مشاہدات معنوی	بارہ آنہ
تجلیات قدسی	آٹھ آنہ
نکات احسانی	ڈیڑھ آنہ
حدائقۃ الحنفیہ	ایکروپیہ
تجلیات معنوی	ساڑھے پانچ روپیہ

المشتہر
حاجی محمد سعید تاجر کتب
کلکتہ وممالک
مطبع مجیدی کانپور

گلزارِ معرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التماس جامع اوراق

بعد حمد و صلوٰۃ یہ نیاز احمد معترف بتقصیرات احقر متوسلین و کمترین منتسبین حضرت امام العارفین مقدم الراسخین سراج الاولیا تاج الکبرا و زبدۃ الواصلین قدوۃ الکاملین شیخ المشایخ سید السادات خلید الزمان یزید الدوران سیدی و سندی و معتمدی و مستندی ذخیرۃ یومی و غدی مکان الروح من جسدی حضرت مرشدنا و مولانا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ المہاجر تھانوی مولدًا المکی موردًا الفاروقی نسبًا الحنفی مذہبًا الصوفی مشربًا ادام اللہ تعالیٰ کا سمہ الشریف امدادًا من اللہ علی العباد افاضتہ علی طالبی الرشاد خدمت مین اخوان طریقت و علمان الحقیقت کے عرض رسا ہے کہ حضرت پیر مرشد محتشم الیہم دام ظلہم کا کلام منظوم ہدایت مفہوم اس کثرت سے ہے کہ اُس کا احصاء و ضبط دشوار ہے مگر احقر کو کچھ متفرق و منتشر اوراق ہاتھ لگ گئے بغرض انتفاع و استمتاع و احتظاظ و التذاذ دوستے پیر بھائیون وغیرہ کے جی مین آیا کہ اُن اوراق کو جمع کرکے اُنکی خدمت مین پیش کرون اور نام اس مجموعہ کا گلزار معرفت رکھا بڑی غرض اس سے حضرت قبلہ پیر مرشد کی رضامندی ہے ۔ ع

اگر قبول افتد زہے عز و شرف یرحم اللہ عبدًا قال آمینا

مناجات

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
عجب نقش قدرت نمودار تیرا

جہان لطف گل ہی وہین خار غم ہی
ہی گل خار مین گل مین ہی خار تیرا

عجب رنگ بیرنگ ہر رنگ مین ہی
یہ ہی رنگ صنعت کا اظہار تیرا

خوشی غم مین رکھی ہی اور غم خوشی مین
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا

یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
ہی پردہ مین روشن سب انوار تیرا

یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہی یارب
ترے نور کو سمجھین اغیار تیرا

بہر رنگ ہر شے مین ہر جا پہ دیکھو
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا

نہین وہ جگہ اور نہین وہ مکان ہی
کہ جس جا نہین ذکر و اذکار تیرا

تو ظاہر ہی اور لاکھ پردہ مین ہی تو
تو باطن ہی اور سخت اظہار تیرا

تو اول نہین ابتدا تیرا یارب
تو آخر نہین انتہا کار تیرا

تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن
تو ہی ہے تو ہی یا کہ آثار تیرا

نظر کو اُٹھا کر جدھر دیکھتا ہون
تجھے دیکھتا ہون نہ اغیار تیرا

الٰہی مین ہون بس خطاوار تیرا
مجھے بخش ہے نام غفار تیرا

عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا
کہو کس سے چھوٹے گرفتار تیرا

الٰہی بتا چھوڑ کر کار تیری
کہان جاوے اب بندہ ناچار تیرا

نگاہ کرم ٹک بھی کافی ہی تیری
مین ہون بندہ گرچہ بہت خوار تیرا

دوا یار ضا کیا کرون مین الٰہی
کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا

مرض لادوا کی دوا کس سے چاہون
تو شافی ہے میرا مین بیمار تیرا

مین ہون چیز تیری جو چاہے سو کر تو — تو مختار میرا مین ناچار تیرا
الٰہی مین سب چھوڑ گھر بار اپنا — لیا ہے پکڑا تو در بار تیرا
سوا تیرے کوئی نہین میرا یارب — تو مولے ہے مین عبد بیکار تیرا
کہان جاوے جسکا نہو کوئی تجھ بن — کسے ڈھونڈھے جو ہو طلبگار تیرا
کیا اپنے در سے اگر دور اُسکو — کدھر جاوے عاجز یہ ناچار تیرا
نہ پوچھے سو انیک کارونکے گر تو — کہان جاوے بندہ گنہگار تیرا
گنا ہون نے ہر طرف سے مجکو گھیرا — سُنا جب سے ہے نام غفّار تیرا
رہے گا نہ کچھ نقد عصیان سے میرا — لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا
دلیر ہم گنا ہون پہ کیونکر نہو وین — کہ ہے نام غفّار و ستّار تیرا
سدا خواب غفلت مین سوتا رہا مین — نہ اکدم ہوا آہ بیدار تیرا
چلا نفس و شیطان کے احکام پر مین — نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا
بُرے کام مین عمر افسوس کھوئی — کیا مین نہ اچھا کوئی کار تیرا
نہ رسوا ہون جیسا یہان حشر کبھی — نہ ہون جبکہ ہو عام دربار تیرا
مرے مشکلین ہو وین آسان اکدم — جو ہو جا کرم مجھپہ اِک بار تیرا
خبر لیجیو میری اُسدم الٰہی — کھُلے جبکہ بخشش کا بازار تیرا
ہون ظلمات عصیان سے حسنات روشن — جو ہو مہر رحمت نمودار تیرا
کہان میرے عصیان کہان تیری رحمت — کہان خس کہان بحر زخار تیرا
لگے کرنے کافر بھی امید بخشش — لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا
گنہ میرے حد سے زیادہ ہین یارب — مجھے چاہیے رحم بسیار تیرا
نہ ڈر دشمنون سے رہا مجکو جب سے — کہا تو نے مین ہون مددگار تیرا
تمنا ہے اسبات کی مجکو ہر دم — کہ دل سے زبان پر ہو اذکار تیرا

تیرا نام شیرین حلاوت ہی دل کی ۔ ہر اک بات سے خوش ہی تکرار تیرا
الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری ۔ بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا
نہ کوئی مرا ہی نہ مین ہون کسی کا ۔ تو میرا مین عاجز دل افگار تیرا
تو میرا مین تیرا مین تیرا تو میرا ۔ ترا فضل میرا مرا کار تیرا
نہین مین تو ہی ہی تو ہی ہی نہین مین ۔ تو ہے نور میرا مین آثار تیرا
مین ہون عبد تیرا تو معبود میرا ۔ تو مسجود مین ساجد زار تیرا
الٰہی بچا قہر سے اپنے مجکو ۔ کہ ہے عفو بخشش کرم کار تیرا
یہ جور و جفا ہم سے ہمپر ہے یارب ۔ نہین ظلم اور جور اطوار تیرا
بدون کو کرے نیک نیکون کو بد تو ۔ یہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا
نہین کافرون کو جو توفیق ایمان ۔ کہ ہے نام قہار و جبار تیرا
حکومت ہوئی اُسکو حاصل جہان کی ۔ ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا
فنا ہو گیا جو تری دوستی مین ۔ تو ہے یار اُسکا وہ ہے یار تیرا
دو عالم خریدار ہو اُسکا بیشک ۔ جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا
کھلی اُسکی آنکھین کرین بند جسنے ۔ عیان ہو نہان اُسپہ اسرار تیرا
الٰہی رہا ہوش اُسکو کسی کا نہ اپنا ۔ الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا
الٰہی مجھے ہوش دے تو ایسا ۔ رہون مین سدا مست و میخوار تیرا
تو کر بے خبر ساری خبرون سے مجکو ۔ الٰہی رہون اک خبردار تیرا
مین ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤن ۔ جو لگ جا محبت کا آزار تیرا
الٰہی وہ جلوہ محبت عطا کر ۔ جو کردے مجھے عاشق زار تیرا
الٰہی عطا ذرۂ درد دل ہو ۔ کہ مرتا ہے بے درد بیمار تیرا
بنا اپنا قیدی کر آزاد مجکو ۔ ہی آزاد سب سے گرفتار تیرا

جو جاگا سو سویا جو سویا سو جاگا — سُلا مجکو تا ہون مین بیدار تیرا
بھکاری ترا جاوے محروم کیونکر — کہ نت خوان بخشش ہی تیار تیرا
ترا خوان انعام ہی عام سب پر — ہی شاہ و گدا ہر نمک خوار تیرا
بھکاری کرورون ترے ہون نہ کیونکر — نہین کرنا معول انکار تیرا
کوئی تجھسے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہی — مین تجھسے ہون یارب طلبگار تیرا
نہین اس سے زیادہ مجھے کوئی خواہش — ہر اک شے سے ہی وصل درکار تیرا
نہین دونون عالم سے کچھ مجکو مطلب — تو مطلوب مین ہون طلبگار تیرا
ہی جنت کی نعمت تو سب میرے سر پر — میسر ہوا ے کاش دیدار تیرا
مرے دل مین ٹک جلوہ فرما الٰہی — کہ تجھ بن ہی ویران یہ اب دار تیرا
نہین وصل افسوس قسمت مین میری — مین سایہ نمط گرچہ ہون جار تیرا
تو ہی جان و دل سے بھی نزدیک میرے — ولے آہ ملنا ہے دشوار تیرا
ہون باوصف اس قرب کے دور ایسا — ستاتا ہے پھر ہجر خونخوار تیرا
یہ قرب و معیت ہے پھر بعد ایسا — نہین کھلتا یارب یہ اسرار تیرا
حجاب خودی میرا یارب اُٹھاوے — کہ تا دیکھون بے پردہ دیدار تیرا
ذرہ آپ اپنے مین امداد آ تو — کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا
تو کر صیقل آئینہ دل نام حق سے — کہ تا جلوہ گر اُسمین ہو یار تیرا
زبان سے طرف دل کے مشغول ہو تو — وہین جلوہ فرما ہی دلدار تیرا
اُٹھا غم رکھ امید امداد حق سے — تجھے غم ہی کیا رب ہی غمخوار تیرا
نہ ڈر فوج عصیان سے گرچہ بہت ہے — کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا
اُسی کی تو خدمت مین رہ دلسے ہر دم — تو چاکر ہے اُسکا وہ سردار تیرا
تو پڑھ اس مناجات کو پنج وقتی — کہ تا جاوے ہر غم یہ آزار تیرا

الٰہی قبول ہو مناجات میری | کہ رد کرنا ہرگز نہین کار تیرا
نبی کریم آل و اصحاب سب پر | درود اور سلام ہووے ہر بار تیرا
مرے پیر اُستاد مان باپ پر بھی | الٰہی رہے رحم بسیار تیرا

غزل نعتیہ

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یارسولؐ | اب آپڑا ہون آپکے دربار یارسولؐ
عالم نہ متقی ہون نہ زاہد نہ پارسا | ہون اُمتی تمہارا گنہگار یارسولؐ
اچھا ہون یا بُرا ہون غرض جو کچھ ہون سہی ہون | پر ہون تمہارا تم مرے مختار یارسولؐ
کس طرح آہ مین کرون خدمت مین حاضر عرض | ہون خجلتِ گناہ سے سرشار یارسولؐ
ذات آپکی تو رحمت و شفقت ہی سر بسر | مین گرچہ ہون تمام خطاوار یارسولؐ
کر کے نہ میرے فعل بُرون پر نگاہ تم | کیجو نظر کرم کی بس اکبار یارسولؐ
جسدن تم عاصیونکے شفیع ہوگے پیش حق | اُسدن نہ بھولنا مجھے زنہار یارسولؐ
لیجو خدا کے واسطے اُسدم مری خبر | عصیان کا میرے جب کھلے اخبار یارسولؐ
تمنے بھی گر نہ لی خبر اس حالِ زار کی | اب جا کہان بتاؤ یہ ناچار یارسولؐ
دونون جہان مین مجکو وسیلہ ہی آپکا | کیا غم ہی گرچہ ہونمین بہت خوار یارسولؐ
کیا ڈر ہی اُسکو لشکرِ عصیان و جرم سے | تمسا شفیع ہو جسکا مددگار یارسولؐ
گھیرا ہی ہر طرف سے مجھے درد و غم نے آہ | اب زندگی بھی ہوگئی دشوار یارسولؐ
ہو آستانہ آپکا امداد کی جبین | اور اُس سے زیادہ کچھ نہین درکار یارسولؐ

غزل نعتیہ

ذرا چہرہ سے پردہ کو اُٹھاؤ یارسولؐ اللہ | مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھون کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اُٹھاکر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیانِ ہو تم وسیلہ بیکسان ہو تم
تمھین چھوڑ اب کہان جاؤن بتاؤ یا رسول اللہ

پیاسا ہی تمھارے شربتِ دیدار کا عالم
کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمھارا اور ہو محبوب تم اُسکے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سُناؤ یا رسول اللہ

چھپین خجلت سے جاکر پردۂ مغرب مین ماہ و خور
گر اپنے حُسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشایش
کہ جب حرفِ شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان مین شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہون تمھارا اُمتی عاصی
گنہگارون کو جب تم بخشوانے یا رسول اللہ

ہوا ہون نفس اور شیطان کے ہاتھون سے بہت رسوا
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ نیک ہون یا بد تمھارا ہو چکا ہونمین
تم اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ ہمپر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیان پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہی آپ کے ہاتھون
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے مجکو کلمۂ طیب سے اپنے تم
پھر اب نظرون سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہون بے طرح گردابِ غم مین ناخدا ہوکر
مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہون نہ لائق وان کے پر اُمید ہی تمسے
کہ پھر مجکو مدینہ مین بُلاؤ یا رسول اللہ

حبیبِ کبریا ہو تم امامِ انبیا ہو تم
ہمین بہرِ خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ

شرابِ بیخودی کا جام اِک مجکو پلاکر اب
دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ

بہت بھٹکا پھرا مین وادیِ فرقت مین جون وحشی
کرم فرماؤ اب تو مت پھراؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے دیدارِ مبارک سے مجھے اِکدم
مرے غم دین و دنیا کے بھلاؤ یا رسول اللہ

خدا کے واسطے رحمت کے پانی سے مرے آکر
تپِ ہجران کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق مین امداد عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑا او یا رسول اللہ

غزل نعتیہ

مکہ مین ہون پر ہی ہوسِ کوے مدینہ
دے ہی رُخِ کعبہ خبر روے مدینہ

لانے لگی اب بادِ صبا بوے مدینہ
دل اُڑنے لگا ہو کے ہوا سوے مدینہ

پہونچادے مجھے منزلِ مقصود کو جلدی
یارب ہی لگی دل کو تگ و پوے مدینہ

اب تو یہ تمنا ہی کہ یہان کعبہ کے جون گرد
قربان ہون بگردِ سرِ ہر کوے مدینہ

گرچہ ہین بہت شہر جہانمین خوش و دلچسپ
لیکن ہی عجب دلبر و دلجوے مدینہ

حاصل ہی بہشت اُسکو یہان اور وہان بھی
جو دل سے ہوا ساکن پہلوے مدینہ

دل غرقِ حلاوت ہی دہن ہی شکرستان
طوطی زبان ہی جو ثنا گوے مدینہ

انہارِ فیوضات ہین عالم مین جہانتک
ہی اصل مگر سب کی وہی جوے مدینہ

وہ چھوٹ گیا بندِ دو عالم سے سراسر
جو پھنس گیا اندر خمِ گیسوے مدینہ

محفوظ ہی آفاتِ دو عالم سے وہ مومن
کی جس نے سکونت تہ بازوے مدینہ

خوش آوے کب اُس شخص کو خوشبوئے دو عالم
ہی جسکے بسی مغز مین خوشبوے مدینہ

کس ذوق سے لپٹے ہی کلام اپنا زبان سے
جب ہووے زبان اپنی مدح گوے مدینہ

ایذا کے عوض دیتے دعا سنگدلون کو
دل نرم تھے کیا سرورِ خوشخوے مدینہ

کب پوچھتا عاشق کوئی خوبان جہانکو
ہوتا نہ اگر پرتوِ مہروے مدینہ

امداد سے نت گوہرِ صلوات و سلامی
یارب ہو نثارِ شہِ نیکوے مدینہ

غزل نعتیہ

کہے ہی شوقِ نبیؐ یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے
مین ہونگا دلسے تمھارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے

صبا بھی لانے لگی ہی ابتو نسیم طیبہ نسیم طیبہ
کہے ہی شوق اب ہوا مین اڑکر چلو مدینے چلو مدینے

خدا کے گھر مین تو رہ چکے بس عمر بھی آخر ہوئی ہی آخر
مرینگے ابتو نبی کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

شہر شہر کیون پھرے ہی مارا جو دونون عالم کی چاہی دولت
تو سر قدم ہو کے ورد یہ کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذب عشق محمدی ہین جو لونکو امت کے کھینچتے ہین
کہے ہی ہر دل جو ہو کے مضطر چلو مدینے چلو مدینے

جو کفر و ظلم و فساد عصیان ہر اک شہر مین ہوئے نمایان
تو دین اسلام اُٹھے یہ کہکر چلو مدینے چلو مدینے

رجب کے ہوتے ہین جب مہینے شہر ہین شوق نبی سے سینے
صدا یہ مکے مین کر بکو ہی چلو مدینے چلو مدینے

ہلاکت امداد ابتو آئی جو فوج عصیان نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

غزل

نہ دیکھا داغ دل گلزار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا خار مین گل خار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اگر چہ کوے جانان مین بھی آ پھر پھر کے سر مارا
نہ دیکھا یار کو گھر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

تماشائے دو عالم ہی مرے دلدار کا کوچہ
جہان کے گلشن و بازار کو دیکھا تو کیا دیکھا

رُخ رخشان جانان کی تجلی چاہیے دیکھے
مہ و خورشید کے انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

کف پا کی صفائی کو مرے دلدار کی دیکھو
اگر آئینہ جوہر دار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نہ دیکھا برش تیغ نگاہ یار کو تم نے
اگر شمشیر کی اک دھار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ہماری چشم سے لعل و گہر کی دیکھ کے بارش
سما پر ابر گوہر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

لب و دندان دلبر کی نمک آب و تاب کو دیکھو
اگر لعل و دُر شہوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہان نوک مژہ پر لخت دل کی دیکھ جانبازی
وہان منصور صاحبدار کو دیکھا تو کیا دیکھا

طبیبون نے علاج مرض اپنا خوب کر دیکھا
نہ دیکھا حال دل بیمار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نہ دیکھا ایک بھی تمنے اگر درد جدائی کو
فلک سے گرچہ لاکھ آزار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہان جو دیکھنے کا ہے اسیدم دیکھ لے غافل
نہ دیکھا اول آخر کار کو دیکھا تو کیا دیکھا

دِل مضطر مین ظاہر یار کو تھا چاہیے دیکھا
نہ دیکھا سایہ مین انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نظر جب کُھل گئی اپنی جسے دیکھا اُسے دیکھا
نہ دیکھا آپ مین دلدار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا جدھر دیکھا اُسے دیکھا
نہ دیکھا یار مین اغیار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اِسے دیکھا اُسے دیکھا نہ یہ دیکھا نہ وہ دیکھا
نہ دیکھا ایک کو دو چار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ہمارے شعر امداد الٰہی سے ہین ٹک دیکھو
اگرچہ دفتر اشعار کو دیکھا تو کیا دیکھا

غزل

پُر نعم فیض توکل سے ہو بس خوان اپنا
پکتا ہی سنگ قناعت پہ سدا نان اپنا

تلخی صبر مین حاصل ہی حلاوت دل کو
شکّر شکر سے شیرین ہی لب جان اپنا

طوق تفویض و رضا کا ہی گلے مین اپنے
تیغ تسلیم پہ سر کرتے ہین قربان اپنا

بھوک اپنی ہی خورش پیاس ہی اپنا شربت
پوشش اپنی ہی لباس تن عریان اپنا

پائمالی ہے ہمین تاج و سریر شاہی
فوج غم بے سر و سامانی ہی سامان اپنا

لالہ و گلشن و گل کی نہین پروا ہمکو
کثرت داغ سے سینہ ہی گلستان اپنا

خوابگاہ اپنی ہی اک خاک کی مٹھی آخر
کیون عبث کھینچین پھرہم چرخ پہ ایوان اپنا

دوستی کی رہی اب کس سے توقع یارو
جب ہوا دشمن جان دل سا مہربان اپنا

درد و غم کا مرے دردی ہی نہ کوئی غمخوار
غم ہی غمخوار ہی اور درد ہی درمان اپنا

آسکے غیر مرے خانہ دل مین کیسے
کہ خیال رخ دلدار ہی دربان اپنا

وسعت دل کی کیا کرتے ہین سیر اے امداد
کہ یہی باغ ہے اپنا یہی میدان اپنا

کون سُنتا ہے کہو اپنی پریشانی کو
ہو پریشان جو سُنے حال پریشان اپنا

غزل نعتیہ

ہو جائے مرا شوق ہی رہبر کسی صورت
جون نقشِ قدم جا پڑون در پر کسی صورت

ہے سر مین ہوائے کششِ شوق مدینہ
جون باد صبا پہونچون گا اُڑ کر کسی صورت

ہے بلبلِ دل شائق گلروے پیمبرؐ
بے دیکھے نہ ٹھہرے گا یہ مضطر کسی صورت

جون نقشِ قدم سر نہ اُٹھاؤن ترے در سے
گر جا پڑون مر مر کے وہان پر کسی صورت

کھایا کرون بس ٹھوکرین زوّارونکی تیرے
اے کاش ہون در کا ترے پتھر کسی صورت

اے ماہ روش کیجے گزر ٹک تو ادھر بھی
ہو جائے مرا گھر بھی منور کسی صورت

دین ساقی کوثر جو مجھے بادۂ الفت
چھوٹے نہ لبونسے مرے ساغر کسی صورت

ہو جا کہین سرسبز مرا نخل تمنّا
آ جائے نظر گنبدِ اخضر کسی صورت

ہو مغز پریشان وہین مشکِ ختن کا
کھل جائے جو وہ زلفِ معنبر کسی صورت

غزل نعتیہ

ذکر کر ذکر خدا اور ہی تذکیر عبث
جز کلام حق کے ہی ہر بات مین تقریر عبث

حمد حق مین ہو وہ یا نعت پیمبر مین رقم
پہلے ان دونونسے ہی ہر باب مین تحریر عبث

لکھ سکے کون یہان حمد خدا نعتِ رسولؐ
جز خدا اور کی اس فن مین ہی تسطیر عبث

لائی ہے باد صبا بوئے قدوم احمدؐ
کب خوشی سے ہی ہنسی غنچہ کی تصویر عبث

آئی ہے شاہ کی دنیا مین نوید مقدم
قصرِ شادی کی نہ ہر گھر مین ہے تعمیر عبث

سیکھتے حق سے رہے سارے علوم و حکمت
یان کے آنے مین نہ تھی شاہ کی تاخیر عبث

پیر کے دن جو ہوئے پیر دو عالم پیدا
پیر ایام ہے دن پیر کا نے پیر عبث

نور احمدؐ سے منور ہے دو عالم دیکھو
دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث

آپ کے عتبۂ عالی کا بیان ہو کس سے
عرش کی اُسکے مقابل مین ہی توقیر عبث

روے اسلام سے اُنکے نرہا کفر کا نام
یارو اب زلف بتان کی بھی ہے تکفیر عبث

اُٹھ گیا ہے کسی گلرنگ کا پردہ مُنھ سے
ہو نہ رنگِ رخِ گلشن مین یہ تغییر عبث

آپ کے بخشش و انعام کی کچھ حد ہی نہین
ہو قلیل آپ کا بس اور کی تکثیر عبث

چاہیے عشق محمدؐ مین مسخر ہونا
کیا کرین ملک سلیمان کی تسخیر عبث

دل مین کافی ہے خیالِ رخ انور تیرا
شمع و مصباح کی اُس گھر مین ہی تنویر عبث

جسم اپنا ہو اہاے مدینے کا غبار
اس مس عیب کے حق مین ہوئی اکسیر عبث

دیکھیے کب ہو تیسر مجھے وصلِ محبوب
ہو گئی اب تو مری آہ کی تاثیر عبث

شکل کو بھی تو نہ چاہا کہ ہو شبہ محبوب
منع کی حق نے کہ ہی کھینچنی تصویر عبث

غزل

ہو کے بس شیفتۂ نقشۂ تصویر عبث
جان بے جان کو دیکر نہو دلگیر عبث

خواہش نام و نشان یان کا ہی اے میر عبث
مثل امواج کے پانی پہ ہی تحریر عبث

ہو گئے سیکڑون گھر مثل بگولہ برباد
بس بلند اتنی یہان کرتے ہو تعمیر عبث

مثل انجم کے ہین گردش مین یہان اہل فروغ
ہی فلک سے طلب عزت و توقیر عبث

چین و آرام ہی کس کو کہو اسکے نیچے
چرخ سے ہی ہوس راحت و تیسیر عبث

دیکھ غنچے کو کہ آخر ہے گل پژمردہ
اے جوان ہنستا ہی کیا دیکھ سو تاخیر عبث

بلبلا سا نہ اُبھر بحر جہان مین اتنا
دم مین ہو گا یہ ترا نقشۂ تعمیر عبث

مارتا آپ کو تا کیمیا خود بن جاتا
مار اگر پارے کو اے صاحب اکسیر عبث

لطف جینے کا اگر پاس ہو جان بخش اپنا
ورنہ جون خضرؑ ہی بس عمر کی تکثیر عبث

کیمیا اپنی ہے خاکِ قدم یار اے دل
کس لیے کرتا ہی پھر خواہش اکسیر عبث

ڈھونڈھتا پھرتا ہی دو شمع لیے کچھ تو ضرور
یہ فلک کی نہین دن رات کی تدویر عبث

اے عروضی مری موزون طبع کے آگے
تیری فعلن فعلاتن کی ہی تقریر عبث

مسکن اس بحر فنا مین بنا تو امداد
صورت بلبلا پانی مین ہی تعمیر عبث

غزل

ہوکے مین شیفتۂ زلف گرہ گیر عبث
لی بلا سر پہ ہوا پاے بزنجیر عبث

ہنستے ہو کیا مری گر ہوگئی تدبیر عبث
جملہ تدبیر کو کردیتی ہی تقدیر عبث

گردش بخت سے اپنے ہین ستائے ہم آپ
پھر تو پھر پھر نہ ستا اے فلک پیر عبث

آپکی چین بہ جبین ہمکو سلاسل بس ہی
پا بزنجیر کو پھر کرتے ہو نجیر عبث

سر بکف مین ہون یہان آپ ہین شمشیر بکف
اب شہادت مین مری کرتے ہو تاخیر عبث

تیغ ابرو کا اشارہ ہی تمھارا کافی
تیز کرتے ہو مرے قتل کو شمشیر عبث

ضعف تن سے ہون ہوا سا نہ پھنسونگا کہین
زلف پر باد سے دکھلاتے ہو زنجیر عبث

خواب غفلت سے جگاتے ہین یہ جوش محشر کا شور
تیرے مستون کی نہین نالۂ شبگیر عبث

قوس ابرو سے ذرا تیر نگہ چھوڑو
لو لگا سینہ پہ بجائیگا ترا تیر عبث

عشق کہتا ہی کہ کر نہر لہو کی جاری
تو روان کرتا ہی فرہاد جوئے شیر عبث

چشم بد بین دل بدخواہ مین مارے امداد
چرخ پر مارتا ہی آہ کا کیون تیر عبث

غزل

گرچہ سر مارا بہت سب گئی تدبیر عبث
سچ ہی پیشانی کی ہوتی نہین تحریر عبث

قسمت الٹی نے مری لا اسے دے سے الٹا
ہوگئی جذب محبت کی وہ تاثیر عبث

دلمین آئے غم دلبر تو رکھون آنکھون مین
ایسے مہمان کی کیونکر کرون تحقیر عبث

اُنکی زلفونکے تصور مین ہی یہ آہ وفغان
کب ہی نالہ مرا پابستۂ زنجیر عبث

ضرب اک مار تا خسرو کے دل سنگین پر
کوہکن تیشہ سے کی کوہ کنی تسخیر عبث

مجھسا دیوانہ بھی زندانمین ٹھہرتا ہی کہین
یارو پاؤنمین مرے پڑتی ہی زنجیر عبث

غزل

نام اُسکا دفتر عشق مین ہرگز رقم نہین
اول قدم یہ جسکا یہان سر قلم نہین

بے مرگ زندگی وصال صنم نہین
موجود کب وہ ہو ہی جو اول عدم نہین

ہے کون سا قیاتر اجسپر کرم نہین
مخمور تیرے دور سے پر ایک ہم نہین

کرتا ہی تو کبوتر دل کو جو میرے ذبح
کیا تجھکو پاس حرمت صید حرم نہین

ہمپر جفاؤ جور جو کچھ ہے نصیب سے
ورنہ طریق یار کا جور وستم نہین

پھولا نہ نخم عشق مرا ورنہ چشم ودل
گرمی مہر وابر بہاری سے کم نہین

غمگین ہمارے غم مین ہی عالم مگر کہین
غم ہی تو بس یہ غم ہی کہ کچھ بھی تو غم نہین

روتی ہی خلق میری خرابی کو دیکھکر
رونا ہاون مین کہ ہاے مری چشم نم نہین

اے شمع جان صحبت پروانہ مغتنم
ورنہ یہ پھر معاملہ تا صبح دم نہین

منعم نہ کر غرور کہ بازار عشق مین
جز نقد جان پرسش دام ودرم نہین

امداد رکھ کے سر نہ اُٹھا در سے یار کے
اور اس سے زیادہ کوئی جگہ محترم نہین

غزل

عرش بریں پہ آپ ہین زیر زمین ہونمین
ملنا کہان سے ہو کہ کہین تم کہین ہونمین

گر تخت حسن وناز پہ ہین آپ جلوہ گر
اقلیم عشق مین شہ مسند نشین ہونمین

مثل نظر ہو آپ کا آنکھونمین میرے گھر
باوصف ایسے قرب کے بس دور بین ہونمین

ہی بو و گل کیطرح سے مجھ تجھ مین ربط آہ — پھر ڈھونڈتا غضب ہے کہین کا کہین ہون مین
اے وائے بے نصیبی کہ ملنا نہین نصیب — سایہ کی طرح گرچہ جہان تم وہین ہو نہین
رہ تیری تکتے تکتے دم آنکھو نہین آرہا — آجا نظر کہین کہ دم واپسین ہو نہین
دام بلا مین کسکی تو امداد جا پھنسا — مدت سے جو پتا ترا پاتا نہین ہو نہین

غزل

دیکے دل دلدار کو جب ہو گئے آزاد ہم — آفرین وہ ہمکو دین اُنکو مبارکباد ہم
خانۂ ہستی کہ ہی بس تنگ جڑ سے کھود کر — ڈالتے ہین ابتو قصر عشق کی بنیاد ہم
خاک ہو کر آپڑے ہین اب تو کوے یار مین — پر یہی ڈر ہی نہ پڑ جائین بدست باد ہم
ہین وہ ہم صید ہوس پھر جا کے پھنستے دام مین — چھوٹ جاتے گر قفس سے تیرے اے صیاد ہم
چرخ مین ہین جسے کھائی عشق کی ہمنے ہوا — ہو رہے ہین اب تو گویا آسیاے باد ہم
مرغ دل اپنا جو اُسکے دام زلف مین پھنسا — پھنس گئے پر سب بلاؤن سے ہوئے آزاد ہم
ہم تڑپنے سے چھٹین گے تو ہماری فکر سے — ذبح کر احسان ترا مانینگے اے صیاد ہم
بس ہی اپنا ایک بھی نالہ اگر پہونچا وہان — گرچہ کرتے ہین بہت سے نالہ و فریاد ہم
ہین کفن بر دوش سر بر کف تامل کیا ہی پھر — قتل کر ہمکو ترے قربان ہون اے جلاد ہم
بال بال اپنا ہے نشتر ہر بن مو سے لہو — ہی روان خود کیا کرین پھر تجکو اے فصاد ہم
قصر جنت کا رہے تم کو مبارک واعظو — ہو چکے ہین ابتو کوے یار مین آباد ہم
زہد و تقوی و عبادت کا سہارا ہی تمھین — اور یہان رکھتے نہین جز فضل حق کچھ زاد ہم
آہ اپنے آپ کو کرتے ہین بس خوار و تباہ — اپنے دشمن آپ ہین پھر کس سے چاہین داد ہم
ہم نہ شاعر ہین نہ مُلّا ہین نہ عالم ہین نہ فاضل — رکھتے ہین ہر باب مین اللہ سے امداد ہم
اے خدا بخش اس زمین مین لکھ غزل اک اور تو — تاکہ جانین شعر گوئی مین تجھے اُستاد ہم

غزل

اپنے ہاتھون سے ہوئے جاتے ہین بس برباد ہم
یا الٰہی کس سے تجھ بن جا کرین فریاد ہم

آپ پر کرتے ہین ظلم اور اپنے ہی منقاد ہم
آپ ہی مظلوم ہین اور آپ ہی بیداد ہم

باغ عالم مین ہین با آہ و فغان آزاد ہم
آپ ہم قمری ہین اور ہین آپ ہی شمشاد ہم

داغ دل گلشن ہی اپنا مرغ دل ہی نالہ گر
آپ ہی ہم گل ہین اور ہین بلبل ناشاد ہم

عشق کے صحرا مین اپنا آپ کرتے ہین شکار
آپ ہی ہم صید ہین اور آپ ہی صیاد ہم

ہو گئے جب محو دلبر عشق پھر کس کار ہا
آپ ہی شیرین ہوئے اور آپ ہی فرہاد ہم

قتل اپنے آپ کو کرتے ہین بے تیغ و تیر
آپ ہی مقتول ہین اور آپ ہی جلاد ہم

دے ہین اپنے آپ کو فقر و فنا کا ہم سبق
آپ ہی شاگرد ہین اور آپ ہی استاد ہم

آپ ہی اچھے ہین اور ہین آپ ہی سب سے برے
الغرض جو کچھ ہین پر ہین جامع اضداد ہم

بے نشان بے نام ہین ذیشان ہین دور ہین نامور
جو کہو سب کچھ ہین پھر ناچیز بے بنیاد ہم

علم اپنا جہل ہے اور جہل اپنا علم ہے
ہین اسی دانش سے یارو صاحب استاد ہم

اپنے دشمن آپ ہین اور آپ ہی ہین اپنے دوست
آپ کو کرتے ہین ویران تاکہ ہون آباد ہم

کیون نہو گل خار مین ظلمات مین آب حیات
ہو گئے آباد تر جتنے ہوئے برباد ہم

ہی بہار ہمکو خزان مین اور خزان اندر بہار
غم ہی شادی مین ہمین اور غم مین ہین بس شاد ہم

شادی و غم اپنا محو لطف و قہر یار ہی
ہی مساوی ہمکو گر ہون شاد یا ناشاد ہم

ہی برابر ہمکو قہر ہجر و لطف وصل یار
عاشق ذاتی ہین اُنکے ہر طرح منقاد ہم

ہمسے ہمپر آپ ہی ظلم و ستم ورنہ بحق
یار کو کب جانتے ہین ظالم و بیداد ہم

ہین نہ یہ شعر و غزل ہی اپنی مخدوبانہ بڑ
بڑ نہین عشاق کو کرتے ہین کچھ ارشاد ہم

ڈر ہی کیا فوج گنہ سے ہی خدا بخشے اپنا نام
اور تیسر کہتے ہین اللہ کی امداد ہم

غزل

غم جانان نہ لین کیون جان مین ہم شادمان ہوکر — کہ یہ وہ درد ہی دل مین رہی درمان جان ہوکر
رہو ہو پردۂ دلمین مرے پیارے نہان ہوکر — ذرہ تو جلوہ گر ہو جاؤ آنکھون مین عیان ہوکر
نہ رکھین کیون نہ ہم پوشیدہ سر الفت جانان — کہ عظمت اسم اعظم کو ملی آخر نہان ہوکر
نہ کیون ہو تخم بلکر خاک مین سرسبز و بار آور — ہوئے ہم نامور ذیشان بے نام و نشان ہوکر
نکالین بحر الفت سے دُر مطلوب وہ جنکے — نکلکر بہ گیا آنکھو نسے دل اشک روان ہوکر
اُٹھایا بار غم تو نے دلا صد آفرین تجکو — لیا کوہ گران سر پر ضعیف و ناتوان ہوکر
ہمارے غم کے گھر مین خواب راحت آسکے کیونکر — کہ صورت اُنکی آنکھونمین پھری ہی پاسبان ہوکر
ادب بند نہان ہی کیا کہون کچھ کہہ نہین سکتا — کہ دلکے دلمین رہجاتے ہین بس شور و فغان ہوکر
ہمین پرواہ کب ہی لالہ و گلزار و گلشن کی — دکھاتا داغ دل ہی سیر ہمکو بوستان ہوکر
کہان جاوے کہ کرکے ترک جو گھر بار کو اپنے — درِ جانان پہ آ بیٹھا ہو نقش آستان ہوکر
کہان جاؤ کسے ڈھونڈھے نہو جسکا کوئی تجھ بن — پڑا ہو جبکہ آدر پر ترے بے خان و مان ہوکر
ترے قربان پیارے مت اُٹھا امداد کو در سے — مریض عشق تیرا آپڑا ہی ناتوان ہوکر
ملے ہی گوہر مطلوب بحر عشق سے اُنکو — کہ جنکے بہ گیا آنکھو نسے دل اشک روان ہوکر

غزل

صوفی نہ شیخ عالم مسند نشین ہون مین — بندہ ضعیف و عاصی بس کمترین ہون مین
عاقل ہون یا دیوانہ ہون مجنون ہون کہ ہوش — جو کچھ کہ ہون پہ عاشق ماہ جبین ہون مین
گمنام بے نشان ہون ذیشان ہون نامور — سب کچھ ہون اور جو پوچھو تو کچھ بھی نہین ہون مین
ظاہر ہون اور چھپا بھی ہون آنکھو نمین جیسے نور — عالم مین سیر کرتا ہون خلوت گزین ہون مین

سر مین ہو ائے ماہ ہی اے ناصح اسلیے
در در پھرون ہون اور کبھی خانہ نشین ہون مین

مت کر زکوٰۃ حسن سے محروم بہر حق
مسکین غریب عاجز و اندوہگین ہون مین

گرچہ ذلیل و خوار ہون امداد سا دے
انگشتری خلق مین مثل نگین ہون مین

غزل

تپ غم سے جو دیدہ تر مین ہوتا خشک پانی ہی
تو بے آبی سے باغ دلمین اک سوز نہانی ہے

ہوا بازار شوق اب گرم ہی وہ شمع رو کس جا
کہ جان اپنی ہمین اس آتش رو پر جلانی ہی

نہ چاہون کس لیے قاتل سے مین اپنی شہادت کو
کہ وان آب دم شمشیریان تشنہ دہانی ہے

نہ اپنی آہ سوزان ہی دھوان سا رایگان جاتا
کہ پہونچاتے کو کعبہ وصل تک مرکب دخانی ہے

مین طور عشق پر تیرے ہون گرچہ دفتر آرزو
نہین لاتا زبان پر کیونکہ خوف لن ترانی ہے

ادب بند زبان ہی عرض مطلب مین مری کہنہ
گرہ مین اپنے خامہ کی شکایت کی کہانی ہے

ہمارے کاروان مین کب ہی جرس قیل و قال ایل
کہ راہ کشف مین گمرہ دلیل طی لسانی ہے

ہی آواز جرس گویا جگانا رہزنون کا بس
زبان کا کھولنا غارت گر سر نہانی ہے

صدف کی جون رہیگا منہ کھلا اسکا قیامت تک
جہان خامہ سے دائم مثل دریا دُرفشانی ہے

جو ہین ہم صاف مشرب سمجھے ہی ہر قوم اپنا سا
کہ اپنے رنگ پر ہر ظرف لیتا صاف پانی ہے

غزل در اس زمین مین پڑھو کہ امداد الٰہی سے
حلاوت بخش عالم کو تری شیرین زبانی ہے

غزل

تپ ہجران مین جی جلتا ہی جا آنکھونسے پانی ہی
اجی دیکھو تو اس بارش مین کیا آتش فشانی ہی

حریف نفس کب ہو عقل جو بحر معانی ہی
کہ دوغن پر کبھی غالب نہین ہو سکتا پانی ہی

ہی اپنا نطق ہر نکتہ مین سو تنگ شکر دکھتا
حلاوت بخش تلخون کو مری شیرین زبانی ہی

ہی بیدردون سے اپنے درد کی کرنی دوا ایسی — کہ نوکِ خار پا کو نیش کژدم سے اُٹھانی ہی
نہین ہی کسر شان ہونا مقید بند عزلت مین — مثالِ اسم اعظم بلکہ خود عظمت بڑھانی ہی
گل آسا صبح پیری مین وہ مے حسرت کے خمیازے — جو کھوتا خواب غفلت مین شبِ قدر جوانی ہی
جو زر آتش مین گم ہو جاتو خاکستر سے ملتا ہی — جوانی کا عمل پیری مین پیری مین جوانی ہی
لیے جاتا ہی کوثر ساتھ صحرائے قیامت مین — کہ جو اشکِ ندامت سے لیے آنکھون مین پانی ہی
ہمارے جرم سے چین برجبین کیون عفو ہو اُسکا — کہ آئینہ کو بدصورت سے کب ہوتی گرانی ہی
سکے ہو دیکھنا با دیدہ کثرت نور وحدت کو — کہ حرف و جسم ہر اک شاہد روح و معانی ہی
نہ کیون ہو رنگ آئینہ کار ہر سوے روشن گہ — مجھے زشتی سے حاصل کعبہ مقصود جانی ہی
عبث کھاتا ہی فکر رزق مین غم سخت انسان کیون — کہ تاب خور سے پتھر مین غذاے لعل کانی ہی
بڈارین قہر سے گر وہ نہین شکوہ ہمین اُنسے — بلاوین مہر سے اپنی تو اُنکی مہربانی ہی
بلاوین مہربانی ہی بڈارین کچھ نہین شکوہ — ہمین اُنکی ہر صورت بجا مرضی کو لانی ہی
مثالِ جان و تن ہی مجھ مین اُسمین قرب پھر دوری — نہین کھلتا ہی اسی امداد کیا سر نہانی ہی
نہ دو ناشاد کو آرام دن کو اور نہ شب کو تم — اجی اے دل تمھین کیا عادتِ ایذا رسانی ہی

غزل

رخ سے کاکل اُٹھا دیا کسنے — رات مین دن دکھا دیا کسنے
لاکھ کو ایک ایک کو لاکھون — کر کے ظاہر چھپا دیا کسنے
عرشی و فرشی بھی جسکو پا نہ سکین — میرے دل مین سما دیا کسنے
ڈھونڈھنے نکلے آپ کو کھویا — مجکو اُس مین گما دیا کسنے
ابرِ گریان مین برق حُسن دکھا — روتے روتے ہنسا دیا کسنے
مُنھ تو عاشق سے پھیرا تو نے اُسے — ہنستے ہنستے رولا دیا کسنے

ہی نہ عالم مین وہ تو عالم مین — شور اُس کا مچا دیا کسنے
نغمۂ سرمدی سُنا کے ہمین — مست و بیخود بنا دیا کسنے
شعلۂ رخ دکھا کے اپنا ہمین — سر سے پا تک جلا دیا کسنے
عشق معشوق عاشق اک کہکر — سِرِّ وحدت سُجھا دیا کسنے
مین تو نام و نشان مٹا بیٹھا — شہرۂ میرا اُڑا دیا کسنے
اول آخر عیان نہان ہوکر — حرف شرکت مٹا دیا کسنے
شخص واحد ہی سیکڑون ہین نام — ایک کو سو بنا دیا کسنے
ہنستے ہنستے جو دم مین رونے لگی — شمع تجکو جلا دیا کسنے
حسن لیلےٰ دکھا کے اے امداد — تجکو مجنون بنا دیا کسنے

غزلیات فارسی

اگرچہ بے خود و مستم ولے ہشیار میگردم — بباطن شاہ کونینم بظاہر خوار میگردم
مرا بطیست باجانان چو نور خور بقرص آن — بصورت زو جدا من گرچہ سایہ وار میگردم
جو دیدم روے خوبش را بہر جائے بہر رنگے — ازین در بحر و بر دکوچہ و بازار میگردم
عجب بیخود و بد مستم کہ طرفہ ماجرا این ست — کہ دلدارے ببردارم پئے دلدار میگردم
ز چشمت می بیخواران رسید از لب بمستان قند — چو من باین نہ باآنم ز حرمان خوار میگردم
چو شد منظور قتل من تغافل چیست اے قاتل — کہ سر بر کف کفن بر دوش گرد وار میگردم
شراب شوق عالم را تو میطلبی و مے بخشی — مگر محرم گرد خانۂ خمار میگردم
مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز — کہ سودائیش بسر دارم نہ من بیکار میگردم

بیا نور محمد کن دل امداد را روشن
کہ عکس نور بے کیفم پئے انوار میگردم

جواب خط شاہ سید علی احمد صاحب مخلص بہ صل علی احمد انبیٹھوی

چو آمد ساقیے مشکلکشا دشوار کار من
بیک جرعہ زمے بکشود عقدِ دلفگارِ من

صبا آورد چون بوئے گلِ وصلِ نگارِ من
برآمد برہوائے شوق این مشت غبارِ من

بحمد اللہ چہ راحت یافت جانِ بیقرارِ من
کہ آمد ناگہان نامہ زکوئے غمگسارِ من

خبر آمد خط آمد قاصد آمد ہم پیام آمد
دلم حیران کہ باشد برکدامی جان نثارِ من

باین شکرانہ بردیدہ نہادم پائے قاصد را
کہ از نامہ منور کرد چشمِ انتظارِ من

چو من منظور جذب اشتیاقم در جنابِ تو
بحرمِ دوستان گوئید و بس عزّ و وقارِ من

پس از مدت برآمد آرزوی جان و دل یعنے
سحر گردید از مہرِ خطت شبہائے تارِ من

بدے ذوقِ حیاتِ من مبا تلخ از نمِ ہجران
خوشا این طالعِ شیرین کہ گشتے غمگسارِ من

بدیدہ گریہ لب نالان بجانم سوز تن لرزان
ہمین تسکینِ دل بودے ہمین صبر و قرارِ من

بعین گریہ من خندان و ہم در خندہ من گریان
بہار اندر خزان بود و خزان اندر بہارِ من

گہے گریان و گہ خندان گہے حیران گہے نالان
بجز این شغل یک لحظہ نبودے روزگارِ من

نمیگردد بیانِ شوقِ وصل و شکوۂ ہجران
غرض جز ذکر و فکرِ تو نبودے ہیچ کارِ من

کہ آمد نامۂ خوش ناگہان صل علی احمد
یکایک رفت غمہائے دلِ اندوہ گارِ من

ادائے شکرِ آن ساقی نہ گردد از زبان و دل
کہ از یک جرعہ زان مے بردِ کل رنج و خمارِ من

بیادِ خود نگہدارش زمشغولی غیر حق
باحسانیکہ یادم کرد اے پروردگارِ من

ز لطفِ چشمِ آن دارم کہ دایم ہمچنین جاری
بماند در دلت یادِ دل امیدوارِ من

کنم تحریر اے امداد تا کے شوقِ وصلِ او
رسد لے کاش جائے نامہ آن نامی نگارِ من

غزل شوقیہ ارکان حج

رفتم چو بمکہ ہوس کوئے تو کردم
دیدم رخِ کعبہ ذکر روئے تو کردم

محراب حرم گرچہ بہ پیش نظرم شد
من سجدہ وے در خم ابروے تو کردم

چون حلقہ در کعبہ بصد عجز گرفتم
در گردن خود سلسلہ گیسوے تو کردم

سرمید ہد عالم پئے بوسہ حجر اسود
من میل بخال سیہ ہندوے تو کردم

در سعی و طواف و بحطیم و بمقامے
ہر سمت تمنا رخ نیکوے تو کردم

لبیک و دعا خوان ہمہ مخلوق بعرفات
چون قبلہ نما من دل خود سوے تو کردم

در عرصۂ عرفات بپا حشر نمودم
چون یاد من آن قامت دلجوے تو کردم

قربانی حیوان بمنی میکند عالم
قربان سر خود من بسر موے تو کردم

عرضی عبد اللہ مسکین در مدح شریف عبد اللہ بن عون بصنعت توشیح

شاد باش اے شاہ اقلیم عرب
رحمت حق بر تو بادا روز و شب

یا الٰہی دار سایش را دراز
فیض بخش بر سر اہل حجاز

عون حق با تو بود اے ابن عون
باد خوش از تو غذا اے ہر دو کون

دوستت خوش دشمنت برباد باد
اہل حرمین از تو بس دل شاد باد

لنگر انعامت اے شاہ کرم
ہست جاری دائما بر ہر امم

این دعا گو ہم ز خوان عام تو
بود نعمت خوار از انعام تو

نیست قوتش کشد کنون محتاج سخت
عین رحمت بر کشا اے نیک بخت

درد ما کن جاری دہ لقمہ مرا
نعمت دارین بخشد حق ترا

نام ممدوحت چو خواہی اے امیر
حرف اول از سر ہر مصرع گیر

شجرۂ قادریہ قمیصیہ منظومہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا ہی حمد لے محبوب مطلق — بذاتِ تو سزاوار ست لائق — پس از حمد و ثنا صلوات بیحد — بدرگاہِ تو بندہ عرض دارد
خداوندا بحق ذات پاکت — پذیرا کن مناجاتم برحمت — خداوندا بحق شاہ لولاک — مرا کن از غم دنیا و دین پاک
بآنکہ اسمہٗ احمدٌ محمدٌ — امام انبیا سلطان سرمد — عطا فرما طریقت با شریعت — دلم روشن کن از نورِ حقیقت
بحق مرتضیٰ شاہ ولایت — خداوندا نما راہِ ہدایت — بحق حسن بصری الٰہی — ز سرِ خویش کن آگہ کماہی
بحق شیخ حبیب عجمی شہ دین — دعایم را بالفضل خویش بگزین — بحق حضرتِ داؤد طائی — مرا از قید ہستی دہ رہائی
بحق خواجۂ معروف کرخی — مرا محفوظ دار از شر چرخی — خداوندا بحق سری سقطی — ثباتم دہ براہ نیک بختی
بحق شہ جنید آن شیخ بغداد — ز قید دو جہان مارا کن آزاد — بحق خواجہ بوبکر شبلی — بکن بر عاشقانِ خود تجلی
بحق عبد واحد بو الفضل شاہ — خداوندا کن از اسرار آگاہ — بحق بو الفرج آن شاہ مطرس — بکن ما را ز رحمت خویش ماپوس
بحق بو الحسن ہنکاری حق — بہ تیغ عشق خود کن سینہ ام شق — بحق بو سعید آن شاہ بو الخیر — بکن محو از دلِ من الفت غیر
خداوندا بحق شاہِ جیلان — محی الدین غوث قطب دوران — بکن خالی مرا از ہر خیالے — ولیکن آنکہ زو پیدا ست حالے
بتاج الدین شاہ عبد رزاق — بدہ جالاکیم در راہ عشاق — بحق شاہ زین الدین والا — منور تن کن مرا از دین تقوے
بحق شیخ یحییٰ زاہد حق — مشرف ساز از دیدار مطلق — خداوندا بحق شاہ موسیٰ — بہانم بورث دائم حبین سا
بآن عبد الوہاب بحر ثانی — مرا کن غرق در موج معانی — بہ عبد القادر راسی الٰہا — بملکِ معرفت کن شاد مارا
بحق احمد قدسی عاقل — نشان ما سوا گم کرد در دل — بحق شاہ مولائے مغرب — بگردان مدغم در خاک شیرب
دلم را کن ز حب غیر خالی — خداوندا بحق شاہ الیاس — پناہ خواہم بتو از شر خناس
بگر یہ چشم را دہ عشق با ہم — بحق بو محمد شاہ محمد — عطا فرما مرا عرفان بیحد
بدہ درد و غم و سوز نہانی — بحق شاہ عبد الحق کامل — جمالِ خویش چشم ساز شامل

بحق شاہ سید عبدالرزاق | بوصل خویش ما را دار مشتاق | بخداوندا بحق رحم علی شاہ | یا سرار لدنی ساز آگاہ
بشیخ عبدالرحیم آن شاہ شہدا | شہیدم کن بہ تیغ عشق شہدا | بحق حضرت نور محمد | منور کن دلم از نور بیحد
خداوندا بحق جملہ پیران | مرا ہم در طریق شان بپران | بحق آل و ازواج و صحابہ | بجملہ اولیا ابدال و اقطاب
بغوث و فرد و ابرار و اوتاد | بعشاق و تبادو بزہاد | بدست نفس کافر کیش خونخوار | آلہ العالمین مارا نگہدار
بخود مشغول و ارا ندر حیاتم | اگر میرم بدہ یارب نجاتم | بحصیان میشوم برباد اللہ | بیاد جلد کن امداد اللہ
خداوندا باین پیران عظام | بوقت مرگ کن بالخیر انجام | ہر آن شخصے کہ این شجرہ بخواند | مرا ہم از دعائے یاد آرد

رباعی

ہے بُرا اچھا جو سمجھے آپ کو | اور بالا سب سے کھینچے آپ کو
مردم دیدہ سے سیکھ امداد تو | سب کو دیکھے اور نہ دیکھے آپ کو

عیدی

عید گاہ ما غریبان کوے تو | انبساط عید و دیدن روے تو
صد ہلال عید قربانت کنم | اے ہلال عید ما ابروے تو

تمت

رسالۂ دردِ غمناک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُنو یارو عجب قصّہ ہمارا
بیان کرتا ہون مین جو غم کا مارا

سُناتا ہون تمھین اُسکو سراسر
گذرتا ہی جو کچھ اب میری جان پر

گذرتا ہی جو مجھپر اندنون حال
نتھا کچھ اُس سے پہلے غم کا جنجال

پڑا سوتا تھا مین خوابِ عدم مین
نہ تھا کچھ مبتلا ہستی کے غم مین

سو آکر عشق نے مجکو جگایا
جگایا سو مصیبت مین پھنسایا

کچھ ایسا اُسنے پھر نقشہ دکھایا
کہ جس نے مجکو سودائی بنایا

عجب اک عشق نے رنگ دکھائی
کہ جسمین عقل تک مین نے گنوائی

وزیر اک کر کے نادانی کا ہمرہ
بنایا عشق کی اقلیم کا شاہ

ہزارون غم کی لا آتش لگائی
مری سب عیش کی پونجی گنوائی

گیا اُس دن سے سونا اور کھانا
ہوا مین غم کے تیرون کا نشانا

اجی جسکے ہو دلمین درد فرقت
اُسے کب ہو مے خواب خور کی فرصت

وہ کیا جانے ہو اس درد و الم کو
ندیکھا جسنے ہو فرقت کے غم کو

اُٹھا چھاتی مین درد عشق جسکی
اُسے پھر نیند کسکی بھوک کسکی

پڑا جو غم کا لشکر دلپہ آ ٹوٹ
متاع صبر و تسکین لے گیا لوٹ

تڑپ کر غم مین شب کو صبح کرنا
صبح سے شام تک رو رو کے مرنا

وہ جن آنکھون مین خار ہجر ہووے
بھلا وہ عمر بھر کیونکر نہ روووے

گیا سب بھول کھانا اور پینا
پڑا مشکل مجھے اب اپنا جینا

لگی کہنے مجھے خلقت دیوانہ
کسی نے درد کو میرے نہ جانا

سمجھ کر مجھ کو سودائی جہان نے
کیا ٹھٹھا ہر اک پیر و جوان نے

جو آئے درد دل اپنا زبان پر
پڑے آفت کا ٹکڑا اِک جہان پر

حقیقت دل کی گر اپنے دکھاؤن
ہنسون مین اور عالم کو رُلاؤن

نہ کہہ سکتا ہون کہ اب کیا کرون مین
نہ ہو سکتا ہی جو چپ ہی رہون مین

ہوئی ایسے ستمگر سے محبت
نہین ہی اُسمین اصلا بوے اُلفت

تڑپتا ہو نہین جسکے غم سے دنرات
خبر اُسکو نہین ہیہات ہیہات

ارے یارو کہو ہو جس کو اُلفت
مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت

محبت نام جسکا یان رکھا ہے
بلا اوپر بلا اوپر بلا ہے

کہے ہی عشق جسکو ساری خلقت
قیامت ہی قیامت ہی قیامت

ارے یارو کسی کو دل نہ دیجو
جو دو اُمید جینے کی نہ کیجو

کیا جب عشق نے بیتاب مجکو
کہا مین نے یہ اُس بیدرد سے رو

کہ صبر آئے دل غمگین کو کیونکر
ہو تسکین عاشق مسکین کو کیونکر

نہ دیکھے جب تلک دیدار دلبر
قرار اور صبر ہووے اُسکو کیونکر

۲۴۷
جو اگر مجکو رسوائی کے خوف
یا عزت کا سبب میرا
پڑی یہ مجھ پہ تیری
متاع صبر لی ہی
دیکھے ہین اُدھر
لگی مین اسطرف آہ
ہوا ہی ہاتھ سے
ہی گریان سیل
لگاتا ہی سدا سوز جگر
اب پیارے بتا جاؤن
بگڑ کیونکر کہو اب اس بلا سے
مین ہون اِک عاشق بیمار دل فگار
کرون

کردن صبر اب کس کس بلا پر
ہے بہتر جاؤن اس غم سے کہین مر

کہ تیرے عشق نے مجھکو ستایا
مرے دل کو پھر اک دشمن بنایا

اجی جسکا ہو دشمن دل سا پیارا
بچے کیونکر کہو پھر وہ بچارا

خدا کے واسطے جلدی خبر لے
کہین یہ آپ خون اپنا نہ کرلے

جو اپنی جان کی جان سے جدا ہو
نہ کیون اس زندگانی سے خفا ہو

اگر آنے مین ہوگی دیر تجھ کو
نہین پائینگے زندہ پھر تو مجھکو

کہ بس جب پاس اپنے دلربا ہو
فنا ہونے سے پہلے وہ فنا ہو

طبیب درد دل ہیگا مرا تو
کرون کس سے علاج اپنا بتا تو

جو کوئی عشق کا بیمار ہووے
علاج اُسکا نہ جز دلدار ہووے

مین دام زلف مین تیرے پھنسا ہون
خلاصی تو بتا مین کس سے چاہون

محبت مین بلا کی جو پھنسا ہو
وہ جز دیدار دلبر کب رہا ہو

خدا کیواسطے جلدی سے آؤ
تڑپ اور بیقراری کو مٹاؤ

خدا کے واسطے اب ستم کر — خدا کے واسطے اب تو کرم کر
اگر رونا مرا خوش آوتا ہے — یہ درد و رنج تجھ کو بھاوتا ہے
تو در دو غم سے نت روتا رہونگا — تری اُلفت مین جی کھوتا رہونگا
جو ہوگا شعلۂ رنج کا ترے دھیان — تو ہونگا خاک جل بھنکر مین اُس آن
جو یاد آئیگی وہ زلفِ پریشان — تو پیچ و تاب کھائیگی مری جان
تصوّر تیری پیشانی کا گر ہو — تو ہو دیوار غم اور میرا سر ہو
جو آئے تیرے گوش و چشم کا دھیان — کرونگا گوہر اشک اُسپہ قربان
خیال اُس تیغ ابرو کا اگر ہو — وہین قربان اُسپر میرا سر ہو
تصوّر تیری مژگان کا گر آئے — ہزارون برچھیان دل مین لگائے
دُرِ دندان کو تیرے یاد کرکے — بہاؤن اشک سے ٹکڑے جگر کے
جو خالِ رُخ کا ہو تیرے تصور — سیہ داغون سے ہو سینہ مرا پُر
جب آوے یاد تیرا قد و قامت — کرون برپا وہین شور قیامت

۲۴۹

جو ناحق تم ہمارا دل کرو گے
تو بیچون چین سے پھر تم کبھو مین
سدا کرتا ہون بس یہی ہی دعا مین
اگر پوچھ کوئی یہ مجھ سے آکر
کہ کیا گذری ہے تجھ پر دل ستم سے
تو ہنسکر کہونگا اور رو کر چپ ہونگا

تری جانب ذرا اس ناز اور غمزہ سے دیکھو
ذرا اس ناز اور غمزہ سے دیکھو

رہو پردے مین یون باتین بناتے
نہین صورت دے اپنی دکھاتے

ذرہ بہر خدا پردہ اٹھا دے
وہ مکھڑا چاند سا مجھکو دکھا دے

بہت نزدیک ہے دل سے تو اے یار
دے تجھ تک پہونچنا ہی ہی دشوار

ہی بو و گل کی جو مجھ تجھ مین قربت
نہین معلوم پھر کیون ہی یہ فرقت

مین ہون سایہ نمط ہمراہ تیرے
نہین ہی وصل پر قسمت مین میرے

رہے دلمین مرے پیارے سدا تو
ذرہ تو سامنے آنکھونکے آ تو

مجھے چھاتی سے ٹک اپنی لگا لے
یہ شعلہ عشق کا میرے بجھا دے

ہو تو نزدیک میرے مجھ سوا ای یار
غضب ہی تو پہ بھی ملنا ہو دشوار

ہی مجھ مین اور تجھ مین ربط ایسا
روان ہووے بدن سے خون جیسا

ابی کسکی ہی پھر یون انتظاری
یہ کیسی ہی تڑپ اور بیقراری

قریب اتنا ہو اور پھر دور ایسا
نہین کھلتا ہی یہ پردہ ہی کیسا

یہ پردہ دور تک اللہ کر تو
مجھے اس بھید سے آگاہ کر تو

سبھون پر ہو کرم پیارے تمھارا — نہین ہو فکر کچھ لیکن ہمارا
کرو غیرون پہ لطف و مہربانی — ہمارے نام سے نفرت ہو جانی
نہین تدبیر کچھ ملنے کی تیرے — خدا جانے ہو کیا قسمت مین میرے
نہ جانون ٹھوکرین کھاؤنگا کب تک — یہ ایذا ہجر کی پاؤنگا کب تک
ملیگا یا نہ تو مجھ سے ملے گا — خدا جانے مقدر کیا کرے گا
نہ اب تقصیر اسمین کچھ تری ہے — نصیبون مین لکھا میرے یہی ہو
ہے تیرے وصل کی منزل بہت دور — اثر ہو لنگ اور ہمت ہو رنجور
کشش مین کچھ اثر میری جو ہوتا — گذر بیشک ادھر بھی تیرا ہوتا
جو کرتا شوق میری رہنمائی — تو ہوتی کیون مری تجھ سے جدائی
کہون مین آہ کیا تیری حقیقت — مصیبت ہو مصیبت ہے مصیبت
نہ میرے درد و غم کا کوئی غمخوار — ہر اک ہو اپنی اپنی بوجھ کا یار
کہو کس سے کہونمین اپنا احوال — کہ ہو غیرون سے کہنا جی کا جنجال

نشان عشق اور عزت نمایان
تمامی محنتین غم کی اٹھاؤن
کہان تک درد و غم ظاہر کرون مین
نہین کچھ انتہا کب تک ہو یہ مین
ہی بہتر ہو اب خاموش رہنا
کچھ کہکے گذری ہو تو پھر اسکو سہنا
کچھ کہکے گذریگا تو گذریگا جان پر
غزالان پر کبھی آویگا آخر رحم مجھ کو
کبھی آویگا تو درد و غم سے مجھکو
چھڑا دیگا خدا دیدار اپنا
دکھا دیگا مجھے دل کا یہ کھٹکا
اگر یہ

بس اب خاموش ہو گفتار کم کر — فکر اشعار اور دل بیقرار

بس اب خاموش ہو گفتار کم کر — فکر اشعار اور دل بیقرار

مثنوی

در وعظ و نصیحت مصنفہ جناب الحاج مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

حاجی الحرمین الشریفین
حضرت حاجی امداد اللہ
صاحب نور اللہ مرقدہ
کی خدمت بابرکت میں
اغلاط کر از

رسالہ در وعظ و نصیحت

۲۵۲

اگرچہ ہون بُرا پر ہون تمہارا	نہین بن تم مرا اکدم گذارا
تمام امداد کر یہ در دنامہ	کہین ایسا نہو پھٹ جاوے خامہ
یہ در دا پنا بس اب اظہار مت کر	خدا کیواسطے رکھ جی کے اندر
کہ تیرے درد اور اس غم کو سُنکر	بھُلا جاتا ہی دل عالم کا یکسر
بس اب تک شکر کر مت ہو دیوانہ	کہ بہتر درد دل کا ہی چھپانا
نہوا ایسا تری گستاخیون پر	خفا ہو جاوے تیرا تجھ سے دلبر
وہ تیرے حال دل سے ہی خبردار	نہ کر اب شور و شر زنہار زنہار
نہ کر غل صبر کر یہ مان میری	کہ تا اُمید بر لاوے وہ تیری
بس اب خاموش ہو گفتار کم کر	ملال آوے نہ شاید اُسکے دل پر
اُسی پر چھوڑ دے اب کام سارے	وہ چاہے سو کرے تو دم نہ مارے
رضا گم اپنی کر اُسکی رضا مین	نہ پڑ ہرگز خودی کی تو بلا مین
وہ مالک ہی کرے جو کچھ کہ چاہے	خلاف اُسکے نہ تو دم مار گاہے

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ۱۲۹۷ھ
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی
طبع دوم
خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

اَللّٰہُ الصَّمَدُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی تو ہے وحدہٗ لاشریک
بنایا ہے تونے ہر اک شے کو ٹھیک
عدم سے تو ہستی مین لایا ہمین

یہان آب و گل مین پھنسایا ہمین
ضعیفی سے ہم کو توانا کیا
تجھے نادان ہم تو نے دانا کیا

کری ہم پہ نازل یہ روشن کتاب
کیا اسمین امر و نہی کا خطاب
نہ کی نیک اور بد مین ہم نے تمیز

رہے اپنی غفلت سے ہم بے خبر
رہی وہ ہی ہم پر کرم کی نظر
وہ نورِ ہدایت رہا جلوہ گر

ہے روشن اگرچہ ہدایت کا در
دے کیا ہو حاصل کہ ہین ہم تو کور
عطا کردہ بینائی ہم کو آ کر

ملے جس سے ہم کو ہدایت کی راہ

مناجات بجناب قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی الٰہی آ کر
مین ہون اپنے اعمال بد سے تباہ
الٰہی مین عاجز ہون بندہ ترا

گناہون سے ہی حال بدتر مرا
الٰہی سراپا ہوا مین گناہ
ہوئی مجھ سے گم آہ نیکی کی راہ

الٰہی مجھے ہے یہ شرمندگی
کہ بن آئی مجھ سے نہ کچھ بندگی
مین شرمندہ ہون اپنی اس عقل سے

کہ غافل رہا جو رہ وصل سے
خرد وہ کہ جو بندۂ یار ہو
بجز یار آنکھون مین سب خار ہو

خرد وہ کہ خوش تجھکو رکھے مدام
رہے حکم مین تیرے وہ صبح و شام
کیا عمر بھر مین ترے برخلاف

بھلا اس سے زیادہ ہو کیا ظلم صاف
رہا مین صدا بحر غفلت مین غرق
نہ سمجھا کبھی نیک اور بد مین فرق

الٰہی مری عمر دشمن نے لی
رہی شہوت اور حرص باقی وہی
ہوئی حرص زیادہ ہوا ننگ نام

نہ افسوس کوئی کیا نیک کام
الٰہی مین کی گرچہ کوشش بڑی
دلے ساری تدبیر اُلٹی پڑی

الٰہی مین بھٹکا بہت در بدر
ترے در پہ آخر پڑا آن کر
کہان جاؤن تیرے سوا کون ہے

کرون جس سے جا التجا کون ہی
الٰہی نہ تیرے سوا ہو جسے
نہ ڈھونڈے تجھے پھر ڈھونڈھے کسے

الٰہی جانی تری قدر آہ
کری عمر لہو و لعب مین تباہ
ہی افسوس عمر جو آنی چلی

جوانی تو کیا زندگانی چلی
الٰہی مین لائق ہون اسکے نہ تھا

الٰہی ہے کیا تیری رحمت کا جوش — کہ دیکھے گناہ اور ہو پردہ پوش — الٰہی مین پُر دہن غفلت مین ہون
الٰہی بہت اس سے غفلت مین ہون — الٰہی ہر اک آن حاضر ہے تو — مین کرتا ہون جو فعل ناظر ہے تو
بیان کیا کرون اپنی شرمندگی — کہ دیکھے ہے تو یہ مری زندگی — الٰہی گنہگار و شرمندہ ہون
الٰہی بہت ہی بُرا بندہ ہون — الٰہی خبر لے مری تو شتاب — میں ہوا حد سے زیادہ بُرا تو خراب
الٰہی ہوا ہون سراپا خطا — نہ بخشے تو گر ہو مرا حال کیا — ہون گر نیک یا بد ترا بندہ ہون
ترے در پہ آخر سر افگندہ ہون — ہون اس بندہ کہنے سے شرمندہ سخت — شہ نیک کا بندہ ہو نیک بخت
نہ مجھ سا گنہگار شرمندہ ہو — خدا پاک کا پاک ہی بندہ ہو — الٰہی تو دیکھے ہے میرے گناہ
وہین رزق دیتا ہی شام و پگاہ — کرے مین گناہ آہ بے خوف و ڈر — رہی وہ ہی رحمت کی تجھ پر نظر
الٰہی عجب تیری رحمت ہو واہ — عجب حلم ہے تیرا اے بادشاہ — مین غافل مجھے یاد کرتا ہی تو
کرون مین گنہ شاد کرتا ہو تو — کرم تیرا گر دستگیری کرے — تو پھر کیون نہ بندہ امیری کرے
الٰہی ہے تیرے کرم سے اُمید — سیاہی کو میری کرے تو سفید — گناہون پہ بندون کے کب ہے نظر
الٰہی تری ہے نظر عفو پر — خس و خاک سے تیرہ ہو بحر کب — ہو چشم فلک گرد سے خیرہ کب
ترے عفو کے آگے میرے گناہ — شب تار چون پیش خورشید ماہ — تو وہ خور ہے تیری پڑے گر نظر
تو ہون سنگریزے بھی رشک قمر — کیا مین گناہ گر بڑے سے بڑا — ولے تیری بخشش کے آگے ہی کیا
گناہ میرے اور تیری بخشش بھلا — برابر کہان ہو سکے اے خدا — الٰہی کہان جرم بخشش کہان
کہان تیری خاک اور کہان آسمان — کہان ظلمت شب کہان آفتاب — کہان ہی سیاہی کہان ماہتاب
مرا ننگ رہو اب الٰہی قبول — مجھے خوار و رسوا نہ کر اور ملول — بہت پھر پھرا کے مین اب آ نکر
الٰہی ترے در پہ رکھا ہے سر — نہ سر کو جھکاؤن کہین جا کے مین — سوا تیری درگاہ والا کے مین
کرے مین گنہ جہل اور سہو سے — اور اس حرص نفسانی و ہوس سے — ولے تیری رحمت سے اُمید ہے
بدی کے عوض مجھکو نیکی ملے — گنہ میرے جانے ہے تو علم سے — کرے پردہ پوشی سدا حلم سے
نہ رسوا کیا ہی جو تو نے یہان — الٰہی تو رکھیو مری شرم و ان — الٰہی ہمارا بد و نیک اب
ہے کیا چیز آگے ترے میرے رب — بڈارے مجھے یا ملائے مجھے — الٰہی نہ چھوڑو نگاہ در کو تمہے
کہان جاؤن اب بندہ تیرا بتا — کسے ڈھونڈھے جو بندہ تیرا بتا — نہ تو نے سنی گر مری التجا

الٰہی کروں عرض پھر کس سے جا
ترے بندے ہیں مجھ سے بے انتہا
تو بس ہو چکا میں الٰہی تباہ
کیا میں جو لائق مرے کام کے
کرم عفو بخشش ترا کام ہے
الٰہی بحق محمد رسولؐ
الٰہی تو کر رحم اس پر مدام
تو فتاح و غفار و رزاق ہے
الٰہی یہ بندہ ہے تیرا ذلیل
الٰہی تو ہے شاہ اور یہ گدا
تو ہے داد گر اور یہ مظلوم ہے
الٰہی یہ طالب تو مطلوب ہے
بحق محمد شہ دوسرا

نعت شریف

محمدؐ سا مخلوق میں کون ہے
نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور
محمدؐ کی طاعت جہاں پر ہے فرض
محمدؐ سے ہم کو ملی راہ رب
خبر دی رہ دین و ایمان سے
کیا ہم نے جس سے عدو دن کو مات
محبت محمدؐ کی رکھ جان میں
ملے گا تو امداد اللہ سے
محمد کے اصحابؓ ازواجؓ و آلؓ

الٰہی بُرا یا بھلا ہوں ترا
مرا ہے بتا کون تیرے سوا
بڑا آرزو مجھے اپنے در سے تو کر
تو وہ کر جو تجھکو سزاوار ہے
بدی جہل و غفلت مرا کار ہے
دعا ہو وے آمد اد کی قبول
الٰہی غنی تو ہے اور یہ فقیر
یہ بدکار و فجار و فساق ہے
الٰہی تو رازق یہ مرزوق ہے
الٰہی تو مولیٰ یہ بندہ ترا
الٰہی یہ عبد اور تو معبود ہے
الٰہی محب یہ تو محبوب ہے
الٰہی دعا ہو اب اسکی قبول
محمدؐ ہے ممدوح ذات خدا
اسیکا طفیل ہے یہاں جو ں ہے
محمدؐ خلاصہ ہے کونین کا
محمدؐ کی طاعت سے حاصل مرض
گرفتار تھے نفس و شیطان کے ساتھ
کہ تا ہم بچیں نفس و شیطان سے
محمدؐ کی طاعت کر آٹھوں پہر
محمدؐ محمدؐ کہ ہر آن میں
محمدؐ کے ہیں خاص حق کے نبی
ہر اک ہے ہدایت کا بدر کمال

سوا تیرے ہے کون تبلا مرا
نہ کی تو نے گر اب کرم کی نگاہ
الٰہی بتا پھر میں جاؤں کدھر
گنہ جرم و عصیان مرا کام ہے
تجھے عفو بخشش سزاوار ہے
الٰہی یہ عاجز ہے تیرا غلام
الٰہی قوی تو ہے اور یہ حقیر
الٰہی تری ذات ہے بس جلیل
الٰہی یہ عاشق تو معشوق ہے
الٰہی تو راحم یہ مرحوم ہے
الٰہی تو ہی اسکا مقصود ہے
الٰہی تو کر اسکی حاجت روا
بحق صحابہؓ اور آل رسولؐ
محمدؐ کا ہو وصف کس سے ادا
نہ پیدا اگر ہوتا احمدؐ کا نور
محمدؐ وسیلہ ہے دارین کا
بڑے کفر اور شرک میں تھے سب
محمدؐ نے دی ہم کو اُنسے نجات
بتائے ہمیں ایسے وہ داؤ گھات
کہ تا وصل سے حق کے ہو بہرہ ور
محمدؐ کی الفت سے اور چاہ سے
ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمان علیؓ

افسوس اور ندامت

کرنا اسپر کہ عمر غفلت مین چلی جاتی ہی اور تنبیہ کرنا نفس سرکش اپنے کو سرکشی حکم اللہ تعالی کی سے اور رجوع کرنا اُسکو طرف فرمانبرداری معبود حقیقی اپنے کے اور جواب در جواب اُس کے

سنو د وستو گوشِ دل سے ذرا — سُناؤن تمہارا تمھین ماجرا — کہ اندر وجود آدمی کے سدا
رہے جنگ ہی نفس اور روح کا — رہو تم خبردار دونونکے اب — نہین تو پڑے تم پر آخر غضب
علاج اُسکا خوب ہی بتاتا ہون مین — تمھین راہ سیدھی دکھاتا ہون مین — کروگے گر اُسپر عمل جان سے
رہوگے بچے نفس و شیطان سے — بیان حال اپنا کرتا ہون مین — کہ جس فکر مین روز مرتا ہون مین
مجھے آگیا جو خیال ایک رات — لگا سوچنے اپنے دلمین یہ بات — کہ افسوس غفلت مین جاتی ہی عمر
سدا کوس رحلت بجاتی ہی عمر — مجھے فکر کل کا ہوا آج یون — کہ کی دولتِ عمر برباد کیون
نہ سویا شب اس فکر مین اکدم — رہا رات بھر اس سے مین چشم نم — اسی مین گئی رات ساری گذر
شش و پنج کرتا رہا تا سحر — تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا نفس مردود کو — کہا نفس کو آخرش مین نے رات
کہ کیا ہوگیا تجھ کو اے بدصفات — خبر حال کی تجھکو اپنے نہین — کہ آیا تھا یان کسلیے اے لعین
کیون آیا ہی یان کیون تو پیدا ہوا — کدھر جاے ہی کیسہ شیدا ہوا — بتا تجھ سے کیا حق کو منظور تھا
یہان آکے کیا کام تو نے کیا — تجھے جس لیے حق نے پیدا کیا — بتا اُسمین یہان آکے کیا کیا کیا
کیا حق نے پیدا تجھے کس لیے — نہین کرتا وہ کام تو کس لیے — تجھے آہ اپنی خبر کچھ نہین
مرے کہنے کا بھی اثر کچھ نہین — جواب دینا نفس کا — کہا اُسنے وہ تھا خزانہ چھپا
یہی آدم آئینہ اُسکا ہوا — یہان مظہر اپنا بنایا مجھے — محبت کا جامہ پنھایا مجھے
مین ایمان اُسپر رکھون ہون مدام — ہی توحید سے اُسکی دل شاد کام — کہا مین کہ اے نفس بدزشت خو
ہے دشمن حقیقی مرے دل کا تو — بناتا ہی کیون تو یہ باتین دروغ — تری بات ہرگز نہ رکھے فروغ
محبت کہ ہو جس سے دل شادمان — کہان ہی وہ تجھ مین مجھ دے نشان — جو ایمان و الفت مین صادق ہی تو
تو پھر کیون گنا ہو نہ عاشق ہی تو — کرے ہی کب عاشق خلاف حبیب — نہین تجھکو اُسکی محبت نصیب

کہا اُسنے ہے وہ رحیم و غفور — گنہ میرے سب بخشدیگا ضرور — کرونمین گناہ پھیر توبہ کرون
وہین پل مین مقبول درگاہ ہون — کہا مین فریب اب مجھے دیہی کیا — دغا کی ہو توبہ سے کیا فائدہ
گنا ہونکی ہی دلمین اُلفت بھری — فریب حق کو دیتا ہی تو اہی شقی — تو اس جہل اور گمرہی سے نکل
طریق شریعت پہ چل اے دغل — کہا تنگ مت کر تو اتنا مجھے — مین ناچار ہون حق کی تقدیر سے
کہا حق نے مجھ کو ظلوماً جہُول — نصیحت سے تیری ہوا کیا حصول — کہا مین وہ ہی حجت بے فروغ
مرے سامنے لاتا ہی اے دروغ — ظلوماً جہُول حق نے تجھ کو کہا — کہ ہی عیب اور نقص تجھ مین چھپا
کیا تجھ کو آگاہ اسوا سطے — کہ تا تو گناہون سے بچتا رہے — مت اسپر تو اتنا اب اصرار کر
نہ مغرور ہو کام کا کار کر — کسی کو اگر کہیے جاہل ہے تو — تو وہ جہل سے بھاگے بے گفتگو
نہ تجھسا کہے یہ کہ جاہل ہو نمین — پڑھون کسطرح علم کا اہل ہو نمین — گدھے کے جو چابک لگے خوب تب
تو وہ اور چلنے مین ہوتا ہی سُست — اور ہووے اگر اسپ نیکو نہاد — اشارہ سے چلتا ہی وہ مثل باد
یہ سُنکر وہ شرمندہ ایسا ہوا — گویا اُسکے تن سے ہوئی جان جُدا — جو اس بات سے اُسکو دیکھا خموش
مین جانا کہ کچھ اُسکو آیا ہی جوش — اب اور ایک چابک لگا جلد تر — کہ شاید یہ آوے کہین راہ پہ
کہا مین ہوئی تجھ پہ حجت درست — تو طاعت مین اب کیون نہین ہوتا چست — وہ بولا جو ہے حکم تقدیر کا
ہی کب اُسمین دخل عقل و تدبیر کا — کری حق نے مجھ تجھ سے پہلے نوشت — نصیبون مین ہر اک کے دوزخ بہشت
لکھا جو گیا حق کی تقدیر سے — مٹا کب سکے کوئی تدبیر سے — نہین مٹتا جو کچھ قلم لکھ چکا
تو چاہے سو کر اب بُرا یا بھلا — کرے گر چہ شیطان کی جون تو بجُو — جو تقدیر بد ہو تو کیا ہووے سود
کہا مین کہ اے نفس بد بیحیا — یہ مکر و فریب اور لایا نیا — نہ سمجھا تو کچھ بھی اب اے حیلہ گر
اُٹھایا وہین پھر غفلت سے سر — عمل بھی تو تقدیر سے ہین جان — مقدر کا ہووے عمل ہی نشان
عمل نیک پر جسکو قائم رکھا — سمجھ لے کہ حق اُس سے راضی ہوا — دیا جسکو شہوت کے اندر پھینک
خدا کا غضب اُسپہ نازل ہوا — ہوا دور رحمت سے وہ برملا — عمل بد مین جو ہو گیا مبتلا
نجانے تو گر حق کی تقدیر کو — رضا کا نشان ڈھونڈھ گمرہ نہو — کہا حق نے کب تجھ سے اے شعور
کہ دوزخ مین رکھونگا تجھکو ضرور — کہا ہووے حق نے یہ بخلیل — رضا کی نشانی ہے اچھے عمل
کہا تھا خدا نے جو کچھ تجھکو یاد — ہوا اُس سے گمراہ تو زینہار — ہے تُف تیری عقل اور فہمید پر

جنا لِ عبث پر جو با ندھی کمر
کرا بلیس و لعیم کے اوپر قیاس
جو آوے قضا بد شقاوت کرے
کہا مین اسی سے تو رکھتا ہی ڈر
کیا حق نے درگاہ سے اُنکو دور
سمجھ لے یہ ہی بے نیازی کی شان
عبادت سے حق کے ہوے کامیاب
بہت عابد و زاہد و متقی
گیا تو دُو عابد کے نقصان پر
کرے تو گناہ اور نہ چاہے نجات
سمجھتا ہی پھر آپ کو راہ پر
ترے آگے درّندہ ہو شیر گر
غفور اور حکیم اور نکو کار ہے
گنہ میرے ہون گرچہ بے انتہا
وہ غفار ہے بخشدے گا مگر
ہے اللہ بیشک غفور اور حلیم
جمال اور جلال اُسکی ہی دونون شان
تو بخشے تجھے وہ کہ غفار ہے
نہ سمجھا دے اُسکے انجام کو
کرے ہے گناہ آہ بے خوف ڈر
خدا کی وہ بخشش کے قابل نہین
کرا چھے عمل یا رشام و پگاہ
کہ یہ اُسکی عادت ہی جاری قدیم

کہا سیکڑون نے عمل خوش کرے
اسی سے مرے دلمین ہین یہ ہراس
مرے کفر مین اور عمل ہووے جُط
کہ کی تو نے دُو عابدون پر نظر
نہ کی کچھ عبادت پہ اُنکے نگاہ
کرے ایسے بندونکو جو بے نشان
کرورون مسلمان طاعت کرین
ہوے نیک اعمال سے جنتی
پکڑ کے دو ملعون کی تو سند
عجب ہے ترحم تیرا اے بد صفات
اگر اُسکی ہی بے نیازی کی شان
نہ بھاگے تو وے جان اُسکو مگر
ہی قرآن مین ہر جا غفور اور حکیم
پر اس سے ہی سَو درجہ رحمت سوا
کہا مین تو نازان نہوا لے لعین
ولیکن ہے قہار بھی اے لئیم
کرے سہو و غفلت سے گر تو گناہ
نہ بخشے اگر چاہے تہا رہے
کرے جہل و طغیان سے یہ کار تو
نہین عجز و زاری کا تجھ مین اثر
ذرہ کر کے توبہ کر اچھے عمل
اگر ہو گیا کو ئی تجھ سے گناہ
ملا ایک کو گر خزانہ مین گنج

جو تقدیر بد تھے سو کافر مرے
اگر عمر ساری عبادت کرے
اسی فکر سے عقل ہی میری خبط
ہوا عمر مین اُسنے جو اک قصور
کیا اِک گنہ سے اُنھین یون تباہ
ہزارون نبی اور ولی بیحساب
ہوے حق کے مقبول اور کاملین
نہ ان سب کی فائد و نیر نظر
لگا کرنے بے خوف اعمال بد
ہزارون کرے جرم شام و سحر
نہین تجھکو پھر کس لیے خوف جان
خفا ہو کے بولا وہ غفار ہے
وہ بیشک ہے رب الرؤف الرحیم
گناہون سے اپنے نہین مجھکو ڈر
کہ حیلہ بہان کام آتا نہین
کرے بخشش اور قہر بھی بیگان
اور ہو جاوے تجھ سے خطا گاہ
ہی تو اک طرف اپنے آرام کو
گنا ہو نپہ کرتا ہے اصرار تو
جو ایسا ہو گمراہ و سرکش کہین
خدا کے لیے مت پڑا ندر خلل
یقین جان اُسوقت ہی وہ کریم
تو کب اور کھیتی کا چھوڑینگے رنج

بھلا جہل ہو اس سے زیادہ کسے
بس اب چھوڑ حیلہ رہِ راست سے
کہا اسنے مجھپر نہ کر تو جفا

تری خود ہی اسمین سراسر خطا
مین نیک عادت اُسکی کو ہون جانتا
ہون عفو و کرم اُسکا بیجا نتا

گنہ میرے گرچہ ہین کوہ گران
ولے اُسکی بخشش ہی جون آسمان
گنہ میرے بخشش سے زیادہ نہین

وہ اللہ ہے اکرم الاکرمین
مجھے کس لیے تنگ کرتا ہی آہ
وہ مجھ سے بھی بدتر کے بخشے گناہ

کہا مین کہ یہ تو نے سچ
ولے ایسے باطل ارادہ سے بچ
بلا شک وہ ایسا ہی غفار ہی

کریم اور رحیم اور ستار ہے
گنہ تیرے اور اُسکی بخشش مہان
برابر نہو سکتی ہے بیگمان

ولے حیف ہی ایسے غفار کو
کیا تو نے آزردہ اے زشت خو
جو ہوا ایسا سن ارحم الراحمین

وہ آزردہ کرنے کے قابل نہین
جو جانے ہو تو حق ہی نیکو صفات
نکو دوست عافی ہی اور نیکذات

وفادار سمجھے کرے پھر گناہ
خطا پر خطا یہ تو کرتا ہی آہ
جو ہو ذات ایسی غفور اور حلیم

وہ لائق عبادت کے ہی لائق نہین
کرے ذات ایسی کو آزردہ جو
وہ گردن زنی کے ہی لائق سنو

نفس سے عاجز اور تنگ ہو کر جانا اپنا طرف سلطان روح کے اور اُسکا مدد چاہنی اُس سے

جو دیکھا کہ ہے اُسکی حجت قوی
گیا آخرش مین طرف روح کی
کری عرض جا کر کہ اے نیک بخت

تجھے ملک تن کا ملا تاج و تخت
خلیفہ ہی اس ملک مین حق کا تو
پہنچ بہر حق میری فریاد کو

کیا تنگ ہی اس شقی نے مجھے
پکڑ جلد اور مار گردن اسے
کہا یہ کمینہ کہان مین کہان

مقابل ہون اُسکے مری کیا ہی شان
کہا مین کہ کیا چاہتا ہے یہ تو
کہ لیوے یہ باغی ترے ملک کو

رعیت سے محصول لیوے بزور
کہ لیوے یہ باغی ترے ملک کو
کرے ہفت اقلیم تن مین مرے

تصرف تسلط بہت ظلم سے
زمین بدن مین پڑے شر و شور
رعیت کو کر دے گا دم مین تباہ

یکایک وہ لے توڑ تیرے اکسیر
اگر تخت دل پر گیا بیٹھ آہ
ترے سب سیر و نکو بھگا کے وہ

کرے ملک تن مین خلل آ کے وہ
کرے قتل یا رکھے اُنکو اسیر
دکھاوے بہت سی وہ ذلت تجھے

تجھے حق نے کیون ہی خلیفہ کیا
رہے پھر یہ کب شان و شوکت تجھے
تو ملک بدن کا ہی حاکم اگر

یہ کیون بادشاہی کا رتبہ دیا

ذرا مجھ سے مظلوم پر کر نظر — وزیر خرد کو بلا کر کہین — کرو ایسی تدبیر اے شاہ دین
کہ ہو دور جس سے یہ فتنہ فساد — رہے ملک تن پھر ہمیشہ کو شاد — مری عجز و زاری کو سنکر ہوش
شہ روح کو آگیا وون ہی جوش — بدن مین لگی اُسکے غیرت کی آگ — کہا مین مٹاتا ہون مین اُسکا نام
کیا حکم تا جلد آوے وزیر — کہ تدبیر اس کی بتاوے وزیر — یہ سنتے ہی آیا وزیر عقل کا
سب آداب شاہانہ لایا بجا — مرا حال سُن اور افسوس کر — وزیر خرد بھی ہوا چشم تر
یہ سلطان روح سے کہا اُسنے جا — کہ یہ فتنہ اتنا نہین کچھ بڑا — کہ ہو شہ کے اقبال دولت مین گم
رکھو اپنی خاطر کو اب جمع تم — یہ ہو حکم آوین امیران فوج — کہ ہون مستعد جنگ کو مثل موج
کرین قتل لین اُسکا اسباب لوٹ — غرور اس لعین کا وہین جاوے ٹوٹ — جو ہو جاوے عاجز تو پھر یون کرین

خبر کرنی جاسوس وسواس کی کہ نفس کی طرف سے

رکھین شرع کی بند و زنجیر مین — تھے اس مین کہ جاسوس وسواس نام — کہ تھا نفس سے ملک تن مین مدام
ملک تنمین رہتا ہی نفس کو — سُنی چھپ کے جو یہ حکایت تمام — کہا کیا تو سودے کہ سلطان روح
شہ ملک دل وہ ہے پُر فتوح — کرے ہی ترے قتل کے واسطے — تمام اپنے لشکر کو آراستے
کوئی دم مین لیوینگا تجھ کو پکڑ — شریعت کی زنجیر مین لے جکڑ — یہ سنکر خبر نفس نے رو دیا
اسی فکر مین جان کو کھو دیا — کہا ہائے تدبیر اب کیا کرون — کہ تا اُسکے صدمے سے بچتا رہون
ولیکن بمقدور کوشش کرون — کرون اسطرح مین بھی سامان جنگ — کرون مین بھی اب اُس سے لڑنیکا فکر
عدوون سے اپنے جھگڑنیکا فکر — عدم کا مین رستہ بتاؤن اُسے — بھلا ملک تن چھوڑ جاؤن کہان
جو اپنی شجاعت دکھاؤن اُسے — سُنو رہزنی کا ہی میرا شعار — فساد اور فتنہ مرا کاروبار
مین روز ازل سے ہون قابض یہان — کہ مین چھوڑ رکھا ہی اسکو جیون — غنیمت نہین جانتا ہی وہ کیون
تماشا اُسے دم مین دکھلاؤنگا — مچاؤن فساد ایسا اور شور و شر — تماشا اُسے دم مین دکھلاؤنگا
کیا ہے اگر اُسنے سامان جنگ — تو یان بھی نہین جنگ سے کچھ دریغ — یہ ٹھکر لگا سوچنے پھر وہ خام
پڑا ایسے اوپر یہ اب سخت کام — کہ سلطان روح کی بڑی شان ہی — نہین لڑنا اُس سے کچھ آسان ہی
جو شیطان سنگھ ہے قدیمی وزیر — کہ ہر کام مین ہے ہمارا مشیر — بلا کر کے اُس سے کرو وہ صلاح

کہ جس بات مین ہو ہماری فلاح — یہ سُنتے ہی البیس آیا ادب — بجا لایا آداب شاہانہ سب
کہا لطف سے تیرے اے نامدار — ہماری ہو مشکل سب آسان کار — یہ اتنا نہ کچھ کار دشوار ہے
کہ جس سے تو ایسا دل افگار ہے — ہو آسان سب تیرے اقبال سے — پکڑ اُسکو لاؤ نمین ہر حال سے
تمے پاس لاکر کے اے ارجمند — کرون حرص کی قید مین اُسکو بند — امیر ہے تری فوج مین حرص نام
کرے کام سلطان رُوح کا تمام — وہی بخشی مُلک کا فی ہے بس — خرابی کو اُسکے وہ دانی ہے بس
مین بھیجون اُسے تا تباہی کرے — سپیدی کو اُسکے سیاہی کرے — شہِ نفس نے دیکے خلعت اُسے
روانہ کیا مُلک کو روح کے — جو تھے مُلکِ تن کے نگہبان چند — کیا ہر طرف راہ کو اُسکے بند
رہ چشم سے آگیا ناگہان — لیے ساتھ غصہ کی فوج گران

خبر ہونی وزیر عقل کو اس معرکہ سے اور بھیجنا امیر قناعت کو مقابلہ حرص سنگھ کے اور حکم کو غصہ کے اور فتح ہونی اُنکی

وزیر خرد نے سُنا یہ جو حال — ہوا فکر کا اُسکے اُسکو خیال
گیا روح کے پاس با احترام — کہا حال حرص اور غصہ کا سب
کہا شہ نے لشکر سے وہ پہچانتے ہین — کہ جو قتل اُن مفسدون کو کرین
کہا عقل نے اے شہ نامدار — امیر قناعت کو تم بھیج دو
کرے حرص کو دم مین ناپید جو — کرے لشکر حلم جا اُسکو تنگ
کرو مستعد ایسی جنگی سپاہ — جو ہونے لگی دونون جانب سے جنگ
ہوا حرص و غصہ بہ میدانِ جنگ — امیر قناعت سے اور حلم سے — غضب حرص مغلوب دونون ہوے

آنا شہوت سنگھ کا مقابلہ وزیر عقل کے مع فوج فسق و فجور کے

وہ شیطان جو نفس کا تھا وزیر — تبہ دیکھ لشکر کو ہو کر حقیر — کہا نفس سے اُنکی ہو دے مدد
کہ اس دَد سے ہوگا نہ یہ فتنہ رد — وہ اب چاہیے بھیجنی فوج سخت — کہ جو لے شہِ روح سے تاج و تخت

ہے تجویز شہوت کی جادے سپاہ — کرے عقل کے ملک کو جا تباہ — جمع کرکے سب فوج فسق و فجور
کرو اُسکے ہمراہ تم بے قصور — لگا بے حیائی کے ہتھیار سب — چلے شہوت سنگھ بہر حرب
کرے عقل کو جاکے زیر و زبر — ہمارا وہ ہے دشمن سخت تر — جو ہو عقل شہوت سے مغلوب آہ
تو ہو روح کا ملک سارا تباہ — کہا لاؤ دیکر کے خلعت اُسے — روانہ کرین جنگ کو روح کے

بھیجنا وزیر عقل کا امیر تقوی کو مع افواج شرم و حیا و صلاحیت کے مقابلہ شہوت سنگھ کے اور فتح ہونا امیر تقوی کی

خبر پہونچی اس حال کی یا بجو — کہا خاص اُس تخت ملک کو — وزیر ہنر ورشہ روح کو
ہو فوج صلاحیت اُسکی مدد — کہ ہو فوج فسق و فجور اُس سے رد — کہ تقوی ہے جسکا لقب بھید دو
خبر جلکے اہل شقاوت کی لی — حیا جنگ اُسکا جو ہے اک کیل — سپر تیغ شرم و ثقاہت کی لی
شہ روح کا حکم پھر اُن کو ہو — کرین لشکر نفس کو قتل جو — کرو اُسکے ہمرہ اُسے بے دہیل
لڑائی کو آپسمین برہم ہوے — لگی ہونے آپسمین جسوقت جنگ — غرض آکے میدانمین قائم ہوے
کبھی یہ تھے غالب کبھی وہ غالب تھے — لگا ہونے یون ملک تن کا تباہ — زمین آسمان رہ گئے دیکھ دنگ
کیا لاکے شہوت کو اپنا اسیر — پھر آخر ہوئی غالب عقل بصیر

غصہ کرنا نفس کا شیطان وزیر پر اور آپ سوار ہونا نفس کا واسطے لڑائی سلطان روح کے سب لشکر لیکر

سُنی نفس نے یہ خبر جس گھڑی — وہین جان پر اُسکے آفت پڑی — بلایا وزیر تبہ کار کو
سیہ کار شیطان مکار کو — کہا تجھکو لعنت ہو اے سُست کار — کیا تونے لشکر مرا خوار زار
کری تونے سُستی جو اے روسیاہ — ہوئی فوج شہوت کی ساری تباہ — کر اب کیسی تدبیر تو اے وزیر
شہ روح کو جس سے کر لین اسیر — پھر انمین سے نے چھانٹ اہل حیر
جو انمین ہے ہون سخت تر بیدرنگ — شہ روح سے وہ کرین جا کے جنگ — وزیر خرد اور شہ روح کو

پکڑ کر کے لاوے مرے پاس جو
مین دونگا بہت خلعت و مال و زر
بٹھاؤن برابر اُسے تخت پر

عزازیل بولا کہ اس جنگ مین
کرونگا نہ ہرگز قصور اب کی مین
مگر ہو شہِ نفس بھی خود سوار

مین ہون اور یہ لشکرِ بیشمار
تو پھر دیکھنا اُس صفِ جنگ کو
کرون پانی مین اُس دلِ سنگ کو

ہو کیا روح کیا عقل دونونکو مین
کرون قتل یا قید دیکھو تو مین
یہ سُنکر شہِ نفس خوش ہو کے یار

ہوا جنگ کے واسطے خود سوار
لی گرون مین تلوارِ غفلت کی ڈال
رعونت کا خود اور تمکنت کی ڈھال

لیا نیزہ گمرہی اپنے ہاتھ
ہوئی فوجِ فسق و فجور اُسکے ساتھ
وہ مستی کے گھوڑے پہ ہو کر سوار

چلا مستعد ہو پے کارزار

آگاہ ہونا سلطان روح کا اس معاملہ سے اور بھیجنا وزیر عقل کو مع لشکر دین اور تقوی کے اور برابر رہنا دونون لشکرون کا

جو سلطان روح نے خبر یہ سُنی
کہ آیا ہی لڑنے کو نفسِ دنی

اور ہو لشکرِ بیکران اُسکے سنگ
لیے خنجر و تیغ و تیر و تفنگ
وزیرِ خرد کو بلایا جلد تر

کہا کھولدے سب خزانونکے در
نکل آوے سب لشکرِ دین و داد
زمینِ حسد سے اُکھاڑے فساد

ہی تکلیف مین نفس سے مُلکِ تن
وزیر اُسکا شیطان ہی راہ زن
کسیطرح ان دو کے کٹوا کے سر

جہنم مین داخل کرو سر بسر
کمر باندھ لڑنے کو تیار رہو
کرو ترک جو کچھ تمھین کار ہو

جمع کرکے سب فوج و لشکر تمام
لڑائی کا تم بھی کرو اہتمام
مجھے بھی ہو اب کوچ کرنا ضرور

کہ تا ملک تن سے ہو یہ فتنہ دور
وزیرِ خرد نے زمین چوم کر
کیا عرض اے شاہ والا قدر

کہ یہ کام لائق نہین شاہ کے
جو ایسے کمینون سے جا کر لڑے
رہو ملک مین تن کے تم کامران

مین لیتا ہون انکی خبر اس زمان
جو ہو ایک بندہ سے دشمن تباہ
عدو کے مقابل ہو کیون بادشاہ

یہ کہکر ہوا خوش بہت شاہ دین
کرون دم مین سب دشمنونکو تمام
یہ سُنکر ہوا خوش شاہ دین

دیا اُسکو پھر خلعتِ آفرین
کیے ہوشیاری کے خنجر عطا
ریاضت کا خود اُسکے سر پر دھرا

سپر نیک بختی کی لا اُسکو دی
دیا ہاتھ مین نیزۂ راستی
غرض زُہد کے اسپ پر کر سوار

دیا حکم اسکو پئے کارزار — کری ساتھ تقوی دین کی سپاہ — چلا دھوم سے لشکر دین پناہ
وزیر خرد جنگ کو جب چلا — پڑا نفس کی فوج مین زلزلہ — نکل کر کے جب آیا میدان مین
خلل آیا شیطان کی اوسان مین — بچو رشید خاور نے کی تیغ علم — ہوئے ابر کے جوڑ لشکر بہم
ہوئی ہر دو جانب صف آراستہ — گھڑی مستعد جنگ کے واسطہ — امیرون نے لشکر کے باعث وشان
کیے آکے میدان مین قائم نشان — مقابل دو لشکر ہوے جس زمان — پڑا شور را مذر زمین وزمان
زمین بدن گرد لشکر سے آہ — ہوئی ایسی تیرہ خدا کی پناہ — ہوئے جب مقابل دلیران جنگ
ہوا پانی پانی دل کوہ سنگ — لگی چلنے جو تیغ و تیر و تبر — ہوا خون کوہ و زمین کا جگر
لگی ہونے جسوقت آپسمین جنگ — زمین ہو گئی خون سے سرخ رنگ — تھی اس طرف خورشید روح جلوہ گر
اُدھر ظلمت نفس با شور و شر — سپید و سیہ جمع آکر ہوئے — جون حبشی و رومی برابر ہوئے
کبھی کار نیک و کبھی کار بد — کبھی زہد و تقوی دگاہے حسد — کبھی فوج زنگی نفس لعین
نکالے تھی دل سے وہ از بغض و کین — کبھی دمی روح سے با وقار — زمین بدن ہو تا باغ و بہار
اسی جنگ مین سب جوانی گئی — بد اور نیک مین زندگانی گئی — اک عرصہ مین یہ جنگ قائم رہا
ہوا نفس کا مفسدہ جا بجا

طلب کرنا سلطان روح کا دیوان کل کو کہ وہ پیر روشنضمیر ہی اور شامل کرنا اُسکو صلاح جنگ وغیرہ مین

شہ روح نے حال دیکھا یہ جب — کہ صورت تباہی کی ہی پیش اب — کہا اور تدبیر اب کیجیے
عدو کو کسی طرح زک دیجیے — ہوا ہی ترقی پے نفس شہ — کیا پھیل فتنہ فساد ہر جگہ
وزیر خرد کو کہا پھر بلا — کیا تو نے ہر چند جنگ و وغا — وے فتنہ تن سے نہ بیرون ہوا
نہ دل نفس ملعون کا خون ہوا — شریک اتو ہوے دبیر کبیر — ہی جسکا لقب پیر روشنضمیر
مرے ملک کا ہی وہ دیوان کل — مدد سے مٹے اُسکے یہ شور و خلل — صلاح اُسکی چلکر کے اب لیجیے
کہے وہ جو اُسپر عمل کیجیے — رکھو اُسکو شامل لڑائی مین تم — کہ ہو دشمن شوم تایان بے گم

رہو دل سے مصروف اسلام پر — کرو جی فدا اپنا اس کام پر — اپنا کرد ایسی ہمت کہ ہو زیب دین
کہ روشن ہو جس سے بدنکی زمین — مٹا کر کے کفر اور بدعات کو — شریعت کی ظاہر کر و بات کو
بہم ہو کے جا کر لڑو اسقدر — کہ ہو نفس کا کار زیر و زبر — نہ چاہوں کہ ہو قتل وہ زشت خو
پکڑ لاؤ زندہ مرے روبرو — مرے پاس لاؤ اسے تم پکڑ — شریعت کی زنجیر میں یوں جکڑ
رکھوں اسکو قابو میں اپنے مدام — میں دوڑاؤں جسطرف چاہوں مدام — آگاہ کرنا جاسوس نفس کا

شیطان وزیر کو اس سے اور بھیجنا شیطان کا طول امل سنگھ کو واسطے قتل کرنے عقل اور پیر کے زہر دیکر اور ناامید ہونا اسکا

جو جاسوس نے نفس کے یہ سنا — کہا جا کے بیٹھا ہو کیا اے وزیر — کوئی دم میں ہو نفس اور تو اسیر
تو شیطان کے جا پاس سرگوشتا — کہ دیوان تن پیر ہے جسکا نام — وزیر خرد کو کیا اسکے سنگ
شہ روح نے یہ کیا اہتمام — شہ نفس کو جا کے کہہ یہ خبر — کہ اس فتنہ کا تو بھی کچھ فکر کر
کہ تا دشمنو لگا کرے کار تنگ — کہا شہ سے کہنے کی حاجت ہے کیا — ہے لشکر میں اسکے وزیر خرد
یہ شیطان نے سنکر دلاسا دیا — میں بھیجوں اسے جو کرے اسکو رد — مقابل میں اسکے میں بھیجوں اسے — کہ جو کاٹ سر اسکا لاوے مجھے
نہ دیوان پن سے ہے مطلب مجھے — ہے منظور قتل عقل کا اب مجھے — خرد اپنے قابو میں ہووے اگر
تو خود پیر بیکار ہو سر بسر — وزیر خرد اور دیوان تن — کروں قید و نو نکو میں بے محن
میں بھیجوں ہے طول امل جسکا نام — کہ ہو پیر کا کام جس سے تمام — وہ دیدے کے وعدہ بہت خوب تر
کرے پیر کا کام زیر و زبر — کرے قتل پھر عقل کو وہ ضرور — کہ مرنے سے جسکے یہ فتنہ ہو دور
چھپا کر کے ایسا اسے زہر دے — کہ شیطان و نفس اسکے شر سے بچے — ہو رخصت اس سے جو طول امل
پڑے پیر کے کار میں تا خلل — مطلع کرنا جاسوس دین کا کہ جو مفتیان یقین کے

ہین سلطان روح کو اس امر سے اور نگہبانی پیر اور عقل کی روح کو

طول امل کے شر سے

جو رخصت ہو طولِ امل سنگھ چلا — تو جاسوسِ دین نے سُنا یہ بُرا
ہین جاسوسِ دین مفتیانِ یقین — خبر دی یہ جاکر کہ اے شاہِ دین
اسے تیرے ہر کام مین دخل ہے — کہ یہ آپ کا جو وزیرِ عقل ہے
وزیر اور دیوان تن کو مگر — نہ ہو پہنچے صدمہ کوئی حیلہ گر
پھر اُسوقت لین مُلک کو تیرے چھین — کہ طول امل نام ہے اُس سے ڈر
ہی کار اُسکا پوشیدہ دشمن کشی — کرے غم الم وان جہان ہو خوشی
نگہبان رہو تم اُنکے سدا — شہِ روح نے جب یہ قصہ سُنا
کہ اب کوئی تدبیر کرنی ضرور — کسی طرح یہ فتنہ ہو یا ان سے دور
بُلا کر کہا اُسکو اے خوش نہاد — رکھو تم نگہبانی ہر آن کی
رہو عقل اور پیر کے ساتھ تم — کرو اس سوا اور نہ کچھ بات تم
نگہبان رہین عقل کے ہر زمان — رہے ایک یا دنزع جنگ خان
رہے تیسرا یاد تنگیِ گور — خرد پیر کے ہو نگہبان بفور
یہی چار کافی ہی در انتظام — نزع موت اور قبر روزِ حشر
یہ چارون رہین جسکے ہمراہ یار — نہ طول امل کا ہو اُسپر گذار
رہے اُس سے طولِ امل دور دور — غرض آ یا چھپ کر کے طول امل
بہت گرد راہِ حسد سے پھرا — کہ تا عقل کو زہر دے بر ملا
عدو کا نہ اُسپر ہوا کچھ گذار — طرف پیر کے پھر گیا عزم کر
دلیکن جو وہ عقل کے پاس تھا — عدو کا نہ اُسپر بھی قابو چلا
عدو دن سے کہتے تھے شام و پگاہ — وہی پاسبان چار اُسکو گاہ

ناامید ہوکے پھر ناطول امل سنگھ کا اور بھیجنا نفس کا حسد سنگھ اور بخل سنگھ اور ریا سنگھ اور عجب سنگھ کو واسطے لڑائی وزیر عقل اور دیوان پیر کے

غرض ناامید ہوکے طول امل — گیا پاس شیطان کے بے خلل

کہا گرچہ مین خوب کوشش کری
چھری میری لیکن نہ خونمین بھری
کیے سیکڑون حیلے اور داؤ مین

نہ آیا مرے کوئی پر داؤ مین
مین کین گرچہ چھپ چھپ کے تیر بس
وے میرا اُنپر چلا کچھ نہ بس

نہ اُن دؤسے آیا مے ایک ہاتھ
کہ تھے ہر گھڑی پاسبان اُنکے ساتھ
نہین مار سکتے اُنھین چھپ کے پر

تو میدان مین چل کے اُنکی خبر
مین کرتا تھا جو کچھ کہ سب کر چلا
وے میرا بس کچھ نہ اُنپر چلا

نہ رکھ مجھ سے اُمید کچھ اب مگر
تو تدبیر سے اپنی چاہے سو کر
جمع کر کے سب فوج و لشکر سیاہ

کہ وہ جاکے روح و خرد کو تباہ
جو یہ بات شیطان سنگھ نے سُنی
گیا ہاتھ ملتا طرف نفس کی

حسد سے تھا پُردہ وزیر سیاہ
یہ دی نفس کو پھر صلاح تباہ
کہ بے رنج اور جان بازی کے اب

ہماری بھلا جان بری ہووے کب
جو اس جنگ مین کچھ ہوئی اُنکی ڈھیل
مجھے اور تجھے شہ کرے یون ذلیل

گلے مین سن ڈال کتے کی جون
جدھر چاہے دوڑائے ہمکو زبون
رہے مُلک تن مین وہ نت کامران

مرا اور ترا کچھ نہ ہووے نشان
یہ سُنکر خبیث نفس رونے لگا
غم دل کو اشکون سے دھونے لگا

کیا نفس باغی نے پھر انتظام
بلائے مددگار اپنے تمام
کہا ذلت ہمکو گوارا نہین

لڑائی بغیر اب تو چارا نہین
اکٹھے ہون میدان مین اہل حزب
لڑائی کا سامان ہو جمع سب

حسد سنگھ اور بخل سنگھ کبر خان
ریا سنگھ اور عُجب خان پہلوان
غرور اور طمع اور فضول کلام

ہوے جمع میدان مین آکر تمام
ہوا حکم سب کو کہ اے جنگ جو
لڑائی مین شیطان کے ساتھ ہو

لڑائی کو طیار سارے رہو
بنو چست و کامل ہمارے رہو
نکلکے شیطان وزیر عدو

ہوا آکے میدانمین جنگ جو
حسد بخل قایم کیے اِک طرف
ریا کو کہا کر عمل تو تلف

کہا عُجب کو مستعد یان رہو
رہے اُس سے باقی تو اُسکو کہو
رہے روح کے حیز حسن عمل

تو بھر مُلک مین اُسکے ڈھونڈھو خلل
یہی چارا میرا اب کرین جاکے جنگ
خرد پر ہر اک سُو سے برساوین سنگ

آگاہی یافتن وزیر عقل کی اس واقعہ سے اور بھیجنا امیر سخاوت کو مقابلہ مین بخل کے اور نصیحت اولیا کو حسد کے اور صدق و اخلاص کو ریا کے

اور خوف و رجا خدا کو عجب کے اور فتح ہونی انکی

کہ پھر مفسدون نے اُٹھایا ہی سر
جمع ہو کے سب دشمنانِ دغل

غرض پہونچ کر اُسنے باہتمام
کیا جمع لشکر کو اپنے تمام

یہی چار سردار والاجناب
امیر سخا کو کہا اے جوان

سخاوت ہے تو حبیب خدا
اور ہو بخل سے رنج مین مبتلا

حسد سنگھ پر اُسکو قائم کیا
نصیحت ہے مردون کی ہو فتحیاب

ریا سنگھ مردود کے قتل کو
جوان صدق و اخلاص تیار ہو

کرے صدق و اخلاص درجہ بلند
کیا حکم تا عجب سنگھ کو تباہ

اگر قہر حق سے تو ڈرتا رہے
تو پھر عجز کا کار کرتا رہے

تو پھر کیون ہو اپنی مدد کی تجھے
سمجھ لے کہ حق سے ہین یہ کام سب

خدا کی عنایت ہی تجھ پر میان
جو دی نیک توفیق تجھکو یہان

عبادت پہ کیا ناز کرتا ہے تو
خدا نے دی توفیق طاعت تجھے

نہ کر کار حق کو قیاس آپ پر
خدا کی طرف سے ہی سب خیر و شر

چلے دونون جانب سے تیر و تفنگ
شجاعت کو اپنی دکھانے لگے

شجاعانِ دین جب ہوے چنگ
پڑی نفس کی فوج مین ہا ہے ہو

لگا بہنے ہر طرف دریاے خون
یہانتک تو لڑ لڑکے کشتہ ہوے

غرض غالب آیا وزیر خرد
ہوے دونون مغلوب بغض و حسد

گئے بھاگ یک لخت عجب و ریا
کیا زور جب لشکر پاک نے

کیا جبکہ مردانِ دین نے ہجوم
گیا بھاگ سب لشکرِ نفس شوم

دیا کفر بدعت کو جڑ سے اُکھاڑ
شکست ایسی دشمن نے پائی تمام

جو دیکھا یہ شیطان ملعون نے حال
لگا اُسکی چھاتی پہ تیر ملال

وزیر خرد نے سُنی یہ خبر
لگے ڈالنے ملک جان مین خلل

امیرون سے اپنے کیے انتخاب
بخل سنگھ کی لے خبر اس زمان

نصیحت کہ ہو خصلتِ اولیا
اور ہو خان و مان سب حسد سے بَری

ریا سے ہو تو خوار اور مستمند
کرے جا کے خوف و رجا کا الم

اگر ہووے خوفِ خدا تجھے
جو طاعت کرے تو تو ہو لطف رب

تو کیون عجب پر پھیر مرتا ہی تو
ہی لازم یہ شکر عبادت تجھے

غرض آکے چارون ہوے گرم جنگ
ندی نالے خون کے بہانے لگے

ہوئی گرمی جنگ یہ کیا کہون
کہ ہر جا پہ کشتون کے پشتہ ہوے

جو اک لشکر دین نے حملہ کیا
لگی کفر کی فوج سب بھاگنے

لڑے ایسے میدان مین پانون گاڑ
نہ لیگا کبھی پھر لڑائی کا نام

چھپائی کو اُسنے بہت یہ خبر

خبر ہونی نفس کو اس شکست کی اور بھیجنا ہراول وے شہرہ اِسکا ہوا در بدر

طمع کو اور حُبّ جاہ اور حُبّ دنیا اور فضول کام کو واسطے لڑائی وزیر عقل کے

پھر آخر کو جب نفس نے یہ سُنا — تو لشکر کے حسرت سے سر کو دُھنا — کہا لاؤ دستور دے نور کو
کہ تا دون سزا خوب اُس زور کو — غضب سے کہا شہ نے اے خود پرست — کیا تو نے کیا جو ہوئی یہ شکست
کیا کار کیا تو نے اے روسیاہ — کیا فوج ساری کو آخر تباہ — نہ تجھ سے ہوا کام کوئی درست
ہمیشہ رہی تیری تدبیر سست — اگر ہے یہی سستی اے سست رائے — مین جا کر پڑون روح کے زیر پائے
تجھے چھوڑ اُسکی اطاعت کرون — مین اب حکم مین اُسکے ہردم رہون — شہ روح ہے شاہ والا جناب
کہ جسکی اطاعت سے ہے فتحیاب — یہ سُن بولا شیطان وزیر لعین — مین لڑنے سے اے شاہ عاجز نہین
مرے پاس حاضر ہین سردار اور — بہت اُنکو آتے ہین لڑنے کے طور — شجاع اور سپہدار خونخوار ہین
مرے تیرے وہ سب مددگار ہین — نہ کھا غم نہ ہو جا کے اُسکا مطیع — کرون لاکے اُسکو ہی تیرا مطیع
شجاعت کو اپنی دکھاؤن تجھے — اب اس رنج و غم سے چھڑاؤن تجھے — کرون لشکر عقل و روح کو تمام
ترے آگے لاؤن پکڑ اُنکو عام — زمین چوم کر الغرض عرض کی — عدو پر مجھے حکم ہو اس گھڑی
کہ لڑ کر کے اے نفس والا حسب — مین دون عقل اور روح کو جا ادب — غرض پھیر آیا بمیدان جنگ
کرے تا خرد روح پر عرصہ تنگ — ہراول طمع کو بُلا کر کہا — سوارونکو اپنے تو لے جلد جا
کہ کر سارے لشکر کے آگے جدال — طمع کا غبار اُنکی آنکھون مین ڈال — طمع کرتی ہے عقل مندونکو کور
طمع سے پڑین جال مین مرغ و مور — کیا پیچھے قائم غرور لعین — کر دشمن ادھر سے نہ آجا کہین
طرف دہنے ہو لشکر حُب جاہ — اور ہو حُبّ دنیا کے بائین سپاہ — فضول کلام اب مدد کو رہے
جدھر چاہیے جا اُدھر دوڑ کے — جدھر دیکھے لشکر کی ہوتی شکست — اُدھر چلدے جاوے وہین کر کے جست
غرض اسطرح سے کیا بندوبست — شہ روح کو تا کہ دیوے شکست — بھیجنا وزیر عقل کا امیر توکل

کو مقابلہ طمع کے اور خضوع کو واسطے غرور کے اور زہد و تقوی کو حُبّ دنیا کے

اور علم فنا کو واسطے جاہ کے اور خموشی کو واسطے فضول کلام کے

وزیر خردمند کے یہ بے ہراس — گیا مصلحت کو شہ روح پاس — کہ جنگ عظیم آیا ہی پیش اب
عدو نے سپہدار بھیجے ہین سب — شہ نفس نے فوج سے چھانٹ کر — لڑائی کو بھیجے ہین سب نامور
کہ جو جو تھے اُسکے بڑے پہلوان — وہ آئے ہین لیکر کے فوج گران — کہا شاہ نے اس کی تدبیر کیا
کہو جلد تر اب ہی تاخیر کیا — بجا لاکے آداب بولا وزیر — یہ ہی عرض ہی شاہ روشن ضمیر
کہ لو لشکر خاص سے چھانٹ اب — شجاع اور دلیر اور اہل حرب — علیحدہ کرو انمین جو مرد ہون
شجاعت کے احکام مین فرد ہون — نکال اپنے لشکر سے تم پہلوان — مقابل کرو ایک کے اک جوان
کرو مستعد جنگ کو بیدلیل — نہو دفع کرنیمین دشمن کے ڈھیل — کہا شاہ نے ہی یہ رائے صواب
امیرون سے اپنے تو کر انتخاب — کہا عقل نے اپنے لشکر سے لو — ہراول کو جو سخت مضبوط ہو
امیر توکل سپہدار کو — طمع کے مقابل مین آگے کرو — امیر خضوع کو ہو حکم حضور
کرے دفع پیچھے سے فوج غرور — طرف بائین جاز ہد تقوی کی فوج — کہ تا دے سٹا حب دنیا کی کھوج
طرف دہنے جاوے امیر کبیر — کرے جاکے جو حب جاہ کو اسیر — کہ ہی یعنے علم فنا جسکا نام
کرے جاہ و عزت کو دم مین تمام — فضول کلام اُسطرف ہی اگر — ہی تدبیر اسکی یہ اسوقت پر
امیر خموشی کو قائم کرو — سخن بیہودہ کو کرے قتل جو — لے جسجگہ پر فضول کلام
کرے جاکے خاموشی اسکو غلام — شجاعت کی جاکے سب داد دین — عدو کو پکڑ کر کے کشتہ کرین
ہوا آکے میدان مین پھر ازدہام — لڑائی کی ہونے لگی دھوم دھام — جوانان شجاعت دکھانے لگے
اُمنگ اپنے دل کی مٹانے لگے — لگے کرنے مردان جان کو نثار — سمجھتے تھے زخمونکو باغ و بہار
لڑائی تھی مردون کو سیر چمن — گل و غنچہ ہوتے تھے زخم بدن — نہ مرنے سے کچھ اپنے ڈرتے تھے وہ
قدم پر قدم آگے دھرتے تھے وہ — ہوا حملہ جب لشکر دین کا — گیا پاؤن اُٹھ فوج پر کفن کا
گئی بھاگ فوج عدو اُس زمان — لہو تیر ہوئی اُسکے دشمن کی جان — بھیجنا نفس کا آخر کار

بخشی تکبر کو واسطے جنگ کے اور مقابل ہونا تواضع کا تکبر سے اور فتح

پانی اسلام کی اور بھاگنا شیطان کا اور پکڑا جانا نفس کا

شہ نفس یہ دیکھکر ڈر گیا — وہ مرنے سے پہلے گویا مر گیا — بلا بخشی کبر کو پھر دیا
سپر تیغ و زر مال بے انتہا — کہا اب تو امداد کرنی ضرور — تو خود جا کر لشکر مین آیا فتور
ہے لازم کہ جا کر اعانت تو کر — مرے حکم کی اب اطاعت تو کر — تکبر اُٹھا جیسے غرندہ شیر
کر فوج خرد کو کرے تا کہ زیر — اُدھر لشکر روح سے پاسپاہ — امیر تواضع ہو اجنگ خواہ
ہوا واقع جسوقت دو نو مین جنگ — تکبر پہ آخر ہوا عرصہ تنگ — کمند ایک گردن مین ڈال اور جکڑ
تکبر کو لایا تواضع پکڑ — خرد نے جو دیکھا کہ کار عدو — ہی مغلوب غالب ہے فوج نکو
کہا لشکر اسلام یکبارگی — کرے حملہ جس سے ہو آوارگی — کرتا ہوے آوارہ دشمن تمام
کرین جیسا چاہین پھر ہم انتظام — غرض کر کے ہر طرف سے ازدحام — مٹانے لگے نفس و شیطان کا نام
کیا حملہ ہر طرف سے آن کر — برسنے لگے اُنپہ تیر و تبر — چھری گرز و شمشیر و تیر و کمان
تبر خنجر و نیزہ و ہم سنان — برسنے لگا مینھ سا چار و نطرف — عدو کا لگا ہونے لشکر تلف
ہوے قتل سردار لشکر فرار — عزازیل بھی بھاگا ہو بیقرار — پکڑ لائے نفس تبہ کار کو
سیہ بخت مکار غدار کو — گلے پا ؤنین طوق و زنجیر ڈال — بنا کر کے اُسکا بہت زشت حال

شہ روح کے لاکے آگے کیا — کرنی عرض حاضر ہے یہ بیحیا — یہ حاضر ہے جو چاہیے کیجیے
کرو قتل یا قید مین دیجیے — بُرائی کا بدلہ بُرائی ہے یار — نہ کر ظاہر و باطن اک تو شمار
بدی کی بنا کر کے صورت بھلی — دکھاوے اگرچہ یہ نفس دنی — نہ کر تو خیال اُنپہ اسمین نیک خو
چلا جا طریق شریعت پہ تو — یہ مکر شیاطین نہ آوے بکار — ہو تو حشر مین آخرش خوار و زار

حکم کرنا سلطان روح کا واسطے قتل نفس کے اور چھڑانا وزیر عقل کا نفس کو قتل سے اور زندان مین رکھنا اُس کو

شہ روح کے پاس جکڑا ہوا — شہ روح جا کر کے پیش خدا — غرض آیا جب نفس پکڑا ہوا
لگا سجدہ شکر کرنے ادا

خدا کی طرف سے یہ سامان ہوا — کہ یہ دشمن بدنشان ہوا — ہوا قید نفس اور لشکر تمام
ہے شکر خداوی فتح ہم کو عام — وزیر خرد نفس کو زیر کر — ہوا ملک مین تن کے فرخندہ فر
ہوا شرع کے حکم کا خوب زور — گیا کفر اور فسق کا شر و شور — وزیر خرد کر کے گردون کا کام
شہ روح کے یان ہوا نیکنام — غرض نفس کو جبکہ آگے کیا — تو یہ شاہ نے حکم اسکو دیا
کہ حاضر ہو جلاد تقوی شتاب — کرے قتل اس بد کو با صد عذاب — وجود ایسے مفسد کا اندر جہان
فساد اور فتنہ کا ہیگا نشان — رہا زندہ گر یہ تو پھر وقت پا — کریگا فساد اور فتنہ بپا
تو پھر دفع کرنا ہو اسکا محال — ہی بہتر کہ دو مار کر یان سے ٹال — وزیر خرد نے بجا کر ادب
کیا عرض ای شاہ والا حسب — ہی قرآن مین فرمادیا جا بجا — خدا عفو کے حکم کو پر ملا
نہین مارنا اسکا اب خوب ہے — نہ قتل اسکا البتہ اسلوب ہے — کرو اب معاف اسکی تقصیر کو
مگر حکم ہو طوق و زنجیر کو — ہو زنجیر شرعی مین یہ پابند — رہے حکم کے طوق مین روز چند
رکھو اپنی خدمتمین اسکو صدا — سفر کے لیے اپنا خادم بنا — جو سرکش ہو گھوڑا بڑا قیمتی
نہین مارنا اسکو بہتر کبھی — مگر گھاس اور دانہ کم اسکو دے — کرتا حکم مین تیرے ہر دم رہے
جو مارے اسے تر انقصان ہو — وہ کر حکم مین تیرے جس سے رہے — کرے پہلے اسپر عطا شہریار
تو پھر پشت پر اسکے ہو سے سوار — غرض اسکی تقصیر کر کے معاف — دیا حکم رہنے کا زندان مین صاف
ریاضت کی زنجیر پا و نمین کر — گلے عجز کا طوق ڈالو مگر — زہد جنگ اور بندگی بیگ کی
ہمیشہ رہے قید مین یہ شقی — لگا رہنے زندان مین یا ورد و سوز — ہوا اسمین یہ اتفاق ایک روز
کہ اعقل نے نفس سے ای عمو — پھرایا ہی کیون تو نے جنت سے رو — ترے حق مین تو وعدۂ وصل تھا
گنہ کر کے کیون دور عقل سے ہوا — بس اب توبہ کر اور ہو شہ کے ساتھ — کہ تیری ہی اسمین سراسر نجات
تو کر ساتھ ہو کر کے اب شاہ کی — عبادات و طاعات اللہ کی — روح مین ہو چست تو اچھی
چھڑاون تجھے قید سے مین ابھی — وگرنہ ہمیشہ رہے گا تو قید — نہو چھوٹنے کی کبھی پھر امید
شہ روح دے تجھکو تکلیف سخت — ہمیشہ رہے تیرا گر شتہ بخت — یہ جب نفس نے جانا اب تو اسیر

ہوا قید مین روح کے ناگزیر
ہون روز ازل سے مین شہ کا غلام
مرے کام سیدھے کو اُلٹا کیا
اُسے چھوڑ کر اب تو حاضر ہون مین
ولیکن کرون تجھ کو اپنا شفیع
مجھے ملک سے شاہ کے بافراغ
رہون شہ کی خدمت مین مثل غلام
کہ روح طبیعی کا ہی وہ مکان
تو کچھ کام میرا نکلتا رہے
اطاعت کرون اور رہون اُس جگہ
سخن کو نہین تیرے ہرگز فروغ
کہا نفس نے اے وزیر خرد
جو ہو حکم مجھکو خبر دیجیے
لگا کہنے یون شاہ روشنضمیر
اسیری اسے دے ہی پھر اب بھلا
ہے بہتر رکھیں بس سدا قید ہم
سفر اور حضر مین رہے پھر غلام
وہ ملکوت و جبروت و لاہوت مین
تو ناچار یاد حق کی کرنے لگا
غرض قید یون کی طرح سے سدا
طرف دوسرے اپنی کرتا نگاہ

تو ناچار ہو کر کے کہنے لگا
رہا شاہ کا لطف مجھپر مدام
جو نیکی کا مین نے ارادہ کیا
مخالف ہون گرشہ کا کافر ہون مین
کہ سلطان دے مجھکو کچھ ملک اب
ملے قلعہ ہے نام جسکا دماغ
اگر یہ شہنشہ نہ رکھے قبول
نہ مجھے حکم رہنے کا ہو وے وہان
نہ مجھے شاہ ان دو سے دے اک مقام
یہ پیغام جا کر مرا شہ سے کہہ
مقید ہے تیسرے بھی اندر دماغ
نہ تجھے اس سے کیا جو کرے رد و کد
وزیر خرد نے کیا عرض جا
کہ ہر ہے تری عقل اب اے وزیر
کہ تا ملک مین جا شرارت کرے
اُسے پانی اور دانہ دین مثل دم
مددگار ہو میرا طاعت کیوقت
رہے میری خدمت مین بالراس عین
لگا کرنے طاعات صوم و صلوٰۃ
وہ کرتا تھا نا چار ذکر خدا
کبھی داؤ لگتا تھا اُسکا اگر

وزیر خرد سے کہا خوش ادا
عزازیل نے مجھکو پر کھو دیا
وہین اُسنے آ مجھکو گمرہ کیا
ہوا تو سلطان کا مین مطیع
کہ اس صورت مین مین رہون باطرب
جو ہو یہ عنایت تو پھر مین مدام
تو ملک جگر مین کرونگا نزول
جو روح طبیعی ہو تابع مرے
کرون جا کے وان اپنا مین انتظام
کہا عقل نے نابکار دروغ
رکھے بادشاہی کی بُو اہی کلاغ
بھلا شاہ سے عرض تو کیجیے
یہ سُنتے ہی شہ ہو گیا بس خفا
کیا سو مصیبت سے قید اُسکو لا
پکڑ کر قلعہ پھر بغاوت کرے
ضرورت کے وقت اُس سے لین خدمتین
جدھر چاہون دوڑاؤنگا مین اُسکو سخت
نہ یہ مکر بھی نفس کا جب چلا
قبولا بدل راہ نہج و زکوٰۃ
ولے وقت پر وقت پا کر کے راہ
تو کرنا شرارت کچھ اُسوقت پر

اسیواسطے ہی نبیؐ نے کہا
کہ ہیگا جہاد اکبر اس سے مراد
یہانسے نبیؐ نے رجعنا کہا
بیان کی ہی کر غور اے نیکنام
کہا مین جو کچھ کر عمل اسپہ تو
نہان راز کو اب عیان کردیا
سدا اپنے دشمن سے ہشیار رہ
تو رہ تو بھی اُسکی خرابات مین
رئیسان لشکر کی تو رکھ خبر
وہ کب اپنے لشکر سے غافل ہوا
تو ہشیار ہر لحظہ رہنا ضرور
نہیں تو سمجھ تجھ پہ آفت پڑی
جو ان دُو سے تجھکو نہین کچھ خبر
ہو دشمن کے اوپر تجھے فتح کب
حساب اس سے ہر آن لیتے رہو
ہر نفس پر کرتے ہر دم جہاد
کسی کو جو ہو پیش دشمن سے جنگ
تو مشغول اُس کی ہی بات مین
تو غافل ہو پھر کسلیے اے عزیز
تجھے اس جہانسے گذرنیکے وقت
تجھے جانا چار مرنا ضرور

کہ ہی نفس دشمن تمہارا بڑا
جو مومن کرین کافرین پر جہاد
بیان کردیا اُسکا مین مدعا
کری عمر تفصیل مین صرف مین
کہ تا روز محشر مین ہو سرخ رو
کیا کر تو اسپر ہمیشہ عمل
نہ سو خواب غفلت مین بیدار رہ
کھڑا ہی عدو جنگ کے واسطے
کہ تا پاوے دشمن کے اوپر ظفر
نہین اپنے دشمن کی تجھکو خبر
محاسب ہو اس نفس کا بے قصور
امیرون سے تو نفس اور روح کے
تو اس جنگ مین تو ہی عاجز بقر
یہ بس نفس مور روح پر فتحیاب
بدی پر سزا اسکی دیتے رہو
تو کر یاد مین حق کی ہر سانس صرف
رکھے مستعد فوج کو بیدرنگ
جو ٹھہرا ہی اے یار مرنا تجھے
نہین تجھکو اس بات کی کچھ تمیز
سو احسرت افسوس کے اے میان
سفر کے لیے تو شہ کرنا ضرور

کر و نفس کے ساتھ اپنے جہاد
کہین اسکو شرع مین اصغر جہاد
مین تفصیل اور شرح اس کی تمام
نبیؐ نے کہا اُسکو اک حرف مین
یہ جو مین نے تجھسے بیان کردیا
چلا جاوے جنت مین آبے خلل
رہے تیرا دشمن تری گھات مین
تو رکھ اپنے لشکر کو آراستے
کہ جو شاہ لڑنے مین کامل ہو یار
کہ ہی مستعد وہ ترے قتل پر
لیا نفس سے کر حساب ہر گھڑی
خبردار دونکے رہ حال سے
جو غفلت مین تیری گئی عمر سب
ڈر اس خواب غفلت سے اے جان من
کرو ہر گھڑی حق تعالی کو یاد
مٹا دل سے تو خواب غفلت کا حرف
رہے موت ہر دم تری گھات مین
اس عالم سے آخر گذرنا تجھے
یہ سب ہوگا معلوم مرنیکے وقت
نہ آویگا کچھ کام اُسوقت وان
اسیواسطے ہے نبیؐ نے کہا

لہ حدیث شریف مین جہاد اصغر اور جہاد اکبر اسیصورت اشارہ ہے

جہاد اپنے تو نفس سے کر سدا
تو غافل ہو کیون اس سے دن رات مین

مخالف ہو جو یار کی راہ مین
تو کر قتل نفس تبہ کار کو

اور اُسکے تا می مدد گار کو
نہ غافل ہو اک آن سُست

بس اک نکتہ پر ختم کی مین کلام
کہ اک لحظہ مرنے سے غافل نہو

کبھی مکر دنیا پہ مائل نہ ہو
کر اس خار سے ملک تن کی صاف

الٰہی بحق نبی پاک ذات
اُٹھا کر اب امداد دست دعا

دعا مانگ حق سے بصد التجا
مری نفس و شیطان نے ماری ہے راہ

یسا گھیرا ب فوج اغیار نے
ذرہ لشکر عشق کو حکم ہو

کرے قتل جو فوج اغیار کو
ہو آباد جانان کی نت سیر سے

الٰہی مین عاجز ترا بندہ ہون
ترے در سے ہے سب کو عجز و نیاز

کرم تیرا ہر اک کا ہے چارہ ساز
ہر اک تیری صورت کا مشتاق ہے

ترا ذکر ہر اک کرے صبح و شام
نہ کیونکر ہون ہم تیری جانب رجوع

ترا مہر وحدت ہے سب پر طلوع
غیان اول آخر یہان کو ان ہے

الٰہی الٰہی برائے الٰہ
الٰہی گنہ سب کے اب بخش دے

چھپے باکھلے سب کے سب بخشدے
فقیر اور حقیر اور تبہ کار کے

کہ مجھ سے ہوا کچھ نہ اچھا عمل
نہین نیک عمل کچھ مرے پاس آہ

سوا تیرے فضل و کرم کے الٰہ
نظر مجھ پہ رحمت کی ہر آن کر

شراب محبت کا دے مجھ کو جام
مے عشق سے اپنے اک جام دے

انسی و رد سے مجھکو آرام دے
یہ رد وا لم بیش سے بیش کر

کرے عشق آ مجھ مین جوش و خروش
رہے دل مین یون آتش عشق یار

کہ گرمی سے اُسکی نہ پاؤن قرار
کرے مہر و تیرا اُسمین طلوع

ہے یہ دشمن تری گھات مین
مے دل کو رکھ اپنی جانب رجوع

اُسے ڈالدے قہر کی چاہ مین
رہا خواب غفلت مین مین بے خلل

لڑائی مین رہ اُسکی دن رات چست
کرم سے مرے کام آسان کر

بقول محمد علیہ السلام
تو رامنی ہو جسمن وہ دے مجھ سو کام

ہمیشہ تو کر نفس کے برخلاف
مرا دل غم عشق سے ریش کر

مجھے بھی ہو اس نفس بد سے نجات
کر دل سے قرار اور جا سے ہوش

ہو روشن ترے نور سے شمع جان
کہ دیکھوں ترا تا جمال ہر زمان
مجھے اپنی صورت میں یوں محو کر

رہے مجھکو اپنی نہ اصلا خبر
ہمیں دیکھوں نظر کو اٹھا کر جدھر
سوا تیرے آوے نہ کوئی نظر

الٰہی دعا میری ہووے قبول
بحق نبیؐ اور آل رسولؐ
بحق ابوبکرؓ صدیق دین

بحق عمرؓ شاہ دلا یقین
بحق علیؓ اور عثمانؓ پاک
رہے محو تجھ میں مری جان و تن

پڑھ ان سب پر اہدا تو صبح و شام
ہزار دن درود اور ہزار دن سلام
خاتمۃ الرسالۃ

بس اب ہو چکا یہ رسالہ تمام
پڑھو اسکو اہی دو ستو صبح و شام
پڑھے اور کرے جو کہ اسپر عمل

بچے نفس و شیطان سے وہ بدی خلل
مرے بھی لیے کیجیو اب دعا
کہ ہوں نفس و شیطان کے شر سے رہا

غرض جب ہوا یہ رسالہ تمام
جہاد اکبر اسکا رکھا میں نے نام
یہ مضمون تھا فارسی میں لکھا

کسی مرد حق نے بصد پر سخنیا
کیا میں نے ہندی بلا کر کچھ اور
کہ تا خاص اور عام سمجھیں بغور

سن و سال ہجری خیر الانام
تھے بارہ سو اڑسٹھ ہوا جب تمام
مؤلف و کاتب و خواننده پر

الٰہی تو کر رحم شام و سحر

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب عجیب و غریب مسمی بہ جہاد اکبر از تصنیفات لطیف مقبول بارگاہ الحاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسب الحکم عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵) باہتمام احقر العبید محمد شفیع عفی عنہ در مطبع مجیدی واقع کانپور بماہ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء علیہ طبع در بر کشید فقط

نالۂ امدادِ غریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رُباعی

اے ذاتِ تو بارحمت و الطاف قریب
وے رحمت و لطف بمناجات مجیب
اکنون بطفیلِ احمدؐ و یارانش
مقبول شود نالۂ امداد غریب

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
عجب نقشِ قدرت نمودار تیرا
جہان لطفِ گل ہے وہین خار غم ہی
ہی گل خار مین گل مین ہی خار تیرا
عجب رنگ بیرنگ ہر رنگ مین ہے
یہ ہے رنگ صنعت کا اظہار تیرا
خوشی غم مین رکھی ہی اور غم خوشی مین
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا
یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
ہے پردے مین روشن سب انوار تیرا
یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یارب
ترے نور کو سمجھین اغیار تیرا
بہر رنگ ہر شے مین ہر جا یہ دیکھو
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا
نہین وہ جگہ اور نہین وہ مکان ہی
کہ جس جا نہین ذکر و اذکار تیرا
تو ظاہر ہے اور لاکھ پردے مین تو ہی
تو باطن ہے اور سخت اظہار تیرا

تو اوّل نہین ابتدا تیری یارب | تو آخر نہین انتہا کار تیرا
تو اوّل تو آخر تو ظاہر تو باطن | تو ہی تو ہی ہے یا کہ آثار تیرا
نظر کو اُٹھا کر جدھر دیکھتا ہون | تجھے دیکھتا ہون نہ اغیار تیرا
نہین دیکھتا کچھ ولے دیکھتا ہون | ہر اِک جا پہ نقشہ طرحدار تیرا
الٰہی مین ہون بس خطاوار تیرا | مطلع مجھے بخش ہی نام غفار تیرا
عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا | کہو کس سے چھوٹے گرفتار تیرا
الٰہی بتا چھوڑ سرکار تیری | کہان جاوے یہ بندہ ناچار تیرا
نگاہِ کرم ٹک بھی کافی ہے تیری | اگرچہ ہون بندہ بہت خوار تیرا
دوا بے رضا کیا کرون مین الٰہی | کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا
مرض لاد وا کی دوا کس سے چاہون | تو شافی ہی میرا مین بیمار تیرا
مین ہون چیز تیری جو چاہے سو کر تو | تو مختار میرا مین ناچار تیرا
الٰہی مین سب چھوڑ گھر بار اپنا | لیا ہے پکڑ اب تو دربار تیرا
سوا تیرے کوئی نہین میرا یارب | تو مولےٰ ہے مین عبدِ بیکار تیرا
کہان جاوے جسکا نہ ہو کوئی تجھ بن | کسے ڈھونڈھے جو ہو طلبگار تیرا
کیا اپنے در سے اگر دور مجھکو | کدھر جاوے عاجز یہ ناچار تیرا
نہ پوچھے سو انیک کارونکے گر تو | کہان جا تا بندہ ناچار تیرا
گناہون نے ہر طرف سے مجھکو گھیرا | سُنا جب کہ ہے نام غفّار تیرا
رہیگا نہ کچھ نقدِ عصیان سے میرا | لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا
دلیر ہم گناہون پہ کیونکر نہ ہو وین | کہ ہے نام غفّار و ستّار تیرا

سدا خواب غفلت مین سوتا رہا مین
نہ اک دم ہوا آہ بیدار تیرا

چلا نفس و شیطان کے احکام پر مین
نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا

بُرے کام مین عمر افسوس کھوئی
کیا مین نہ اچھا کوئی کار تیرا

نہ رسوا ہون جیسا یہان حشر کو بھی
نہ ہون جب کہ ہو عام دربار تیرا

مرین مشکلین ہو مین آسان اکدم
جو ہووے کرم مجھپہ اکبار تیرا

خبر لیجو میری تو اُسدم الٰہی
کھلے جب کہ بخشش کا اخبار تیرا

ہون ظلماتِ عصیان سے حسنات روشن
جو ہو ابر رحمت نمودار تیرا

کہان میرے عصیان کہان تیری رحمت
کہان خس کہان بحر زخّار تیرا

لگین کرنے کافر بھی اُمیدِ بخشش
لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا

گنہ میرے حد سے زیادہ ہین یارب
مجھے چاہیے رحم بسیار تیرا

نہ ڈر دشمنون سے رہا مجکو جب سے
کہا تونے مین ہون مددگار تیرا

تمنا ہے اس بات کی مجکو ہر دم
کہ دل سے زبا پر ہو اذکار تیرا

ترا نام شیرین حلاوت ہے دل کی
ہر اک بات سے خوش ہے تکرار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنیکے جاری
بتصدیقِ دل لب پہ اقرار تیرا

نہ کوئی ہے میرا نہ مین ہون کسی کا
تو میرا مین عاجز دل افگار تیرا

تو میرا مین تیرا مین تیرا تو میرا
ترا فعل میرا مرا کار تیرا

نہین مین تو ہی ہے تو ہی ہے نہین مین
تو ہے نور میرا مین آثار تیرا

مین ہون عبد تیرا تو معبود میرا
تو مسجود مین ساجد زار تیرا

الٰہی بجا قہر سے اپنے مجکو
کہ ہے عفو و بخشش کرم کار تیرا

بدون کو کرے نیک نیکون کو بد تو
یہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا

نہین کافرونکو جو توفیق ایمان
کہ ہے نام قہّار وجبّار تیرا

حکومت ہوئی اُسکو حاصل جہان کی
ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا

فنا ہوگیا جو تری دوستی مین
تو ہے یار اُس کا وہ ہی یار تیرا

دو عالم خریدار ہو اُسکا بیشک
جو ہو نقدِ جان سے خریدار تیرا

کھلین اُسکی آنکھین کرین بند جس نے
عیان ہو نہان اُسپہ اسرار تیرا

رہے ہوش اُسکو کسی کا نہ اپنا
الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا

الٰہی مجھے ہوش دے اب تو ایسا
رہون مین سدا مست ومیخوار تیرا

تو کرلے خبر ساری خبرون سے مجکو
الٰہی رہون اک خبردار تیرا

مین ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤن
جو ہووے محبت کا آزار تیرا

بنا اپنا قیدی کر آزاد مجکو
ہے آزاد سب سے گرفتار تیرا

جو سوؤن سوجاگا جو جاگا سو سویا
سُلا مجکو تا ہو نہین بیدار تیرا

بھکاری ترا جاے محروم کیونکر
کہ نِت خوانِ بخشش ہے تیار تیرا

ترا خوانِ انعام ہے عام سب پر
ہے شاہ وگدا ہر نمک خوار تیرا

بھکاری کرورون ترے ہون نہ کیونکر
نہین کرنا معمول انکار تیرا

کوئی مجھ سے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے
مین تجھ سے ہون یارب طلبگار تیرا

نہین اس سے زیادہ کوئی مجکو خواہش
ہر اک شے سے ہے وصل درکار تیرا

نہین دونون عالم سے کچھ مجکو مطلب
تو مطلوب مین ہون طلبگار تیرا

ہے جنت کی نعمت تو سب سیریِ خاطر
میسّر ہو اے کاش دیدار تیرا

مرے دل مین ٹک جلوہ فرما الٰہی — کہ تجھ بن ہے ویران یہ اب دار تیرا
نہین وصل افسوس قسمت مین میری — مین سایہ نمط گرچہ ہون چار تیرا
تو ہے جان و دل سے بھی نزدیک میرے — ولے آہ ملنا ہے دشوار تیرا
ہون با وصف اس قرب کے دور ایسا — ستاتا ہے یہ ہجر خون خوار تیرا
یہ قرب و معیت ہے پھر بعد ایسا — نہین کھلتا یارب یہ اسرار تیرا
حجاب خودی میرا یارب اٹھا دے — کہ تا دیکھون بے پردہ دیدار تیرا
ذرا آپ اپنے مین امداد آ تو — کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا
تو کر صیقل آئینۂ دل نام حق سے — کہ تا جلوہ گر اس مین ہو یار تیرا
زبان سے طرف دل کی مشغول ہو تو — وہین جلوہ فرما ہے دلدار تیرا
اٹھا غم رکھ امید امداد حق سے — تجھے غم ہے کیا رب ہے غم خوار تیرا
نہ ڈر فوج عصیان سے گرچہ بہت ہے — کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا
اسی کی تو خاتمین رہ دل سے ہر دم — تو چاکر ہے اسکا وہ سردار تیرا
تو پڑھ اس مناجات کو پنج وقتی — کہ تا جاوی ہر غم ہر آزار تیرا
الٰہی قبول ہو مناجات میری — کہ رد کرنا ہرگز نہین کار تیرا

خمسہ بر مناجات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذکر کیا کوئی کرے وحدت مین تیری قال قیل — عقل بحث و علت و معلول ہین زار و علیل
انت کافی فی مہمات و فی رزق کفیل — جد بلطفک یا الٰہی من لہ زاد قلیل

مفلس بالصدق یاتی عند بابک یا جلیل

دوسرا ایسا نہین کوئی سیہ کار و اثیم | ہو و فور جرم عصیان سے سزاوار جحیم
وہ سراپا عاصی و خاطی تو غفار و رحیم | ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم
انہ شخص غریب مذنب عبد ذلیل

حیف پیری و جوانی سب ہوے مصروف لہو | روز و شب وقف جہالت ہی ہا غفلت مین رہے
یا الٰہ العالمین وے مستی عصیان سے سہو | منہ عصیانٌ و نسیانٌ و سہوٌ بعد سہو
منک احسانٌ و فضلٌ بعد اعطا جزیل

خواب و خور ہی مین کٹی اک عمر مثل دام و دد | ہین عمل سارے نکوہیدہ سبھی افعال بد
دیکھکر انبار عصیان و جرائم بے عدد | قال یا ربی ذنوبی مثل رمل لا تعد
فاعف عنی کل ذنب و اصفح الصفح الجمیل

ہین سب افعال ذمیمہ زندگی کا ماحصل | یاد مین تیرے نہ گذری ایک ساعت ایک پل
کیا کرون اب کچھ نہین بنتی کہ سر پر ہے اجل | کیف حالی یا الٰہی لیس لی خیر العمل
سوء اعمالی کثیر زاد طاعاتی قلیل

غم الم اندوہ و حسرت یاس دوری بیکسی | ناتوانی اضطرابی بیقراری بے کلی
ہین مرض سینہ مین اتنے دلپہ کاوش ہے بڑی | عافنی من کل داء و اقض عنی حاجتی
ان لی قلبا سقیما انت شافی للعلیل

خود بخود ہو جائینگے یہ درد سارے دل سے دور | جتنے مقصد ہین برآئینگے الٰہی بالضرور
یہ تڑپ یہ بیقراری فکر بیجا ہے قصور | انت شافی انت کافی فی مہمات الامور
انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

ہون مین چکر مین نہین ملتی صراط مستقیم | کر دیا آزار و نیاز و مرض نے زار و سقیم

جسطرح خاصونپہ ہی مجھپر بھی کر لطفِ عمیم | رب ہب لی کنز فضلک انت وہاب کریم
اعطنی مافی ضمیری و لنی خیر الدلیل

صورتِ شبنم ہون گریان روز و شب صبح و مسا | غنچۂ خاطر برنگِ گل نہ اکدم بھی ہنسا
جیتے جی ہر وقت خوفِ آتشِ دوزخ رہا | قلنا یارِ ابردی یارب فی حقے کما
قلت قلنا نار کونی انت فی حق الخلیل

عمر بھر کرتا رہا فرمانِ حق سے انحراف | وہ ہوا مجھ سے جو شانِ عبدیت کے تھا خلاف
جرم و عصیان و خطا یک لخت سب کر دی معاف | ہب لنا ملکا کبیرا نجنا ما نخاف
ربنا اذ انت قاضی و المنادی جبرئیل

ہوش مین آ اے غریب سرخوشِ جامِ صبوح | کر عمل اچھے بُرے ہوتے ہین افعال قبوح
کیا بھروسا زندگی کا ہی مسافر تن مین روح | اَین موسیٰ اَین عیسیٰ اَین یحییٰ اَین نوح
انت یا صدیق عاصی تب الی المولی الجلیل

غزل در شوق زیارت با سعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

سبز و شاداب گلستان تمنا ہووے | کاش مسکن مرا صحرائے مدینہ ہووے
ہند مین گرمیِ تپش یون دلِ مضطر ہر دم | دام مین جیسے کوئی مرغ تڑپتا ہووے
مجکو بھی وضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب | زہے قسمت جو سفر سوے مدینہ ہووے
جب کہین قافلہ والے کہ مدینہ کو چلو | شوق مین پھر تو مرا اور ہی نقشہ ہووے
ننگے پا نون وہین ہو جاؤن مین ٹھکر ہمراہ | تن مین جامہ بھی مرے ہو کہ برہنہ ہووے
یون چلون خاک اُڑاتا ہوا صحرا صحرا | جیسے جنگل مین بگولا کوئی اُڑتا ہووے

گرم جولان رہوں شِ برق ہون شادان خندان
پانو تلے پانون مرا شوق مین پڑتا ہووے

کانٹے تلوون مین چبھین برگِ گلِ تر سمجھون
خاک جو اڑکے پڑے آنکھون مین سرمہ ہووے

ایسی صورت سے درِ شاہ عرب پر پہونچون
حال جیسے کسی ناچیز گدا کا ہووے

گرد آلودہ بدن خاک ملی چہرہ پر
ایک تہ بند پھٹا سا کوئی کرتا ہووے

خار پانون مین چبھین بال ہون سر کے بکھرے
فکر سوزن ہو نہ کچھ شانہ کا سودا ہووے

باندھ کر ہاتھ کرون عرض بصد عجز و نیاز
خدمتِ شاہ مین جیسے کوئی بردہ ہووے

یہ غلام آپ کا حاضر ہو قدمبوسی کو
وصل کا آج اشارہ شہ والا ہووے

میری بیتابی و مسکینی پہ رحم آئے ضرور
خود درِ حجرہ والا سے نبیؐ وا ہووے

دوڑ کر سر قدمِ پاک پہ رکھدون اپنا
دھیان کس کو ادب و بے ادبی کا ہووے

کبھی چومون کبھی آنکھون سے لگاؤن وہ قدم
خاکِ پا آپ کی ان آنکھ کا سرمہ ہووے

گوہرِ اشک نثارِ قدمِ پاک کرون
جز تہیدستی کوئی اور نہ تحفہ ہووے

اور جب روے مبارک کی تجلی دیکھون
جلوۂ طور بھی آنکھون مین تماشا ہووے

سُنکے اس شوق کو کہتے ہین ملائک بھی غریبؔ
فضلِ حق سے تری حاصل یہ تمنّا ہووے

مناجات

اے رسولِ کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے

آپ کی اُلفت مین میرا یا نبیؐ
حال یہ ابتر ہوا فریاد ہے

سخت مشکل مین پھنسا ہون آج کل
اے مرے مشکلکشا فریاد ہے

دردِ ہجران سے ہے لب پر جان مری
اب تو گھٹ کیجے دوا فریاد ہے

چہرۂ تابان کو دکھلا دو مجھے
تم سے اے نورِ خدا فریاد ہے

گردن و پا سے مرے زنجیر و طوق
یا نبیؐ کیجے جدا فریاد ہے

قیدِ غم سے اب چھڑا دیجے مجھے
یا شہ ہر دو سرا فریاد ہے

یا نبی احمدؐ کو در پر لو بلا
اس لیے صبح و مسا فریاد ہے

مناجات دیگر

آپ کی فرقت نے مارا یا نبیؐ
دل ہوا غم سے دو پارا یا نبیؐ

طالبِ دیدار ہون دکھلایئے
روے نورانی خدا را یا نبیؐ

حق تعالیٰ کے تم ہی محبوب ہو
کون ہے ہمسر تمھارا یا نبیؐ

دردِ ہجران کے سبب مجھ سے کیا
صبر و طاقت نے کنارا یا نبیؐ

باغ جنت سے زیادہ ہے عزیز
مجکو وہ کوچہ تمھارا یا نبیؐ

مرتے دم گر دیکھ لون روے شریف
زندگی ہووے دوبارا یا نبیؐ

لیجیے در پر بلا کب تک پھرون
در بدریان مارا مارا یا نبیؐ

چین آتا ہے مرے دل کو تمام
نام لیتے ہی تمھارا یا نبیؐ

مناجات دیگر حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

سب دیکھو نور محمدؐ کا سب بیچ ظہور محمدؐ کا
جبریلؑ مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمدؐ کا

جس مسجد مین مین جاتا ہون تو ہی مذکور محمدؐ کا
ہے کسی پیمبر کا جو ہے مقدور محمدؐ کا

وہ نشانہ سب اسما کا ہی وہ مصدر ہر اشیا کا ہی
وہ سر ظہور و خفا کا ہی سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہین روح مثال کہایا ہی کہین جسم مین جا سمایا ہے
کہین حسن و جمال دکھایا ہی سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہین عاشق و یعقوبؑ ہوا کہین یوسف وہ محبوب ہوا
کہین صابر وہ ایوبؑ ہوا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہین موسیٰ وہ کلیم ہوا کہین راز قدیم علیم ہوا
کہین ہارون وہ ندیم ہوا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہین ابراہیم خلیل ہوا اُس راز قدیم علیل ہوا
کہین صادق اسمٰعیلؑ ہوا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہین یار کہین بیگانہ ہی کہین شمع کہین پروانہ ہی
کہین دانا کہین دیوانہ ہی سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہین غوث ابدال کہایا ہی کہین قطب بھی نام دھرایا ہی
کہین دین امام کہایا ہی سب دیکھو نور محمدؐ

مناجات دیگر

مرا طالع خفتہ جاگے یقین ہے
اگر خواب مین مُنھ دکھائے محمدؐ

مین اُسپر فدا جان اور دل سے قربان
مرا جان و دل سب فدائے محمدؐ

محمدؐ کی مرضی ہے مرضی خدا کی
خدا کی رضا ہے رضائے محمدؐ

خجل ہو کے خورشید کا رنگ فق ہو
اگر مُنھ سے پردہ اُٹھائے محمدؐ

عطا کر الٰہی تو اُسکی تمنا
کہ ہے رنج بھی خاک پائے محمدؐ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب عجیب و غریب مسمی بہ نالۂ امداد غریب از حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مع اشعار منشی محمد خان غریب سہارنپوری باہتمام کمترین محمد شفیع عفی عنہ مطبع مجیدی کانپور مین طبع ہوئی

مصحف پاک و گرامی
یعنی
قرآن شریف مثل نظامی

جدید الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ دعاے دلی پردۂ خفا سے عالم وجود مین آیا شاہد مقصود بفضل ربانی اپنا جلوہ جہان آرا دکھایا یعنی قرآنجید مثل نظامی حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر اشاعت پذیر ہوا اسکی طباعت و کتابت اور صحت کامل مین ہمنے جو سعی بیشی سے بیدریغ روپیہ خرچ کیا ہے وہ اسکی تلاوت سے اہل نظر پر روشن ہو جائیگا ہمنے اپنی امکانی کوشش کا کوئی دقیقہ اسکی صحت مین نہین اٹھا رکھا ہے عجب نہین جو اللہ تعالی کے فضل و کرم سے یہ قرآن پاک تمام مروجہ قرآنون مین صحیح نکلے چنانچہ گیارہ حضرات علما و حفاظ سے اسکی صحت کرائی ہے جنکی مہرین خاتمہ پر ثبت ہین علاوہ ازین تقطیع نہایت خوشنما و مناسب ہے، قلم واضح اور خوشخط ہے پارہ علحدہ - ہر صفحہ آیت پر ختم ہے صحت مین کامل اکمل ہے - کاغذ بھی دبیز ہے، ٹائیٹل رنگین نظر فریب ہے یقین جانیے کہ قیمت تاجرانہ اسکی لاگت سے بھی کم رکھی گئی ہے - امید ہے کہ جو حضرات اس قرآن پاک کو ملاحظہ فرمائینگے وہ ضرور ہم نیازمندون کی محنت و جانفشانی کی داد دینگے اللہ تعالی ہمکو اور ہمارے تمام معاصرین اہل مطبع کو صحیح قرآن پاک چھاپنے کی توفیق عنایت فرمائین اور اسکے وسیلے سے ہم تمام لوگونکا خاتمہ بخیر کرین آمین یا رب العالمین -

قسم اول مجلد چرمی سنہری ۱۴ے

قسم دوم ۱۲ے

اسکے علاوہ ہر قسم کے قرآن پاک و حمائل شریف مترجم نیز ہر قسم کی درسی و غیر درسی کتابین ہم سے منگائیے - انشاء اللہ دنیا بھر سے عمدہ اور سستی پائیے گا -

الہشتم

ابناء حاجی محمد سعید کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

ضروری التماس

معزز ناظرین! مطبع مجیدی نے دیانت اور راستبازی کی وجہ سے اپنے خریدارونکو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے تاجران باوقار اور عام خریداران دیار و امصار جسپی کچھ اسکی عزت افزائی فرما رہے ہین وہ اسکی خوشخطی کے نتائج سے ایک نتیجہ ہے مطبع مجیدی اپنی مجموعی حیثیت اور ساکھ کے لحاظ سے بونہ مشہور ہی بیوپاریونکو جسقدر خاص کفایت اور متفرق خریدارونکو جسقدر رعایت سے مال دیا جاتا ہے اُسکا صحیح اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہین جنکو ایکبار بھی مطبع سے مال منگانیکا موقع ملا ہے مندرجۂ ذیل امور کی اہتمام یکساں پابندی اور لحاظ کی وجہ سے جسپی کچھ روز افزون ترقی اس کارخانے کو ہو رہی ہے معزز ناظرین پر منکشف ہے

(۱) اس مطبع مین تقریبا تمام ہندوستان کی مطبوعہ ہر علم و فن کی عربی فارسی اُردو کتابونکا ذخیرہ اور سیل موجود رہتا ہے

(۲) حتی الامکان کتابین عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کیجاتی ہین۔

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہین ہوئی یا چھپکر کمیاب ہوگئی ہے وہ بدرجۂ مجبوری خراب چھاپے اور خراب کاغذ کی روانہ کیجاتی ہے اور جو صاحب لکھدیتے ہین اُنکو خراب کتاب نہین روانہ کیجاتی ہے۔

(۴) تاجران کتب (بیوپاریون) کے ساتھ جو مراعات کی جاتی اور جس نرخ سے اُنکو مال روانہ کیا جاتا ہے اُس کم نرخ پر غالبا اور تاجر سے کبھی نہ مل سکے گا۔

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کے ساتھ جسپی عنایتیں کیجاتی ہین اُسکا اندازہ مال منگانے پر ہو سکتا ہے

(۶) متفرق خریداران کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے۔

(۷) تاجر (بیوپاریون) مدرس اسلامی طالبان علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحبونکے لیے کچھ نہ کچھ ایسی رعایتین ہین کہ بہیئت مجموعی ہمارا دعوی ہے کہ انشاء اللہ ہر جگہ سے کفایت پڑیگی اور اسیر عمدگی مال کا نفع گھاتے ہین۔

(۸) ہمکو امید ہے کہ اگر آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم کتب خانۂ تجارتی مجیدی کو یاد فرمائیے اور ایک معمولی سی فرمائش بھیجکر کارخانے کی دیانت راستبازی کفایت۔ رعایت۔ عمدگی مال وغیرہ کا اندازہ ضرور فرمایئے۔

المعلن
حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ و مالک مطبع مجیدی کانپور